هو العلی العظیم

الحمد للہ کہ شہنشاہ ارض و سما مالک حقیقی ہر دو سرا کے فضل و کرم

سے ویں زبان نسخہ مخصوص یعنی کتاب

باتصویر

جنگنامہ روم و روس بابت سنہ ۱۸۷۷ء

عالم بے بدل مورخ کامل جناب حکیم مولوی محمد مراد علی المتخلص بیمار

رئیس دولت پورہ مالک و مہتمم راجپوتانہ گزٹ اجمیر

مطبع چراغ راجستان اجمیر حسب اجازت مولانا موصوف باہتمام
کاربردازان طبع گردید کاتب مرزا امجد بیگ تشنہ زندگی کا کیا مان

اور مظہر ذات الٰہ راہ نجات سے بہتکی ہوؤن کا رہنما ہے - اور جسنی حقیقی ...

تک پہونچنے کا راستہ گنہ گارون کو بتلا کر بنی آدم کو شیطان کے پھند ...

... پرستش کی راہ بتلانے مین گمراہون او ...

... ہون سے

دکھ اوٹھایا ہو ... ایسی ... کی تعریف انسان

ضعیف البنیان کس موتہہ سے کر سکتا ہے جسکی ثنا خود شہنشاہ حقیقی نے اپنی کلام پاک مین

کیا ہو ۔ نہ کیون صفت اوسکی مین ہون گونگو ۔ ثنا جسکی طٰہٰ و یٰسین ہو ۔ پس مناسب

سمجھتا ہون کہ اسی شعر کو پڑہ کر اوس محبوب خدا ختم المرسلین حقیقی منجی للمعذبین قلم کو روکون

... منشور رسولان ہمہ محتاج نجات ۔ تم ثبا خاتم و مہر آمدہ منشور محمد ۔ الصلوٰۃ والسلام

علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

حال پر ملال ہیچمدان مصنف و باعث تصنیف کتاب

جنگنامہ روم و روس

یہ خاکسار - نابکار - خدا اور دنیا دونون کا گنہگار محمد مراد علی المتخلص بیمار

ابن مولوی سید کریم الدین عرف میان کریم جی ساکن و زمیندار موضع

... سنگہ پورہ معروف بہ دولت پور پرگنہ نوہر علاقہ بیکانیر حال مالک و مہتمم مطبع

سفیر راجستان و راجپوتانہ گزٹ اجمیر شریف اپنی گذشتہ زندگی کا کیا بیان
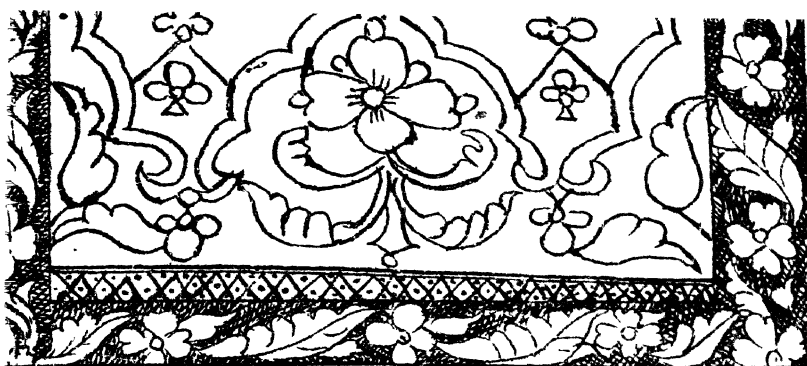
یا اللہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | یا ارحم

حمد و ثنا کے لائق وہ مالک الملک اور شہنشاہ ارض و سما ہے جسنے زمین و آ
ور جو کچھ انمین ہے سبکو پیدا کیا - اور باوجودیکہ اشارہ لاسی اپنے دشمنون کو فنا
ر سکتا ہے تو بھی دنیا کے ایسی پادشاہون کی مانند کسی مخالف (منکر خدا) کو سز
ہین دیتا - الحق وہ ایسا ہی رحمن الرحیم ہے - اوسکی رحمت لا انتہا ہے - وہ منکر
- اور بدکارون پر بھی ویسی ہی رحمت کرتا ہے جو مخصوص بندون کے لیے مختص ہے
ہے شہنشاہ خداوند ارض و سما کی تعریف و توصیف انسان کی ہستی ہے جو
بقول بزرگی بھی بہتر ہے کہ خاموش رہے - ظفر - مقدور کہ سنخ - خد
لمیل کا ہو اس جا پہ نہ یا ان دہن قال قیل کا - الی المصنف سچ ہے - اے
ک خدا کی ہو - تعریف کہاں مالک ارض و سما کی ہو -

رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ سلم پر

ملک کی خدمت کی جاتی ہے۔

یورپ مین جہان کے دانشمندون نے اپنی علم و عقل کے زور سے سمندرون پار ہزارون کوس پر پہونچکر ہمارے ملک کو فتح کیا یہ دستور ہے کہ جہان کہین جنگ ہو یا نیا واقعہ گذری فوراً اوسکی کیفیت مین ہزارون روپیہ لگاکر جمع کرتے ہین اور ہنوز وہ معاملہ طے نہین ہونے پاتا کہ اوس کیفیت کو کتاب یا رسالہ کی صورت مین چھاپ کر شایع کر دیتے ہین چنانچہ لاکھون کتابین ایک ہی ملک یا چھاپہ خانہ کے ہاتھ سے فروخت ہو جاتی ہین اسی خیال سے اس خاکسار نے جبکہ ۱۸۷۷ء مین روم و روس کی خونخوار جنگ ہوئی تو بڑی محنتون کی ساتھ اوسکی تمام کیفیت پوری پوری جمع کی اور اپنے ملک کے لیئے انگریزی اور فارسی و عربی اخبارون و رسالون مین سے ترجمہ کر کے صاف اور سلیس اردو مین کتاب لکھی ۔ پھر شوق نے دل مین یہ بھی گدگدی کی کہ یورپ والون کیطرح اس کتاب مین ہر ایک شہنشاہ اور نامی گرامی جنرل و سرکردہ اور جنگ کی تصویرین بھی اپنے اپنے موقع پر ہون تو ناظرین کو پورا لطف اس کتاب کے مطالعہ کا حاصل ہو سکتا ہے لیکن جب ملک کی قدردانی اور اپنے بے سروسامانی کے خیال کو تفکر کے ٹٹو پر سوار کر کے ہندوستان کے میدان مین دوڑایا تو اڑ رد بیریم ۔ تائین تائین فش ۔ چارون طرف نگاہ اوٹھا

علیہ الرحمت کی خدمت مین بعدہ یا جہان خاکسار آٹھ برس تک فقہ و احادیث و علم
کلام کی تعلیم پانیکے بعد علما کی ایک مجلس مین دستار فضیلت سے مشرف ہوا۔ بعدہٗ
سیاحی پر طبیعت آئے۔ لاہور۔ کشمیر لداخ یارقند ہوتا ہوا کاشغر تک پہونچا
۔ جنگ ابتدا مین بھی شریک تھا جہان سرکار دولت مدار سے تمغہ حاصل کیا۔ پھر قندہار
۔ ہرات۔ تخت پل اور کابل تک ہوایا۔ سر رشتہ داری۔ پولیس کی انسپکٹری
تحصیلداری سب دیکھیں۔ اسقدر پاپڑ بیلنے کے بعد خداوند کریم نے ملک کی خدمت
اس ناچیز کے سپرد فرمائے۔ جی بھی ایسے ہی کام کو چاہتا تھا اور ابتدا ہی
تواریخ کی سیر اور رفاہ عام کے کامون کی طرف طبیعت زیادہ تر مائل تھی لہذا اخبار
اخبار اجمیر شریف کا اڈیٹر مقرر ہوا جو راجپوتانہ اسٹیٹس گزٹ (سرکاری اخبار)
کے ہمراہ بطور ضمیمہ کے بحکم جناب فیضماب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ
شایع ہو کر تمام ریاستہائی راجستان مین بھیجا جاتا تھا۔ سات برس اس خدمت
کو انجام دیتا رہا۔ اتفاقاً کسی مصلحت سے جناب صاحب رزیڈنٹ بہادر نے
سرکاری گزٹ کو گزٹ آف انڈیا مین شریک کردیا جس سے اخبار مذکور بند ہو گیا
تب فقیر نے خود کمر ہمت باندھ کر اپنا ذاتی مطبع چراغ راجستان نامی جاری کیا اور اسمین
اخبار راجپوتانہ گزٹ ابتک بفضلہ تعالے شایع ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے یہ عاجز اپنی

عالی ہمت قدر دانان جنکی فیاضی اور حاتم دلی کا شہرہ ہندوستان سے لندن

تک ہو(چنانچہ مفصل حالات صاحبان ممدوح کی فیاضانہ و اولی العزمی کے مع

سوانح عمری کتاب ہذا کے اخیر مین جہان کل معاونان کتاب کی دریا دلی او رفیاضی

کا حال معہ حالات زندگی درج ہوا ہے ناظرین کے ملاحظہ سے گذرینگے) ہاتھہ

پکڑلین تو پہر کیا چاہئے ۔ فی الفور طبیعت نے کایا پلٹی ۔ تشفکر بھی بشاش ہو گئے

اپنے دلی ارادہ کے پورہ کرنے مین کمر ہمت کی باندہکر توکلت علی اللہ کا نعرہ مارا

سے پہر تو خامہ قرطاس پر یون چل نکلا جیسے موج دریا مین روان ہو ۔ سچ ہے ہمت

ہمت مردان مدد خدا ۔ کیا خوب فرمایا ہے ہمارے پرانی ہادی ۔ حضرت شیخ سعدی

علیہ الرحمت نے ؎ مشکلی نیست کہ آسان نشود ۔ مرد باید کہ ہراسان نشود

خداوند کریم اس کتاب کے علی العموم اور خصوص ہر دو بزرگوار معاونون کو تا ابدالآباد

سلامت باکرامت رکھے آمین ۔

التماس مصنف

ناظرین باتمکین کی خدمت بابرکت مین یہ ناچیز آغاز کتاب سے پہلے ایک ضروری

التماس کرتا ہی کہ بندہ نے تا بمقدور اس کتاب کے صحت کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہ

نہین چھوڑا تھی کہ ایک دقیقہ بھی ایسا نہین جسکی صحت کا غذات ... سے نکلی گئی ہو

کروائی ویلا۔ ہائی پکار مچائے الامدد تو درکنار زبانی جمع خرچ سے بھی سہارا
دینے والا کوئی نظر نہ آیا۔ خیالات ناامیدی کے عمیق سمندر مین (آپ ہی آپ)
یہ کہکر کہ "کجا سرمایہ۔ کہان ہے لیمپ۔ کدہر تصویرون کا ٹپ۔ مصور کہان
سے قدردان اور شایق کون" ڈبکون ڈبکون کرنے لگی اور قریب تہا کہ یہ خیالی
کشتی جسمین میان ارادہ خان سوار تہے غرق آب ہوجائے مگر اتنے ہی مین کیا دیکہتا
ہون کہ دو بزرگوارون نے اس عاجز کے دونون بازو زور سے تہامکر
فرمایا کہ میان ہوش مین آؤ۔ آپا سنبہالو۔ کیون ڈوبتے ہو۔ ہمت مت
ہارو۔ دیکہو ہم تمہارے مدد کو موجود ہین۔ یہ کلمہ تسلی بخش سنکر احقر سمجہا
کہ حضرت خضر آپہنچے۔ خداوند کریم نے انہین بہیجا ہے ورنہ اس دریاے بے
پایان مین تیرا مددگار کون تہا۔ آنکہین کہول کر دیکہا تو سبحان اللہ عالیجناب
فیضمآب نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر والی ریاست
مالیرکوٹلہ (پنجاب) اور دوسرے طرف حضور پرنور ارسطو زمان حاتم دوران
جناب افتخار الامرا افتخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان
صاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی نایب ریاست ٹونک ہین
پہر تو دلکو وہ تسکین ہوئی کہ بڑے سے بڑے مالدار کو ہوگی۔ بہلا ایسے

اللہ بس باقی ہوس۔

آغاز کتاب

فصل اول

ترکی سلطنت کی حشمت و شان شوکت کو کون نہین جانتا اونکی بہادری اور اولو العزمی
کو کون نہین مانتا۔ یہ وہی ترک ہین جنھون نے اپنی قوۃ بازو سے بڑی بڑی
بہادر شہنشاہون کو ناک سے چنے چبوائے۔ روس۔ آسٹریا۔ پرتگیز۔
اٹلی وغیرہ سلاطین ترکون کے زور شور سے ہمیشہ چلائی۔ تاتار سے نکل کر تمام
دنیا کو ترکون ہی نے فتح کیا بڑے بڑے شاہون سے خراج لیا۔ رومی جیسی دا[نشمند]
سے سلطنت چھین لی غرضکہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم ترکون کا لوہا مان گیا
مگر مثل مشہور ہے کہ ہر ایک کمال کو آخر زوال ہوتا ہے تخمیناً ڈیڑہ سو برس سے ترکی
سلطنت مین ضعف آیا یہ بھی خدا کی قدرت ہی کہ جون ہی خاندان تیموریہ کی سلطنت
کو جو آٹھ سو برس سے ہندوستان مین راج کرتی تھی زوال آیا کہ ترکی بھی ضعف
کا دم بھرنے لگی۔ سلطنت تیموریہ کے زوال اور ترکی سلطنت کے ضعف کا ایک
ہی زمانہ ہے جسکو تیرہوین صدی کا آغاز سمجھنا چاہئے۔ تسپر بھی یورپ مین ترکون
کا خوف اقوام غیر کے دلون کو اسی طرح ڈراتا تھا جسطرح نادر شاہ درانی کے نام

جبندنون روم و روس کی جنگ شروع ہوے اعلی حضرت سلطان عبد العزیز
مرحوم کے حکم سے ترکی اور عربی زبان مین ایک اخبار سرکاری طور پر شایع ہو
جسکا نام عزیزیہ تہا ۔ یہ پرچہ جسمین خاص خاص تدابیر و احکامات حضرت سلطا
اور اونکی وزرا کی جانب سے چہپتی تہین خفیہ طور پر تمام وزرا اور ارکان حرب
بلاد مین خاص کے پاس بہیجا جاتا تہا اسی مین روزانہ کیفیت جنگ کی بہی شایع ہو
تہی خاکسار کے ایک دوست اوس زمانہ مین پولیس ادارہ خاص کے افسر تہے جنکو یہ پرچہ ملتا
تہا اور وہ براہ بندہ نوازی عاجز کے پاس ڈاک ولایت کے ذریعہ سے روانہ فرماتے
اوسی پرچہ کے اکثر مضامین صحیح اس کتاب مین درج ہوے ہین اسکے علاوہ مسٹر آر
بالڈ فوربس صاحب نامی کارسپانڈنٹ لنڈن ڈیلی نیوز و مسٹر سمسن صاحب
نامہ نگار لندن تائمس و جناب ایڈل بی جمشید جی وغیرہ مورخون کی کتابون او
یادداشتون سے بہی ہر ایک واقعہ کی تطبیق کے گیے ہیے تو بہی خاکسار اس کتاب کو
غلطیون سے مبرا نہین کہہ سکتا کیونکہ ع الانسان مرکب من الخطاء
والنسیان بندہ ناچیز ہی کے حق مین وارد ہے ۔ لہذا بعد ناظرین سے التجا ہی
کہ جہان کہین غلطی پائین براہ کرم بخشی اصلاح فرمائین گمان بد نہ لیجائین بلکہ خاکسار کو دعا
خیر سے یاد فرمائین کہ شیوہ بزرگون کا ہے ؎ در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است

جو فرمان صبح کو جاری ہوا وہ شام کو رد کیا گیا۔ جس وزیر کو آج مقرب بارگاہ سلطانی بنایا کل اوسیکو خائن ٹھہرایا۔ غرضیکہ جو ابھی مقبول ہوا وہ ذرا دیر نگذری تھی کہ معزول ہوا۔ اس سلطان کی ایسی ہی حرکتوں نے تمام سلطنت میں ابتری پھیلا دی عظمت وزیر کے قایم نرہنے کے باعث کسی محکمہ کا عمدہ انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔ جنرل اگناٹیف سفیر روس حاضرباش دربار قسطنطنیہ اپنے شہنشاہ کی ترغیب سے عجیب بچہارچیاں چل رہا تہا۔ سلطان کی عقل پر ایسا پردہ پڑا تہا کہ جنرل مذکور کو بمقابلہ سفیران برٹش و جرمنی و فرانس وغیرہ اپنا دوست صادق سمجھتے تھے جو وہ کہتا سو وہ کرتے تھے۔ ان دنوں ترکی خزانہ کی حالت کی خرابی یہانتک پہونچی رہی تھی کہ ترکی نوٹ قیمتی دس روپیہ کے بازار میں کوئی پانچ روپیہ نہیں دیتا تھا اقساط مقرر شدہ اوقات پر نہ پہونچنے کے باعث تمام مہاجنان یورپ آیندہ قرضہ دینے سے انکار کرتے تھے۔ ترکی پولیٹکل مطلع پر چاروں طرف سے گرد و غبار چھایا ہوا تہا۔ خونبار گھٹا نہیں امنڈ کراتی تھیں۔ علی العموم تمام دنیا خصوصاً یورپ کے سلاطین سردم ترکی سلطنت کا تماشا دیکھنے کے منتظر تھے۔

عبدالعزیز خان مرحوم نے جہاز اور بہت سے فضول خرچیاں کیں وہاں لاکھوں روپیہ کا سامان جنگ۔ آلات حرب کارخانجات امریکہ و انگلستان وغیرہ سے بلا ضرورت

سے دیتی والی مدتون خواب مین چونکی چونک کر وڑتے رہی ۔ لیکن جنگ کریمیا
جو ترکون اور رسیون مین واقع ہوئی تھی سارے شان وشوکت ترکی کو خاک
مین ملادیا ۔ اس خونخوار جنگ نے یورپین سلاطین کے دلو نمین اسبات کا یقین
کہ ترکی بھی مغلوب ہوسکتی ہین اوسیروز سے وہی سلاطین یورپ جو ترکون سے ڈرتے
تھے شیخیان بگھارنے لگی اور مدتون سے جو کینہ اونکی سینون مین بھرا تھا علانیہ
اوگلنے لگے جو بات اپنے مفید مطلب دیکھی سب نے باہم متفق ہوکر کرالی سب سے
پہلے ترکی سلطنت کا جسنی زور گھٹایا وہ بیشمار قرضہ تھا جو سلاطین یورپ خصوصاً انگلستان
وفرانس وغیرہ کی ضمانتون سے سلطنت ترکی نے مہاجنان ونکہاے یورپ سے بعوض سود کثیر
مختلف اوقات مین لیا ۔ ان روپیون سے جنگ کریمیا کے اخراجات وخرچہ وغیرہ ادا ہوئے
تو بھی سلطان عبد المجید خان کے عہد تک یورپ مین ترکی کا دبدبہ اور اعتبار خاطر خواہ
قایم تھا ۔ جو ہین سلطان عبد العزیز خان جو تینتیسوین سلطان روم تھے اپنی بڑے بھائی
سلطان عبد المجید خان کی جگہ گدی نشین ہوے کہ سارے لٹیا ڈبو دی ۔ عیاشی اور
فضول خرچی مین خزانے خالی کردیے ۔ اکثر محاصلات مثلاً آمدنی پرمٹ وبنادر
بحر اسود وغیرہ ۔ حضرت کے عہد مین مہاجنان یورپ کے ہاتھ مکفول ہوگئین تلون
کی مزاج مین حد سے بڑھ کر تھا حتی کہ جو تدبیر آج سوچی گئی وہ کل منسوخ ہوی ۔

اور ہاتھی کو ایک نظر سے دیکھتے ہی اپنے قوم کے سفید چمڑیوالون کے پاؤن مین جا گرے
دونون ہاتھ کر ڈالین چولان آہنی نہین ڈالتے جیلخانہ مین انکو معمولی لباس
اور نفیس خوراک دیتے ہین برخلاف اسکے ادنی سے جرم پر ہی ہندوستانیون کے
ساتھ جو سلوک قید فرنگ مین ہوتا ہے ظاہر ہے حالانکہ ہندوستانی بھی اسی شہنشاہ
کی وفادار رعایا ہین جسکی تمام سفید چمڑی والی ہین — پھر دیکھیے انگریز ادنی
حتی کہ اسسٹنٹ کمشنر بڑے سے بڑے ہندوستانی نواب کو سزاے قید وغیرہ
دے سکتا ہے مگر ہندوستانی چاہے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ہی کیون نہو یورپین
کرسٹلی انگریز تک کو سزا نہین دے سکتا — اور فی الحال جو سرکار انگریزی نے
قانون البرٹ بل کے ذریعہ سے بعض لایق و فایق ہندوستانی حکام تعلیم یافتہ
یورپ کو انگریزون کے فوجداری مقدمات کے فیصل کر دینے کے اختیارات عطا
فرمانیکا ارادہ ظاہر کیا تو تمام انگریزون نے کیسی بڑی مخالفت سرکاری ظاہر کی
اور کیسی واویلا مچایا جسکا شور وغل پارلیمنٹ تک پہونچایا اور علانیہ کہا کہ ہم
انگریز ہوکر ہندوستانی حاکم کے حکم سے اپنا پسند نہ کرینگے کیونکہ اس صورت
مین ہمارے قومی عزت کا ہتک ہوتا ہے —

ناظرین خود انصاف فرمائین کہ ترلوت نے نہ صرف احکامات و آئین بھی اپنی قوم

منگوا منگوا کر اپنے ممالک کے میگزینون کو لبریز کیا اور قسم قسم کی تلوارین اور نیزے
و کارتوس اور وردیان اپنی فوجون کے واسطے بنواتے رہے جنکو اکثر شاہان یورپ
و منتظمان ترکی فضول سمجھتے تھے مگر چند ہی روز کے بعد اس خاص سامان کے فراہم
کرنے کے باعث سلطان عبدالعزیز خان کی دوراندیشی اور دانشمندی ظاہر ہوگئی۔
اگرچہ یورپین دانشمندون کی نزدیک اوسوقت ترکی سلطنت کی حالت طوفان مین مبتلا
ہوجانے والے جہاز کی مانند تھی تو بھی۔ قوانین و احکامات سلطنت وہ تھے جو یورپین
کے مطابق تھے قومی لحاظ صرف اسیقدر رہا کہ تمام اہل اسلام ضرورت خواہ بلاضرورت
کے وقت فوج مین عہدہ پانیکی علاوہ ملکی محکمون مین بھی بہرتی ہوسکتے تھے مگر قوم مسیحی وغیرہ
رعایا سلطانی کو مطابق آئین عثمانیہ صرف بحری فوج مین نوکری ملتے تھی۔ البتہ اگر
کوئی عیسائی وغیرہ چار سو ساٹھ روپیہ کمیشن مین داخل کردیتا تو اوسکو اہل اسلام کے
دستہ بری فوج کی آسامی بھی مل جاتی تھی۔ اتنی ہی سی تفریق کو جو قدیم سے مروج
ہے متعصب یورپین (روس وغیرہ) نے ترکون کا مسیحیون پر بہت بڑا ظلم اور مذہبی
تعصب بیان کیا تھا اور بڑے بڑے الزام ناانصافی اور بیرحمی کے ترکون پر
لگائے تھے حالانکہ امتیاز و پاس قومی سے کوئی قوم خالی نہین۔ سرکار انگریزی
ہی کو دیکھو جسکی انصاف کی غیر ملکون کے بادشاہ قسم کہاتے ہین اور جو خوشی

چھہ اور یورپ مین دو کل آٹھ ضلع ہین – تیسرے ضلع موناستر مین یورپین ترکی کا تمام حصہ شامل ہے اور ملک تھسلی جو بحر ایجین کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے بھی اکثر قصبے اسی ضلع مین شامل ہوگئے ہین – چوتھا ضلع جو ارض روم کا ہے یہ ترکی کا شرقی حصہ ہے اسمین بہت سے قصبے آباد ہونے کے علاوہ روسی اور ایرانی سرحد ملی ہوی ہے مسو صا بحر اسود کے کنارہ پر کسیقدر روسی ملک ہے اوسکی سرحد ارض روم ہے کے ضلع سے ملحق ہے – پانچوان دمشق کا ضلع ہے اسمین شام وغیرہ ریاستین اور رسوبو تامیہ کے حصے آباد ہین –

غرضیکہ ترکی سلطنت کے اکثر اضلاع ہر قسم کے انتظام کے لیے ایک جداگانہ طور پر منقسم ہین – اور ہر ایک ضلع مین سیول اور فوجی دونون قسم کے حاکم رہتے ہین –

جنگ کی ابتدا کہان سے ہوئی

الحال جو جنگ نہ خونخوار ہو رہی ہے اوسکا باعث تو ہم آگے بیان کرینگے لیکن ابتدا جہان سے ہوئی اوس مقام کا حال بیان لکھتے ہین – جنگ حال کی ابتدا صوبہ ہرزیگونیا سے شروع ہوی ہے جو ایک چھوٹا سا صوبہ ترکی سلطنت کا ہے – اس صوبہ مین مسیحی اور اہل اسلام ملی جلی بستی مین مسیحی زیادہ اور اہل اسلام کم اور کسی مقام پر مسلمان زیادہ اور عیسائی تھوڑے آباد ہین اسی ضلع مین انہین دیہات اور قصبات بھی ہین جنمین دونون قومون کی آبادی برابر ہے بلکہ خاص ہرزیگوینیہ مین قوم مسیحی بہ نسبت اہل اسلام کے زیادہ بستی ہے – یہ پرگنہ باضلع

اور مذہب کے لیے اسی قسم کے قومی لحاظ وہاں بھی داخل ہیں جیسا کہ انگریز - جرمنی - روسی - فرانسیسی وغیرہ قوموں میں آجتک موجود ہیں - ایسی قومی اعتراض کو کوئی دانا ظلم نہیں کہہ سکتا - قصہ کوتاہ اس زمانہ میں ترکی سلطنت کی فوجی قوۃ بری و بحری دونوں ملاکر ۷ لاکھ کے قریب تھی اور یوں تو بقول بعض مورخان یورپ ترک خاص اپنے رعایا میں سے جنگ کے وقت ۷ لاکھ سے ۸ لاکھ تک سپاہ میدان جنگ میں جمع کر سکتے ہیں فوج میں بیس برس سے ۴۰ برس کی عمر تک کا آدمی بھرتی کیا جاتا ہے - فوج بری چار حصوں میں منقسم ہے - جو مسلمان اپنے گھوڑے کی آپ خبرگیری کر سکتا ہو وہ اسیوقت سواروں میں بھرتی کر لیا جاتا ہے - لشکری کاروبار کے واسطے سلطنت ترکی چھ حصوں میں مدتوں سے منقسم ہے جنمیں سے پانچ حصوں کا بیان لکھا جاتا ہے اول خاص قسطنطنیہ دوم ایڈریانوپل - سوم موناستر - چہارم ارض روم پنجم دمشق - ششم - بغداد - ہفتم یمن ہے - کریٹ اور ٹریپولی یہ اضلاع مخصوص طور پر علیحدہ کیئے گئے ہیں - پہلا ضلع قسطنطنیہ خاص ہے اسمیں ایشیا سے ناٹیز بھی شریک ہے - قدیمی باشندگان قسطنطنیہ کے قواعد سے مستثنی ہیں - دوسرا ضلع ایڈریانوپل ہے اسمیں تمام اراضی جو بابیلا اسمیں اور بحر اسود کے واقع ہے شمول ہے اضلاع مذکور کے لشکری ملازمت میں بھرتی کرنیکی واسطے ایشیا میں

نقشہ مذکورہ کے معاینہ کرنے والون کو معلوم ہوگا کہ ضلع ہرزیگوینہ ممالک ترکی کے مغربی گوشہ پر ایک
تنگ مقام مین اکیلا آباد ہے جسکی لمبائی مشرق سے مغرب تک ایکسو چالیس میل (۷۰ کوس) اور
چوڑائی شمالی حد سے جنوبی حد تک پچاس میل (۲۵ کوس) کی ہے - چونکہ تمام زمین پرگنہ ہرزیگوینا کی
سنگین اور کنکریلی ہے اسلئے آبادی بہت ہی کم ہے - اگر پرگنہ مذکور کی زمین اور پیداوار کی حالت
پر نظر کی جاے تو انصافاً یہی کہنا پڑیگا کہ وہانکی رہنے والی تہذیب اور اخلاق و تعلیم سے بے بہرہ ہونے
چاہئین - کیونکہ پہاڑی اور ویرانہ زمین مین آباد ہونیکے باعث قدیم سے ان لوگون کے دلون مین ایک
طرح کی وحشت اور جہالت موجود ہے - اپنی ہی جنگلی خطہ کو باغ ارم سمجھتے ہین - انسانی اولی العزمی
جسنے خاص کر تین سو برس سے دنیا مین ترقی کی ہے یہ لوگ محض نابلد ہین - تجارت - ہنر -
صنعت وغیرہ ترقیون کے سامان آجتک ان لوگون کے پست خیالات سے کوسون دور ہین
اور اسی دل کے ناکامل حوصلون سے جسمین کم زور ناامیدی کے ارادے ہوا مین اوڑ جانے والے
بادلون کے مانند بہری ہین مجبور ہین - غرور اور تکبر نے جسکی ساتھ آزادی کی ہوس چمٹی ہے (حالانکہ
فواید آزادی اور اوسکی استعمال مین لانے کا ڈھنگ لوگون نے خواب مین بھی کبھی نہین دیکھا) اور
بھی یہانکی باشندون کا ناس کھو دیا - بارہا ترکون نے دانت کھٹے کیئے - سیکڑون مرتبہ شرارت
اور سرکشی کی پاداش مین ترکون کے ہاتھون سے سخت سزائین پائین جوتیان کہائین - مگر پہلے
کے بول بالا اب بھی وہی دم وہی خم - جب دیکھو اہل اسلام سے دشمنی - چھوٹے بڑے سب ترکون
کے خون کے پیاسے ہین - جسقدر مسلمان اس خطہ مین آباد ہین - ان شریرون کے
ہاتھون کی ایذارسانی سے ناشاد - بلکہ برباد ہین - کبھی چین سے سونے نہین پاتے - کیونکہ مسیحان

جسکا نام ہرزیگونیا ہے سلطنت ترکی کے گوشہ مغرب و شمالی پر ایک چھوٹی سی زمین کے ٹکڑ
پر آباد ہے ہرزیگونیا کے شمال مین کروشیا اور گوشہ شمالی و شرقی پر بوسینیا اور جنو
مین صوبہ مانٹی نیگرو (جبل اسود) اور جنوب و مغربی جانب بحر اڈریاٹک واقع ہے
چنانچہ ناظرین باتمکین کتاب ہذا کی آگاہی کے واسطے اس موقع پر ہم صوبہ ہرزیگونیا اوسکا
متعلق مقامات کا نقشہ درج کرتے ہین ۔

وسط دسمبر سنہ مذکور مین قصبہ نویسنجی علاقہ ہرزیگوینیا کے ایکسو چونسٹھ عیسائی حکام ترکی سے
ناخوش ہوکر ضلع مانٹونیگرو مین جا بسے اور اس جلاوطنی سے دلی مراد اونکی یہ تھی کہ اہالیان
مونٹونیگرو سے مذہبی باتین بناکر ترکون کے خلاف امداد حاصل کرین اور چونکہ ایک دو آدمیون
کے جانے سے یہ مطلب حاصل ہونا ناممکن تھا لہذا تمام ضلع کے باشندون کی صلاح سے ۱۶۰
آدمی ہرزیگونیا سے مونٹونیگرو کے علاقہ مین پہونچے ظاہرہ اس نقل و حرکت کا باعث اپنے
حاکمان ترکی کا ناجایز طور پر جور و ظلم سے پیش آنا اوسکی وجہ سے ملک چھوڑنا ان لوگون نے
بیان کیا مگر در پردہ مانٹونیگرو والون کو بہکانے اور بہسلانے کے لئے گئے تھے۔ چنانچہ دسمبر ۱۸۷۴ع
سے جولائی ۱۸۷۵ع تک باشندگان ہرزیگوینیا نے صوبہ مانٹونیگرو مین گاؤن گاؤن اور قصبہ قصبہ
گشت لگاکر ترکی حاکمون کی بدسلوکیون کا خوب اظہار کیا۔ دینی باتین اور انجیل کی آیتین
سنا سنا کر ترکون کے مخالفت مین اپنی مددپر اون سبکو تیار کیا۔ خیر سے باشندگان مانٹونیگرو
جہالت اور وحشت مین اتنی بہی کر رہے تھے کہ مدد کا وعظ سنتے ہی لٹو ہوگئے۔ دور اندیشی اور
نتیجہ انجام کو بالاے طاق رکھدیا۔ باشندگان ہرزیگونیا مراد بر آئے اور اونکی محنت ٹھکانے لگی
منجملہ اور بہت سی شکایتون کے ہرزیگونیا والون نے اہالیان مونٹونیگرو کے روبرو حکام
ترکی کی یہ بھی شکایت کی کہ ۱۸۷۴ع مین ہم لوگ قحط سالی کے باعث زراعت نکرسکے اور
تنگدستی کے باعث فاقہ کشی پر نوبت پہنچی تو بھی ٹھیکیدارون سے حکام ترکی نے اور ہم لوگون
سے ٹھیکیدارون نے زر محاصل اراضی تمام و کمال وصول کیا اور ذرا سی رقمون کے لیے
ہمیں بیشمار مار پڑے۔ ہماری عورتون اور بچون کو ترکی عاملون نے ٹھیکیدارون کے

پرگنہ مذکور کی قدیم دشمنی کا جوش جو مسلمانون سے رکہتے ہین ہمیشہ وہ دود الجن کیطرح اونکی سینہ پر گنہ
دہکتا رہتا ہے ۔ ہر ایک اہل اسلام انکی جور رات دن سہتا ہے ۔ جب چاہتے ہین باغی بنکر بلوہ
مچاتے ہین ۔ لوٹ مار کرتے ہین اور جی کہول کر اہل اسلام کو ستاتے ہین لطف یہ کہ جب ترک
اس شرارت کی سزا دیتے ہین تو مظلوم بنکر مسیحی سلاطین یورپ کے سامنے گڑگڑاتے ہین ۔
ترکون پر ظلم کا الزام لگاتے ہین چنانچہ یکم جولائی ۱۸۷۵ء کو ان شریرون کی بغاوت کا مواد
مدتون سے ترکون کے خلاف اور ہر اودہر کے مسیحی بادشاہون اور سردارون کے بہڑکی دینے سے (جنکا
ذکر موقع مناسب پر کیا جاوے گا) انکی سینون مین جمع ہو رہا تہا آتش فتنہ پردازی کی گرمی کہا
کر بڑی زور شور سے یہ نکلا ہوا آخر مین اس نے ہو ہوا جنگ وجدال کا جسکا نام روم و روس کی لڑائی
ہے سبب عظیم ٹہرا ۔ الغرض ان عیسائیون نے پورے اتفاق سے عیسیٰ کی صلیب کو سر پر رکہکر اپنی
حکام ترکی کو قتل کرنے اور آئندہ ہمیشہ کے لیے ترکی حکومت سے نکلکر آزاد رہنے کیواسطے پادریان
اور روسی ایجنٹون کے بہکانے سے جو دینی رہنماؤن کے لباس مین ترکی حکام سے پوشیدہ اکر
اوسکاتے تہے اور آزادی کے فوائد نمک مرچ لگی ہوئی تقریرون مین جتلاتے تہے کمر لیا تہا
۔ تحقیقات سرکاری سے جو پیچہے سے ہوئی معلوم ہوا کہ ہرزیگوینیا کے ان مفسدون کو خاص
بہکاوٹ صوبہ مانٹونیگرو کے باشندون کی تہی جسمین امیر مانٹینیگرو (جبل اسود) بہی شریک
پائے گئے ۔ مانٹونیگرو والون نے بہی حلفاً ہرزیگوینیا کے مسیحی باشندون سے وعدہ کیا تہا کہ جس وقت
تم ترکی حکام کے خلاف علم بغاوت بلند کرو گے اوسیدم ہم بہی تمسے بڑہ کر کارروائی
کرکے رہینگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ اس بلوہ کی ابتدا ۱۸۷۵ء سے شروع سمجھی گئی تہی چنانچہ

کامیاب ہوکر آئے ۔ اور وطن میں پہونچکر اپنی قوم کو خوب بہڑکایا ۔ اہالیان مونٹونیگرو
کی امداد کا پورہ بہروسہ دلایا ۔ پہر کیا تہا سارا صوبہ ترکی حکام سے مخالف ہوگیا اور
فی الفور در پردہ بغاوت کی تیاریان کردین ۔ اور یکم جولائی کو موقع پاکر غدر شروع کردیا
۔ ترکی حکام اسوقت تک ان شریرون کی تمام خفیہ چالون سے بیخبر تہے ۔ جب ہرزیگونیا والون
نے غدر کیا تو شہر مستار کے مستا شریف (حاکم) نے جو صوبہ مذکور کے شمالی گوشہ پر آباد ہے
بلوائیون کے پاس اپنے خاص نایب کو بہیجکر کہلایا کہ تم لوگ سب میرے پاس چلی آؤ مین تمہارا افاظہ
خواہ تصفیہ کردون گا ۔ بغاوت مت کرو ۔ مگر بلوائے کب سنتے تہے ۔ اپنے زعم باطل مین
اسکو گہمتے تہے ۔ بلکہ اس طلبی کے اولٹے معنے لگائے ۔ اپنی قوم کے روبرو یہ فقری سنائی کہ حاکم
مستار بدراہ فریب ہمکو بلاتا ہے ۔ دہوکہ دیکر قید مین پہنسانا چاہتا ہے ۔ خبردار کوئی نہ جائے ۔
ہوکہا نہ کہائے ۔ اس فتنہ انگیز اعلان کے باعث کسینے حاکم مستار کے نایب کا کہانہ مانا ۔ چندروز
سبکو ۔ سمجہاتا رہا ۔ فتنہ پردازی کے نقص بتلاتا رہا ۔ ناچار جب وہ واپس گیا تو ان
لوگون نے کیا کیا کہ مستار کا ایک مسلمان جو نیوشان گمان ۔ اپنی کسی کام کو وہان آنکلا جہان
بٹیرے جمع تہے ان سب نے ملکر اوس بیقصور کو مار ڈالا مدتون کا کینہ جو ان شریرون کے
سیاہ فام سینہ مین بہرا تہا اوس غریب پر نکالا اب آپنے اپکو مصیبت مین ڈالا ۔ پہر کہ یہ غل کیا کہ
جو رعایا غدر کرنے مین انکی شریک نہوی اوسکو گہرون مین بسنے ندیا ۔ اعلی وادنی سبکو زبردستی
نکال باہر کیا ۔ مارا پیٹا ۔ لوٹا گہسیٹا ۔ نیگناہون کے گہر اسی جرم مین پہونک دئے کہ وہ تو اپنے

کہنے سے قید رکھا تا وقتیکہ کل زمین کا محاصل نہ لی لیا جو شخص ہم مین سے غریبی کے باعث محاصل
مذکور کو ادا نہ کر سکا اوسکو خوب پیٹا اور تون قید مین رکھکر اوسپر ظلم کیا۔ جن غریبون نے اعلی
حکام کے حضور مین ان ظالمون کی فریاد بھیجا نیکا قصد کیا اونکو تو عمال ترکی نے ایسا سیدہا
کیا کہ آجتک مار کے مارے خم کہائے ہوے ہین ۔ الغرض ہم پر بڑی بڑی ظلم ترکی حکام نے
کئے ہین اب ہم آپ لوگون کی خدمت مین ناچار ہوکر حاضر ہوے ہین ۔ سیو اے آپکی ہمارا
کوئی مددگار نہین ۔ مسلمانون کی حکومت مین ایسی وقت جبکہ تمام جہان مین مسیحی مذہب
کا غلغلہ ہو رہا ہے رہکر ہمسے یہ مصیبتین اوٹہائے نہین جاتی ۔ جب باشندگان مونٹونیگرو نے
اپنی ہم قوم و ہم مذہب ہرزیگونیا والون کی زبان سے اونکی اسقدر تکلیفون کا احوال سنا تو
خون جہالت جوش کر آیا اور تعصب مذہبی کا شعلہ جو برسون پہلے سے سلگ رہا تھا بھڑک اوٹہا ۔
ساتھ ہوکر مرنے مارنے کا وعدہ کیا ۔ بجاے اسکی کہ عقلمندی سے اونکی مصنوعی مظلومی کی
نسبت برداشت کرنیکی صلاح دیتے اور یہی اوسکایا کہ زہ وقت ہی تمہارے زندگی پر جو تم غیر
مذہب والون کی غلامی مین رہکر ایسی ایسے ظلم سے ہو ۔ تم ہرگز کیون سنچلی رہتے ہو چلو
عذر میں ڈوا اور ہم کو بہی دم زدن مین پاؤ ۔ اخیر وقت تک ہم تمہارے مدد پر تیار ہین ہم بہی
مسلمانون کے زیر حمایت رہنے سے بیزار ہین ۔ جب طرفین مین مسیح عیسی کی صلیب کے نیچے
سطرح کے اقرار مدار ہو چکی تو وہی باشندگان صوبہ ہرزیگونیا جو اپنے حاکمون سے ناخوش ہوکر
صوبہ مونٹونیگرو مین چلی گئے تھے حکام مذکور کی اجازت سے واپس اپنے اپنے گاؤن مین آ بسے
مگر در پردہ اپنے ملک کے یہ لوگ گو نیا قاصد تھے ۔ چنانچہ جس ارادہ سے گئے تھے اوسمین

لی پرگنہ مین بہیجا جاے جو تمام شکایتون کی جو ترکی حکام کے خلاف باشندگان پرگنہ مذکور
کے منہ سے سنی جامین انصافانہ تحقیقات کرے ۔
مفسدون کو بہی اس درخواست کی اطلاع ملگئی تہی اسلئی وہ اور بہی مغرور ہوگئے اور اپنے
دلین یقین لی آی کہ ضرور تمام مسیحی سلاطین ہمارے مدد کرینگے سلطان المعظم پر زور ڈالکر ہم
لوگون کو آزادی دلوائینگے ۔ بہلا جب ہمارے بغیر کہے سلاطین عیسوی نے سلطان پر ہمارے
شکایتون کے سننے کے لیئے زور ڈالا ہے تو کب ممکن ہی کہ ہمارے واوی ویلا کرنے پر ساتہہ ندین
اس خیال نے مفسدان مذکور کو یہانتک مغرور کیا کہ ادہر عذر کیا اور ادہر اپنی لمبی چوڑی عرضیان
لکہہ لکہہ کر تمام سلطنتون کے حضور مین بہجوائین چنانچہ اہالیان ہرزیگوینا کی شکایتین علی الخصوص وہ
الزامات جو ترکون پر اونہون نے لگائے تہے یہ ہین ۔ اول ذی اختیار ترکی عامل ہم لوگون پر
محاصل جمع کرنے مین بڑی بڑی سختیان کرتے ہین ۔ دوسرے عام کامون مین خاص کر عیسائیون
کو بیگار مین پکڑ کر آٹی دن زبردستی لیجاتے ہین ۔ بڑی بڑی سخت کام ہم سے کراتی ہین تیسرے
ہنگام جنگ خواہ کسی سے ہو ہمارے گہوڑون کو جبراً پکڑ کر لیجاتے ہین ۔ بلا ادای قیمت اپنے کام
مین لاتے ہین ۔ چوتہے بغیر رشوت لیے ہماری استغاثون کی سماعت نہین کرتے ۔ ہمارے فریادون
پر کان تک نہین دہرتے ۔ پانچوین ہم لوگون کی جان و مال اور عزت ترکی عملداری مین غیر محفوظ
ہی کونسا ترک ہے جسکو ہمارے خاطر ملحوظ ہے ۔ یہ تمام شکایتین جسکو ہرزیگوینا والون نے
مسیحی سلاطین کی خدمت مین ترکی گورنمنٹ سے پوشیدہ بہیجا تہا سراسر غلط تہین ۔ حتی کہ
بجز تیسری شکایت کے اور کسی شکایت کا وجود بہی نہ تہا ۔ اور تیسری شکایت کو بہی ان مفسدون
نے جہوٹے الفاظ مین بیان کیا کیونکہ لڑائی کے وقت قانون فوجی کی روسے ترکون اور عیسائیون

علی الخصوص غیر رعایا سے خواہ کسی مذہب سے متعلق ہو بحیثیت مناسب محاصل لیا جاوے ۔
جسقدر محاصل مقرر ہو وہ ترکوں اور مسیحیوں سے برابر وصول کیا جاوے ۔ زمین کے محاصل میں جو بہتا ہے
شدہ ہمیشہ کے لیے تخفیف کیا جاوے ۔ ٹھیکیداروں کے وسیلہ سے محاصل جمع کرنیکا قانون منسوخ
ہوکر آئندہ سے بلاتفریق قوم و ملت ایسے لوگوں کو فراہمی محاصل کے واسطے مقرر کیا جاوے جنکو اہل اسلام
اور عیسائی وغیرہ تمام رعایا منتخب کرتی [illegible] ۔ بیگار پکڑنے کا قانون ایک لخت منسوخ کیا جاوے ۔
ترقی تجارت کے لیے ہر شخص کو آزادی عطا کی جاوے ۔ اور صنعتی اور دستکاری کے کاموں
کی ترقی اور وسعت کے لیے عمدہ عمدہ تجویزیں بالاتفاق [illegible] ۔ عامہ کی جاویں مذہب عیسوی
کے پادریوں اور [illegible] جسقدر اختیارات جنکی عطا ہونے کا مشورہ پہلے ہو چکا ہے عیسائیوں ان
پر بطریق انسب [illegible] کے واسطے دی جاویں ۔ ہر شخص کو اپنی رسومات دینی کے ادا کرنیکی
پوری آزادی دی گئی ۔ [illegible] فرامین [illegible] وعدہ کیا تہا کہ علی العموم
رعایا و اقوام غیر [illegible] جنگی جو تکلیف [illegible] دی گئی تھی ۔ فرامین کے اخیر میں
حضرت سلطان [illegible] منظور فرمایا ہے [illegible] جنکی فوج میں داخل ہونے کے باعث عالی
بیس برس سے چالیس برس تک عمر والے عیسائیوں سے جو محاصل لیا جاتا تہا اوسمیں بھی با
تخفیف مناسب فرمائی گئی ۔ اور نیز جو عیسائی اپنے روپیہ سے زمین خرید کر مکانات بنا کے اوسکو
[illegible] کے مانند اپنی ملکیت کے مالکانہ کی طرح اسکا استحقاق ہوگا ۔ (فرمان مذکور کے اجرا سے
پیشتر بجز اہل اسلام خصوصاً ترک کے دوسری قوم کو ممالک عثمانیہ میں موروثی طور پر جائداد
غیر منقولہ کے مالک بننے کا اختیار نہ تہا چاہے ہزاروں روپیہ خرچ کرے ۔ البتہ ملبہ یا اوسکی قیمت
اوسکو ملجاتی تھی) اور رعایائے عثمانیہ میں سے ہر قوم و ملت کے آدمی کو یکسان آزادی دی گئی کہ

بلکہ ہر ایک قوم سے بشرطیکہ وہ رعایا ترکی ہو) آدمی اور گہوڑے لیے جاتے ہین۔ عیسائیون پر خصوصیت نہین۔ القصہ سلاطین یورپ (مسیحی) نے جنکے پاس یہ عرضیان ہزرگونیاوالون نے بہیجی تہین بجنسہ حضرت سلطان المعظم کی خدمت مین بہیجدین اور اپنے اپنے سفیرون حاضر باش قسطنطنیہ کی معرفت دوستانہ طور پر عرضی دہندون کی حال پر رحم سلطانی کے لیئے سفارشین کین

حضرت سلطان المعظم بہی عجیب وغریب اور مصنوعی شکایتین سنکر حیران رہگئے اور فی الفور باب عالی کیجانب سے دو قطعہ فرمان جنمین سے پہلے کا نام ایراد اور دوسرے کا نام فرمان ہمایون تہا ماہ اکتوبر اور دسمبر ۱۸۷۵ء مین جاری ہوے جنمین حضرت سلطان المعظم نے اپنی تمام رعایا باشندگان ممالک ترکی کے حقوق خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی خواہ موسائی وغیرہ مساوی تسلیم کیے اور یہ بہی وعدہ فرمایا کہ جن لوگون کو حکام اضلاع کی بدسلوکیون یا اور کسی وجہ سے تکلیفین پہونچی ہین یا آئندہ پہونچنے کا اندیشہ ہے اون سبکی نسبت تحقیقات کی جاکر ہو انتظام معقول کیا جاے گا تاکہ کوئی کسی پر جبر نہ کرسکے۔ اسکی علاوہ ہر دو حکمنامجات کی رو سے عدالتہاے خفیفہ وجلیلہ کا ازسرنو انتظام کیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ عدالتہاے مذکورہ کے حکام آئندہ اس قسم کے لایق وفایق تعلیم یافتہ۔ صلح جو اشخاص مقرر کیے جائین جنکی اخلاق او ر ملنساری اور بی تعصبی کی عوام الناس۔ ہر ملت وگروہ کے اشخاص گواہی دین۔ ایسی نیک چلن حاکم بلاوجہ کافی اپنی کام سے جدا نہونگی۔ پہر انہین فرمانون مین یہ امر بہی بالتصریح بیان ہوا تہا کہ عدالتون اور دوسرے ملکی امور مین رعایای سلطان مین سے ہر ایک قوم اور مذہب کا لایق آدمی مقرر کیا جاے گا اہل اسلام خواہ قوم ترک کے لیئے کوئی خصوصیت نہین۔ اور جو مقدمات مابین اہل اسلام اور عیسائیون کے واقع ہون اونکا فیصلہ عدالت دیوانی کے اجلاس سے ہوا کرے۔ محاصل مین تخفیف کی جاے

ترکی کی حالت اون دنون مین ایسی خراب تھی کہ بیان نہین ہو سکتا - ہان خاص سلطان کے پاس بہتر از زر نقد اور جواہرات تھے مگر اوسی کون پوچھے ہے - ریاست اور سلطنت کا اعتبار تو خزانہ کی حالت پر منحصر ہے ترکی خزانہ مین اوسوقت ایک حبہ نظر نہین آتا تھا - ملازمان ملکی اور فوجی کی برسون سے تنخواہین ہی نہین ملی تہین ہرچند ہرباب کے دفعیہ کی تدبیر کی جاتی تھی مگر زر کے بغیر ساری تدبیرین کھٹائی مین پڑے رہتے تہین - ترکی نوٹون اور چکون وغیرہ کو کوئی مفت مین قبول نہین کرتا تھا - مفلسی نے سارا اعتبار کھو دیا تہا - تمام ملک پر خوف گھٹا چھائی ہوئی تھی - ہر ایک دانشمند واقعات اور حالات مذکور پر نظر کرنیکے بعد بڑے افسوس کے ساتہہ یہی کہتا تھا کہ عنقریب اس ملک کو بہت بڑے مصیبتون کا سامنا ہونے والا ہے -

یہ تمام مصیبتین علی الخصوص خزانہ کی ابتری سلاطین روم کی فضول خرچیون کا نتیجہ تہا جو تین چار پشتون سے شروع ہوکر یہانتک پونچگئی تہین - ان فضول خرچیون کا پورہ بیان کس سے لکہا جاے - ایک جدا گانہ کتاب کوئی بنائی تو پوری کیفیت سمائے - البتہ اپنی کتاب کے پڑہنے والون کیواسطے تہوڑا سا حقیقت اس فضول خرچی کی مسٹر ہراسی صاحب یورپین سیاح کے سفرنامہ سے جو ۱۸۷۳ء مین قسطنطیہ کو گئے تھے ذیل مین لکہتا ہون - صاحب موصوف لکہتے ہین - کہ دریاے باسفورس کے ساحلون پر چہار طرف ایک ایک کوس کے فاصلہ تک عظیم الشان عمارتین اور محلات شہنشاہی - اور قصر ہاے عجیب وغریب حضرت سلطان روم کے لیئے تیار ہوے ہین - جہان سلطان المعظم غرض تفریحا اور دل بہلانیکے لیئے کبہی کبہی آتے ہین - ان مکانات مین سے بعض محلات تو اسقدر سجائی گئی ہین کہ جنکی سامان کی قیمت کا

کہ جب اوسکو کسی قسم کی تکلیف پہونچی فوراً بذریعہ عرضی چارہ جوئی کرے

سلطنت ترکی پر اور بھی کئی آفتون کا نازل ہونا۔

باب عالی نے جیسے ہی استقلال کے ساتھہ ہر دو فرامین مذکور کو منظور فرماکر جاری کیا تھا اور حسب اعلے حضرت سلطان المعظم کا ارادہ ان حکمون کی تعمیل کرانے کا تہا اوسیطرح رعایا کو بھی یقین تہا کہ احکامات مندرجہ فرامین پر فوراً عمل درآمد ہوا کریگا۔ حضرت سلطان نے ایسی ایسی رعایتین قوم مسیحی کے ساتھہ اسلئے کی تہین کہ اونکو اپنی عظیم الشان سلطنت خرابی کی حالت مین نظر آرہی تھے حتی کہ چارون طرف سے ہولناک اسباب آنکھین پہاڑ پہاڑ کر سلطنت اور اوسکی والی کو ڈرا رہے تھے۔ سلطنت کا کوئی کام پیچیدگی سے خالی نہ تھا۔ قرضدارون کا تقاضا۔ قحط سالی کی یورش۔ سلاطین یورپ کی در پردہ سازشین۔ بعض نمک حرام وزرائی دو فصلی کارروائیان۔ روسیون کی خفیہ طور پر جنگی تیاریان۔ صوبہ ہاے خراجگذار کی بے اعتنائیان۔ شاہان عیسوی کی پوشیدہ ملاقاتین۔ وغیرہ وغیرہ ایسی واقعات تہے جو حضرت سلطان کو مذکورہ رعایتون کے لیے (قوم عیسوی کے ساتھہ) مجبور نہ کرتے۔ ان ساری خونخوار آفتون مین بڑہ کر شہنشاہ الگزنڈر دوم فرمان روائی سلطنت روس تہا جو دنمین تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر مسیح عیسی سے ممالک عثمانیہ کی فتح کرنیکی دوعائین مانگا کرتا تھا۔ سلطنت ترک کے لیے مرتا تہا حتی کہ جب کسی نئے خرابی کی خبر سنتا پہولا نہین سماتا۔ کہ کسطرح گہر ہی مین سے ممالک ترکی پر خیالی شست لگاتا۔ سچ تو یہ ہے ساری آفتین ایک جبشی شاہی کے ہونے سے نازل ہوئین۔ چنانچہ خزانہ

ہولناک زمانہ مین ہے اوسکا ادنی حصہ بھی بیس برس پہلے نہ تھا۔ چنانچہ ۱۸۵۳؁ء مین جبکہ کریمیا کی مشہور
لڑائی شروع ہوے سلطنت موصوفہ کلہم تین کروڑ روپیہ کی قرضدار تھی لیکن سلطان موصوف کی
فضول خرچیون نے یہانتک اس قرضہ کی تعداد بڑہا دی کہ ۱۸۷۵؁ء مین ایک ارب (سو کروڑ)
اور اسی کروڑ ہوگیا۔ القصہ۔ انگلستان رفیع الشان کو تو اوسی وقت جبکہ ترکی کے ایک پرگنہ
مین بغاوت ہوگئی اور دوسرے پرگنات مین مواد بغاوت سلگ رہا تھا اور رسالے یورپ
کانا پہوسی مین سرگرم تھے۔ خزانہ کی حالت بالکل گئے گذرے تھی یقین کامل ہوگیا تھا کہ اب عنقریب
ضرور سلطنت عثمانیہ جنگ خونخوار کی بدولت مصیبت مین گرفتار ہوگی۔ گہری چال چلے تو کیا یہ
دور اندیشی دولت موصوفہ نے نہر سویز کے وہ تمام حصص جو خدیو مصر کی ملکیت مین
تھے۔ فی الفور خدیو سے خرید لئے کیونکہ نہر مذکور رہ مین ہوکر انگلستان سے ہندوستان
کو قریب راستہ ہے۔ اور اس ضروری و قریب تر راستہ کی حفاظت بھی سرکار انگریزی اپنا
فرض سمجھتی ہے اور حفاظت کرنا اوسی شی کا لازم آتا ہے جو خاص اپنی یا اپنی کسی دوست یا مالک کی ہو
۔ مالک تو فی زمانہ دولت برطانیہ کا بجز خداوند کریم کے دوسرا کوئی نہین البتہ خدیو مصر اور سلطان
روم سے دوستانہ تعلق قدیم سے ہے لیکن دونون دوستون مین جبکہ اسقدر طاقت نظر نہ آئی
کہ نہر کو جنگ کے وقت دشمن کے تصرف سے محفوظ رکھہ سکینگے تو یہ دانائی کی کہ بہ نیت دیگر اپنی ملکیت
قایم کرلی تاکہ روس یا اور کوئی باوجود فتحیابی نہر کیطرف نظر اوٹھا کر نہ دیکھہ سکے اور جنگ برپا ہونیکی
حالت مین تعلقات انگلستان و ہندوستان مین خلل واقع نہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سرکار
انگریزی کی دور اندیشی نے ہمیشہ فوائد عظیم بوسیلہ نہر مذکورہ حاصل کرنیکے سیواے ہندوستان
اور انگلستان دونون کو [illegible] کہ خوفناک تشویش سے امن بخشی۔

اندازہ مین نہین کرسکتا - حضرت سلطان المعظم ہر روز جسمین طعام تناول فرماتے ہین اور صبح و شام
۴۹ سے ۹۰ قسم کے کہانون تک دسترخوان پر چنے جاتے ہین - خاص حضرت سلطان کی سواری
کے لیے چھ سو سے کسی ایک پر بھی دوسرے شخص کو سوار ہونیکی اجازت نہین ساتہہ سو گہوڑے ہر قسم
کے طویلہ سلطانی مین بندہے ہین جنکا خرچ معہ نوکر فی راس تین ہزار روپیہ سے ماہوار کم نہین
حضرت سلطان عبدالعزیز خان خاص کی سات سو حرمین ہین - ہر ایک حرم کے لیے جدا
جدا محل عالی شان بنا ہے - اور ایک کا قصر دوسرے حرم سے بناوٹ اور سجاوٹ مین
فوق رکہتا ہے - ہزارون نوکر چاکر مامان اور داصیلون کے سوا تین سو خواجہ سرا
ان حرمون پر تعینات ہین ہر ایک خواجہ سرا کو دو سو تینتیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملتی
ہے جسقدر سلطان (مرد و عورت) ان حرمون کی خدمت مین تعینات رہتے ہین انکے
کہانیکے واسطے چالیس ہزار ہنسین سالانہ خرچ کی جاتی ہین - انکی علاوہ دو سو [illegible] ایک
سو بکریان - دس حلوان و دو سو مرغیان و [illegible] پانسو چوزے [illegible] اور [illegible] سو [illegible]
وہ پچاس سنبر ہنس - روز بلاناغہ خرچ کیے جاتے ہین - اب ناظرین یا تمین خود ہی
اندازہ کرین کہ جس شہنشاہ کی حرمون اور خانگی [illegible] انکا اسقدر صرف روزانہ ہو اوسکی
خزانہ مین روپیہ کیونکر اور کہانسے رہسکتا ہے - اور صرف [illegible] سلطنت کے دربار [illegible]
مین کیا کوئی کسر بھی رہتا ہے لیکن نہین - چنانچہ ترکی ایسی سلطنت کو اس قسم کی فضول خرچیون
نے باوجود کرورون روپیون کی آمدنی کے قصہ تباہ کردیا اور تمام مصیبتون کو جنکا خواب
مین بھی خیال نہ تہا لا ڈالا اول ادنی باد شاہتین یا ریاستین کس گہنتی کی مول ہین -
جسقدر قرضہ ترکی سلطنت پر سلطان عبدالعزیز خان کے فضول خرچیون کے باعث اس

ایسے وقت مین جبکہ سلطنت ترکی کی حالت بعینہ اوسی جہاز کی سی ہو رہی تھی جو طوفان مین
پہنسکر ابہی ڈوبنے والا ہو گر رہا ہو کونٹ اینڈراسی صاحب کی مذکورہ تحریر شایع ہوئی
جسکو پڑھکر باغیون کی شرارت اور بہی بڑہ گئی۔ چنانچہ بلوہ اور قتل و غارت گری
کیلئے ہندوان باغیون نے شروع کردی۔ دوسرے طرف سلاطین عیسوی کے وہ سفیر جو
اسلامبول مین تہے انڈراسی صاحب کے سرکیولر پر فضول بحثین کرتے اور ہر امر مین
چاہتے تہے کہ حضرت سلطان کو دبائین اور اپنے مسیحی بہائیون کو آزادی دلوائین۔
اسی اثنا مین روسی وغیرہ حامیون کی ترغیب سے باغیان ہرزگوینہ نے سلطان کے حضور
مین اپنی چند خواہشین پیش کین۔ یہہ درخواست گویا سلطان المعظم کے اون دونون فرمانون
کا جواب تہا جنمین حضرت ممدوح نے باغیان بلکہ علی العموم اقوام غیر کے ساتہہ رعایتین کرنیکا
اظہار فرمایا تہا۔

باغیون کی درخواست کا خلاصہ مضمون یہہ تہا۔ اول ممالک عثمانیہ کے اون پرگنون کی زمین
کا تیسرا حصہ جہان مسیحی آباد ہین عیسائیون کی ملکیت قرار دیا جائے۔ دوم دولت عثمانیہ کی
فوج نے جو گرجے اور مکانات عیسائیون کے منہدم کردئے ہین (?) اون گرجون اور مکانون
کا ذکر ہی جنمین باغی مورچہ باندہ باندہ کر فوج ترکی سے لڑتے تہے اور جب ترکی فوج نے سیل کے
وسیلہ اوتار کر انکا شکنجہ ڈھیلا کیا تو فرار ہوگئے۔ اور ایسی لڑائی مین جو مکانات مسمار ہوگئے ورنہ
خواہ مخواہ ترکی فوج نے کسی گرجا یا مکان کو مسمار نہین کیا۔ اون سبکو خزانہ ترکی سے روپیہ
لگا کر از سر نو بنوا دیا جائے۔ سیوم یہی کہ شکستہ روشن (?) کو سرکار عثمانیہ ایک سال کی لئے خرچ
[illegible]

کونٹ انڈراسی وزیر اعظم سلطنت آسٹریا کا سرکیولر

ایسی ہی خونخوار جنگ جسکا بیان اوپر کیا گیا ۱۸۷۵ء ختم ہوا مگر ہرزگوینہ کی بغاوت فرو نہوئی یہ آگ ایسی جلتی تیل مین لگی تھی کہ ترحم سلطانی کے سرد پانی سے بجھ نہ سکی۔ بلکہ اور بھی بھڑکنے لگی۔ اوسی زمانہ مین کونٹ انڈراسی صاحب وزیر اعظم دولت آسٹریا نے ایک تحریر بطور سرکیولر اپنی طرف سے لکھکر سلاطین یورپ کے حضور مین بھیجی۔ اوسمین دوستانہ طور پر وزیر موصوف نے دولت عثمانیہ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ اپنی ممالک مین اون قوانین اور انتظامون کے پورہ کرنیکے لیے جنکو حضور سلطان المعظم نے براہ عنایت خسروی فرامین خاص کے ذریعہ سے منظور فرمایا ہے ایک خاص کمیشن مقرر کرین جسمین نصف ممبر اہل اسلام اور آدہی عیسائی مقرر کیے جاوین۔ دوسرے دولت عثمانیہ اپنی ملک مین جسقدر اراضی فالتو پڑی ہے بقیمت ارزان کاریگر اور غریب کاشتکارون کو عطا فرماوے۔ تیسرے سلاطین یورپ اسیجی (ممالک ترکی مین اون عیسائیون کے لیے جو رعایا سلطانی ہین جیسا انتظام کرانا چاہتے ہین بے عذر اوسے منظور ظاہر کرین۔ الغرض وزیر آسٹریا نے روس اور جرمن دونون سلطنتون کی سازش سے ایسی نازک وقت مین اس سرکیولر کو شایع کیا تہا جسکا اوسکو یقین تہا کہ اب سلطان کو ان شرایط کے تسلیم کرلینے کی سوا اور کوئی چارہ نہوگا جرمنی۔ آسٹریا۔ روس۔ ان تینون کا اتفاق سرکیولر مذکور کے شایع کرنے مین بخوبی سے ظاہر ہوگیا حالانکہ پہلے پوشیدہ تہا بعد روس اور جرمن اس سرکیولر سے بظاہر اپنے علیحدگی جتلا تے تھے۔ دوسرے سلاطین اور تمام جہان کے اہل الرای کا خیال اس سرکیولر کے دیکھتے ہی اس امر پر رجوع ہوگیا تہا کہ اب ترکی سلطنت کی خیر نہین۔ بیشک

گورنر جنرل صوبہ ہرزیگونیا کا غصہ بڑہ کا اور باغیون کو لتاڑنا شروع کیا - عبرت کے لیے بڑی بڑی سزائین پاشاے موصوف نے تجویز کین - اس موقع پر ہم دولتمآب علی پاشا کی تصویر بھی اپنی کتاب مین درج کرتے ہین کہ ناظرین کو پورہ لطف حاصل ہو - تصویر سے ظاہر ہے کہ پاشاے موصوف درمیانہ قد کے آدمی اور عمر رسیدہ فوجی سردار اور تجربہ کار ہین چنانچہ وردی اور بیشمار تمغون سے جو سینہ پر آویزان ہین آپکی بہادری اور گذشتہ کارگذاری ثابت ہے -

تصویر دولتلو علی پاشا گورنر جنرل صوبۂ ہرزیگونیا

From London D. News

یہان ترکی کی حالت روز بروز خوفناک ہوتی جاتی تھی ادہر تو باغی صوبون نے یہ شرارتین شروع کر رکہی تہین اودہر ترکی خزانہ کی حالت اور بھی بگڑ گئی بیفایدہ اخراجات بڑہنے لگے نتیجہ اسوقت پوری ہو دو آرب کی قرضدار ترکی سلطنت ہوگئی جسکا سود تنخمیناً دس کروڑ

دیا جاسکے ۔ چہارم جن لوگون نے بغاوت کی ہے اونکی قصور معاف ہون اور تین برس تک
اونسے کسی قسم کا خراج نہ لیا جاوے ۔ پنجم جب تک مسلمان رعایا سے ہتیار نہ لی جائین عیسائی
بھی ہتیار رکھنے پاوین ۔ ششم جن عیسائیون کا اس بغاوت مین نقصان ہوا ہے اونکو دولت
عثمانیہ پورا معاوضہ دیوے اور اس معاوضہ کے لیے تحقیقات ایک خاص کمیشن کرے جسمین تو
عیسائی ممبر ہون ۔ اس کتاب کے پڑہنے والے خود غور فرماوین کہ رعایای خراجگذار کی طرف
سے اپنی خود مختار شہنشاہ کے حضور مین ایسی درخواستون کا پیش کیا جانا جنکو ایک
آدمی بھی منظور نہین کرسکتا کیسی شرارت اور گستاخی تھی ۔ یہ شرطین ایسی سخت اور ناواجب
ہو رہی تھین کہ اگر استقلال کے علاوہ ترکی پر سے عیسائی سلطنتین بھی کتنا ہی زور
باغیون کی حامی ہو کر ہنگامہ پیدا کرتین تب بھی دولت عثمانیہ انکو کسی طرح منظور
نہ کرتے کیونکہ دستور شہنشاہی شان و شوکت اس کے گذری وقت مین بھی اکثر سلاطین نے
[illegible] کیا ہے ۔ اور دولت موصوفہ نہ صرف باغیون ہی کے کچل ڈالنے کی طاقت رکھتی
تھی بلکہ بڑی بڑی [illegible] سلاطین کے دانت کہٹے کرسکتی ہے ۔ چنانچہ انہین باغیون
نے فوج سلطانی کے ہاتہ سے جو جو زکین پائی اور [illegible] لڑائے مین مونہہ کی کہائی تھی
اوسکی کیفیت کو باغیون کا دل ہی جانتا تہا ۔ البتہ ان مقامات وشوار مین جہان برف
و پہاڑی سے ڈہکی ہوئی پہاڑ تھے باغی مزے اوڑاتے تھے ۔ دل کہول کر رعایا اہل
اسلام کو ستاتے تھے کیونکہ فوج عثمانیہ ابھی اون مقامات مین نہین پہونچی تھی ۔
قصہ کوتاہ جب باغیان ہرزیگوینا نے آسٹریا اور روسیہ کی اشتعالک سے اطاعت سلطانی
کو قبول نہین کیا بلکہ اولٹا شر پہیلانے لگے تو عالی جناب دولت مآب علی پاشا

چھوٹے پہاڑ کے دامن مین بستا ہی جسکی چڑہائی خلیج مذکورہ کے کنارہ ہی سے شروع ہوتی ہی - (ہمارے پاس عکسی تصویر شہر مذکور کی ہے مگر افسوس کہ مصور کامل کے نہونے سے یہان اوسکا پورا چربا نہین اوتار سکتے) شہر پناہ کا محاصرہ پانچ میل کے گرد مین ہی جسمین ستتر ہزار آدمی بستے ہین - رومیون کے عہد مین یہان بڑی رونق تھی مگر اب قوم نصاری کثرت سے رہتی ہین - چونکہ یہ شہر عہد رومن ہی سے ایک بڑا مقام تجارت کا ہے لہذا اب بھی یہان ہر ملک کے سوداگر رہتے ہین اور جہازون کے ذریعہ سے لاکہون روپیہ کی تجارت ہوتی ہے - انگلستان - جرمن - فرانس - ہندوستان - امریکہ وغیرہ ملکون سے سلسلہ تجارت قایم ہے اسی لیے یہان اکثر سلطنتون کے ایلچی بھی رہا کرتے ہین - ریشمی پارچہ اس شہر کی مانند کہین نہین بنا جاتا - اسکے علاوہ گیہون - جو - مکئی تماکو - اون - ساگو کی لکڑی - اسفنج - شراب انگوری وغیرہ بھی یہان سے تمام ملکون مین بھیجی جاتے ہین - اس شہر کے گرجاگہرون اور مسجدون کے عالیشان مینارے نہایت خوشنما ہین اور دور سے نظر آتے ہین یونانیون کے اکثر گرجدن کو جنمین بتون کی پرستش ہوا کرتی ہی اور شب و روز ناقوس اور نرسنگے پھونکی جاتی تھے اہل اسلام نے مسجد بنا لیا ہے - اور اونکی ہئیت کو بدل دیا ہی جہان ہر دم عبادت الہی ہوتی رہتی ہے - باوجود موجود کی خوبی کے مذکورہ یہ شہر مفسدہ پردازی اور خونریزی کے باعث تمام یورپ مین بدنام ہے - غالباً کسی بزرگ کی بد دعا لگی ہے - کیونکہ اس شہر مین بڑی بڑی وحشیانہ حرکتین ہوچکی ہین جیسا کہ تواریخ سے منکشف ہے - چوتھی صدی عیسوی کے اخیر مین (جبکہ یہ شہر رومیون کے قبضہ مین تہا) اس شہر کی مہا فتنہ فوج کے کمانیر اعظم نے اپنی خاص افسرون کو ساتھ

چالیس لاکھ سالانہ ہوتا ہے - دولت عثمانیہ ایسی وقت مین سو دہ ند کو رہی کو ادا نہین کر سکتی تھی اصلی رقم کا تو کیا ذکر ہے -
بڑی بڑی دانشمند اور تجربہ کار وزیر ونکا آئی دن ایسی خزانہ کی درستی کے لیے تغیر و تبدل ہوتا تھا او رہر ایک وزیر سو سو تدبیرین کرتا تھا مگر کچھ پیش نجاتی تھی - بلکہ ایک نہ ایک مصیبت بڑہتی ہی جاتی تھی - سچ ہے ے چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو + سوزن تدبیر گو سی رہی - مختصر یہ کہ سلطنت عثمانیہ عجب کش مکش مین مبتلا تھی کہ اسی اثنا مین ہر سو دری ایک اور خرخشہ پیدا ہوا - اوسکا قصہ بھی ذیل مین لکھا جاتا ہے -

شہر سالونیکا مین دو اہلچیان ممالک غیر کا ترکون کی ہاتھ سے قتل ہونا

سچ کہا ہی بزرگون نے کہ جب کسیکی دن کہوٹی آتے ہین تو ہوش غائب ہو جاتے ہین - اپنی ہی آدمیون کی طرف سے بلکہ ذات خاص سے وہ حرکتین سرزد ہوتی ہین جو تباہی اور بربادی مین پہنساتی ہین - بیٹھے بٹہائے سیکڑون آفتین کہڑی ہو جاتی ہین چنانچہ ایسی بری وقت مین اچانک شہر سلونیکا مین ایک سخت حادثہ ترکی کو ملزم ٹہرانے والا (عیسائیون کے سوبہ سے) گذرا - اوس نقشہ کے معاینہ سے جو اوپر لکھا گیا ہی ناظرین کتاب کو معلوم ہوگا کہ شہر سلونیکا ضلع روسیلہ واقع عملداری ترکی کے (جسکو یورپین ترکی کہتے ہین) گوشہ جنوب مین آباد ہے جو عین خلیج سلونیکا کے کنارہ پر نظر آتا ہے - اور اوڑریانوپل سے دو سو پانچ میل کے فاصلہ پر گوشہ جنوب اور مغرب مین واقع ہے - یہ شہر ایک

ہو گئے — اور جا بجا جمع ہو کر صلاحین کرنے لگے — بیکی بھی [illegible] شہر کی ہی دن پانچہزار کے قریب
اہل اسلام جمع ہوے اور سارے شہر مین شور وغل کی آواز گونجنے لگی — [illegible] دیکھکر
ایلچی فرانس مسمی اجوس مولین اور سفیر دولت [illegible] جسکا نام ہنری ایبٹ
تہا اہل اسلام کے پاس آے مسلمانون کو پہلے ہی سے گمان تہا کہ وہ لڑکی [illegible] ایلچی کے
مکان مین پوشیدہ ہے لہذا اہل اسلام غصہ مین نہایت برہم ہو رہے تھے جونہین دونون سفیر
آے انہون نے دیکھا ایک بارگی چلاکر بولے کہ انہین نے اوس لڑکی کو چھپا رکھا ہے پہر تو تمام
مسلمانون نے سفیران مذکور کو آگہیرا — سب یہی کہتے تھے کہ لڑکی ہمکو دیدو ورنہ برا ہوگا سفیر
انکار کرتے تھے کہ ہمارے پاس لڑکی نہین ہے اسی بحث مباحث مین تکرار بڑہ گئی — دونون ایلچیون
کو لازم تہا کہ اس مذہبی جوش کو عقلمندی سے فرو کرتے اور نازک موقع سمجھکر ایسی ملایم گفتگو
سے پیش آتے کہ اہل اسلام کا غصہ فرو ہو جاتا مگر افسوس کہ دونون ایلچی جاہل تھے چنانچہ اول
تو اسقدر مجمع کثیر کے روبرو جو پہلے ہی سے بدگمان ہو رہا تہا جانا سفیران مذکور کی حماقت
ظاہر کرتا ہے — دوم اگر گئے تھے تو ملایمت سے باتین کرتے لیکن سفیران مذکور نے برخلاف اسکے
مسلمانون کو گالیان دین اور سبکو سزا دلانیکا ڈر دکھلایا جس سے اہل اسلام اور زیادہ برہم
ہو گئے اور سب نے ملکر دونون سفیرون کو دم مین جان سے مارڈالا —
مین اپنی کتاب کے پڑہنے والون کے لیئے ذیل مین اوس فتنہ انگیز بی بی کی تصویر عکسی کا
چربا دکہلاتا ہون جسکی بدولت خونریز ہنگامہ برپا ہوا تہا —

تصویر [illegible] میریا ایلگیرین

ایک سرکس کا تماشا کرنے والی ایک بازیگر کو جو گھوڑے دوڑا کر بازیان جیت لیتا تھا اور جس سے تمام شہر کے باشندے کمال محبت رکھتے تھے بالزام حرامکاری گرفتار کرکے حوالات میں بھیجا تھا اسپر سارا شہر باغی ہوگیا اور رومی اون فوجی سردارون کو قتل کرڈالا۔ جب شہنشاہ تھیوڈوسیس اوّل رومی نے اس طرح پر اپنی فوج کے سردارون کو مارے جانیکا حوال سنا مارے غصہ کے آگ بہبوکا بن گیا اور انتقام لینے کے لئے اپنی فوج جسنے شہر مذکور میں بھیجا جسنے شہر میں گھسکر تین گھنٹہ کے عرصہ میں پندرہ ہزار سات سو باشندگان شہر کو نہایت بیرحمی سے قتل کیا۔ ایسی بہایم خصایل پادشاہ اور فوج سنگدل کا بجز نادر شاہ کے جسنے تیرہوین صدی ہجری کے آغاز میں قصبہ … دہلی میں ۔۔۔ جانا مشہور کیا تھا ۳۰ ہزار کو قتل کرڈالا … تاریخ میں پتہ نہین ملتا۔ غرضکہ ایسے ہی ہنگامون نے جو بار بار برپا ہوگئے … شہر کو بدنام کردیا۔ فی الحال جس ہنگامہ کا احوال لکھا جاتا ہے وہ بھی کچھ ایسا ویسا … گذشتہ ہنگامون کے ساتھ وہم کی طرح لگا ہوا ہے جسکی کیفیت یہ ہے کہ … ایک عیسائی کی نوجوان لڑکی مسماۃ … سالانے دین مسیحی کو چھوڑ کر محمدی مذہب کو قبول کیا اور اس خوف سے کہ مبادا میرے رشتہ دار مجھے تنگ نہ کرین اپنا گاؤن یا چھوڑ کر ریل گاڑی کے ذریعہ سے چند مسلمانون کے ساتھ سلونیکا میں آئی۔ جونہی اسٹیشن پر … جہان اوتری کہ گریک چرچ کے (ایک مسیحی فرقہ کا نام ہے) بہت سے عیسائی احباب وہان موجود ہوئے جنکو غالبا اس لڑکی کے آنیکی خبر پیشتر ہی سے مل گئی تھی اور مسلمانون کے ہاتھ سے زبردستی لڑکی مذکورہ کو چھین کر لیگئے جب یہ خبر … مسلمانون کو پہونچی۔ آگ بہبوکا

مقتول کو باب عالی سے بطور معاوضہ خونبہا دیکر اونسے بہی راضی نامہ
لے لیا - تو بھی جرمن اور فرانس کے دلون سے کدورت دور نہوئی -
بری اور بحری فوجون مین نئی نئی تیاریان کرنے لگے - یہہ حالت
خوفناک دیکھکر سرکار انگریزی نے جو انتہا درجہ کی دانشمند اور
دور اندیش ہے اپنی جنگی جہازون کے ایک بیڑے کو خلیج بسیکا مین
جو بحر ڈاڈنلز کے دہانہ پر واقع ہے بہیجدیا تا کہ باشندگان ممالک
قسطنطنیہ وغیرہ کی حفاظت کرے +

جرمنی وروسی وغیرہ شہنشاہان یورپ خدا سے چاہتے تہے کہ
ترکی مملکت مین دست اندازی کے لیئے کوئی بہانہ ملے - تو دال گلے
چنانچہ سلونیکا کا ہنگامہ اونکے لیئے بہانہ ہو گیا - اوسی روز سے
اور بھی زیادہ کانا پھوسی کرنے لگے خصوصاً تین سلاطین (جرمن
روس - اسٹریا) تو باہم خیالی پلاؤ پکا کر اپنے ہی گھر مین ترکی سلطنت کے
حصے بھی تقسیم کر چکے تھے اور ہر طرح سے ممالک عثمانیہ مین دست اندازی کرنے پر
مٹے ہوئے تھے فی الفور آمادہ ہو گیئے کہ اب ترکی کے تخریب مین توقف
نکرنا چاہیئے - چنانچہ اسی بدنیتی کے پورہ کرنے سے شہنشاہ روس نے
اپنے وزیر اعظم شہزادہ کارسچ **کاف** کو اور شہنشاہ اسٹریا نے
اپنے چانسلر **کونٹ انڈرانسی** صاحب کو شہر برلن پایہ تخت جرمن مین پرنس
بسمارک وزیر اعظم جرمنی کے پاس بہیجا جو اس زمانہ مین یورپ کی سلطنتون مین

بیہودہ شرطین لکھکر باب عالی مین پیش کین کہ کوئی برابر والا بھی اپنے ہمسر کے روبرو ایسی خواہشین پیش نہین کرسکتا تو آپ فرمائی کہ وہ لوگ کونسی وجہ سے رعایا تہا سے مندرجہ فرامین کے مستحق تھے دوئم یہ دونون فرمان جنمین رعایتون کا وعدہ کیا گیا تہا حضرت سلطان المعظم نے خود اپنی ہی رای سے جاری فرمائے تھے کسی کے کہنے سننے یا دباؤ سے نہین اس صورت مین دوسرے کو کیا مجاز تہا کہ اون فرمانون کی تعمیل حضرت سلطان سے زبردستی کرائی - تیسرے کونٹ انڈراسی کے سرکیولر کو حضرت سلطان المعظم کس دن منظور فرمایا تہا جسکی عملدرآمد کی میمورنڈم مذکور مین خواہش کی گئی چوتھے روس - اسٹریا - جرمنی - یا اور کسی خان کو کونسے عہدنامہ یا حکم خدا کے روسے ایسا اختیار حاصل ہے کہ خواہ مخواہ مان نہ مان مین تیرا مہمان بنکر حضرت سلطان روم یا اور کسی خودمختار شہنشاہ پر دباؤ ڈالکر کسی حکم کے اجرا یا منسوخ کرنے پر مجبور کرے - بلکہ برخلاف اسکے جسطرح ہر ایک شہنشاہ کو اپنی عملداری مین کسی حکم کے جاری کرنے یا نہ کرنیکا (جیسا موقع ہو) اختیار حاصل ہے اوسی طرح حضرت سلطان روم کو بہی اپنی قلمرو مین پورا اختیار حاصل ہے وجوہات مذکورہ پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوگا کہ برلن میمورنڈم کے جاری کرنے والون نے اوسوقت انصاف سے گریز کرکے ہٹ دہرمی و شرارت آمیز اور ناانصافی کی علانیہ چال چلے تھے جس سے چہیڑ کے علاوہ دولت عثمانیہ کی قوت کا امتحان بہی مدنظر تہا - کیونکہ سلطنت ترکی کی ظاہری خوفناک حالت کو دیکھکر سب سے

بہت بڑا چالیا اور عقل کا پتلا مشہور ہے + ان دونون وزیرون نے پرنس مذکور سے ملاقات کی اور کہا کہ اب کیا دیکہتے ہو جو کرنا ہے کر گذرو ترکی کا مالک اس وقت دم واپسین لے رہا ہے - پہر ایسا وقت کب ملیگا - غرضکہ تینون وزیرون نے ۱۱ اور ۱۲ تاریخ ماہ مئی ۱۸۷۶ع کو باہمی بحثون مین خوب خوب خیالی پلاؤ پکائے اور ۱۳ تاریخ کو جہٹ پٹ ایک سرکیولر (یادداشت) تیار کیا جسکا نام برلین میمورنڈم تہا ۔ مضمون کا خلاصہ یہہ تہا کہ گذشتہ دفعہ٭ حضرت سلطان ترکی نے جو وعدے خاص غرایبن کے وسیلہ سے اپنی رعایا عیسوی کے ساتہہ کیئے ہین اگر اونکو فرمانہاے مذکور کے مطابق حضرت سلطان پورا نکرینگے تو روس - اسٹریا اور جرمن تینون سلطنتون کو یہہ اختیار اور حق حاصل ہے کہ وہ حضرت سلطان پر زور ڈالکر اون وعدون کو پورا کرائین اور نیز کونٹ اندراسی صاحب کی یادداشت پر (جسکا مضمون اوپر درج ہو چکا) عملدرآمد کرنیکے واسطے باب عالی پر باصرار تقاضا کرین - ناظرین اس کتاب کو یہان ذرا ٹہر کر انصاف کرنا چاہیئے کہ میمورنڈم مذکور خوامخواہ کی چہیڑ اور شرارت تہی یا نہین - کیونکہ اول تو حضرت سلطان نے دونون فرمانون مین جن رعایاؤن کا وعدہ کیا تہا وہ اس شرط پر تہا کہ اگر باغی آئندہ سرکشی اور قتل وغارت گری کو چہوڑ کر اطاعت سلطانی بجا لائین تب وہ رعایتہای مندرجہ فرامین کے مستحق ہونگے - نہ کہ بغاوت کی حالت مین جبکہ انہون نے ان فرمانون کی ذرا بہی پرواہ نکی اور نہ گہرون مین نچلے ہو کر بیٹہے بلکہ اپنی طرف سے چند ایسے

٭ [illegible]

اور اپنی حمایت اوسنے کرائے ۔ اسیطرح باغی صوبہ ہائے خراج گذار روم سے ظاہر میں
وعدہ کیا تہا کہ ہم تمکو ترکون سے لڑکر خود مختاری اور ازادی دلوائینگے مگر در پردہ
اوسکا دلی مقصد یہہ تھا کہ ممالک عثمانیہ مین فتحیاب ہوکر دنیاوی فواید حاصل کرے
اور فتح کئے ہوئے رعایا کو عیسائی ہون خواہ ترک وغیرہ اپنی غلامی مین رکھے جیسا کہ پیچھے سے
ظاہر ہوگیا اور اسیطرح اپنی ارادہ مین کامیاب ہونیکے لیئے جرمن اور آسٹریا کو اپنا شریک
کیا تھا یہان تک کہ گھر ہی مین تینون نے سلطنت ترکی کے حصہ بھی لگا تے ہے
واہ ۔ حلوائی کی دوکان اور دادا جیکی فاتحہ ۔ روس کی نیلے ایمانی مین کوئی شک نہین
لیکن مذہبی ٹٹی کی آڑ مین اوسکا ایسی چالین چلنا بہت بڑی چالیہ پن کا ثبوت ہے
بہلا ملک کے حصے بخرے بانٹنے کا وعدہ نہ کرتا تو جرمنی اور اسٹریا کب شریک ہوتے ۔
مذہبی آزادی دلانیکا وعدہ نکرتا تو صوبہ ہائے خراجگذار سلطانی کے رہنمایان اور
پادریان دین عیسوی رعایا جہلا کو کیون بہکاتے ۔ اور تمام رعایا عیسوی باغی ہوکر
ترکون کے ہاتہ سے کیپ نقصان اوٹہاتے ۔ یہہ امر بھی غور کے لائق ہے کہ روس نے خاص
جرمن اور اسٹریا سے اس بارہ مین کیون اتفاق کیا ۔ دوسری سلاطین مثلاً
فرانس اٹلی کو جو اسٹریا کی مانند قریب ہین یا انگلستان فیلحال سے اس مقصد کا
مشورہ کیون نہین لیا ۔ حالانکہ یہہ بہی حامی دین عیسوی کہلاتے ہین ۔ غور کرنیکے بعد اسکی
بہت سے وجوہات ہین ۔ انگلستان کو تو روس قدیم سے اپنا دلی دشمن جانتا ہے خصوصاً
جب سے وسط ایشیا کے معاملات مین دولت رفیعہ برطانیہ نے اوسکے ارادون کو مات کیا ہے
تب سے جل بھن کر کوئلہ ہو رہا ہے دویم انگلستان کی قدیم دوستی سلطنت کی بہی روس کو

پیشتر انھین تینون شہنشاہون کی رال ٹپک پڑی تھی جنمین سب کے گرو گھنٹال
شہنشاہ الگزنڈر والی مملکت روس تھے جو قدیم سے دولت ممدوح کے دشمن ہین
اور ہمیشہ ترکون کے ہاتھون سے اپنے دانت کھٹے کراتے رہے ہین (چنانچہ سلطان
عثمان خان اول شہنشاہ روم بانی سلطنت عثمانیہ سے لیکر آج تک جسقدر
لڑائیان روم اور روس مین ہوئی ہین اونکا ہی مفصل حال ابتدا سے انتہا تک ہر ایک
سلطان کے سوانح عمری کے حالات مین آگے چلکر ہم لکھینگے) ان تینون کو بزعم خود
یہی بھروسہ تھا کہ اس وقت ترکی سلطنت ایک ایسے مریض کی مانند ہے جو دم واپسین
لیے سسکتا ہوا اور جو زندان اور تندرستون کے بس مین ہے پس ہم جو طبیب کے مانند ہین جیسی
دوا چاہین (مرینگی خواہ زندہ ہونگی) سلطان روم کو پلا سکتے ہین - اس خیال
باطل نے تمام جہان مین یہانتک شہرت پائی تھی کہ لنڈن پنچ نے جو ایک مسخرا اخبار ہے
اسی خیال کی تائید مین ایک مریض کی تصویر بنائی تھی اور اوسکو سلطان روم ٹھہرا کر
سرہانے شہنشاہ روس کو کھڑا کیا تھا جسکے ایک ہاتھ مین بوتل اور دوسرے مین [illegible]
تکا اور دیگر یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدانخواستہ ترکی گورنمنٹ کو جو دانتون کے درد کا روگ
لگا ہوا تھا اوسکو شہنشاہ روس نے اچھا کیا یعنے اوسکے عیسائی صوبون کو جو دانت سے
مشابہ تھی مملکت مین سے نکال لیا - لاحول ولاقوۃ - یہ نہ سمجھے کہ کبھی مریض ہوش
ابکا بگڑ لگا جیسا کہ ظہور مین آیا +

یہان اس امر کا اظہار بھی کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ گو بظاہر روس باغی صوبون کی حمایت
ہم مذہب ہونیکا باعث بتلاتا تھا تاکہ اس چال سے دوسرے مسیحی سلاطین کا منہ بند کردے

سیمورنیڈم پر دستخط کردئیے - اِس ذرا سے سلطنت نے جو سلاطین یورپ کے سامنے اوس پدی کی مانند ہے جسکو عقاب کے مقابل بٹھایا جاوے اسی امر کو اپنی عزت کا باعث سمجھا کہ بڑی بڑی سلاطین کی کارروائیاں بدون میرے دستخطون کے ناممکن ہین +

قصہ کوتا کوئی کسی داؤن سے اور کوئی کسی پیچ مین آکر برلن سیمورنیڈم مین سارے متفق ہو گئے اور سب نے اپنے اپنے دستخط اوسپر کردی جو پرنس بسمارک وزیراعظم جرمن کے دماغ کی گھڑت تھی - البتہ ایک دولت رفیعہ انگلشیہ نے اپنی لاانتہا دانائی (یا ترکون کی خوش نصیبی) سے اس شرارت آمیز سیمورنیڈم کو منظور نہین فرمایا اور نہ اوسپر دستخط کیئے - جس سے مذکور سلاطین کا سارا کھیل بگڑ گیا - خیالی پلاؤ کی دیگین نامیدی کے کیچڑ مین دب کر سرد ہو گئین - جو کچھ پکایا تھا خامی کی حالت مین برباد گیا - سچ تو یہ ہے کہ ترک بڑے ہی خوش نصیب ہین جنکی بربادی کے لیئے ہماری سرکار **دولت برٹانیہ** نے سلاطین یورپ سے اتفاق نہین کیا ورنہ بیشک ترکون کو بڑی بڑی مشکلون کا سامنا پڑتا - ہزار درجہ ترک بہادر سپاہی ہین مگر بقول شخصے اکیلا چنا بھاڑ کو نہین پھوڑ سکتا -

جب روس - فرانس - اٹلی - اسٹریا - جرمن - انگلستان اتنی سلطنتین ایک ترکی پر جسکے خزانہ کی حالت ابتر تھی ملکر حملہ کرتے تو سوا اسے تباہی کے ترکی کو اور کیا حاصل ہوتا حالانکہ انگلستان بھی اگر ایسے وقت مین اپنے قدیم دوست ترکی سے منحرف ہو کر سلاطین مذکور سے متفق ہو جاتا تو بھی ترکی

خیال ہے جو ترکی سلطنت کے ساتھ قایم ہے تیسرے روس خوب جانتا ہے کہ ترکی
ممالک مین روس کی مداخلت سے ہندوستان کے رستہ کو پورا کھٹکا ہے جسکے لیے دولت
برطانیہ نے کروڑون روپیہ اور لاکھون بیش قیمت جانین کھوی ہین بھلا میرے ارادہ کو
گورنمنٹ برطانیہ کب منظور کریگی - بس انہین باعثون سے اوسنے اپنے خاص ارادہ کی اطلاع
سلطنت انگریزی کو نہین دی اور نہ پنچایت مین شریک کیا - او سلطنت فرانس کو روس
سنہ ۱۸۷۰ء سے جب سے جرمنی نے اوسپر فتح پای ہے کچھہ چیز ہی نہین سمجھتا - اور بہہ
تب بھی فرانس اوسکے ماموں جرمن کا رقیب اور ایکا دشمن ہے پھر بھلا اوسکو
اپنے ارادہ مین کیونکر شریک کرتا - رہی سلطنت اٹلی سو روس کی نظرون مین
اوسکی وقعت ہی کیا ہے اٹلی کو تو روس ایک بچہ کی مانند سمجھتا ہے - بہہ لطف
دیکھیے کہ زار روس نے ممالک ترکی کے حصے بجز جرمن اور اسٹریا کے کسیکو دینے کا
اقرار نہین کیا اور نہ اپنی دلی ارادہ کا اظہار تو بھی میمورنڈم برلن (اوسی یادداشت)
پر فرانس اور اٹلی وغیرہ کے دستخط کروائے - جو باعث انکو مملکت ترکی مین سے
حصے نملنے کے تھے وہی یادداشت پرانکی دستخط کرانے اور جبراً اوسکو منظور کرلینے کے
اسباب ٹھہری - فرانس نے جب دیکھا کہ جرمنی میرا رقیب بہی جو میری تخریب پر اودہار
کہاے بیٹہا ہے اس اتفاق مین شریک ہے تو اب میرا انکار کرنا اچھا نہین
ایسا نہو کہ یہہ انکار روس کی خفگی کا باعث ہو اور جرمن کو اور بھی موقع باشتعال ایک
روس میری بربادی کا ملجا ہے - اسیطرح اٹلی نے کچھہ تو مذہبی دھوکہ مین پہنسکر
اور کچہہ ان بڑی بڑی سلطنتون کے خوف اور اپنی حیثیت پر نظر کرکے طوعاً و کرہاً

اوپر کی تصویر جسکے چہرہ پر جھریان نظر آتی ہین اور سفید گل موچھے ہین
شہنشاہ ولیم والئی ملک جرمنی کی ہے - یہہ بادشاہ سنہ ۱۷۹۷ء مین پیدا ہوا
اس حساب سے اونکی عمر ۸۴ برس کی ہوئی مگر ہنوز وہی دم وہی خم وہی جوانون کے
غمزے وہی چہرہ کی جھلک اور چمک موجود ہین - گو کلہ کی کلہا مرجھا گئی - دانت
گر گیے - کہر گہس گئے مگر ہوس ملک گیری کے اُمنگین جوبن کی تون موجود ہین - امپرر
(شہنشاہ) ولیم نے چھوٹی عمر ہی سے فن سپہ گری کو خوب سیکہا اور کپتان سے
لیکر مارشل تک ایام ولی عہدی مین ترقی کرتا رہا - سنہ ۱۸۱۳ء سے سنہ ۱۸۱۵ء تک
جرمنیون اور فرانسیسون سے جو لڑائی ہوتی رہی اوسمین شہنشاہ بذات خود
موجود تھا - پھر ملکی معاملات کا بہی حضرت کو پورہ تجربہ حاصل ہے چنانچہ سنہ ۱۸۴۰ء
سے سنہ ۱۸۴۸ء تک صوبہ پومیرا کا گورنر رہ چکا ہے - پھر اسی سنہ کے آخر مین
اپنی سلطنت کے جلسہ وزرا مین شریک ہوا - جہانسے چند ہی روز کے بعد سپہ سالاری
افواج پروشیہ (جرمن) کے عہدہ پر ترقی پائی - اس عظیم الشان عہدہ پر مقرر
ہوتے ہی ولیم کو سلطنت کی طرف سے اون لوگون کی فوج کے مقابلہ مین
جانیکا حکم ملا جو خاندان شاہی مین تغیر و تبدل چاہتے تھے اون لوگون کی
فوج بیدان نامی پر ولیم نے فتح پائی - آخر کار سنہ ۱۸۶۱ء مین اپنے بہائی شہنشاہ
ولیم چہارم کی جگہہ جو لاولد مرا تھا ملک جرمنی کے تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۸۶۶ء مین
دولت اسٹریا سے لڑا اور اس وجہ سے کہ ولیم کی فوج کے پاس نیڈل گن
قسم کی بندوقین اور نئی ایجاد کی توپین تھین - اسٹریا کو میدان جنگ مین

کچھ پرواہ نہ کرتے اور اپنے قدیم شان و شوکت کو بحال رکھنے کے لیئے آخر دم تک لڑتے ۔ بندہ اپنی کتاب کے پڑھنے والون کی تفریح طبع کے واسطے تینون شہنشاہان مذکور کی جنہون نے سب سے اول ترکی کو برباد کرنے کے لیئے مشورہ کیا اور گھر مین بیٹھکر حقے بجرے لگائے تصویرین اِس موقع پر درج کرتا ہے ۔

نمبر ۱ تصویر فرانس جوزف شہنشاہ آسٹریا — نمبر ۲ تصویر کینگ ولیم شہنشاہ جرمنی — نمبر ۳ تصویر الگزنڈر شہنشاہ روس عرف زار
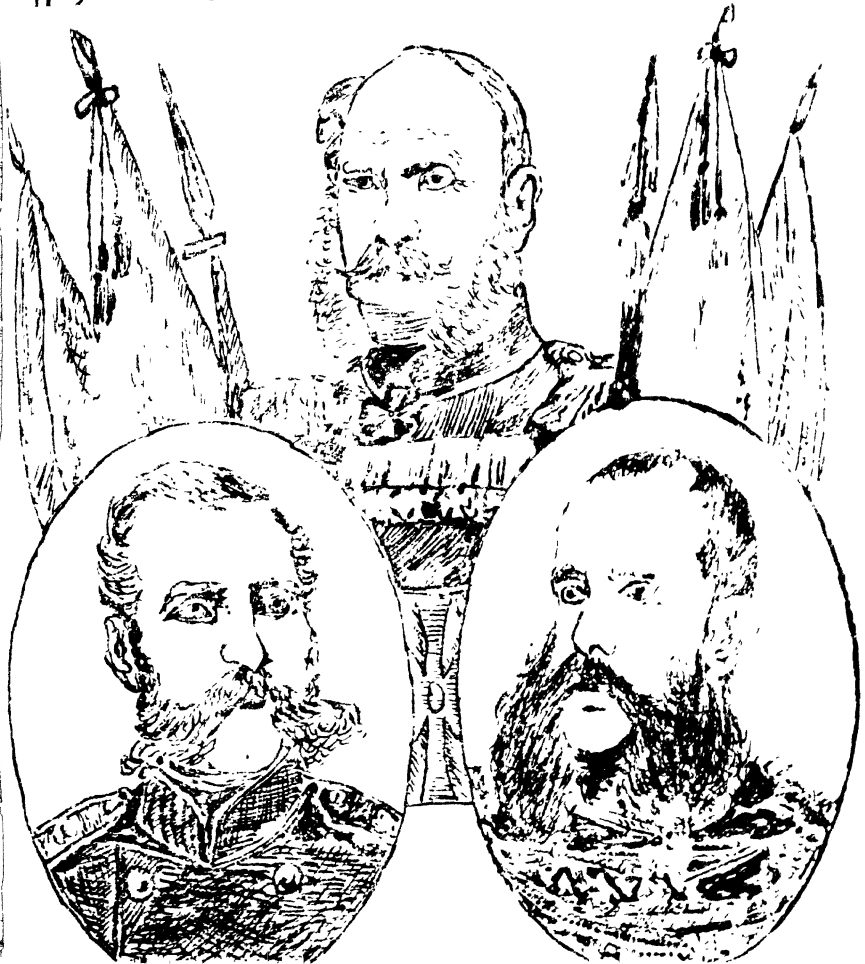
اس حساب سے اِن کی عمر جنگ روم و روس (یعنے ۱۸۵۴ء مین) ساٹھہ برس کی ہوئی۔
اِنکو بچپن مین بڑی بڑی مشکلون کا سامنا ہوا تھا کیونکہ اِن کے اتالیقون نے جو قاعدے
اِن کے واسطے مقرر کیے تھے اونپر یہہ قایم نہین رہ سکتے تھے۔ گو تھے بڑے چالاک
سیاحت کی طرف رجوع ہوئے اور کچھہ عرصہ تک یورپ کے بڑے بڑے مقامات مین
چل پھر کر مزاج کو درست کرلیا۔ مگر اپنے بھائی مسمی قسطنطین کی باہمی نا چاقی سے
بہت مشوش رہتے تھے کیونکہ روس کا ایک زبردست گروہ جو اُنکا مشہور
ہے قسطنطین کو تخت پر بٹھانا چاہتا تھا۔ اس خرخشہ کے باعث نہ صرف
الگزنڈر کو تردد تھا بلکہ اونکے والد کو بھی چین نہین تھا کیونکہ مبادا آئندہ دونون
بھائیون مین جنگ مین ہوا اور پھوٹ سے ایسا ہو کہ سلطنت ہاتھہ سے جاتی
رہے لہذا ایک روز ان کے والد نے اپنے بیٹے قسطنطین کو اپنے پاس بلا کر سمجھایا
یہان تک کہ قسطنطین نے اپنے بڑے بھائی الگزنڈر کی تابعداری کا حلفاً اقرار کیا
چنانچہ جب الگزنڈر دویم تخت نشین ہوا تو قسطنطین نے اپنے اوس اقرار کے
مطابق جو والد کے روبرو کیا تھا شہنشاہ کی فرمانبرداری اختیار کی۔ الگزنڈر
نے تخت نشین ہو کر اوسی حکمت عملی کو قایم رکھا جسکو اوسکا چچا پسند کرتا تھا
اور جن سلاطین سے اونکے چچا نے لڑائیان کین تھین اون سے یہہ حضرت بھی
تادم آخر تیز رہے ہی رہے۔ ابتدا مین خوب دل کھول کر لڑتے رہے جب جنگون سے
فارغ ہوئے تو اپنے قوم اور ملک کی عزت قایم رکھنے کے لیئے بڑی زور شور سے
اشتہار دیا اور بہت جلد فوجون مین تخفیف کر کے ملکی انتظام مین مصروف ہوئے

کامل شکست دی جسکے باعث ناچار ہوکر شہنشاہ اسٹریا نے جرمنی سے صلح کر لی - اس فتح سے شہنشاہ جرمن نے یہہ فائدہ اوٹھایا کہ ملک جرمنی کے شمالی گوشہ پر بائیس ۲۲ چھوٹی چھوٹی ریاستون کو ملا کر ایک بہت بڑا صوبہ سنہ ۱۸۶۷ء مین قایم کیا - پھر سنہ ۱۸۷۰ء مین یہی شہنشاہ ولیم اپنے چالاک اور علامہ دہر وزیر پرنس بسمارک کی صلاح سے سلطنت فرانس پر حملہ آور ہوا اور نپولین تیسرے شہنشاہ فرانس کو میدان معرکہ مین نیچا دکھایا - اسی ہزار فرانسیسی فوج کے ہتھیار رکھوا دئیے - بیچارے شہنشاہ نپولین کو جان بچا کر انگلستان مین پناہ لینی پڑی اور اسی زمانہ سے خاندان نپولین بوناپارٹ کے قبضہ سے جسکی بنیاد زمانہ کا گذا ہوا سنہ ۱۸۰۴ء سے ہمیشہ کے لئے ہزارون صفحے پر ہین فرانس الیسی سلطنت جاتی رہی -

(اس شہنشاہ نپولین کا نوجوان بیٹا اکلوتا جنگ سنہ ۱۸۷۹ء مین جو زولو اور سرکار انگریزی سے ہوئی تھی قوم زولو کے ہاتھ سے ملک زولولینڈ مین مارا گیا اب شوہر مرنیکا شہنشاہ بیگم اس شہزادہ کی ماں لنڈن مین موجود ہین)

شہنشاہ ولیم رشتہ مین الگزنڈر شہنشاہ روس کا ماموں لگتا ہے - فی زمانہ ایمپرر ولیم سے زیادہ عمر کا کوئی شہنشاہ یورپ مین نہین ہے ان کے ولیعہد شہزادہ فریڈرک ولیم کی عمر قریب ستاون سال کی ہے -

اب شہنشاہ الگزنڈر دویم فرمان روائے مملکت روس کا حال سنئے - یہہ حضرت سنہ ۱۸۱۸ء مین جبکہ ان کے چچا الگزنڈر فسٹ (اول) حکمران تھے پیدا ہوئے تھے اور پیدایش ہی سے انکی پرورش کا نہایت عمدہ بندوبست کیا گیا تھا

تمام عملداری واقع ملک امریکہ ایک کروڑ ۴۰ لاکھہ روپیہ کے عیوض سلطنت یونان کے ہاتھہ مین فروخت کردی - اس شہنشاہ کو تحصیل علوم وفنون کا بڑا شوق تہا مگر افسوس کہ اسکے پہلو مین خار بھی لگا ہوا تھا - فرقہ نہلسٹ جو قدیم سے (جسکا حال ہم ابہی بیان کرینگے) سلطنت روس اور اوسکے شہنشاہون کا جانی دشمن ہے اس شہنشاہ کی جان کا خواہان رہا اور کبھی اونکو چین نہین لینے دیا - بہت لوگ فرقہ مذکور کے نام سے تو واقف ہین مگر نہین جانتے کہ یہہ خونخوار فرقہ کیون اور کب سے فرمان روایان و اہلکاران روس کا دشمن ہے - چونکہ راقم نے ایک یوروپین سیاح کی کتاب مین اس خونخوار گروہ کے ابتدا مین قایم ہونیکا عجیب وغریب احوال لکھا دیکھا ہے جسکو اپنے کتاب کے پڑھنے والون کے آگاہی کے لیے ہو بہو ترجمہ کرکے ذیل مین درج کرتا ہون -

حکایت

ملک پولینڈ مین (جہان پہلے ترکون کی عملداری تھی) ایک قصبہ ہیلانا نامی واقع ہے اوس مین چند طلبا ایسے تھے جو باہم کمال درجہ کی محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ دانت کاٹی روٹی کہاتے تھے ان سب مین جو عقیل اور فہیم طالب علم تہا اوسکی دو بہنین نوجوان اور ایک بڑھیا مان بہی تہی اسکے دوست طلبا مدرسہ سے آنیکے بعد اسکے گھر مین جمع ہوکر رات دن اپنا اپنا سبق پڑہا کرتے اور علمی تذکرہ رکھتے - جب روسیون نے پولینڈ پر حملہ کیا اور

تجارت کے بڑہانے اور محاصل گھٹانے کی ٹھہرائی سنہ ۱۸۶۱ء مین دو کروڑ ۳۰ لاکھہ غلامون اور قیدیون کو آزادی بخشی جس سے ممالک یوروپ مین آپکی بڑی ناموری اور شہرت پھیلی کیونکہ الیا نیک کام روس کے سابق فرمانروایون مین سے کسی نے نہین کیا تہا پھر سنہ ۱۸۶۴ء مین پول کے (ایک قوم کا نام ہے) لونڈی غلامون کو بہی آزادی بخشی جس سے آپکی رحمدلی کو اور بہی شہرت ہوئی - سنہ ۱۸۶۶ء مین حضرت نے ڈیڑہ لاکہہ کے قریب فوج امیر بخارا سے لڑنیکو بھیجی - تمام اہل الرائے آگاہ ہین کہ روس مدتون سے خاص کر اوس زمانہ سے جب کہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہندوستان کا ملک آیا ہے وسط ایشیا اور رو بالے ہندوستان پر دانت لگائے بیٹہا ہے اور آئی سال دس بیس قدم ہندوستان کی طرف بڑہتا ہی آتا ہے (سنہ ۱۸۶۶ء سے سنہ ۱۸۸۳ء تک پانسو میل سے زیادہ ہندوستان کی طرف روس بڑھا ہے) مگر اظہار امیر صاحب بخارا سے جنگ کی یہہ وجہ بتائی تھی کہ ملک بخارا کے ڈاکو رعایا روس کو ستاتے ہین اور سوداگران روس سرحد بخارا پر لوٹے جاتے ہین - مطلب دلی تو یہی تھا کہ بخارا کا امیر خراج گذار ہو جاسے چنانچہ بڑی شفقتین اور تکلفین اوٹھا کر روسی فوج بخارا مین پہونچی اور امیر بخارا پر حملہ آور ہو کر اونکو شکست فاش دی سنہ ۱۸۶۸ء مین کامل قبضہ بخارا پر روس کا ہو گیا - اب امیر بخارا روس کے اسیطرح ماتحت ہین جسطرح سرکار انگریزی کے ماتحت ہندوستانی ریاستین - پھر سنہ ۱۸۶۹ء مین الگزنڈر شہنشاہ روس نے اپنی

درباری سردار - زمیندار جاگیردار بچے اور عورتین ہر قسم کے شامل ہین
چونکہ روسی سلطنت شخصی ہے وہان شہنشاہ کے حکم کو بمنزلہ حکم خدا سمجھا
جاتا ہے اور جو حکم بادشاہ کے زبان سے جاری ہوا اوسی پر سبکو چلنا
پڑتا ہے - رعایا اپنے بادشاہ کو خدا اور باپ کہتے ہیں - پوری آزادی کسیکو
حاصل نہین حتیٰ کہ خاص وزیراعظم کی مجال نہین جو بادشاہ کے حکم مین بذریعہ
اپنی راے کے (چاہے وہ راے عمدہ ہی نتیجہ پیدا کرے) دخل دیسکے -
اسواسطے گروہ نہلسٹ نے اسمین متفق ہو کر قسم کہائی ہے کہ جب تک قوم روسی
اپنی بدعتون کو ترک نہ کرے اور شہنشاہ روس عام رعایا کو دوسری
مہذب سلطنتون کی مانند آزادی بخشکر پارلیمنٹ کے ذریعہ سے سلطنت کا کاروبار
انجام دینے پر راضی نہو ہم اپنے ملک کے بہبودی کے لئے مرنے اور مارنے سے
نچوکینگے چنانچہ جو جو کارروائیان حیرت انگیز گروہ مذکور کی طرف سے گذشتہ
سترہ برس کے اندر اندر ظہور مین آئی ہین اون سبکی کیفیت لکہی جائے
تو ایک کتاب کم سے کم پانچہزار جزو کی تیار ہو - اِس گروہ کے آدمی بلا کے
چلبلے ہین زار روس نے ہزار بندوبست کے لئے خفیہ اور علانیہ پولیس قایم کی
سو سو پہرے لگائے - ہزارون مرد عورت کو بعلت شراکت نہلسٹ
پہانسیان دی گئین لاکہون کو دایم الحبس کی سزا دیکر ملک سیبریا
برفستان مین بہیجدیا مگر یہہ لوگ اپنے کام سے باز نہ آئے - مرنے سے تو ذرا
نہین ڈرتے - لطف یہہ کہ باوجود اسقدر انتظام سرکاری کے صدہا

روسی وحشی فوج اوس قصبہ مین داخل ہو کر لوگون کو قتل کرنے لگے تو یہہ
طلبا کھین باہر جا چھپے صاحب خانہ ان سے علحدہ کسی جگہہ چلا گیا - ذرا دیر کے
بعد وہ اپنے گھر مین آکر کیا دیکھتا ہے کہ بیس تیس روسی سپاہی اوسکی دونون
بہنون کو چھیڑتے ہین اور یہان تک اونکو خراب کیا کہ عاجز ہو کر دونون کا دم نکل گیا
ایک شقی القلب روسی نے اوسکی والدہ کو قتل کر ڈالا یہہ احوال دیکھکر طالب العلم
مذکور کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آنکھون سے آنسو روان ہوئے اس اثنا مین روسی
تو اپنا کالا موہنہ کرکے وہان سے چلے گئے اور یہہ اپنے پڑھنے کے حجرے مین جا بیٹھا
مگر تمام لہو اسکا خشک ہو گیا تھا اور چہرہ زرد تھا - حیرت کے دریا مین غرق
ہو رہا تھا کہ اتنے ہی مین اسکے دوست آئے اور صورت بدلی دیکھکر حال دریافت کیا
ہر چند یہہ جوان بولنا چاہتا تھا مگر آواز نہین نکلتی تھی آخر یکبارگی رو کر چلایا
اور سارا ماجرا اونسے کہکر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور فوراً مر گیا - اوس کے
دوستون نے اوسکی نعش کو عرق گلاب اور کیوڑہ سے غسل دیا اور تمام خوشبوئین
ایک صندوق مین بھر کر نعش کو اوسمین رکھا اور سب نے نعش کے سر پر ہاتھہ رکھہ
رکھکر اور پیشانی پر بوسہ دیکر قسمین کھائین کہ جب تک ہم زندہ رہینگے روسیون سے
اس بدعت کا بدلہ لینے مین کوتاہی نہ کرینگے اور آیندہ اپنے دوستون اور اولاد اور
رشتہ دارون کو بھی ایسی ہی امر کی وصیت کرینگے کہ روسیون سے ان بدذاتیون کا
بدلہ لیتے رہین - مورخ لکھتا ہے کہ یہی جڑ فرقہ نہلسٹ کی ہے - حالانکہ اب اس
گروہ مین لاکھون روسی اور روسی بھی کیسے کہ طلبا - زمیندار - اہلکاران سرکار -

جان لینے کا قصد کیا چنانچہ اول مرتبہ اوسوقت جبکہ شہنشاہ مذکور اپنی دار السلطنت
شہر سینٹ پیٹرس برگ مین داخل ہوتے تھے تو ایک نہلسٹ نے اونپر پستول چلایا
مگر فی الفور ایک مزدور نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تھا اسوجہ سے نشانہ خطا کر گیا
نہلسٹ کو پہانسی ملی اور مزدور کو شہنشاہ نے اپنے مصاحبون مین داخل کیا - دوسرے
دفعہ ۱۸۶۷ء مین جب شہنشاہ مذکور اپنے دونون بیٹون سمیت شہر پیرس پایہ تخت فرانس مین
تہے لیکن سیوم شہنشاہ فرانس بہی اونکو لینے آئے تھے اور اونکے ساتھ شہنشاہی گاڑی مین
سوار ہوکر جا رہے تھے اونپر پولینڈ کی قوم کے ایک شخص نے جو غالباً گروہ نہلسٹ
مین سے تہا گولی ماری - اول پستول نے خطا کی اور جب فوراً ہی اوسنے دوسرا فیر کیا
تو بندوق کی نال شکستہ ہو گئی جسکے سبب سے شہنشاہ کی جان بچ گئی - پھر ۱۸۸۰ء
مین گروہ نہلسٹ نے اوس ریل گاڑی کو جسپر شہنشاہ سوار تھے اوڑا دیا جسکے صدمے سے
تمام گاڑیان ٹوٹ پھوٹ گئین اور مسافر بہت سے اسمین ڈوب گئے مگر اس موقع پر شہنشاہ
مذکور نے یہ چالاکی کی تہی کہ جب ... مین اپنے روانہ ہونیکا پروگرام (اعلان) دیا تہا
اور جسکے ساتھ خاص شہنشاہ کی گاڑی لگی تہی اور نشان اوسپر لگا ہوا تہا اوسمین نہین گئے بلکہ
خفیہ طور پر ایک ادنی درجہ کی گاڑی مین سوار ہو کر پہلے ہی چلدیئے جسکا نہلسٹ کو خیال
ہی نہ تہا - اگر شہنشاہ مذکور یہ چالاکی نہ کرتے تو ضرور اسدفعہ مارے جاتے - اسکے پیچھے
بہی کئی مرتبہ انکے جان لینے کا قصد کیا گیا مگر اپنی دانائی سے بچ بچ گئے - مگر بقول شخصے
بکری کی مان کب تک خیر منائیگی - ۱۸۸۱ء کو نہلسٹ کا وار چل ہی گیا اور دنون عالی جناب
ڈیوک آف ایڈنبرا شہزادہ دویم حضور ملکہ قیصرہ ہند معہ شہزادی بیگم (جو شہنشاہ

سوسٹلیان گروہ مذکور کی ممالک روس مین موجود ہین جنکے متعلق کارخانے اور پریس بہی ہین ان پریسون کے ذریعہ سے روز لاکہون اشتہار سلطنت کے مخالفت مین طبع ہوکر ملک روس مین شہر بشہر اور قصبون اور گاؤن مین تقسیم ہوتے ہین حالانکہ تقسیم کرنے والون کو پہانسیان دی گئی ہین اور چپہ چپہ پر پولیس خفیہ متعین ہے کہ جسکے پاس ایسے اشتہار دیکہو گرفتار کرلو۔ جوانان پولیس بہتری جستجو کرتے ہین مگر اشتہار چہپاپان کرنے والے کبہی نہین پکڑے جاتے۔ جب صبح کو دیکہو شہر کے دروازون اور عدالتون اور تہانون۔ ڈاکخانون اور ایسے ہی مشہور مقامات پر اشتہار لگے ہین جنمین ایسے ایسے باتین درج ہین کہ سننے والے کے دلپر جادو کا اثر کرتے ہین۔ اس گروہ نے یہان تک کمال کیا کہ خاص شہنشاہ کی جیب اور نماز کی کتاب اور پاپوش وٹوپی وغیرہ مین سے انکے خطوط اور اشتہار برآمد ہوئی۔ حالانکہ شہنشاہ کے پاس سیواے اپنی خاص رشتہ دارون اور علین نمک حلال حضوریون اور وزیراعظم کے اور کیسکی رسائی نہین ہوتی اس گروہ نے اوایل مین ایسے ہی خطوط اور اشتہارات کے ذریعہ سے شہنشاہ کو بہت کچہہ سمجہایا کہ آپ اپنی رعایا کو انگلستان وغیرہ کی مانند آزادی بخشئی ورنہ جان سے ہاتہہ دہو بیٹہئے۔ شہنشاہ ان تحریرون سے بہت کچہہ خوف کہاتے تہے مگر اس گروہ کی خواہشون کی بہی کچہہ پرواہ نہین کرتے تہے تب ناچار ہوکر گروہ مذکور نے شہنشاہ الگذنڈر مذکور کی

اور جبل کا کسین کی فوج روس کا جنرل بہی تہا آخر کار ۱۸۵۵ء مین اپنے چچا
کی جگہہ سلطنت روس کے تخت پر پہنچا جیسا کہ راقم نے اوپر بیان کیا ہے اگرچہ یہہ
شہنشاہ کسیقدر رعیت روس کے ساتھ فرمان روایون کے نسبت رحمدل تہا مگر
ملک گیری کی ہوس مین تادم اخیر محو رہا اور مزاج مین مکاری اور دہوکہہ دہی
رکہتا تہا جیسا کہ صوبہاے خراجگذار روم - ہرزیگوینا - بوسنیا - مانٹونیگرو
بلغار اور امیر شیرعلی خان والی کابل کو دہوکہا دیا اور جہوٹے وعدے کیئے
مگر جب وقت آیا تو صاف علحدہ ہوگیا زار مذکور کا عقیدہ یہہ تہا کہ ملک گیری اور
اپنا مطلب نکالنے کے لیئے دہوکہہ - دغابازی اور جہوٹہہ سب کچہہ روا ہے -
جیسا کہ آئندہ اس کتاب مین جہان ترکون اور روسیون کی لڑائی یا دوسری
معاملات کا ذکر آئیگا زبان زار مذکور کے چال وچلن کی بہی بہت کیفیت
معلوم ہوگی - قیصر سے حضرت فرانسس جوزف شہنشاہ ملک آسٹریا
ہین - یہہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوئے تہے اس حساب سے جنگ حال کے زمانہ مین
انکی عمر ۴۸ سال کی ہوئی - انکے چچا مسمی فرڈیننانڈ فی سابق شاہ آسٹریا نے
۱۸۴۸ء مین تارک الدنیا ہوکر تخت سے کنارہ کشی اختیار کی تہی اور چونکہ
شاہ فرڈیننانڈ کے ہان کوئی اولاد نرینہ نہ تہی لہذا جوزف فرانسس انکی
جگہہ تخت نشین ہوئے یہہ حضرت ایسے وقت مین تخت نشین ہوئے تہے
کہ ملک آسٹریا مین باہمی نفاق اور روز کے لڑائی جہگڑون نے کچہہ باقی
نہین چہوڑا تہا ناچار شہنشاہ فرانسس کو بذریعہ جمہور سلطنت کا کام

مذکور کی بھتیجی ہین) انسے ملنے کو گئے تھے تاریخ مذکورہ کو علی الصباح جبکہ کہر اٹہہ رہا تہا
شہنشاہ مذکور تن تنہا اپنی صاحبزادی اور چند مصاحبان خاص سمیت دارالامارۃ سے
نکلکر قواعد فوج کا معاینہ کرنیکے لیئے روانہ ہوئے ہر چند مصاحبان خاص نے شہنشاہی
باڈی گارڈ کے لیجانیکی صلاح دی مگر حضرت نے منظور نہین کیا جونہین قواعد دیکہکر واپس ہوئے
کہ ایک شخص نے بم کا گولہ پہینک کر انکے اوپر مارا جسکے اوڑنے سے گاڑی کا اگلا پہیہ ٹوٹ گیا
اور ایک گہوڑے کی ٹانگ اوڑ گئی یہ حال دیکہکر شہنشاہ گاڑی سے اوترے اور
مصاحبوں سے جو پیچہلے دو گاڑیون مین سوار تہے اپنی خیریت بیان کی اور مجرم کے گرفتار
کرنیکا حکم دیا ہنوز یہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ شخص مذکور نے دوسرا گولہ پہینکا
جو عین شہنشاہ کے پیرون پر گر کر پہٹا اسکے پہٹنے سے شہنشاہ کی دونون ٹانگین ریزہ
ریزہ ہوگئین اور بیہوش ہوگئے فوراً محل شاہی مین اٹہا کر پہنچایا گیا اور شہر بھر
مین تہلکہ مچگیا ہر چند ڈاکٹرون نے علاج کیا مگر کچہہ سود نہوا تین گہنٹون کے
اندر اندر شہنشاہ کی روح نے اس صدمہ سے کوچ کیا قاتل بہی گرفتار ہوکر بری عذاب سے
مارا گیا۔ شہنشاہ الگزنڈر کی شادی سنہ ۱۸۴۱ء مین جرمنی کی بادشاہزادی مسماۃ مریم
کے ساتہہ ہوئی تہی جسکے بطن سے کئی اولاد پیدا ہوئین۔ شہنشاہ الگزنڈر اول
سنہ ۱۸۳۱ء مین فوج روسی مین بہرتی ہوا جہان عمدہ کارگذاری کی وجہہ سے سنہ ۱۸۳۵ء
مین اوسکو گرنڈیر کمپنی مین کرنیل کا عہدہ ملا اور سنہ ۱۸۴۸ء مین زار مذکور ممالک جرمنی
وغیرہ مین بغرض سیر و سیاحت پہنچا وہان اوسکو ہر قسم کا تجربہ حاصل ہوا جب واپس
اپنے ملک مین آیا تو سنہ ۱۸۴۹ء مین روسی شہنشاہی اسکول کا پرنسپل مقرر ہوا

کہ سلطنت کے تمام قیدیون کو اوسنے رہائی بخشی۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین جرمن سے کچھہ جھیڑ چھاڑ ہوگئی تھی۔ اول ہی معرکہ مین شکست فاش کھائی اس لیئے ناچار ہوکر بہت جلد صلح کر لی پھر یہہ بادشاہ اپنے ملک کے انتظام مین مصروف ہوا اور ہر ایک صیغہ کا عمدہ انتظام کیا سنہ ۱۸۶۹ء مین جبکہ نہر سوئیز کا اجرا ہوا تھا شہنشاہ اسٹریا بھی وہان موجود تھا۔ سنہ ۱۸۷۱ء مین اس بادشاہ نے شہنشاہ ولیم جرمنی سے بڑے تپاک کے ساتھہ ملاقات کی۔ شہنشاہ اسٹریا کا وزیر اعظم کونٹ انڈراسی صاحب ہے جسکی شہرت حال کی جنگ مین بہت کچھہ ہوئی۔ کیونکہ اوسنے روم کے عیسائی باغی صوبون کی حمایت مین سرکیولر شایع کیا تھا جسکا بیان اوپر ہوچکا اور نیز ہر ایک معاملہ مین اپنے سلطنت کی طرف سے شریک رہا۔

فصل دوم

صوبہ بلگیریا (بلغار) کی کیفیت

صوبہ بلگیریا یورپ مین ترکی مین آباد ہے اوسکی شمالی طرف ولیچیا اور مالدیویا واقع ہین اور جنوب کی طرف روملیہ اور مغرب مین سرویا اور شرقی گوشہ پر بحر اسود اور بڑی بڑے پہاڑ واقع ہین خاص کر سرویا اور بلغار کے بیچ مین بڑے بڑے عظیم الشان پہاڑ ہائی ہین اور کوہ بالکن اور رومیلیا سے دریاے ڈینوب اور ولیچیا

چلانا پڑا - اوسی اثنا مین بمقام ہنگاریا شہنشاہ کے مخالفون نے ہنگامہ برپا کیا تو شہنشاہ اسٹریا مین اسقدر تاب نہ تھی کہ اس ہنگامہ کو فرو کرتے ناچار روس سے امداد کے خواہان ہوئے - روسیون کی فوج نے فورًا ان کے مخالفون کو ہنگاریا سے مار کر بھگا دیا پس اوسیدن سے فرانسس جوزف شہنشاہ روس کا دم بھرنے لگے - اور اس معرکہ کے چند روز بعد اپنے عقیل و خیرخواہ وفادار جنرل رادوتسکی کی چالاکی اور حکمت عملی کی بدولت اٹالیا پر قابض ہوئے - پھر ۱۸۵۳ء مین روسیون اور ترکون کے بیچ مین جبکہ طرفین مین شعلہ جنگ وجدال بھڑکنے کو تھا بالتفات تمام بیچ بچاو کرایا اور دونون سلطنتون کو اپنی دانائی کے صدقہ مین جنگ عظیم سے باز رکھا اور صفا کہدیا کہ اگر روسی ترکون سے میری مصلحت کے خلاف لڑینگے تو مین ہرگز روسیونکا ساتھ نہ دونگا اسپر شہنشاہ الگزنڈر روس فرانسس جوزف شاہ اسٹریا سے نہایت ناراض ہوگئے - مدت تک دونون مین کشیدگی رہی - شہنشاہ اسٹریا نیک تر نیکے خوبرو جوان ہین اور شجاعت اور بہادری کی صفت اونمین اعلیٰ پائی جاتی ہے چنانچہ جنگ سالفاری مین جو کارنمایان شہنشاہ کی ذات سے ہوا وہ اونکی دلاوری کی بڑی بھاری نظیر ہے - شہنشاہ موصوف کی شادی ڈیوک میک سیملین یوسف کی دختر مسماۃ الزابیتا سے ۱۸۵۴ء مین ہوئی اور ۱۸۵۴ء مین شہنشاہ مذکور مع اپنے بیگم ممالک ہنگاریا و اٹالیا مین سیر و سفر کے لیئے روانہ ہوا تھا اس سیاحت کا اثر اوسکے دلپر ایسا ہوا

اور فارغ البالی کے مقابلہ مین روسیون کی مذکورہ شکایت سراسر
غلط معلوم ہوتی ہے -

بلغاریہ کے باشندونکا بہت بڑا حصہ عیسائیون کا ہے جنمین کئی فرقے ہوگئے ہین
مگر اول جن دنون اس ملک کو دولت عثمانیہ نے فتح کیا تو یہانکے عیسائی
گریک چرچ (رومی کلیسیا) کے مطیع تھے - ہم اس موقع پر ایک بلگیرین
پادری کی تصویر اپنی کتاب کے ناظرین کی خدمت مین پیش کرتے ہین -

یہ تصویر بلگیرین کے پادری کی ہے

اگرچہ بہت سے گروہ اور چرچ بلغاریہ مین فی الحال پیدا ہوگئے ہین مگر ہر ایک
عیسائی اپنے چرچ کا سخت پابند ہے
اور اپنے کلیسیا کے
مقابلہ مین دوسرے فرقون کو
بالکل فضول سمجھتا ہے
چونکہ روسی بھی قدیم سے
گریک چرچ ہی کے معتقد ہین
اس لیئے اور بھی اونکے
دلمین بلغاریون کی ہمدردی کا
جوش بھرا ہے - اور ہمیشہ اونکی حمایت مین
سرگرم رہتے ہین - کچھ عرصہ سے انمین بھی فرقہ پروٹسٹنٹ (وہ مذہب جسکو

تابعداری سے جو قسطنطنیہ مین رہتا ہے مخلصی نصیب ہوئی - اس عنایت خسروانہ
کے بلگیرین مسیحی نہایت ممنون ہوئے اور بہت کچھ فرمانبرداری کا اظہار کرنے لگے
اور فرمان مذکور کے مشتہر ہوتے ہی تمام بلغار کے عیسائیون نے باہم ملکر ایک
یادداشت بطور قول و قسم کے لکھی جسمین سبکی طرف سے یہہ مضمون درج کیا گیا
ای **بلغار** کے عیسائیو اس بات کو کبھی فراموش مت کرو کہ تمکو حضور سلطان المعظم نے
جو اپنے بچون سے زیادہ تمسے پیار کرتے ہین یہہ آزادی دلوائی ہے یاد رکھو کہ
یہہ نعمت تمنے عرصہ دراز تک مصیبتین اوٹھا کر دولت عثمانیہ کی بدولت پائی ہے - دس
بارہ سال کا عرصہ گذرا کہ اس آزادی کی خواہش ہمنے ظاہر کی تھی جسکو ہمارے
باپ دادے سالہا سال سے چاہتے تھے اور ہزارون تکلیفین اونہون نے اسکے
واسطے اوٹھائی تھین مگر نہ ملی اب ہمارے خداوند نعمت دولت عالیہ عثمانیہ نے براہ الطاف
خسروانہ ہماری مشقتون پر غور فرما کر ہماری دادرسی فرمائی جس سے دولت ممدوحہ
نے ہم سبکو اپنا دلی وفادار اور سچا خیرخواہ بنالیا ہم کو لازم ہے کہ جس سچے
اور عادل گورنمنٹ کی بدولت آج ہم اپنے دلی مقصدون کی کامیابی دیکھتے ہین اوسکی
تابعداری دل و جان سے کرین کیونکہ تجربی ہمارے دلون مین یقین ہو گیا ہے کہ
جس شہنشاہ کی ہم رعایا ہین وہ بہی دل و جان سے ہمارے بہبودی کا خواہان ہے
اور ہماری آزادی کو قیام بخشنے والا ہے چنانچہ جو مہربانی اسوقت دولت سلطانی نے
ہمارے حال پر فرمائی ہے وہی آیندہ ہمارے حق مین سچی انصاف کے لیے نظیر ہے
اس خاص عنایت نے ہم سبہون کے دلون کو اپنی جانب رجوع کر لیا اور یقین دلاتا

ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند رکھتی ہین ملکہ انگلستان بہرین مذہب پروٹسٹنٹ ہی
مانا جاتا ہے جو تخمیناً ساڑہے تین سو برس سے رائج ہوا ہے پہلے انگلستان
والے بہی رومن چرچ ہی کے معتقد تھے مگر کونسل کا رہتج نے بہت بڑی تحقیقات کے
بعد اس طریقے کو جسمین بت پرستی ہوتی ہے مردود ٹھہرایا اوسی زمانہ سے
پروٹسٹنٹ اور رومن کا تہلک دو گروہ عیسائیون مین ہین اور اب تو پروٹسٹنٹون
مین بہی کئی فرقے پیدا ہو گئے ہین مثلاً چرچ اسکاٹ لینڈ۔ چرچ انگلنڈ۔ میتھو
ڈسٹ مشن بپٹسٹ چرچ وغیرہ وغیرہ اور ہر ایک فرقہ کے عقاید جدا جدا ہین
اب سبکا گرو گہنٹال فرقہ سالیوشن آرمی (مکتی فوج انگلش چرچ مین نکلا ہے
اسکا بابا آدم ہی نرالا ہے اسکے موجد جنرل بوتھ انگلنڈ مین ہین جنہون نے ۱۸۸۲ء
اپنے گروہ کو زیرکمان میجر ٹکر ہندوستان مین بہیجا۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کا اول بانی لوتھر
لوتہر تہا) بہی پیدا ہو گیا ہے اور دونون مین باہم عداوت رہتی تھی لیکن ترکون سے مخالفت
کرنے مین دونون فرقے متفق ہو جاتے ہین حالانکہ سرکار عثمانیہ کی طرف سے جو
رعایت اور آزادی عام رعایا پرایا کو دی گئی ہے وہی ان مسیحون کو بہی عطا
ہوئی ہے اور دولت سنیہ سبکو ایک نظر سے دیکھتی ہے۔ اور خاص کر بلغاریہ کے
عیسائیون کی ظاہرا شکستہ حالی پر خیال فرما کر دولت ممدوحہ ان لوگون کے ساتھ
بنظر ترحم پیش آتی ہے اور ہر کس و ناکس کو مذہبی امور کے ادا کرنے کے لیئے
کہلے بندون آزادی بخشی گئی ہے ۱۸۷۰ء مین دولت العالیہ عثمانیہ نے ایک
خاص فرمان جاری فرمایا جسکی رو سے عیسائیان بلغاریہ کو گریک کے پوپ کی

کرینگا جو موقع ہے پہر کبھی نملیگا - روسیون کی بہکاوٹ کا بلغاریون پر اتنا اثر پہونچا کہ اُنہون نے اپنے بہت سے لڑکون کو ممالک روسیہ کے مدرسون مین تعلیم پانے کے لیے بہیجا وہان ان لڑکون کو روسی ترکون کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور بڑی بڑی دلسوز تقریرون سے ان نوجوانون کے دلون مین یہہ بات جماتے تھے کہ جسطرح سے بنے ترکون کی حکومت سے بلغاریون کو سبکدوش ہونا لازم ہے مسیحون کو محمدیون کی حکومت مین رہکر اونکے قوانین پر چلنا بڑے ہی شرم کی بات ہے - روسیون کی اس تعلیم نے بلغاری طلباء کے دلون مین ایسا اثر کیا جیسا کہ پانی چہوٹے پودہون کے جڑون مین کرتا ہے - ایسے ہی باتون کے لئے روسیون نے براہ چال بازی سنہ ۱۸۷۴ع کے عہدنامہ مین جو دولت ترکی کے ساتھ بمقام کچارسک مین منعقد ہوا تہا یہہ لکھوالیا تہا کہ دولت عثمانیہ کے اون مسیحون پر جو گریک چرچ کے معتقد ہین اکثر مذہبی معاملات مین روس کو اختیار حاصل ہے کہ مربیانہ طور پر اون لوگون کے امور دینی مین مداخلت کرے - اسی اختیار کے آڑ مین روس نے ممالک ترکی کے بعض صوبون مین جہان گریک چرچ کے عیسوی رہتے تھے اپنا دام فریب بچہا کر ترکون کے خلاف ہم مذہبون کو ورغلانا شروع کیا - اور ممالک عثمانیہ کے سرحد پر جو قومین رہتی ہین ان سبکو روسیون نے دہوکہا بازی کے جال مین پہانس کر یہی پٹی پڑہائی کہ ترکون کے مخالف ہو کر لڑو - بلوہ کرو - حکم نہ مانو - اور کہا کہ مین در پردہ تمہارے مددگار موجود ہون - مگر وقت پر کسیکی بہی حمایت نہین کی چنانچہ سنہ ۱۸۶۷ع مین جبکہ جزیرہ گریٹ واقع بحر میڈیٹرینین

دولت محروسہ بلغاریہ کے عیسائیون کو اپنے وفادار رعایا تصور فرماکر انکی بہبودی
حیثیت کی خیر اول پر ہمیشہ بچانیکا قصد رکھتی ہے - ہم سب کو یہی چاہیئے کہ سچے دل سے دولت عالیہ
کا شکریہ ادا کرین اور اوسکی تابعداری سے کبھی موں نہ موڑین - غرضکہ یہہ تحریر یعنی محضر
مرتب ہوکر تمام بلغاری عیسائیون مین اونکے سر غناؤن کے طرف سے مشتہر کی گئی
جسپر ہر ایک نے بڑی خوشی کے ساتھہ دستخط کیئے - بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ جو رعایا
اس قسم کی فرمانبرداری کا اظہار کرے اوسیکے طرف سے بغاوت ظہور مین آئے البتہ
آدمی کا شیطان آدمی ہے ہر دم کے بہکانے پھسلانے سے بڑے بڑے داناؤن کی
عقل چکر کہا جاتی ہے - اور یہی حال بلگیریا کے عیسائیونکا ہوا -

بلغاریین روسیونکی شرارت

ہم اوپر لکھہ چکے ہین کہ اول تو بلغاریہ کے عیسائیون میں روسیون کا بہت بڑا حصہ ملا
ہوا ہے دوسرے بلگیرین بھی گریک چرچ کو مانتے ہین جو روسیون کا چرچ ہے انہین
وجوہات کے باعث بلغاریین روسیون کی مداخلت ہمیشہ سے رہتی آئی ہے -
ان دنون مین جبکہ قسطنطنیہ کے بڑے پادری کے غلامی سے مخلصی دلوانے کے
باعث بلغاریہ کے تمام عیسائیون نے بذریعہ محضر دولت عالیہ عثمانیہ کے تابعدار
رہنے کے قسم کہائی تہی اور فی الحقیقت فرمانبرداری کا اظہار کرتے تھے روسیون نے
موقع پاکر ورغلانا شروع کیا اور کہا کہ اگر تم ذرا سی بھی ہمت کرو تو دولت روس
تمکو ترکون کی حکومت سے آزادی دلوا کر خود مختار کردیگی مسلمان حاکمون کی
حکومت مین جو تکلیفین آے دن سہتے ہو وہ باقی نرہینگی اور اب آزادی حاصل

ایک خط نکلا جسکو مجرم مذکور نے روسیون کی مذکورہ سوسیٹی مقیم شہر بخارسٹ کے نام (جسنے انکو بہکا کر بہیجا تہا) لکہا تہا مگر روانہ کرنے سے پیشتر یہہ خط پکڑ اگیا ناظرین ذرا اس خط کی عبارت کو بہی بغور مطالعہ کرین جس سے معلوم ہوگا کہ روسی کیسی کیسی دغابازیان کرتے ہین اور کیونکر بعض سادہ لوح اشخاص کو جرم کے پنجہ مین پہنسا کر وقت پر صاف نکل جاتے ہین - کاتب خط نے روسیون کی بہکاوٹ سے اپنے جان کو سزاے موت کے پہندے مین پہنسایا تہا لہذا بڑی ہی لعنت وملامت کے ساتہہ اوسنے روسیون کو یہہ خط لکہا ہے -

ترجمہ مضمون خط من جانب یونانی مجرم

ای بہلے مالنسو جنہون نے ملکر اپنا نام سوسیٹی رکہا ہے تمنے ہمکو برباد ہو کہا دیا ایسی کیا دشمنی تمکو ہمارے ساتہہ تہی - ہمکو میدان مین غالبًا گولی سے اڑایا جائیگا - ہمنے اس لیئے اپنے آپکو دولت ترکی کے حوالہ کر دیا کہ جو باتین تمنے کہی تہین اونمین ایک بہی نہین دیکہی پہر کیا کرتے پہاڑونمین چہپکر بہوکے مرنے سے یہہ بہتر ہے کہ اپنے کو حوالہ سرکار کر دیا - اب ہمارے واسطے بچنے کی کوئی صورت نہین - تم لوگ زمانہ آیندہمین لوگون کے فائدہ پہونچانے کا ایک جہوٹہا حیلہ لیئے بیٹہے ہو - ناحق لوگون کو اوسکا اوسکا کر دولت ترکی کے خلاف جہگڑے پہلاتے ہو مگر یہی جہوٹہہ تمہارا ہے تو کامیابی معلوم - تہذیب اور اپنے دینی بہائیون کو عمدہ کام سکہلانیکے لیئے یہہ سب کرتے ہو کیا یہی عمدہ کام ہین - تمہارے نحوست سے میرا مال واسباب برباد ہو گیا - میرا مکان اوجڑ گیا - اور عنقریب اپنی نوجوانی کا

عملداری ممالک عثمانیہ مین غدر ہوا تو روسیون نے کچھہ یونانیون کو جو نہایت
وحشی اور شقی القلب سنگدل بیرحم ظالم تھے بہکا کر بلغاریہ مین بہیجا تاکہ لوٹ
مار کرین - ان بدذات یونانیون نے بلغاریہ مین پہونچکر ایک سرے سے ایسی ایسی
بیرحمیان کین کہ اونکے بیان کرنے سے ہمارے بدن کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین ناچار
بلغاریون نے ان وحشی خصایل یونانیون کو بڑی مشکلون سے پکڑکر دولت عثمانیہ
کے حوالہ کر دیا جہان بعد تحقیقات تمام مفسدون کو بموجب جرم کی سزا ملی اور ایک ملزم کو
پہانسی کا حکم ہوا - ذرا اس بیان کو ناظرین کتاب غور سے پڑہین کہ ان یونانی
بدمعاشون کو روسیون کی اوس مجلس نے جو دولت عثمانیہ کے خلاف ملک مین ابتری
اور شرارت پہیلانے کے واسطے شہر بخارست مین حکام ترکی سے پوشیدہ رہتے تہے
بہکا کر بلغاریہ مین بہیجا تہا اور قسمیہ اونکو یقین دلایا تہا کہ جسدم تم بلغاریہ مین دولت ترکی
خلاف ذرا سا بہی بلوہ کروگے تو بلغاریہ کے تمام عیسائی فوراً تمہارے ساتھہ
ہوجاینگے اونہون نے ہمسے وعدہ کرلیا ہے - حالانکہ یہہ بات سراسر جہوٹہ تہی جب
ان بدذات یونانیون نے بلغاریہ مین فتنہ اوٹہایا تو ایک عیسائی نے بہی انکا ساتہہ نہین
دیا بلکہ برعکس اسکے سب اپنی ترکی حاکمون کی مدد کی اور یونانی شریرون کو گرفتار کرلیا
جب ان یونانیون کو سزائین ملین اور کسی روسی یا بلغاری نے انکے چہوڑانے مین
کوشش نہین کی تب یونانیون کو روسیون کی دغابازی کا حال معلوم ہوا اور
اپنی حماقت پر افسوس کیا چنانچہ جس یونانی مجرم کو حکام ترکی کے اجلاس سے
بعلت مفسدہ پہانسی کا حکم ہوا تہا اوسکے جیب مین سے عندالتلاشی

پھر آزادی کے سوا نئے دینی ٹٹی کے آڑ روس کو ایسی ملگئی ہے کہ وحشی اور جہلا
عیسائیون پر جادو کا اثر رکھتی ہے جہان بیوقوف مسیحون کو یہہ کہا کہ تم غیر مذہب
والون کی حکومت مین رہکر اپنے دین کی رسومات کو اچھی طرح ادا نہین کر سکتے اور ایسے
حاکمون کی جنہین تمہارا خدا جھوٹا اور کافر سمجہا تہا تابعداری کرتے ہو بڑے
افسوس کا مقام ہے ایسی تدبیر کرو کہ تم آزاد ہو جاؤ اور اپنے دینی اور دنیاوی
دونون جہان کے باپ کی حکومت مین ہو ۔ ذراسی ہمت درکار ہے پہر تمہارے
مدد کے لئیے روس ایسی عظیم الشان سلطنت تیار ہے بس پہر کیا دیر ہے فوراً
مرنے اور مارنے کو تیار ہو جاتے ہین ایسے ہی وسائل اور انہین قسم کی نصیحتو نسے
روسیون نے [illegible] سلطنت عثمانیہ کے عیسائیون کو ورغلا کر دولت علیہ کے
خلاف مفسدہ [illegible] ۔ اکثر ہم ایک بلگیریا کے وحشی پادری کی تصویر پر
دیکھتے ہین جو [illegible] عثمانیہ کے خلاف ہنگامہ کرنیکی ترغیب اپنے وعظ
مین دیہاتی عیسائیون کو دے رہا ہے ✤

دیباچہ صفحہ نمبر ۱

روسیون نے گو کہ کوئی دقیقہ مطلب مذکور کے پورا کرنے مین باقی نہین چھوڑا تھی
اونکا اصلی مطلب نہین برآیا ۔ وجہ اسکی یہہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگون کو زار روس کی
دہوکہا دہی معلوم ہو گئی ہے وہ آزادی دلانے کے بہانہ سے لوگون سے غیر ملک
مین پہونچکر غدر کراتا ہے اور ابتدا مین لا پرواہی ظاہر کرنیکے علاوہ یہہ
جتلاتا ہے کہ مین فقط براہ خدا دینی ہمدردی کے باعث تم لوگون کا ساتھ

مصیبت آمیز نذرانہ مجھے دینا پڑیگا - ای بدکارو تمکو اور تمہارے ساتھیوں کو خدا غارت کریگا - تمنے جنکی بیش قیمت جانوں کا نذرانہ دیا ہے اور اونکو (یعنے تمکو) جو کچھہ سزا ملنے والی ہے اوس سے نہایت سخت اور بھاری سزا خداوند کریم تمکو دے فقط -

معلوم ہوتا ہے کہ خط مذکور یونانی مجرم نے حکم سزا کے ملنے سے پہلے لکھا تھا جسکو وہ حوالات سے روانہ نہیں کر سکا -

غرض کہ پیٹر دی گریٹ اول شہنشاہ روس ہی کے زمانہ سے تمام شہنشاہان روس یہ اور اونکے وزرا یہہ کوشش کرتی رہی ہین کہ جہان جہان قوم سلاف (یعنی روس) کے آدمی بستے ہین اون سبکو ایک ہی ملک مین آباد کیا جاوے اور اونہین اونہین کے خودمختار حکومت ہو دوسرے کا دخل نہ ہے اس تدبیر کے پورا کرانے کے لئے روسیون نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا خفیہ اور علانیہ سوسائٹیان ملکون اور شہرون مین قایم کین - رہنمایان دین مسیحی کو مالک غیر مین بہ تبدیل لباس قوم سلاف کے پاس بہیجکر اونکو بہکایا - انہی اجنبیون کو مختلف صورتون یا وہان (خاص کر ترکی مین جہکی عملداری مین سلاف بکثرت آباد ہین) بہیجکر طرح طرح وعدے کیے اور بارہا غدر کر دینے کی ترغیب دی - آزادی اور خودمختاری ایسا بے بہا نعمت ہے جسکے لئے جانور تک مرنے کو تیار رہتی ہین بہلا انسان اور آزاد رہنا نہ چاہے - روسی جسکو بہکاتے ہین خودمختاری اور آزادی دلوانے کا وعدہ اوس سے کرتے ہین لہذا ہرکس و ناکس اونکے دام فریب مین آجاتا ہے -

ہمیشہ یہی ترغیب دیتے ہین کہ اپنے حکام کے خلاف غدر برپا کرین اور ہمدردی
حمایت مین آجائین اور بہت بڑا بھروسہ دیکر عام وخاص کو اپنی طرف کر لیتے ہین یہہ
خواہ مخواہ ایسے لوگون کا حامی بنکر روس لڑنیکو تیار ہو جاتا ہے چنانچہ اسی قسم کی
چالبازی سے سالہا سال گذری روسی قوم وسط ایشیا اور ممالک ترکی مین فائدے
حاصل کر رہی ہے - قصہ کوتاہ صوبہ بلغاریہ مین بہی مدتون سے روسیون نے مذہبی ڈہونگ
کی آڑ مین اسی قسم کی بہت سی سوسیٹیان خفیہ طور پر قایم کی تہین جو ہر موقع پر قوم سلاو
کے لوگون کو ترکی حکام کے مقابلہ مین بہ مفسدہ کہڑا کرنے کی ترغیب دیتی تہین بیچارے
بلغاریون کی اوسوقت عجب کیفیت تہی ایک طرف تو ترکی گورنمنٹ کے احسانات کے سامنے
اونکی گردنین جہکی ہوئی تہین دوسری طرف روسیون کے بہکاوٹ دلون مین شرارت
آمیز گدگداہٹ پیدا کرتی تہی - اسی اثنا کے زمانہ مین صوبہ مذکور کے گورنر جنرل دولت
مآب مدحت پاشا تھے (جنپر سنہ ۱۸۸۱ء مین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے قتل کا جرم
ثابت ہوا اور عدالت عالیہ مین جلاوطن کیے گئے جہان سنہ ۱۸۸۳ء کے آخر مین انگلستان
کی طرف فرار ہو گیے یہہ کل حالات اپنے اپنے موقع پر بیان کیے جائینگے انشاء اللہ تعالی)
جنہون نے صوبہ مذکور کے باشندون کی آسایش کے لیے ہزارون روپیہ خرچ کرکے
سڑکین بنوائین اور جابجا سرائین تعمیر کین - اوچکون اور چورونکا جنسے اہل بلغار کو
آئے دن تکلیفین پہونچتی تہین نام ونشان باقی نہین چہوڑا غرضکہ اہالیان بلغار
پاشا ممدوح والدین کی سی شفقت رکہتے تہے - یہی وجہہ تہی کہ جب ہرزیگوینا
والون نے دولت علیہ کے خلاف غدر مچایا تو بلغاریون کو اوسکا کچہہ بہی خیال

دیگر قوم کی غلامی سے تمکو آزاد کرانا چاہتا ہون مگر جب وہ عذر کرکے اپنے پچھلے
حاکم کے قصوروار ہوجاتے ہین تو روس فوراً اپنا ذاتی فایدہ حاصل کرتا ہے
اونہین لوگون کو اپنے رعایا بنا کر اونپر بڑی بڑی روسی قوانین کی قید لگاتا ہے
جنکی باعث اون بیوقوفون کو ایسی تکلیفین سہنی پڑتی ہین کہ سابق شہنشاہ
کی حکومت مین اونکا چوتہا حصہ بہی نہین سہا تہا - زار روس کی بارہا ایسی ہی
دغابازیان ثابت ہوئی ہین اس لیئے لوگ اونکی باتومین ایکبارگی نہین آتے اور
یہی وجہ روس کے (باوجود اتنی کوششون کے) ناکامیاب رہنے کی ہی -
روس ہمیشہ اپنے کو حامی دین عیسوی اور رحمدل ظاہر کرتا ہے مگر اوسکے
مقابلہ مین اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنے کے لیئے لاکہون بندگان خدا کی جانین
ضایع کرنے مین دریغ نہین کرتا - اور اپنی فوج کی ظلمون اور بدکاریون اور
شیطانی خصلتون اور تمام افعال ناشایستہ کو دینی ٹٹی کی آڑ مین قومی
اور مذہبی ہمدردی کا پردہ ڈالکر چھپاتا ہے مگر کہین ایسے ایسے جرایم کبیرہ
بہی چھپے ہین سہ نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا - زار روس کے
نزدیک لاکہون بندگان خدا مارا جانا - یا اونکے مال و اسباب کا برباد ہونا
خواہ اونکی بہو بیٹیون کی آبرو کا برباد ہونا کوئی بڑی بات نہین بشرطیکہ اپنا
مطلب پورا ہو اوسکے وزرا اور ارکان سلطنت ہمیشہ اسی قسم کا مشورہ دیتے
رہتے ہین کہ اپنا کام نکالنے کے لیئے دنیا اولٹ جاسے تو کیا ڈر ہے اوسکے حکم
سے ممالک غیر مین روسیونکی خفیہ سوسٹییان رہتی ہین جو وہان کے باشندونکو

مگر ایسے آدمی شریرون اور لڑاکون کی نسبت کم تھے اسواسطے روسیون کے
طرفدارون کی صلاح غالب رہی اور آخر کار شہنشاہ روس کی آرزو بر آئی
بلغاری عیسائی بلوہ کرنے پر آمادہ ہوگئے کیونکہ شہنشاہ روس نے مذکورہ وعدون کے
علاوہ یہہ اقرار بھی ان لوگون سے کیا تھا کہ جس عیسائی کا اس ہنگامہ مین کھیت
یا گھر یا مویشی وغیرہ برباد ہوگا اوسکو روس کی طرف سے ہر ایک چیز کے بدلے مین
طلا کا بھرا ہوا ایک صندوق ملیگا - الغرض بری بلا ہے ننگے بھوکے کرسٹینون کی
تو ان وعدون کو سنکر رال ٹپک پڑی - اور غدر کرنے پر تل گئے - پہلے ان لوگون
نے اپریل سنہ ۷۶ء کے اول ہفتہ مین بلغاریہ سے متصل ایک موضع مین جمع ہوکر
غدر کی تجویزون پر انہین صلاحین کین اور بہت سی بحث و تکرار کے بعد سبکی
مرضی سے ہوئی کہ مسلمانون کو قتل اور برباد کرنے کے واسطے سب سے پیشتر ریل کے
راستون کو توڑ کر خراب کر دینا چاہیئے - اور شہر اوڈریانوپل مین ایکدم
گھرون کو اور فیلیپوپلس مین پچاس مقامات مین ایکبارگی آگ لگادیجاے
چھوٹے شہرون اور دوسرے موضعون کو لوٹا جائے اور جلایا جائے اور
جو جو مقامات مستحکم اور ضروری ہین اونپر قبضہ اپنا کیا جاے ترکی فوج اور منتظمون کو
قتل کر کے تمام سامان جنگ اون سے چھین لیا جائے - اوسکے بعد مقام
تاتار بازار چک پر تین ہزار آدمی ہمارے متفق ہوکر حملہ کرین یہہ حملہ ایک
وقت اور ایکبارگی کیا جاے تاکہ سرکاری گودام ہمارے قبضہ و تصرف
مین فوراً آجائین - جو لوگ ہمارے ہموطن اور ہمذہب ہوکر ہماری شرکت سے

ہنیوم ہوا - امپرزار روس نے بڑا تعجب کیا اور اپنے ایجنٹون کی معرفت ترکون کی
حقارت آمیز خبرین مبالغہ سے بلغاریہ مین مشتہر کرائین تاکہ اہالیان بلغاریہ ایسی
خبرین سنکر مشتعل ہون - کوئی قصبہ یا گاؤن بلکہ عیسائی کا گہر ایسا نہوگا جہان
روس کا ایجنٹ یا پادری بہکانے کے لیئے موجود نہو - ان بہکانے والون نے
بلگیریا والون کو زار روس کی طرف سے بڑے شد ومد کے ساتہہ پیغام پہونچایا
کہ اسوقت جبکہ تمہارے دینی بہائی اہالیان ہرزیگوینا اپنی دین اور عزت بچانے
کیلیئے کے واسطے ترکون سے لڑ رہے ہین تو تمکو بہی اونکا ساتہہ دینا عین فرض ہے
ہے ایسا موقع نہ ملیگا - اور مین بہی ہر حالت مین تمہارا حامی اور مددگار ہون اگر
اسوقت تم ترکون کی مخالفت سے جو تمہارے دین اور آبا و اجداد کے قدیم دشمن ہین
پہلو تہی کروگے تو مین تو ناراض ہونگا سو ہونگا خداوند اور اوسکا مقدس بیٹا (مسیح)
بہی تم سے ناخوش ہوکر تمکو دوزخ مین بہیجیگا - مجہے تمہارا کیا لالچ ہے فقط دینی
ہمدردی ہی کے باعث تمہین آزادی دلانے کے واسطے ہزارون سپاہیون کے
آسولٹے اور لاکہون روپیون کے صرف کرنیکو موجود ہون (حالانکہ در پردہ
مشرقی صوبہ ہائے بلغار وغیرہ کو فوائد دنیاوی حاصل کرنے کے لیئے قبضہ مین لانا
چاہتے تہے یہ تو ایک چال تہی) اس کے علاوہ یہہ بہی زار روس نے بلغاریون سے
وعدہ کیا کہ جب تم ترکون کے مخالفت مین غدر کروگے تمام سلاطین مسیحی تمہارے طرفدار
بن جائینگے اور روپیہ اور فوج دونون سے ساری تمہاری مدد کرینگے - اگرچہ بہت سے
بلغاری ان وعدون پر بہی اپنے ترکی حکام کے خلاف سر اوٹہانا نہین چاہتے تہے

اپنے رعایا باشندگان شہرہاے مذکور کے غیر قواعد دان جوانون سے باغیون کے مقابلہ مین فوج کا کام لیا - فوج سلطانی نے آناً فاناً مین باغیون کا شکنجہ ڈھیلا کر دیا اور ایسی لتاڑ بتلائی کہ دانت کھٹے ہو گئے - اہل اسلام نے اِن بدذات باغیون کے ہاتھون سے بڑی بڑی مصیبتین اوٹھائی تھین لہذا ہو سکتا تہا کہ مسلمان عیسائیون سے اس شرارت کا پورہ بدلہ لیتے مگر اہل اسلام نے پھر بھی صبر اختیار کیا اور باوجود فتحیابی ان شریرون کا پڑوس چھوڑ کر ہزارون خاندان اہل اسلام جبل بلقان (بالکن) کی طرف چلے گئے +

جبل بلقان (یا بالکن)

جبل بلقان جسکے گوشہ جنوبی کو اہل اسلام بلغار سے باغیان قوم عیسوی کی عاجز آ کر اپنا مسکن ٹھہرایا قدرتی خوبصورتی سے آراستہ ہے اسکی اونچی اونچی چوٹیان جنپر قطار در قطار سبز درختون کی شاخین خوشنما پہولون اور رنگ برنگ کے پہلون سے لدے ہوئے ہورہے ساون بہادون کی مانند جہومتے رہتے ہین گویا زبان حال سے باتین بناتے ہین - یورپین ترکی میں یہ پہاڑ اپنا ثانی نہین رکھتا ہے - جو سیاح وہان جاتا ہے قدرت الہی کو آنکھون کے روبرو جلوہ گر پاتا ہے - موسم بہار مین شام کے وقت جبکہ سورج اپنی دن بھر کی سرگرمی سے ٹھنڈا ہو کر ترچھی نظرون سے گذشتہ سرما کا گذاری پر نظر دوڑاتا ہے اور رنگ برنگ کی کرنین پہاڑ مذکور کے اونچے اونچے ٹیکرون پر جہان سبزہ زار اور فرش سرد رین کے علاوہ صدہا قسم کے پہول اپنے حقیقی معشوق

انکار کریں اونکو زبردستی قتل کی دھمکی دیکر شریک کیا جاوے یہہ تجویزیں

اس مفسدہ پرداز جلسہ میں کامل طور پر پاس (منظور) ہو چکی تہیں کہ ترکی حکام

کو بہی شدہ شدہ خبر لگ گئی اسپر یکم مئی سنہ ۱۹۰۹ع کو جناب نجیب آغا افسر پولیس

سالونیکی نے بعض مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر کے قید خانہ بہیجدیا اور فی الفور

سختی کے ساتھ انتظام معقول کیا گیا - تب تو باغیوں نے بالکل کہلا غدر مچادیا

اپنے قیدیوں کے چھڑانیکو بہت سے متفق ہو کر جیلخانہ پر پہونچے - مگر کامیاب نہوے

تب پولیس کے ایک حصہ پر جو آغا محمود کے ماتحت تہے حملہ آور ہوے چونکہ

اوسوقت پولیس کے پاس ہتہیار نہ تہے اور باغی بندوق تفنگ سے خوب مسلح تہے

لہذا باغیوں نے فتح پائی پولیس والوں میں کے بہت سے آدمی شہید ہوے اور خود

نجیب آغا صاحب زخمی ہو کر بہاگ گئے اس حالت کو دیکہکر پاس کی فوج بہی

اس واقعہ کی اطلاع باب عالی کو پہنچی تو وہانسے جنگی فوج ترکی موجودہ

شہر فیلیپولیس کو حکم ملا کہ جلد جاکر مفسدوں کا سر کچل کر درست کرے اور

تمام مفسدوں کو اگر وہ اطاعت قبول نہ کریں داخل زندان کیا جاے - ہرچند فوج مذکور

نے بہت جلدی مستی کے ساتھ پل کو پہچ پکار اپنے کو مقام مقصود پر پہونچایا تاہم اوسوقت تک کہ فوج

پہونچی باغیوں نے ہزاروں مسلمانوں کو تہ تیغ بیدریغ کیا - گہر لوٹ لیا - مال اسباب

جسکو لوٹ نہ سکے جلادیا - اہل اسلام کی بیگناہ اور پاکدامن عورتوں کی عصمت میں

خلل ڈالا - معصوم بچوں کو کمال بیرحمی سے شہید کیا - مختصر یہہ کہ عام بلوہ کردیا ترکی فوج

موجودہ فیلیپولیس جو تاب مقابلہ اسقدر کم تہی کہ ناچار حکام عثمانیہ نے

زیادہ یہان کے رہنے والے اپنا وطن چھوڑنے مین سمجھتے ہین - انہین وجوہات
کے باعث قدیم باشندگان بلقان اون ساری نعمتون سے جو زمانہ کی ترقی سے
لوگون کو حاصل ہوئی ہین بالکل محروم ہین - بلقان کی مختصر آبادی مین سے
نامی گرامی شہر یا قصبے وہ ہین جو اس غدر مین اسوجہ سے کہ وہان بڑی زور
شور سے بلوہ ہوا تہا نامآور ہو گئے ہین انہین سے پہلا شہر **فیلیو پلس**
اور دوسرا **بازار تاتار** جک ہے - شہر فیلیو پلس اڈریانوپل سے ۹۶ میل
کے فاصلہ پر پرگنہ رومیلیا مین واقع ہے سنہ ۱۸۱۸ع مین جو قیامت خیز زلزلہ
یہان [illegible] مین ہوا تہا اوس نے شہر مذکور کے زیادہ تر حصے کو تباہ کر دیا چنانچہ
بیشمار کہنڈر جو ادہر اودہر پڑے ہین اسی تباہی کی گواہی دے رہے ہین -
زلزلہ مذکور سے پیشتر شہر فیلیو پلس کی حالت نہایت عمدہ تہی - بڑے بڑے
گرجا گہرون اور عظیم الشان مسجدون کے اونچے مینارون اور وسیع بازارون
کے دیکہنے سے سیاح کو اس شہر کی بزرگی کا اعتراف کرنا پڑتا تہا - خیر وہ زمانہ
تو گیا مگر اب بہی چالیس ہزار آدمیون کی آبادی ہے اور اس گئے گذرے
وقت مین بہی پارچات اونی و ریشمی و سوتی اور چرٹ اور صابون وغیرہ
چیزین یہان سے تیار ہو کر دساورون مین جاتی ہین سنہ ۱۸۱۸ع کے زلزلہ نے رہی
سہی رونق بہی شہر مذکور کی برباد کر ڈالی چار ہزار آدمی اسی زلزلہ کی
نذر ہوئے تہے - یہہ شہر بہت پرانا ہے چنانچہ جو سکے فی الحال یہان رائج ہین
اونمین سے ایک سکہ شہنشاہ **فلپ** یونان کے قدیم فرمانروا کے عہد کا ہے -

حضرت سلطان ہی کو بس مین کرلیا تھا بلکہ تمام وزراء ترکی و روساء استنبول انہین
اسیکا دم بھرتے تھے - سلطان کے دلکو آے دن کی تشویش نے خراب کردیا تھا
دماغ پراگندہ ہونے کے سواے اعضاء رئیسہ مین بھی خلل واقع ہوگیا تھا
لہذا جو کچھہ جنرل مذکور صلاح بتلاتا اوسی پر سلطان ایمان لے آتے تھے جناب
پیچھے سے معلوم ہوا کہ تمام ناقص صلاحون کا دینے والا یہی شخص تھا اور ایسی
دغابازی اور مکاری سے اوسکا یہ مطلب تھا کہ ترکون کا زور کم ہوجاے - وہ
نقصان اوٹھائین بدنام ہوجائین تاکہ روسیون کو اپنے مطلب (ترکون پر
ناانصافی اور نالائقی کا الزام لگاکر اونکے ملک چھین لینے مین) براری کا موقع
ملجاے - اس مکار کی تو یہ نیت تھی اور سلطان کا یہ حال کہ ہر کام مین اسی سے
صلاح لیتے تھے یہان تک کہ ہرزگونا اور بلغاریہ کی بغاوت کے فرو کرنے مین بھی اسی
مکار سے مشورہ لیا گیا - جنرل مذکور نے موقع کو غنیمت سمجھکر بارگاہ سلطانی مین
دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا یہ بلوہ کچھہ حیثیت نہین رکھتا - آپ کسی طرح کا
اندیشہ دل مین نہ لائین اور نہ مقامات باغیون پر قواعد دان فوج کو بھیجین اسمین
زر کثیر حضور کا ناحق صرف ہوگا میری راے ناقص مین قوم باشی بزوق کے لیے
زنگروٹ ہی اس کام کو انجام دیسکتے ہین حضرت سلطان تو اس ہلاک کو اپنا
خیرخواہ جانتے تھے فوراً اس صلاح کو منظور کرلیا اور باشی بزوقون کو جو وحشی
خصائل ہونے کے باعث ظلم و بدعت مین مشہور و بدنام ہین بغاوت فرو کرنیکے لیے
بھیجنے کا حکم صادر فرمایا - اور نیز قوم سرکیشیا کے بہایم خصلت زنگروٹون کو بھی جنرل

چونکہ باغیان عثمانیہ اکثر اسی شہر کے علاقہ کے رہنے والے تھے لہذا جنگ حال مین اسکے نام کی بہت کچھہ شہرت ہوئی - غور کرنے سے اس قدیم شہر کی صورت مشرقی طرز کی معلوم ہوتی ہے -

دربار سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کی کیفیت

جبکہ ہرزیگونیا کی بغاوت کا شعلہ بلغاریوالون کے دلون مین بھڑک کر رنگ لایا اور چارون طرف سے صداے بغاوت بلند ہوئی تو سلطان عبدالعزیز خان کے ہوش و حواس پراگندہ ہوگیے - اور کیونکہ نہوتے ایسے نازک وقت مین جبکہ خزانہ ترکی کی حالت نہایت درجہ خراب ہو رہی تھی ملک مین بغاوت کا پیدا ہونا اور ہر طرف سے جنگ و جدل کی تشویش کا پھیلنا ایک بڑے سے مدبر اور ذی ہوش کی عقل کو چکر مین ڈال سکتا ہے - سلطان مرحوم کو اپنے خزانہ کی حالت بخوبی معلوم تھی وہ یہان تک عاجز ہوگیے تھے کہ سفیران سلاطین غیر کے بس مین اپنا اور اپنی سلطنت کا قیام سمجھتے تھے - اونکو ہر دم فکر و تشویش کا سامنا رہتا تھا - مگر جن سفیرون کو حضرت اپنا خیر خواہ جانتے تھے وہی در پردہ ان کے بربادی کے سامان مہیا کر رہے تھے - جیسا کہ جنرل اغناٹف روسی سفیر حاضرباش دربار سلطانی کی بے ایمانی کا عقدہ عقب سے ظاہر ہوا - جنرل مذکور بڑا ہی چالاک تھا - سپہ گری کے تمام ہتکھنڈون سے واقف ہونے کے علاوہ ضدی اور ہنسی ہنسی مین بات کا بتنگڑ بنانے والا ہی شخص تھا اس نے اپنی چالاکی سے نہ صرف

نے وہ مردانگی دکھلائی تھی کہ سب دنگ رہگئے تھے پس اونہون نے روس کے ماتحت رہنا
نامنظور کیا اور سلطنت عثمانیہ سے باہر قدم نہین رکھا - یہہ لوگ بچپن ہی سے
جنگی ہتھیارون مین پرورش پاتے ہین اور بلند پہاڑون کی چوٹیون پر رہتے ہین
ہر قسم کے ہتیارون کا استعمال گویا انکی تعلیم موروثی ہے ہمیشہ سے آزاد رہے ہین
روس نے انکو فرمانبردار کرنیکے واسطے انپر بڑے بڑے ظلم کیئے اون کے نازک بدن
سیم تن (سرکیشین عورتین نہایت خوبصورت ہوتی ہین جسطرح تمام ہندوستان مین
کشمیر کی عورتین خوبصورتی مین مشہور ہین اوسیطرح یورپ مین سرکیشین عورتین
حسن کا پتلا کہلاتی ہین) عورتون اور معصوم بچون کو تیغ بیدریغ کیا ہزارون جا
تلف ہوئین اس ظلم کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سرکیشین روسیون سے سخت دشمنی رکھنے لگے
روسیون نے بڑہکر ظلم یہہ کیا کہ لاکہہ سرکیشین کو ملک سے نکال دیا ان بیچارون نے
روسیون کے بیشمار ظلمون سے تنگ آکر ۱۸۵۹ء مین ایک عرضی حضور ملکہ معظمہ
کوئین وکٹوریا انگلنڈ و قیصر ہند کی خدمت مین بہیجی تہی جسمین لکہا تہا کہ حضور
ہم غریبون کی حمایت کرین مگر حضور قیصرہ ہند نے دوسری سلطنت مین مداخلت
کرنا خلاف انصاف سمجھکر کچھہ جواب انکو نہین دیا - اسی سنہ مین انکا سردار شامل
بک بہی گرفتار ہوکر روسیون کے ہاتہہ سے مارا گیا - لہذا ۱۸۶۰ء مین ساٹہہ ہزار
اہالیان سرکیشیا ملک روس کو چہوڑکر عملداری ترکی مین آ بسے پہر ۱۸۶۴ء
مین لڑائی کے ختم ہوتے ہی اور بہی ہزارون سرکیشین قسطنطنیہ مین چلے آئے
اگرچہ سلطنت عثمانیہ کے خزانہ کی حالت اوس زمانہ مین بہی خوفناک تہی تو بہی

مذکور کے مشورہ سے باشی بزوقون کے ساتھہ باغیون کے سزا دینے کے واسطے بھیجنے کی تجویز قرار پائی - ہم اس موقع پر چاہتے ہین کہ تھوڑا تھوڑا احوال ان دونون قومون کا جو آجتک انسانیت سے کوسون دور ہین ناظرین کتاب کی آگاہی کے لیئے لکھین - وہو ہذا

حالات قوم سرکیشیا

سیرکیشین بالکل جاہل اور لڑاکے قوم ہے اور اونکے سارے کام وحشیون کے سے ہین چنانچہ جنگ کریمیا مین جو کچھہ وحشیانہ حرکتین انہون نے ظاہر کی تہین اوس سے تمام یوروپ واقف ہے حالانکہ اونکو عمدہ عمدہ کام دیتے گئے تہے - یہہ قوم ہمیشہ بری بری مصیبتون سہتی رہی ہے جسسے اسکے مزاج اور دل مین بہی سختی آگئی ہے - سرکیشین اصل مین کوہ کاکسس کے شمالی حصہ کے رہنے والے ہین - مگر روسیون نے ایسے ایسے ظلم کیئے کہ ناچار ہوکر یہہ لوگ دولت عثمانیہ مین چلے آئے اور یہین بودوباش اختیار کی ۱۸۶۴ء مین **اوریا نوپل** کی نسبت جو عہد نامہ دولت علیہ عثمانیہ اور روس کے مابین منعقد ہوا تہا اوسکے رو سے دولت عثمانیہ نے ان لوگون کو واپس روس کے حوالہ کر دیا تہا مگر چونکہ یہہ قوم قدیم سے روسی حکام کو اونکے جور و ظلم کے باعث نظر حقارت دیکہتی آتی ہے اور ہمیشہ سے روسیون کے ساتھہ لڑائی جھگڑے قایم رکھتی ہے چنانچہ بارہا سیرکیشین نے روسیون کو مار کر بھگا دیا ہے جسقدر یہہ جاہل ہین اسیقدر لڑاکے اور بہادر بہی ہین جیسا کہ انکے سردار **ساملِ پاشا**

تصویر مرد سرکیشین

جسطرح قوم سرکیشین وحشت اور جہالت مین مشہور ہے اوسی
طرح قوم باشی بوزق بہی پہاڑی قوم اور سخت لڑاکو
پہلے درجہ کی بہادر اور شجاع رعایا عثمانیہ مین سے
ہے اور بے شمار فوج دولت علیہ مین بہرتی ہے
جسطرح سے ہندوستان مین سرکار دولتمدار
انگریزی کی عملداری سے پہلے پنجاب مین
رنجیت سنگہ (خالصہ) کی
فوج کے آگے آگے اکالی
سکہ نہنگ گردہ (یہ بہی نانک پنتہی
رکہہ ہوتے ہین مگر بظاہر تارک الدنیا
سوکر نیلے کپڑے پہنے ہین اور نہایت متعصب
آگے ہوتے ہین سر کے بالون مین
آہنی چکر اور جہری اور بڑا ساسونہ خواہ
ترسول ہر دم اپنے ساتہ رکہتے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے
زمانہ مین لڑائی کی لوٹ اور خون ان لوگون کے ما نند تھے) واہ گرو دا خالصہ
بول واہ گرو دی فتح کہتے ہوئے جہپٹے تہے بہت مضبوط ہمہ قاموں مین گہس پڑتے تھے
بانیہ جیسے علاقہ جیپور اور جودہپور مارواڑ کے صیغہ جنگی مین ناگے فقیر

باب عالی نے براہ ترحم ان لوگون کے پرورش کے لیئے مبلغ بتیس لاکھہ
روپیہ خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا اور ممالک ترکی کے مختلف حصون مین
آباد ہونے کی اجازت بخشی - باوجود اس خستہ حالی کے یہہ لوگ ملک ترکی
مین آباد ہونے ہی پھر نہ بگڑ گئے اور وہی سابقہ وحشت انمین اب تلک چلی
جاتی ہے قتل وغارت گری انکا قدیم پیشہ ہے اگرچہ ہمیشہ سے یہہ قوم
جاہل کہلاتے رہی مگر جوانمردی اور شجاعت مین اپنا ثانی نہین رکھتے
خوبصورتی اور نزاکت انکی گہر کے غلام مین خصوصاً عورتین ان کے یہان کی
لمبے بالون والی ایسی خوبصورت ہوتی ہین کہ انسان کو دیکہکر غش آجاے
اسی لیئے ترکون نے اس قوم کی عورتون کو اپنے حرمون مین داخل کیا ہے
چنانچہ خاص حضرت سلطان المعظم کے حرمون مین سرکیشین عورتین
موجود ہین ان کے سواے کوئی عالی خاندان ترک ایسا نہین جسکے
گہر مین دو ایک سرکیشین باندیان نہون ترک لوگ انکو اکثر مول
خریدکر اپنے خدمت مین رکہتے ہین اور بڑے بڑے رئیس روساء
سرکیشیا کے یہان (حالانکہ اونکا مذہب عیسائی ہے) اپنی
شادیان کرتے ہین - اس قوم کی عورت مرد لمبے تڑنگے نازک
اندام خوبرو ہوتے ہین اور جنگجو اور چالاکی وشہسواری
وشکار وغیرہ انکا خاص پیشہ ہے - یہان ہم اپنے کتاب کے پڑہنے
[illegible] دکہلاتے ہین -

باشی بوزق سپاہیون کی تصویر ذیل مین ہے -

دیکھو نمبر ۲

القصہ جب حضرت سلطان عبد العزیز خان نے جنرل اغناٹف سفیر روس کی صلاح سے (جو در پردہ گورنمنٹ ترکی کا دشمن تہا) بلگیریا کے شریر عیسائیون کی بغاوت کے فرو کرنے کے واسطے کیرشین اور باشی بوزق قوم کے جاہل اور غیر قواعد دان فوج کو بلغار کی طرف روانہ ہونیکا حکم صادر فرمایا تو سر ہنری الیٹ صاحب بہادر ایلچی گورنمنٹ انگلشیہ مقیم دربار سلطانی نے بخیال دور اندیشی حضرت سلطان المعظم کو بذریعہ منع کیا اور صاحب کہدیا کہ اس وحشی فوج کو حضور بلغار کے عیسائیون سے لڑنیکو نہ بہیجین ورنہ آپکی بدنامی ہوگی - یہہ لوگ حرکات ناشایستہ کے مرتکب ہونگے پہر عیسائی تمام سلاطین یورپ سے حضور کی شکایت کرینگے پس مناسب ہے کہ قواعد دان اور مہذب فوج بہیجی جاسے مگر سلطان تو سفیر روس کے جال لا کہون کے پہندون مین پہنس کر ضعیف العقل ہو رہے تہے سر ہنری الیٹ کا کہنا نہ مانا حالانکہ صاحب ممدوح نے جو اس زمانہ کے مدبران انگریزی مین سے ہین کمال خیرخواہی کے راہ سے یہہ نیک مشورہ حضرت کو دیا تھا - سر ہنری الیٹ صاحب کے سوانحات عمری اور حالات خاندانی بہی بطور اجمال ہم یہان لکہتے ہین جن سے معلوم ہوگا کہ یہہ صاحب کس پایہ کے آدمی تہے -

حالات سر ہنری الیٹ سفیر انگریزی حاضر باش دربار استنبول

واضح ہو کہ سر ہنری الیٹ نواب منٹو واقع عملداری انگلستان کے دوسرے فرزند ہین

بہرتی ہین اور جنگ کے وقت سارے فوج سے پہلے ست رام ست رام
کے نعرے مارتے ہوئے مخالف کے دل مین گہس جاتے ہین (ان ناگون کو بہی جنگ کی الٹ
اور قتل معاف تہی) اسیطرح قوم باشی بزوق کی فوج بہی جو بالکل غیر قواعد دان
فوج ہے ہو ہو کا غل مچاتے ہوئے سب سے پہلے مخالف کی فوج پر حملہ کرتے
ہین اور بہادری کے زعم مین مخالف کے ساتھ ایسی جہالت سے پیش آتے ہین
کہ انسانیت سے بعید ہے۔ لفظ باشی بوزق ترکی لفظ ہے جسکے معنی کم زور
دماغ والا یا بیعقل کے ہین۔ بیشک قوم باشی بوزق کی بیعقلی مین کچہہ شک نہین
مگر جسقدر کم فہم ہین اوسیقدر شجیع اور جوانمرد ہین۔ نافہمی کا الزام ان کے
ذمہ عاید نہین ہوسکتا کیونکہ اول تو خود انکے افسران کو سختی کے ساتھ تعلیم
نہین دیتے۔ دوسرے آجتک سلطنت کی طرف سے بہی انکی تعلیم و تدریس مین کوشش
نہین کی گئی اسوجہ سے یہہ لوگ اپنے من مانا کام کرتے ہین۔ بارہا عین لڑائی
کے وقت نافرمانی کرچکے ہین چنانچہ جنگ کریمیا وغیرہ مین جو حرکتیں ان لوگون سے
ظہور مین آئین وہ مشہور ہین۔ ابہی ابہی مصر سے جو فوج جنرل ہکیر پاشا کی
ماتحتی مین مہدی کاذب کے مقابلہ مین سواکن کو گئی ہے اوسمین بہی چار ہزار کے
قریب باشی بوزق رنگروٹ بہرتی ہوکر گئے ہین جو سفر مین ہینچکر سرکار مصر سے
منحرف ہوگئے اور جب اونہین انگریزی افسر قواعد سکہلانے لگا تو انکار کرگئے
اسپر جنرل ولسن نے چند نافرمانون کے چوتڑون پر تمام فوج کے روبرو تازیانے
لگوائے جس سے سارے باشی بوزق ڈر کر افسرون کے حکمون کی تعمیل کرنے لگے۔

جو ۱۸۱۶ء مین پیدا ہوئے تھے اور لنڈن شہر کے مشہور و معروف کالج ایٹن مین
پوری تعلیم پائی اور اول ہی اول اپنی لیاقت و شرافت ذاتی کے باعث تاس
مینیا کے گورنر سر جان فرانکلن کے ایڈی کانگ و سکرٹری مقرر ہوئے ۔
وہانسے چند ہی روز کے بعد ترقی پاکر لنڈن کے دفتر دول خارجہ مین بھرتی ہوئے
۱۸۴۰ء سے ۱۸۴۱ء تک دفتر مذکور مین کام کرتے رہے ۱۸۴۲ء کے شروع مین
پارلیمنٹ نے اونکو دربار شہنشاہ روس مین نائب سفیر مقرر فرماکر شہر سینٹ
پیٹرس برگ کو بھیجا جہان مدتون عمدہ کام کرتے رہے ۱۸۴۸ء مین بمقام
ہیگ سفیر مقرر ہوئے پھر ۱۸۵۳ء مین دارالسلطنت اسٹریا مین
برٹش ایلچی کے عہدہ پر مامور ہوئے اور بڑے ذمہ داری کے کامون کو انجام
دیتے رہے ۱۸۵۹ء مین سرکار انگریزی نے صاحب موصوف کو شاہ وسلی
کے پاس ایک خاص پیام لیکر بھیجا جسمین کامیابی حاصل ہوئی پھر ۱۸۶۳ء مین
گورنمنٹ نے اونکو شاہ یونان کے پاس بھیجا وہان اونہون نے بہت سے معاملات
سلطنت کو جو مدتون سے اولجھے ہوئے پڑے تھے نہایت خوبی کے ساتھ سلجھایا
اوسکے بعد ۱۸۶۳ء مین بمقام مالیا اور ۱۸۶۷ء مین دربار قسطنطنیہ مین برٹش
کی طرف سے سفیر باختیار کامل مقرر ہوئے جہان ۱۸۷۶ء تک بڑی خوبی کے ساتھ
اپنے کامون کو انجام دیا - بعدہٗ پرایوی کونسل مین داخل کئے گئے جہان ۱۸۷۹ء
مین باتھ کے آرڈر آف نائٹ کا خطاب انکو سرکار سے عطا کیا گیا - انہون نے
حضرت سلطان کو بہت عمدہ صلاح دی تھی مگر حضرت نے نہ مانی - جس سے

عداوت رکھتے تھے مشہور کی ہیں تاکہ وہ تماشا دیکھیں اور بہس مین چنگاری
لگاکر دور ہو جائیں۔ چونکہ ان بے سرو پا خبروں پر انگلستان کے لوگوں کو بھی یقین آگیا تھا
لہذا لنڈن اور دیگر مقامات مین بہت سے کمیٹیان انگریزون کی مقرر ہوئیں اور
ہر جگہ کے بسنے والون نے ایک طرف تو اپنے سرکار کی خدمت مین میموریل بھیجکر
درخواستیں کین کہ اس ظلم کی جو بلغار کے عیسائیون پر ترکون نے کیا ہے سلطان سے
باز پرس کی جاوے ایک مہذب سلطنت کے آئین سے ایسے ایسے خوفناک ظلم کا سرزد
ہونا بالکل عقل انسانی کے خلاف ہے۔ دوسرے طرف انہین لوگون نے حضور سلطان المعظم
کی خدمت مین عرضیان بھیجین کہ حضور کی فوج باشی بوزوق نے بلغار کے عیسائیون
پر ترے ظلم کیا ہے اوسکی تحقیقات ضرور ہو اور ظالمون کو ضرور سزا ملے ورنہ حضور
کی سلطنت مین دھبہ آئیگا غرضکہ ہزارون عرضیان باب عالی مین بھیجین اور ادہر دولت
انگلستان نے بھی حضرت سلطان کو دوستانہ فہمائش کی کہ اس واقعہ کی
فوراً تحقیقات ہونی چاہئے کہ اصلیت کیا ہے۔ جب حضرت سلطان المعظم نے
تمام یورپ کے سلاطین اور تمام عیسائیون کے دلون کی یہ کیفیت دیکھی تو
فی الفور تحقیقات کے لئے فرمان جاری فرمایا۔ چنانچہ دولت ممدوحہ کی طرف سے
عالی جناب **بلاک بی** اور **یوان افندی** ان دونون افسرون کو
حکم ہوا کہ موقع پر پہنچکر بہت جلد تحقیقات کرین۔ کہ باشی بزوق کے ظلمون کی
افواہین کہانتک صحیح ہین جب باب عالی نے ان دونون صاحبون کو تحقیقات
مقرر فرمایا تو دولت العالیہ انگلشیہ نے مناسب سمجھا کہ اس تحقیقات مین غیر سلطنتون کا

پتھر مارے کہ اوسکا دم نکل گیا - اور اسی طرح سیکڑون ترکون کو عیسائیون نے
بیرحمی سے بلاقصور ہلاک کیا - مسٹر ہیرگ لکھتے ہین کہ جب عیسائی ہو کر اپنے
قوم عیسوی کی شرارتون کی بے روک ٹوک حلفًا ایسے گواہی دین تو مسلمانون
پر تہمت کہان رہی غرضکہ مسٹر ہیرگ اور ترکی کمشنرون نے تحقیقات کی تو عیسا
ئیونکا بیگناہ قتل ہونا اور عیسائیون کے دھڑ سرون سے جدا کرکے اور گاڑیون
پر لادکر محلون مین لیے پھرنا اور فلبہ پلس اور تاتار بازار جک کے حملون
مین مسیحی مستورات کی بے آبرو کرنا - اونکے بچون کو بیچنا - چالیس نوجوان لڑکیون
کے [illegible] ڈالنا - شہر سلی مین قید کرنا - اور ۲۵ ہزار بیگناہ عیسائیونکا
قتل ہونا - سو گرجا و مدرسہ و دیہات کا جلا دینا وغیرہ وغیرہ افواہین جو بڑے زور و
شور سے مشہور ہوئی تھین بالکل غلط تھین حتی کہ کل بارہ ہزار آدمی باغیون کے
قتل (جنہون نے فوج سلطانی کا مقابلہ کیا تھا) ہوئے تھے جسپر مسٹر ردن نے
۲ لاکھہ کی افواہ اوڑا دی بلکہ جب مسٹر الیٹ کے بدلے مین مسٹر لی آرڈ صاحب
دولت العالیہ انگلشیہ کی طرف سے قسطنطنیہ مین سفیر ہو کر آئے اور دوبارہ انہون نے
تحقیقات کی تو کل ۳ ہزار ۹ سو آدمیونکا مارا جانا ثابت ہوا انمین سے کوئی ایسا
نہ تھا جسنے دولت علیہ کے خلاف بغاوت نکی ہو - اب خیال کیجئے کہ کہان ۲ لاکھہ اور
کہان ۳ ہزار ۹ سو - یہہ ساری شرارت اون بدمعاشون کی تھین جو دولت
عثمانیہ کے دشمن تھے ان جھوٹی خبرون کے اوڑانے سے اونکا دلی مقصد یہی تھا
کہ سلطنت ترکی کو بدنام کرین اور سلاطین مسیحی کو دولت عالیہ پر گرفت کرنے کا

انعام و تمغے دئے حالانکہ سزائین دینی چاہئین چونکہ حضرت سلطان اپنی خوفناک
حالت اور مذبذب طاقت سے بخوبی واقف تھے لہذا سلاطین یورپ کا
اشارہ پاتے ہی بہت سے باشی بوزقون کو گرفتار کرکے سزائین دیدین
اور دیگر مفسدان بلغار کے جرمون کی تحقیقات کرنے کے واسطے جو عدالت
شہر فیلیپوپلس مین مقرر ہوئی تھی اوسنے بڑی محنت اور جانفشانی سے
تحقیقات فرماکر ۵ راگست سنہ ۱۸۷۶ء تک باغی مجرمین سے ساٹھ قیدیون کو
حبس دوام بعبور دریا سے شور کی سزا دی اور پچیس ملزمون کو جو بانی مبانی
فساد کے تھے پھانسی دی گئی - دو ملزم جنکو عدالت مذکورہ نے سزاے موت کا
حکم سنایا تھا بنظر ثانی مین رہا ہو گئے - اور چودہ سو باغیون کو بیقصور پاکر
عدالت موصوفہ نے صاف بری کردیا - اور ڈیڑہ سو مجرمون کو عدالت محققہ نے
شہر اوڑیانوپل وغیرہ کی لوکل عدالتون مین سونپ دیا اور ۲۵ راشخاص
ملزمون مین سے حوالات مین فوت ہوگئے - دوسو چہرانوے مجرمون کو
مختلف المیعاد کی قید ہوئی - یہہ نقشہ بلغار کے مفسدون کا ہے اسکے
علاوہ شہر اوڑیانوپل اور اوسکے پرگنہ مین سے کل بارہ سو ملزم گرفتار
کئے گئے تھے منجملہ ان کے سات مجرمون پر تو شہر اسکی زغرا کے مفسدہ کی
علت لگائی گئی تھی جو ۷ ر اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ء مین برپا ہوا تھا اور گیارہ مجرم
آخری بلوہ سنہ ۱۸۷۶ء (جبکہ بلغار مین ہنگامہ ہوا تھا) کے ملزم قرار دئے گئے تھے
ان سبکو سزاے موت دی گئی باقی ستتر ملزمون کے سوا جنکو ایک برس سے

موقع ملے - قصہ کوتہ دو تین مرتبہ انگلش ہنون نے تحقیقات کی تو یہی معلوم
ہوا کہ ۳ ہزار ۲۹ بلگیرین تو قتل ہوئے اور ۴ ہزار سے کم زخمی تھے حالانکہ
جہوٹھے بدمعاشون نے مجروحون کی تعداد بہی ۳ لاکھہ بیان کیئے تھے -
الغرض دولت علیہ کے دشمنون کی قلعی کہل گئی اور انکی دروغ گوئی اور
شرارت سبکو معلوم ہو گئی کمشنرون نے رپورٹ مرتب کرکے لارڈ ڈربی
صاحب کے پاس بہیجی جو انگلستان کے وزیر اعظم تھے اور جنہون نے اس
تحقیقات کے لیئے نہایت سرگرمی ظاہر کی تہی - جب کمشنرون کی یہہ رپورٹ
شائع ہوئی تو عیسائیان بلغاریہ کے حامی اپنا سا موہنہ لیکر رہگئے -
اس موقع پر ایک اور غلطی دولت عثمانیہ سے ہوئی جس سے مخالفون نے پہر یکبارگی تحقیق کا
طومار باندہنا شروع کیا وہ یہہ کہ جن باشی بوزق کے افسرون پر تمام سلاطین
یورپ نے بلغاریہ مین ظلم کرنیکا الزام لگایا تہا انکو بصلہ کارگذاری خصوصاً باب
عالی نے انعام اور تمغے عطا فرمائے حالانکہ سلاطین یورپ انکو سزائین
دلانا چاہتے تھے جب افسران مذکور کی توقیر بڑہائی تو سلاطین یورپ نے
حضرت سلطان المعظم پر زور ڈالا اور درخواست کی کہ اوّل تو آپ نے
غیر قواعد دان اور نامہذب فوج کو عیسائیون کے بلوہ فرو کرنیکو بہیجا
جنہون نے وہان سخت ظلم کے (گو تحقیقات مین ان ظلمون کا ذرا بہی ثبوت
نہین پہونچا تو بہی سلاطین عیسوی اپنی ہی بڑہا رہے ہی گی) اور پھر یہ کارروائی
آپکی سب سلاطین مسیحی کو ناخوش کرنے والی ہے کہ آپ نے اون لوگونکو

کہ کیا کیجئے یہہ تو غیروں ہی کی فکر میں تہے یہان خاص اپنے ہی انکی فکر مین ہوئی اور کیونکر نہوتے ترکی سلطنت کے لیئے وہ نامبارک زمانہ ہی منحوس ہتا۔ خزانے خالی پڑے تھے تمام ملک مین بغاوت عظیم پہیلی ہوی تھی۔سلاطین غیر خصوصًا جرمن۔روس۔اسٹریا بہت جلد ترکی ملک کے حصہ کرنے کی (جسکی صلاح چند روز پہلے برلن مین تینون نے کرلی تھی) اشتیاق مین اس طرح سے تاک لگائے بیٹھے تھے جسطرح بہیڑیا بکری یا بہیڑ پر تاک لگاتا ہے۔ایک طرف تو یہہ باتین ہو رہی تہین۔دوسری جانب باشندگان قسطنطنیہ خصوصًا اوس معزز گروہ کو جو صوفتہ کے نام سے مشہور ہے اور اپنے آپکو بجاے حضرت شیخ الاسلام دین محمدی کا محافظ سمجہتا ہے یہہ خیال ہوا کہ ہماری سلطان اور اونکے وزرا آجکل جو کارروائیان کرتے ہین وہ سب کسی دوسری سلطنت کے کہنے سننے سے ہوتی ہین جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ ہمارا ملک برباد ہوا جاتا ہے اور عجب نہین کہ کوئی دن مین وہی سلطنتین جو سلطان المعظم سے دوستی کی آڑ مین علانیہ دشمنی کے کام کراتے ہین موقع پاکر مملکت ترک کو دبا لینے کا قصد کرین۔یہہ شبہہ ان لوگون کو اسوجہ سے ہوا کہ اون دنون حضرت سلطان نے عیسائیوں کے ساتہہ بہت سی رعایتین کی تہین جو سلاطین سابق کے عہد کبہی نہین ہوئی تہین اور چونکہ دربار سلطانی مین علانیہ جنرل اغناٹف سفیر روس کی چالاکیان غالب دیکہی جاتی تہین لہذا اور بہی خیال لوگون کو ہوا۔

لیکر دایم الحبس تک کی سزائین دی گئین ہتین سب رہا کیے گیے - عدالت مذکورہ مین قوم ترک اور بلغاری اور ارمنی اور گرگ اور یہودی پانچون گروہ کے جج دولت علیہ نے مقرر فرمائی ہتی تاکہ آیندہ کوئی مخالف نکتہ چینی نکرے

فصل سیوم

قسطنطنیہ کا مذہبی گروہ صوفتہ اور اوسکی کارروائی

ہم پیشتر لکھہ چکے ہین کہ جب آدمی کے دن برے آتے ہین اپنے بیگانے بن جاتے ہین اور بھلائی کرتے ہوئے برائی نصیب ہوتی ہے - لاکھہ تدبیرین کرو ایک پیش نہین جاتی سچ ہے کہ تقدیر کے مقابل کچھ نہین کر سکتے رفو - سوزن تدبیر کو ساری عمر سیتے رہے - اوس زمانہ مین جسکا راقم نے اوپر بیان کیا ہے گو کہ سلطان عبدالعزیزخان آرام طلب - ضعیف العقل - فضول خرچ - ڈرپوک روسی سفیر جنرل اغناتیف کی چکنی چپڑی باتون کے عاشق ترکی خزانہ کی ابتری کو دیکھکر خائف اور ایسے ہی بہت سے مضمون مین گرفتار تھے تو بھی اونپر کوئی الزام نہین لگا سکتا کیونکہ وہ رات دن ایسی تجویزون مین بھی مصروف رہتے تھے جن سے سلطنت سنبھل جاے اور چارون طرف سے جو طوفان اوٹھتے ہین ٹلجائین مگر شدنی امر جو پیش آنے والا تھا اس لیے جو کام کرتے تھے اوسکا نتیجہ برعکس ظاہر ہوتا تھا - بیچارے حیران تھے

اگر دینی علم حاصل کرنے کے لیئے جمع ہوتے ہین یہی سب ملکر صوفتہ کہلاتے ہین
یہہ لوگ ابتدا ہی سے دنیاوی امور کی بہت کم پرواہ رکھتے ہین اول
ہی سے استنبول کے مختلف مدرسون مین داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل
کرتے ہین اور بعد تکمیل تدریس دستار فضیلت پا کر معلم مقرر ہوتے ہین
جب انکی لیاقت اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے تو حضرت شیخ اسلام کیطرف سے
تمام پاس شدہ معلمون کو سند ملتی ہے جسکی اعتبار پر اس گروہ کے لوگ
ممالک عثمانیکی مجلس لیٹو کونسل مین (جہان شرع محمدی کے رو سے قوانین
مرتب ہوتے ہین) داخل کیئے جاتے ہین اور بہتیرے مفتی اور قاضی مقرر
ہو کر شرع کے مطابق فیصلے کرتے ہین - اکثر تعلیم و تدریس کے عہدے پاتے
ہین طلبا کا امتحان یہی لوگ لیکر اونکو انعام و اسناد دیتے ہین - ترکی
عملداری مین اس فرقہ کی بہت بڑی عزت کی جاتی ہے حتی کہ فوجی قوانین سے
بھی یہہ گروہ مستثنی کر دیا گیا ہے حالانکہ اور ہر قسم کے مسلمانون پر قانون
مذکور عاید ہو سکتا ہے اس گروہ مین ذات یا خاندان کی خصوصیت نہین
بلکہ علم کی وجہ سے ہر شخص کو خواہ وہ کسی ذات کا ہو یہہ اعزاز حاصل
ہو سکتا ہے - اس گروہ کے لوگ قسطنطنیہ مین کثرت سے ہین - اور
سب کے سب سچے مسلمان ہونیکے علاوہ متقی پرہیزگار اور نفس کش اور شرع کے
نہایت درجہ پابند ہوتے ہین قومی خیر خواہی اور وطن کی بہبودی مین
انکی برابری کوئی نہین کر سکتا اسی لیئے قسطنطنیہ ہی مین نہین بلکہ تمام

کیونکہ روسیہ کے دہوکہ بازی سے ترک اول ہی ڈرے ہوئے تہے
چنانچہ سنہ ۱۸۳۳ع مین بعہد سلطان محمود خان ثانی زار روس نے اسکیا
اسکیلسی کے عہدنامہ کے روسے سلطان مذکور کو بیشمار فوج سے
مدد دینے کا وعدہ کیا تہا مگر وقت پر صاف مکر گیا۔ (جیسا کہ امیر شیر علیخان
والئی کابل سابق کو سرکار انگریزی سے جنگ کرنیکے لیئے ۳۰ ہزار فوج دینے کا ۱۸۷۸ع مین جہوٹہا وعدہ کرکے)
اور سلطان محمود خان کو پشیمان ہونا پڑا ۔ اسی طرح جنرل اغنالف کے جہوٹے وعدون
نے عبدالعزیز خان کو بیوقوف بنالیا تہا جسکی اطلاع بہت جلد فرقہ صوفتہ
کو ہوگئی اور وہ ایک لخت سلطان موصوف سے ناراض ہوگیا۔ جنرل
مذکور نے حضرت سلطان کو یہانتک یقین دلایا تہا کہ بالگیریا کے باغیون کو
سزا دینے کے لیئے شہنشاہ روس اپنی فوج کو آپکی مدد کے لیئے بہیجنے والے ہین
حالانکہ خود روسیون نے ہی یہہ بلوہ کرایا تہا - پہر یہہ خبر بہی اونہین دنون
مین اوڑی تہی کہ روسی بحری فوج کا بیڑا عنقریب دریائے باسفورس کی
طرف آنے والا ہی ایسے ایسے خبرون کو سنکر باشندگان قسطنطنیہ نہایت
بیچین تہے اور روز طرح طرح کی تجویزین کرتے تہے - آخرکار فرقہ صوفتہ نے
سلطنت کے امور مین مداخلت کرنیکا بیڑہ اوٹہایا۔ متفق ہوکر کام چلایا۔

کیفیت فرقہ صوفتہ

واضح ہو کہ قسطنطنیہ بلکہ تمام ممالک ترک مین گروہ صوفتہ نہایت معزز
خیال کیا جاتا ہے اصل مین یہہ گروہ طالب العلمونکا ہے جو دور دور سے

مامور ہوتے ہی اوّل یہہ درخواستین سلطان المعظم کے حضور مین
پیش کین کہ سب سے پہلے قانون مرتبہ مدحت پاشا کو جو محمود پاشا
سابق وزیر اعظم کے عہد مین دسمبر کے مہینہ تک وزیرون کے جلسہ مین
شریک تھے تمام مملکت عثمانیہ مین رائج کیا جاے **دوسرے**
حضور کے رشتہ دارون کی جو لمبی چوڑی تنخواہین مقرر ہین اونمین کامل
تخفیف ہوتا کہ خزانہ ترکی کو تقویت پہونچے **تیسرے** حضور روس
منحوس کی دوستی سے جو حقیقت مین زہر قاتل ہے کنارہ کشی اختیار فرماکر
انگلستان سے جو سچا اور راست باز دوست ہے اتحاد قایم رکھین
چوتھے ایک خاص قانون اس قسم کا مرتب کیا جاے جسکی رو سے
اختیارات سلطانی اور اونکی اور عدالتہاے ماتحت مین تمیز ہوسکے -
ظاہر ہے کہ وزیر محمد رشید پاشا موصوف کی یہہ تدبیرین نہایت عمدہ
اور مدبرانہ تہین مگر حضرت سلطان المعظم نے انکی طرف ذرا بھی توجہ
نہین فرمائی - ناچار ہوکر جماعت وزرا نے بہت سے صلاح و مشورت کے
بعد آپسمین اتفاق کیا اور سب نے نہایت زور شور سے کہا کہ ایک شخص کی
بیہودہ خواہشون کی وجہ سے جو اوسکے کم فہمی کے باعث پیدا ہوتی ہین
سلطنت کو خراب کرنا لازم نہین ہے اور ایسے وقت مین جبکہ ہم
خوب جانتے ہین کہ والی اس سلطنت کا جو ہمارا اسر غنہ ہے اپنی
ہٹ دہرمی اور نادانی کے باعث سلطنت کو بربادی کے سمندر مین

ممالک ترکی مین ان لوگون کی عزت کی جاتی ہے - یہہ لوگ معاملات
سلطنت مین شرع محمدی کے رو سے مداخلت کرنے کا اختیار کامل
رکھتے ہین اور باہمی نفاق اور اون امور سے جو قومی مضبوطی کو صدمہ
پہونچاسے نہایت ناپسند کرتے ہین اگر دینی نظر سے دیکھا جاسے تو یہہ
گروہ سلطنت کا گویا حامی اور مددگار ہے المختصر جب گروہ صوفتہ نے
علانیہ سلطان عبدالعزیز خان کو روسیون کے پھندے مین پھنسا
ہوا دیکھا اور روز بروز سلطنت کی حالت ابتر ہوتے پائی تو متفق ہو کر
۸ رمئی ۱۸۷۶ء کو ایک بہت بڑی کمیٹی ان لوگون کی ہوئی جسمین تمام
استنبول کے صوفتہ شریک تھے بہت بحث کے بعد سبکی یہہ راسے
قرار پائی کہ سلطنت کے عمدہ انتظام ہونے کے لیئے فی الحال حضرت
سلطان المعظم سے تبدل وزرا کی درخواست کیجاسے - یعنے وزرا سابق
کو بالکل علیحدہ کر کے اونکی جگہہ نئیے وزیر بہرتی ہون جو سلطنت عثمانیہ کے
قدیم خیرخواہ اور تجربہ کار خیرخواہ ہون - چنانچہ فوراً درخواست تیار
کی گئی جسپر کل صوفتہ کے دستخط تھے جب یہہ درخواست سلطان
عبدالعزیز خان کے حضور مین پیش ہوئی تو اونہون نے اوسیوقت
بموجب درخواست فرقہ صوفتہ دولتمآب محمود پاشا
سابق وزیر اعظم کو معزول فرما کر دولتماب محمد رشید پاشا
کو اونکی جگہہ مقرر کیا - محمد رشید پاشا نے عہدہ وزارت پر

رہے ہین (تواریخ گواہ ہے) خاص کر قسطنطنیہ مین یہہ امر نیا نہین تہا بلکہ
بار ہا سلطانون پر ایسا ہی وقت پڑا ہے حتی کہ کئی سلطان شہید بہی
ہو چکے ہین (چنانچہ سلطان عثمان خان اول فاتح و بانی سلطنت
ترک سے لیکر عبد الحمید خان سلطان حال خلد اللہ ملکہ تک کے حالات آیندہ
اسی کتاب مین موقع مناسب پر لکہونگا اون سے ناظرین کو بخوبی معلوم
ہو جائیگا) ترکون مین جو سچے مسلمان اور شرع محمدی کے پابند ہین
سلطان کو خلیفہ وقت سمجہا جاتا ہے اور اونکو مذہبی عشق و اعتقاد
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین تصور کرتے ہین مگر یہہ مرتبہ
سلطان کا ترکون کی نظرون مین اوسیوقت تک ہے جب تک سلطان
عام رعایا کی صلاح کے پابند خصوصاً شرع شریف کے مطیع رہین اور
متقی اور پرہیزگار رہکر اپنی رعایا اور ملک کی بہبودی کا خیال رکہین
جبروز سلطان ان ضروری باتون سے گریز کرتے ہین اوسیروز ترک
اونکو بد دین اور اپنی سلطنت کا دشمن سمجہنے لگتے ہین کیونکہ سلطان کو
اپنی شریعت کے قانون کا مخالف پاتے ہین - اور جب یہہ حالت
ہوتی ہے تو سلطان کا رعیت کے سامنے کچہہ زور نہین چلتا - کیونکہ
رعایا سلطان کو ظالم اور شرع محمدی کے خلاف حرکات کرنیکی
حالت مین اپنے سے بہی بدتر تصور کرتی ہے - دوسری سلطنتون کی
مانند خاندانی شرافت پر لحاظ کرکے سلطان کو خدا نہین سمجہتی

دلوانا چاہتا ہے اور اپنے غور کے روبرو جو سلطنت کے لیئے ظاہر
مضرت کسی کی نیک صلاح کو ہیں مانتا تو ہمپر لازم ہے کہ ایک آدمی کی
نفسانیت کے باعث تمام بندگان خدا کو ورطہ تباہی مین نہ پہنچنے دین
اور ایسی تدبیر کرین جس سے اس سلطنت عظمی کی بزرگی مین فرق نہ آنے
اس شورہ مین دولت مآب مدحت پاشا بہی شریک تھے جو سابق جلسہ
وزراے کے ایک مدبر صلاح کار رہبر خیال کیئے جاتے تھے - مدحت پاشا کی
تما جس راے اول ہی سے یہہ تھی کہ سلطان عبد العزیز خان کو معزول کیا
جاے جب تک یہہ تخت سے اوتارے نجائینگے اس سلطنت کا انتظام نہوگا
اس راے پر آخر کار سارے وزیرونکی یہی صلاح ہوئی کیونکہ ہر ایک کا یہی
خیال تہا کہ جب تک سلطان عبد العزیز خان جو عمدہ انتظام مین بہسانجی
مارتے ہین معزول نہ کیئے جائین تب تک دولت عثمانیہ کے سر سے ہر موجود
آفات کا ٹلنا ناممکن ہے - القصّہ سبنے اس راے پر اتفاق کیا اور جیسکے پیچھے
اس کام کے انجام دہی کے واسطے ۳۰ رمئی ۱۸۷۶ء کو ساڑہے بارہ بجے
دن کا وقت مقرر ہوا - اس کتاب کے پڑھنے والے غالباً اپنے
دلعون مین خیال کرینگے کہ اتنے بڑے شہنشاہ کو اوسکے ملازمون کا گروہ
اکیبارگی کیونکر تخت سے اوتار سکتا ہے اور وہ لوگ ایسا کیا زور
رکھتے تھے جنہون نے جھٹ پٹ سلطان کے معزولی کرنیکی تجویز کو پاس
کردیا - اسکا جواب یہہ ہے کہ اکثر سلطنتون مین ایسے واقعات ظاہر ہوتے

تب دوبارہ سلطان نے تاکیدی حکم اونکے طلبی کا جاری فرمایا اور نہایت خفگی کا اظہار کیا - تب تو وزیر حربیے تمام وزرا اور جناب مولانا شیخ الاسلام مولوی عبداللہ صاحب کو اوارہ حرب مین بلاکر مشورہ کیا اور سلطان المعظم کے خفا ہونے اور خود کو دوبارہ طلب کرنے کی اطلاع بھی سبکو دی - اوسوقت سکامل پانچ گھنٹون کے مشورہ کے بعد مگر سبکی یہی راے ٹھہری کہ جو صلاح بیشتر قرار پائی ہے (یعنے سلطان کو تخت سے اوتار دینے کی) وہی قایم رہی اور اس کار روائی مین تامل اور پہلوتہی کرنا نچاہیئے - تب تو حضرت شیخ الاسلام نے مفصلہ ذیل فتوی لکھکر اپنے مہر خاص سے مزین فرمایا - جسکا ترجمہ یہہ ہے -

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین ہتین اس بارہ مین کہ ایک شخص سلطان ایک قوم اور ملک کا ہے اور اوسپر پابندی شرع شریف کی اور رعایا برایا اور اپنی خاندان اور قوم کی بہبودی لازم ہے مگر وہ نفسانی خواہشون مین اسقدر مبتلا ہوگیا ہے کہ نہ تو اپنے خاندان نہ قوم کی عزت کا خیال رکھتا ہے نہ شرع شریف کا پابند ہے بلکہ دیدہ و دانستہ ان تمام امور کو ترک کرکے ایسے باتون مین مبتلا رہتا ہے جن سے آخر کار سلطنت اور قومی اعزاز مین زوال کا اندیشہ ہونے کے علاوہ شرع شریف کی ہتک ہوتی ہے پس ایسا شخص قوم اور محافظان اوس سلطنت ترکی کی طرف سے معزول کردینے کے لایق ہے یا نہین اور اوسکو قوم اپنا بادشاہ اور سرغنہ سمجھہ سکتی ہے یا نہین - بینوا وتوجروا - الجواب ایسا آدمی سلطان یا قوم کا سرغنہ ہونے کے لایق نہین

ایک بندہ گنہگار خیال کرتی ہے - اور سلطان بھی جو ایسے خوفناک حالتین گرفتار ہون او سوقت رعایا کے مقابلہ کا خیال نہین کرتے بلکہ اپنی حرکات ناشائستہ پر غور فرمانیکے بعد یہ کہکر کہ "مردہ بدست زندہ" خاموش رہتے ہین - ہان بعض سلطانون نے جو اپنی فوج کے دست ہو گئے ہین قوہ کے بہروسہ پر رعایا کے ایسے مشورون کا انسداد بھی کیا ہے اور اپنے برا چاہنے والون کو فوراً سخت سزائین دی ہین جیسا کہ آگے بیان کیا جائیگا مگر بیچارے عبدالعزیز خان سے خوش ہی کون تھا جسکی امداد کے بہروسہ پر وہ کچھہ اکڑفون کرتے - فوج عثمانیہ کو انکے عہد مین کچھہ بھی ترقی نہین ہوئی حتی کہ سالہا سال کی تنخواہین فوج کی چڑہی ہوئی تہین اور تمام فوج ان سے ناراض تھے - اور وزیر سے تو ہمیشہ حضرت کی ان بن ہی رہی پہر بھلا انکا حامی ہوتا کون ہوتا - الغرض سلطان موصوف کا علانیہ یا خفیہ کوئی غمخوار اور حمایتی نہ تہا اکیلے رہگئے تھے اسی لیئے اونکو رات دن تشویش کا سامہنا رہتا تہا - ۲۹ مئی کی رات کو ۱۰ بجے ایک مصاحب خاص نے حضرت کو وزرا کے مشورہ کی جو انکے نسبت ہو چکا تہا اطلاع دی جسکو سنکر سلطان نہایت گہبرائے کیونکہ اس اطلاع کی رو سے فقط یہی ایک رات اونکی حکمرانی کی باقی رہگئی تہی اور فی الفور دولتمآب حسن عونی پاشا وزیر صیغہ ملٹری کو طلب کیا مگر وزیر موصوف نہ آئے بیماریکا بہانہ کردیا

وزیران سلطنت اور ارکان دولت و شیخ الاسلام وغیرہ اگرچہ تمام رات جاگتے رہے تھے مگر پھر اونہیں نیند کب آنے لگی تھی گھر پہ پہونچکر نماز پڑہی قہوہ پیا گیا کہ اتنے ہی مین ۳۰ تاریخ مئی کا سورج تمتماتا ہوا مشرق کے طرف سے برآمد ہوا گویا سلطان عبدالعزیز خان بیچارے کے لیئے قیامت کا دن تہا دن نکلتے ہی وزرا و ارکان دولت نے تیاریان شروع کر دین جسطرح سے قیامت کے دن داروغہ دوزخ کے حکم سے آتشین گرز لیکر عذاب کے فرشتے گنہگارون کو گھیر لینگے اوسی طرح عبدالعزیز خان کو سلطانی فوج نے چارون طرف سے آگھیرا - سب سے پہلے دولت ماب حسن عیونی پاشا کے حکم سے ردیف پاشا کمانڈر انچیف افواج سلطانی نے عبدالعزیز خان کے محل واقع دولما باغچہ کا محاصرہ خشکی کی طرف سے کرلیا - دوسری جانب دریاے باسفورس میں جنگی جہازون نے جنکے کپتان دولتلو احمد قیصرلی پاشا سپہ سالار افواج بحری موجود تھے محل کو آگھیرا - اسکے بعد احمد قیصرلی پاشا مسعودی نامی اگبوٹ پر سوار ہو کر جسکو چند روز پہلے سلطان عبدالعزیز خان نے اپنے واسطے تیار کرایا تہا محل سلطانی میں داخل ہوئے تاکہ شہزادہ مراد خان کو جنہیں تخت پر بٹھلانے کے واسطے مقرر کیا تہا لائین مگر وہان یہہ دقت پیش آئی کہ سلطان عبدالعزیز خان نے مراد خان کو معلوم کیا چٹھی پڑھائی جسکی باعث مراد خان محل مین چھپ گیئے اور باہر آنے سے انکار کیا - جب دولت ماب حسن عیونی پاشا کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر

قوم اور مدبران سلطنت پر فرض ہے کہ ایسے آدمی کو فی الفور تخت سے اوتار دین ورنہ
گناہ نا اتفاقی کا اون کے ذمہ عاید ہوگا فقط العبد خادم شرع شریف سید عبداللہ
شیخ الاسلام استنبول - ۲۹ رمئی سنہ ۱۸۷۶ء اس فتوے کی نقل راقم کتاب کے
پاس خاص قسطنطنیہ سے اپنے رشتہ دار افسر پولیس کے معرفت پہونچی ہتی جسپر
گیارہ سو بہتر ۱۱۷۲ علما اور مفتیون کے دستخط ہین - یہہ فتوی عربی اور ترکی
دونون زبانون مین لکہا گیا ہے جو ایک خاکسار کے پاس رکہا ہے - یہہ کار
روائی ۷ بجے رات سے ۳ بجے رات تک مقام ادارہ حرب مین ہوتی
رہی اور شباشب تمام علمار قسطنطنیہ کے دستخط اس فتوی پر کرائی گئے
وزرانے اسی فتوی کو بسر و چشم منظور کیا اور اوس کے ساتہ اپنی طرف سے
ایک یادداشت لکہی جسکا خلاصہ یہہ تہا کہ ہم جلسہ وزرا کے ممبر جنکے دستخط
ذیل مین ہین سلطنت کو آفتون سے بچانے اور شرع محمدی اور اپنی قوم کی
عزت قایم رکہنے کے واسطے اس فتوے کو قبول کرتے ہین - اسکے بعد دیر تک
وزیرون مین یہہ بحث رہی کہ سلطان عبدالعزیز خان کی جگہہ کس کو تخت
پر بٹھلایا جاوے - بہت سے دلیلون کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے دوسرا
فتوا لکہا جسمین سلطان عبدالمجید خان مرحوم کے بڑے بیٹے مراد خان کو
مستحق قرار دیا گیا اس فتوے کو بہی کل وزرا و ارکان دولت نے اسیوقت
منظور فرما کر دستخط کردی اور عین ساڑہے چار بجے جلسہ برخاست ہوا -

سلطان عبدالعزیز خان کے معزول کرنیکی کیفیت

نظر آتا تہا - صبا کے عیوض جہکڑ چل رہا تہا - ہزاروں من خاک اوڑتی تہی
شہر مین ہر طرف سناٹا تہا - طرح طرح کی افواہین سنی جاتی ہتین - لوگ جا
بجا کانا پہوسی کرتے تہے - ہر خورد و کلان کے چہرون پر اوداسی چہائی
ہوئی تہی - وجہ یہہ کہ رعایا مین سے کوئی اس تغیر و تبدل کو ایسے نازک وقت
مین پسند نہین کرتا تہا - المختصر جب سلطان عبد العزیز خان کو اس واقعہ کی
خبر ملی تو وہ بہت گہبرائے اور حیرت کے دریا مین ڈوب گئے اور یہان تک اونکے
دل نے خوف چہایا کہ محلون کے اندر جا چہپے اوسیوقت ردیف پاشا چند نامی
افسرون اور سپاہیون کو ساتہہ لیکر عبد العزیز خان کے محل مین گئے اور ملاقات
کا پیغام لیجانیکے لئے حضوریون سے کہا خواجہ سراؤن نے جو وہان کہڑے
تہے بڑا غل و شور مچایا اور ردیف پاشا سے لڑنیکو تیار ہوگئے مگر ردیف پاشا
نے اون سبکو گرفتار کرکے حراست مین کر دیا جس سے ڈر کے مارے وہ چپ
رہے ہبدہ سلطان عبد العزیز خان کو پاشا مذکور نے باہر طلب کیا مگر وہ انکار
کر گئے ناچار ردیف پاشا نے کہلا بہیجا کہ اگر آپ باہر تشریف نہ لائینگے تو مجبوراً
ہمکو محل کے اندر مع آدمیون سمیت زنانہ مین گہسنا پڑیگا اور اس صورت مین
جو ابرو ریزی حرم ہاے محترم کی ہوگی اوسکے ذمہ دار آپ ہونگے -
یہہ ناجائز اور کریہہ پیام سنکر عبد العزیز خان آبدیدہ ہوے اور طوعاً
و کرہاً اپنے والدہ مکرمہ کے ساتہہ باہر آئے - ردیف پاشا نے اوسوقت حضرت
کے روبرو کہڑے ہوکر شیخ الاسلام کا فتوی سنایا اور تمام وزرا کے محضر کا

معدودے ترپ سواران فوراً مراد خان کے محل مین پہونچے اور خدمتگارون نے کہا کہ جلد شہزادہ کو باہر لاؤ اوسوقت شہزادہ مراد اپنے خوابگاہ مین سوئے تھے خدمتگار وہین پہونچے اور زبردستی سمجھا بجھا کر حسن عیونی کے پاس لائے پاشا موصوف نے وہان شہزادہ سے کوئی کلام نہین کیا بلکہ جسطرح برآمد ہوئے تھے اوسیطرح اونکو اپنے ساتھہ لیکر ادارۂ حرب مین آئے جہان ترک اور عیسائی یہودی وغیرہ ہر قوم وملت کے سرگروہ تخمیناً چھہ سو ۶۰۰ کے موجود تھے۔ وہان پہنچکر شریف اعظم عبدالمطب کے روبرو تخت پر شہزادہ مراد کو بٹھلایا اور تمام رسومات اناقاتا مین ادا کی گئین اور بہت بڑی جلوس کے ساتھہ سلطان مراد خان کو جنکا لقب مراد خان پنجم رکھا گیا ادارہ حرب سے باہر لائے۔ اوسوقت کی تصویر بھی قابل دیدنی ہے

دیکھو تصویر نمبر ۲

دوسرے روز صبح کو ۶ بجے کے قریب ایکسو ایک ضرب توپ کی سلامی سر کی گئی اور نئے سلطان کی تخت نشینی کی خوشی مین ادارہ حرب کے بلند مینار پر نشان اوڑائے گئے اور تمام ارکان سلطنت اور سفیران سلاطین غیر حاضر باش استنبول کو اس تغیر وتبدل کی اطلاع بذریعہ تار برقی دی گئی اس نئے تبدل وتغیر نے جو نئے صبح باشندگان قسطنطنیہ کو دکھلائی تھی وہ خوشی کی صبح نہ تھی جیسا کہ ایسے موقع پر ہوا کرتی ہے بلکہ یہہ حد بد صبح نہایت غمگین صورت مین ظاہر ہوئی۔ آسمان پھیکے اور کالے بادلون سے سیاہ

بہر کرمبوے کہ اگر مجھے یہہ خبر ہوتی کہ مراد اوس قسم کا پودہ ہے تو مین پہلے ہی اوسکی
جڑ مین زہر کا پانی دیتا جس سے وہ بڑھنے ہی نہ پاتا - پہر سلطان موصوف نے اپنی
گذشتہ کارروائیون پر افسوس کیا اور خاضرین سے بلجاجت درخواست
کی کہ مجھے معزول مت کرو مین تمہاری خواہش کے مطابق سلطنت کے عمدہ
انتظام کرونگا مگر وہان کون سنتا تہا اسوجہ سے کہ عبدالعزیز خان کے تمام
اختیارات سلطانی سلب ہو چکے تھے کسینے اون کے باتون کا خیال بہی نہین
کیا بلکہ فی الفور کشتی مین قیدیون کی طرح سوار کرا کر توپقپو مین پہونچا دیا
جہان وہ ایک شاہی قیدی کے مانند رہنے لگے - یہان ہم اوسوقت کی تصویر
دکہلاتے ہین جبکہ سلطان عبدالعزیز خان کو کشتی مین بٹھلا کر توپقپو کو لیگئے تھے

دیکہو تصویر نمبر ۴

نیئے سلطان مراد خان کے حالات

سلطان عبدالمجید خان برادر کلان سلطان عبدالعزیز خان کی چودہ ۱۴ بیٹے
اور بیٹیان تہین اونمین سے ایک سلطان مراد خان ہین - اگرچہ شرع اسلام کی
رو سے پہلے ہی جبکہ سلطان عبدالمجید خان کا انتقال ہوا سلطان مراد ہی تخت
نشینی کے مستحق تھے جو سب سے بڑے بیٹے عبدالمجید خان کے تھے مگر عبدالعزیز خان
نے ارکان دولت سے ملکر مراد خان کی حق تلفی کی اور خود اپنے بڑے بہائی
کی جگہہ تخت نشین ہوگئے - خیر یہان تک بہی جو کچھہ ہوا سو ہوا مگر عبدالعزیز
خان آئندہ بہی مراد خان بلکہ اولاد عبدالمجید خان بہر کو محروم رکھکر اپنے

خلاصہ بیان کیا اور کہا کہ آپ تخت سلطنت سے بصلاح ارکان دولت اوتارے گیٔے اور آپکی سلطنت کی میعاد ختم ہو چکی اب اس قصر کو آپ خالی کردین - یہہ سنکر عبدالعزیز خان غصہ مین بھر گیٔے اور لال ہو کر کہا کہ تو جھوٹا ہے - بکتا ہے اسکا جواب ردیف پاشا نے بھی سختی ہی کے ساتھ دیا اور کہا کہ بھلا آپ دریچے سے منہ نکال کر تو دیکھیے کہ آپکے محل کے گرد کیا ہو رہا ہے جوہین سلطان عبدالعزیز خان نے جہانک کر دیکھا تو اپنے محل کو خشکی اور تری دونون جانب سے محاصرہ مین پایا تب تو سلطان کو یقین کامل اپنی معزولی کا ہوگیا - اور چہرہ پر مردنی چھاگئی خون خشک ہو گیا - پاؤن تلے کی زمین نکل گئی دیر تک سکتہ کے عالم مین کچھہ سوچتے رہے آخر الامر غصہ فرو ہوا اور نہایت عاجزی اور غریبی سے ردیف پاشا کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرنے لگے ردیف پاشا نے عرض کیا کہ حضور اپنے خیر چاہتے ہین تو فی الفور اس قصر شہنشاہی کو خالی کردین اور سلطنت کے حکم کو جو تخت کی جانب سے صادر ہوا تسلیم کرین یہہ سنکر سلطان خاموش ہو رہے اور محل مذکور کو خالی کرکے قصر توپقپو مین جانیکی جواب کے لیٔے سفر سواتھا تیاریان کردین - اور آناً فاناً مین شہنشاہی کشتی دخانی انکے لینے کو آموجود ہوئی جسمین ردیف پاشا و دیگر افسران سیول و ملٹری نے بڑی حفاظت سے سلطان عبدالعزیز خان کو سوار کرا کر توپقپو کی جانب روانہ کردیا - جسوقت سلطان عبدالعزیز خان محل مذکور سے روانہ ہونے لگے تو اپنے بھتیجے سلطان مراد خان کے لیٔے بددعا کی اور ٹھنڈی سانسین

اثنا تذکرہ مین شہنشاہ نپولین نے عبدالعزیز خان سے شہزادہ مراد کا
حال دریافت کیا اور یہہ معلوم کرکے کہ وہ سلطان کے ہمراہ یہان آئے ہین
مراد خان کو اپنے پاس بلوایا جسوقت مراد خان شہنشاہ نپولین کے پاس پہونچے
تو اونکے تعظیم کے لیئے نپولین شہنشاہ فرانس سرو قد کھڑے ہوگیئے اوسوقت
عبدالعزیز خان کو بہی اوٹھنا پڑا - پس اسی قصور پر مراد خان مورد عتاب
ٹھہرے اور عبدالعزیز خان اونسے ناراض رہنے لگے کیونکہ عبدالعزیز خان نے
سلطان ہوکر ایک شہزادہ کی تعظیم کے لیئے کھڑا ہونیکو اپنی کسر شان تصور کیا
غرضکہ سلطان مراد خان نے تخت نشین ہوتے ہی سبسے پہلے اس مضمون کا
فرمان جاری کیا کہ صیغہ جات محاصل سرکاری وغیرہ ترمیم کیجاے -
ور شہنشاہی خاندان و شہزادگان کو جو تنخواہین فضول دیجاتی ہین اون
میں تخفیف ہو - اور شہنشاہی ذاتی جاگیر و املاک کی آمدنی بہی تاوقتیکہ
سلطنت کے خزانہ کی حالت درست ہو کاروبار سلطنت ہی مین خرچ کی جاتے
لیسے الیسے اور بہی کئی احکام بذریعہ فرامین جاری ہوے جنسے رعایاے
ترکی کو تسکین ہوگئی کہ اب ضرور سلطنت سنبہل جائیگی -

سلطان عبدالعزیز خان معزول کی خودکشی یا مارا جانا

اب مین ایک ایسے افسوسناک واقعے کے قلمبند کرنیکے لیئے قلم اوٹھاتا ہون جسکو
پڑہنے اور سننے والے دونون ہی تاسف اور عبرت کی نظر سے دیکھینگے - اور
گزشتہ بادشاہون اور امیرون کی بیبسی اور لاانتہا تکلیفین اوٹھاکر جان دینے

بڑے بیٹے شہزادہ یوسف عزیز الدین خان کو تخت پر بٹھلانا چاہتے تھے
لیکن اس امر سے غافل تھے کہ ع من در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ۔ کاریکہ
خدا کند فلک راچہ مجال وہان سارا ہی کارخانہ درہم برہم ہوگیا ۔
بیٹا تو کس باغ کی مولی خود ہی تخت پر نہ رہ سکے ۔ تمام حسرتین خاک مین مل
گئین نہ ع دل کی دل ہی مین رہی بات ہونے پائی ۔ القصہ سلطان
عبد العزیز خان نے جب تک تخت نشین رہے اسی خوف کے باعث مراد خان
کو نظر بند رکھا کہین آنے جانیکی اجازت نہین دیتے تھے یہان تک کہ سال
بھر مین ایکدن مجلس بہرام مین شریک ہونیکی اجازت تھی مختصر یہہ کہ جب سلطان
مراد خان تخت پر بیٹھے تو انکی عمر ۳۶ سال کی تھی ۔ تخت نشین ہونے سے
پیشتر انکے خیالات مین دور اندیشی اور مزاج مین اولو العزمی پائی جاتی تھی
اخلاق اور ملنساری بھی انکی مشہور تھی جو شخص انسے ملنے کو جاتا تھا اوسکے
باتون سے کچھہ نہ کچھہ نتیجہ نکال ہی لیتے تھے انکی خوش اخلاقی سے لوگ نہایت
خوش تھے فرنچ زبان مین انہون نے اچھی استعداد بہم پہونچائی تھی بخوبی
بولتے تھے ۔ لکھہ پڑھہ بھی لیتے تھے ۔ پھر ترکی اور عربی تو گویا انکی مادری زبان تھی
سلطان عبد العزیز خان بھی ابتدا مین انسے بہت پیار رکھتے تھے مگر ایک دفعہ
ایسا گزرا کہ عبد العزیز خان انسے ناراض رہنے لگے ۔ اوسکی کیفیت بھی سننے کہ جب
اکتیر یہ سلطان عبد العزیز خان سنہ ۱۸۶۷ء مین پیرس کی نمائشگاہ کی سیر کو تشریف لیجانے
لگے تو شہنشاہ نپولین سیوم فرمانرواے فرانس سے بھی ملاقات کی

اور باونکی ارکان دولت کے دلون مین کانٹے سے زیادہ کھٹکیگا پس وہی ہوا سلطان عبد العزیز خان بہت جلد ہلاک کیئے گئے لیکن دنیا کے بدنامی سے بچنے کے واسطے اس ہلاکت کا الزام مدحت پاشا ایسے چالاک وزیرون نے خود عبد العزیز خان ہی کے ذمہ عاید کیا اور ہر ایک تحقیقات مین ثابت کرادیا کہ عبد العزیز خان نے خودکشی کی جیسا کہ راقم الحروف پیشتر اوس جھوٹے اور بناوٹی تحقیقات اور اون واہیات باتون کو جو سلطان عبد العزیز خان کی ہلاکت کے وقت مشہور کی گئی ہین بطور اختصار ذیل مین درج کرتا ہے - اصلی اور سچی کیفیت کو اسکے بعد بیان کیا جا سکیگا تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والون کو جھوٹی اور بناوٹی شہرت (کہ کسطرح سے ایک عظیم الشان سلطنت کے چالاک وزیرون نے اپنے سابق آقا کا خون کرایا اور صاف نکل گیئے) اور نیز سچی حقیقت کا (کہ تین برس بعد کیونکر پتہ لگا اور مجرمون نے سزا پائی) حال بخوبی معلوم ہو جاے -

(بناوٹی قصہ جو عبد العزیز خان کی ہلاکت کے وقت مشہور کیا گیا) سلطان عبد العزیز خان حسب الاجازت سلطان مراد خان ۳۱ رمئی ۱۸۷۶ء کو قصر چراغان مین داخل ہو کر رہنے لگے ابھی ایکروز بھی اس محل مین رہتے نہ گذرا تھا کہ پہلی تاریخ جون ۱۸۷۶ء کو آثار دیوانگی کے اونمین ظاہر ہوئے - نہایت درجہ تشفی اور بیچینی عبد العزیز خان کے دلمین پائی جاتی تھی حتیٰ کہ کھانے پینے سے بھی نفرت کرنے لگے اور اپنے خدمتگارون کو پستول سے ڈرا ڈرا کر مار ڈالنے کی

قصون کو اس واقع کے مقابلہ مین ہیچ سمجھینگے - زمانہ کی یہہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ بادشاہ سے تا گدا جب مصیبت مین مبتلا ہوتے ہین تو وہی یار باش خیر خواہ - جان نثار - ملازم - اہلکار جو بات بات مین آپکے بدلے مین خون بہانیکو تیار رہتے ہین جان کے لاگو بن جاتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ مصیبت بنی آدم پر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو ایک ہی صورت مین نازل ہوتی ہے - چھوٹے بڑے بادشاہ و گدا اسکے مراتب کا لحاظ نہین کرتی - چنانچہ سلطان عبدالعزیز خان پر جب مصیبت نازل ہوئی تو اونہین لوگون کو جو خدمتگار اور نمک پروردہ تھے دشمن بنا دیا یہانتک کہ اون لوگون نے اتنے بڑے شہنشاہ کی جو خلیفۂ اسلام اور جہان کے سلاطین مین نمبر اول پر شمار کیئے جاتے ہین جان لیئے بدون پیچھا نہین چھوڑا -

قصہ کوتہ معزول ہونے کی دوسرے ہی دن سلطان عبدالعزیز خان نے اپنے برادر زادہ سلطان مراد خان کے نام ایک خط لکھا جسمین بہت سے دعا خیر کے بعد تخت نشینی کے مبارکباد دی اپنی طرف سے لکھی اور آخیر مین درخواست کی کہ مجھے محل قصر چراغان مین رہنے کی اجازت عطا کی جاے - مراد خان ثانی اس درخواست کو منظور کیا چنانچہ عبدالعزیز خان اپنی والدہ اور حرمون اور خدمتگارون سمیت توپقپو سے قصر چراغان مین جا رہے - اس موقع پر تمام سلاطین یورپ بلکہ خاص ترکون کو یقین کلی تھا کہ بہت جلد عبدالعزیز خان کسی نہ کسی طرح سے ہلاک کیئے جاینگے کیونکہ انکا زندہ رہنا نئے سلطان

جبسے اسقدر خون نکلا کہ ۲ منٹ کے عرصہ مین عبدالعزیز خان فنا ہوگئے
دو گہنٹون تک اس واقعہ کی خبر کسیکو نہوئی کیونکہ خوابگاہ مین جانیکا حکم
سیواے خاص خواجہ سرا اور خدمتگارون کے اور کسیکو نہ تہا جب بڑی
دیر ہوگئی اور اونکی مان نے اونکو ندیکہا تو خواجہ سرا حبشی کو خوابگاہ مین
بہیجکر خبر منگوائی کہ ذرا دیکہہ تو سہی عبدالعزیز خان کیا کر رہے ہین جبکہ
خواجہ سرا نے خوابگاہ مین جاکر دیکہا تو ہوش اوڑ گئے عبدالعزیز
خان کو سر سے پاؤن تک خون مین تر بتر پایا - خواجہ سرا یہہ حالت دیکہکر چلایا
اوسکا چلانا سنکر عبدالعزیز خان کی مان اور بیگمین دوڑی ہوئی آئین
پہر تو تمام محلون مین کہرام مچگیا فوراً اس واقعہ کی اطلاع سرکاری
طور پر سبکو دی گئی اور تمام سلطنتون کے ڈاکٹر جو سفارتخانون مین تھے
بلائے گئے تاکہ نعش کی جانچ کرین ان ڈاکٹرون مین ہماری سرکار
انگریزی کے ڈاکٹر مسٹر ہملٹن صاحب سرنج تھے الغرض ۱۹ ڈاکٹرون نے
بعد معاینہ نعش یہی فتوی لکہدیا کہ عبدالعزیز خان کو کسینے ہلاک نہین
کیا بلکہ وہ خود اپنے ہاتہون سے ہلاک ہوئے - اور مقراض سے اپنے
ہاتہون کی رگون کو کاٹ لیا جس سے یہہ ہلاکت وقوع مین آئی - بہلا
جب ۱۹ ڈاکٹرون نے ایکزبان ہوکر ایسا محضر لکہدیا تو اب کسکی مجال
تہی جو شبہ کرتا - تو بہی یورپ کے بڑے بڑے مدبرون اور عقلا نے اپنے
اس قول کو کہ ,, ضرور دال مین کالا ہے ،، تہوڑا خاص کر رموز

دھمکیان دیتے تہے - یہہ حال دیکھکر اونکے ملازمان و مصاحبان خاص نے تمام
ہتہیار چہپا دئے - ۸ رجون کو بیچ کے وقت سلطان موصوف کی حالت نہایت
خوفناک ہو گئی عالم دیوانگی مین محل کے دروازہ پر چلے آئے اور دریا کیطرف
باہر جانیکا ارادہ کیا تب پہرے والے سپاہی نے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا
کہ حضور باہر تشریف لیجانیکی تکلیف کیون اوٹہاتے ہین عبدالعزیز خان نے
خفا ہوکر کہا کہ غسل کرینگے - سپاہی نے ملایمت سے ہاتھ باندہ کر جواب دیا کہ سید
آپکے باہر جانیکا حکم نہین ہے - آپ محل ہی مین تشریف لیجائین - اس کہنہ کو
سنکر عبدالعزیز خان غصہ کے مارے لال ہو گئے - اور سپاہی اور حکم دینے
والے کو بہی خوب گالیان دین اور اسی عالم مین واپس اپنے خوابگاہ مین چلے آئے
اونکا دستور تہا کہ اپنی والدہ محترمہ کی چہوٹی سی قینچی سے جس سے وہ کشیدہ
نکالنے کا کام کیا کرتی تہین، داڑہی اور مونچہون کے بال کترتے تھے - جب
جی مین آتا قینچی لیکر اپنے ہی ہاتھ سے داڑہی کو خوشنما سی بنایا کرتے تھے اور
جب تک یہہ اپنے بالون کو کترتے رہتے تھے اونکی والدہ سامنے اونچی
دریچی مین بیٹہکر اونکے حرکتون کو دیکہتی رہتی ہین - اوسوقت اتفاقاً انکی والدہ
کسی کام مین مصروف تہین اور عبدالعزیز خان خوابگاہ مذکورہ مین پہونچکر
چہپر کہٹ پر اسطرح سے لیٹ گئے کہ دونون پاؤن زمین پر لٹکا دی اور
کمر کا سہارا کوچ کے گاؤ تکیہ سے لگا دیا اور اوسی حالت مین داڑہی کے
بال کترتے کترتے اپنے دونون ہاتہون کے ہفت اندام رگین قینچی سے کاٹ ڈالین

گرفتاری کا بہی حکم سمرنا کو بہیجا گیا - جب مدحت پاشا کو اسکی کیفیت معلوم ہوئی
تو وہ کونسل (سفیر) سلطنت فرانس مقیم سمرنا کے پاس پناہ گزین ہونیکے لیے
گیا اور بعاجزی کونسل مذکور سے درخواست کی کہ مجھے پناہ دیجاے کونسل فرانس
نے اپنی سرکار سے بذریعہ تار برقی دریافت کیا وہان سے جواب آیا کہ ہرگز مدحت
پاشا کو تم اپنے پناہ مین مت رکہنا لہذا کونسل نے صاف انکار کردیا مجبور ہوکر
مدحت پاشا نے اپنے آپکو ۱۰ مئی ۱۸۸۱ء کو افسران عثمانیہ کے حوالہ کردیا وہ بازمزدہ
کو بحراست قسطنطنیہ مین لائے جہان پہونچتے ہی اوسکو سلطان المعظم کے حضور
مین لیگئے ترکون مین قدیم سے دستور ہے کہ ایسے نالایق مجرم کو بشرطیکہ وہ معزز
بہی ہو سلطان کے حضور مین ہاتہہ پاؤن باندہکر لیجاتے ہین اور سلطان اوسکے
منہہ پر تہوک دیتے ہین یہی سلوک مدحت پاشا کے ساتہہ ہوا - اوسوقت مدحت پاشا نے جو
بڑا ابرانا خرانٹ وزیر تہا کمال استقلال کے ساتہہ حضرت سلطان المعظم سے چند
باتین کہین اور اپنے آپکو اس جرم سے بری الذمہ بیان کیا اور عرض کی کہ میری تحقیقات
ایک منصف کمیشن کے ذریعہ سے کیجاے سلطان نے بہی نہایت غصہ کی نگاہ سے
جواب دیا کہ تحقیقات حتی الوسع انصافانہ ہوگی بعدہٗ مدحت پاشا قیدخانہ مین بہیجدیا گیا
سلطان عبدالحمید خان اپنے چچا کے خون کا بدلہ لینا ضروری سمجہتے تہے اور
یہہ بہی خیال کرتے تہے کہ اگر اس جرم کے مجرمون کو تحقیقات ہوکر کافی سزا
نملی تو عجب نہین کہ مجہے بہی اسیطرح حسب فرمان دولت سلکر مار ڈالین سپ
اس مقدمہ کی تحقیقات کے لیئے سرور افندی اور عناب افندی

سلطنت کے واقف کارون کی تو یہی راے ہتی کہ عبد العزیز خان
ہلاک کیئے گئے - چنانچہ تین برس بعد سنہ ۱۸۸۱ع مین وہی بات ثابت
ہوئی جو بعض اہل الراے کے دلون مین کبہی ہوئی ہتی اور معلوم
ہوگیا کہ اوپر کی ساری تحقیقات بالکل غلط ہتی اور امتحان کرنے
اور فتوی دینے والے ڈاکٹرون نے بہی رشوت لیکر یا سلطنت ترکی کے
خاطر سے (یا اپنی بیوقوفی سے) دہوکہا کہایا یا یون سمجہو کہ دیدہ
ودانستہ ایمان اور راستبازی کو بالاے طاق رکہکر سچی کیفیت
کو چہپایا غرض کچہہ ہی کیون نہو جسطرح عبد العزیز خان کے بیرحم قاتلون کے
سر سے قتل بیگناہ کا جرم نہین ٹل سکتا اوسی طرح جانچ کرنے والے ڈاکٹرون کی
پیشانی سے بہی اسکے چہپانے اور جہوٹا فتوی دینے کے الزام کا دہبہ دور
نہین ہو سکتا -

سلطان موصوف کے قتل ہونیکی اصلی کیفیت یہہ ہے

سب سے پہلے ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۸۱ع کو چار ملازمان محل سلطانی کے آپسکی
پہوٹ کے باعث قسطنطنیہ مین گرفتار ہوئے جنہون نے سلطان عبد العزیز خان کے
قتل کا اقبال کیا اور مدحت پاشا وغیرہ بہت سے بڑے بڑے ادمیون کو اس
جرم مین مبتلا کیا اوسوقت مدحت پاشا ولایت سمرنا کا گورنر جنرل تہا سلطان
عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ نے فی الفور تمام اشخاص کی گرفتاری کا
حکم صادر فرمایا جنکے نام چارون ملازمان مذکور نے بتلاے تہے اور مدحت پاشا

خلاصہ لکھتا ہون - وہو ہذا -
اس سخت گناہ کے کرنیکے واسطے مہری بی نامی ایک ترک مدحت وغیرہ کی طرف سے
مقرر کیا گیا تہا جو سلطان عبد العزیز خان کا معتبر نگہبان تہا - ۴ رجون کو سا ڑھے
ہی دس بجے دن کے مہری بی نے دو نگہبان اوس کمرہ کے دروازہ پر کہڑے
کردی جسمین سلطان عبد العزیز خان کی والدہ رہتی تہین - ان دو نون
کو تاکید کی گئی تہی کہ سلطان کے کمرہ مین تا وقتیکہ اونکا کام تمام نہو لے
اونکی والدہ کو نہ آنے دین اور اگر وہ منع کرنے سے نہ مانین تو اونکو بہی قتل
کرین - اسکے بعد مہری بی نے سلطان کے کمرہ مین دو مضبوط خواجہ سرا
مع ابراہیم نامی ایک پہلوان کے جو بلگیریا کا باشندہ تہا اور جسکا پیشہ کشتی
کرنیکا تہا بلائی - جب وہ آگئے تو وہ مہری بی جہپٹ کر سلطان عبد العزیز خان
پر حملہ آور ہوا جس سے سلطان موصوف تخت پوش مین اولجہہ کر زمین
پر گر پڑے تب مہری بی نے اونپر سوار ہوکر بڑی زور سے سلطان کا موںہہ
بند کر لیا - اور دونون خواجہ سراؤن کو حکم دیا کہ سلطان کی دونون
ٹانگین مضبوط پکڑین اور ابراہیم سے کہا کہ خنجر سے جلدی سلطان کے دونون
ہاتہون کی رگین ہفت اندام کے پاس سے کاٹ دی اوس شقی القلب نے
ویسا ہی کیا - اوسوقت عبد العزیز خان مظلوم نے ہر چند چاہا کہ ان
ظالمون کے پہندے سے زور کر کر نکل جائین ملکہ ایکدفعہ ایسا زور آپنے
کیا کہ تینون مردودون کو دھکا لگا اور قریب تہا کہ حضرت اونکے ہاتہون سے

دو معتبر افسران سلطانی مقرر ہوئے جنہون نے پورے ڈیڑہ مہینے تک خفیہ تحقیقات کی کیونکہ حضرت سلطان نے اول مین ظاہرہ اور علانیہ تحقیقات کرنیکی ممانعت کردی تہی بلکہ تمام اخبارات استنبول کو قطعی حکم تہا کہ جب تک مجرمون کا مل ثبوت نہ پہونچے اس مقدمہ کا ذکر اخبارات مین زنہار نہ کرین۔ اگرچہ دونون افسران مذکور نہایت معتبر اور ثقہ تھے تو بہی حضرت سلطان نے دوران تحقیقات مین انکے پیچہے خفیہ مخبر لگادی تھے اور اسکے گہر دن کے چارون طرف افسران پولیس بلاوردی خفیہ تعینات تھے تاکہ کوئی شخص ان افسرون کو مجرمون کے بچانیکے لئے رشوت نہ دے سکے۔ مختصر یہ ہے کہ خوب تحقیقات ہوئی اور مندرجہ ذیل اشخاص پر جرم قتل سلطان عبد العزیز خان کا ثابت ہوا۔ مدحت پاشا سابق وزیر اعظم دولت ترکی محمود پاشا بہنوئی سلطان عبد الحمید خان نوری پاشا بہنوئی سلطان ایضاً فخری بیگ مصطفیٰ بک پہلوان نجیب اور دوکس شیدی رشدی پاشا سابق صدر اعظم دولت عثمانیہ تحقیقات مذکورہ حسب درخواست رشدی پاشا و مدحت پاشا ایک خاص کمیٹی کے ذریعہ سے ہوئی تہی جسمین ۱۲۔ اشخاص بڑے بڑے عالم فاضل اور عمر رسیدہ و متقی و پرہیزگار جج مقرر ہوئے تھے۔ عدالت ممدوحہ کے روبرو بدنصیب سلطان عبد العزیز خان کے قتل ہونے کی جو کیفیت شہادت سے ظاہر ہوئی اوسکا احوال لکھتے ہوئے کلیجہ موہنہ کو آتا ہے۔ دل پہٹا جاتا ہے مگر کیا کیجیے نہ لکہنے سے ناظرین اس کتاب کو نمک حرامون کے کامون کی حقیقت کب معلوم ہوگی بس دلکو تہام کر عدالت کی نقل کا

سلطان کے کمرہ مین آئے دیکہا تو سلطان بحر خون مین غلطان اسطرح سے پڑے ہین کہ ادہا جسم اوپر کا کوچ پر اور لفصف دھڑ نیچے کا زمین پر پڑا ہے اور اونکا معتبر نوکر اس زور سے رو رہا ہے کہ جسکی حد نہین اوسوقت اصلی امر سے کوئی آگاہ نہو اسنے یہی سمجہا کہ سلطان نے معزولی اور قید سے تنگ آکر خودکشی کرلی - غرضیکہ عدالت کے روبرو بجز رشدی پاشا اور مدحت پاشا سب مجرمون نے جرم سے اقبال کیا حتی کہ انوری پاشا سلطان عبدالحمید خان کے بہنوئی نے جرم کا اقرار کیا وہ کہنے لگے کہ ہمنے عبدالعزیز خان کو اسواسطے قتل کیا کہ مبادا اونکا زندہ رہنا ملک مین فتور برپا کرے - جب اونکو تخت سے اوتار کر مراد خان کو گدی نشین کیا تو ہمکو معلوم ہوا کہ مراد بالکل سلطنت رانی کے لائق نہین ہے لہذا ہمکو ڈر ہا کہ کہین مراد سے رعایا باغی ہوکر پہر عبدالعزیز خان کو تخت پر نہ بٹہا دے چنانچہ بہت سے آدمی اس کام کو کرنے والے تھے بس ان خرخشون کے دور کرنیکے واسطے ہمنے عبدالعزیز خان کو مروا ڈالنا ہی بہتر سمجہا - عدالت محقق نے اس مقدمہ کی تحقیقات بہت ہی جلدی سرسری طور پر کی کیونکہ سلطان المعظم عبدالحمید خان نے حکم دیا تہا کہ جہانتک ممکن ہو بہت جلد تحقیقات ہوکر مجرمونکو اس بدکرداری کی کافی سزا دیجائے - عدالت کے روبرو مدحت پاشا نے بڑی استقلال کے ساتہ سوال وجواب کئے اور کہا کہ مین ایک ایسا شخص ہون جسکے خون مین ترکی خون ملا ہوا ہے بہلا مجہسے ایسی حرکت ہوسکتی تہی کہ اپنے ہی جگر کو کاٹون مدحت پاشا نے سمرنا وغیرہ مین نہایت عمدہ عمدہ

نگر مہری بی ملعون نے اس آفت رسیدہ بیگناہ بادشاہ کے موبنہہ پر ایسے
زور سے مکے مارے کہ کئی دانت سلطان کے ٹوٹ گئے اسی اثناء مین
ابراہیم نے بائین بازو کی رگین بہی کاٹ ڈالین - ہائے ہائے سلطان کی او
یہہ حالت - خون کی ندیان بہنے لگین اور آناً فاناً مین یہہ اجل رسیدہ شہنشاہ
بیہوش ہوگیا - قاتلون نے مشورت کی کہ اب چپکے ہی رہنا بہتر ہے چونکہ انکو
پختہ یقین ہو چکا تہا کہ اب سلطان ہرگز نہین اوٹھینگے لہذا احتیاطاً ایک مقراض
خون مین ڈبو کر سلطان کے داہنے ہاتہہ کے قریب رکہدی - اور جہٹ پٹ
دروازہ بند کر کے چلے گئے - تہوڑے عرصہ کے بعد مہری بی یہہ جتاتا ہوا کہ گویا
ابہی باہر سے آیا ہے سلطان کے کمرہ کے باہر دروازہ پر آکر ٹہرا ہوا اور دروازہ
کہٹ کہٹانے لگا جس سے لوگون کو گمان ہو کہ یہہ شخص سلطان سے کچہہ حکم چاہتا ہے
اسی طرح دیر تک نامبردہ نے بہت آواز تین چلایا جب کوئی جواب نملا تو حیلہ الٰہی
سے دروازہ کو توڑ کر اندر گہسا اور چلا کر رویا اور سر پیٹنے لگا تا کہ لوگون کو
اسکی خیرخواہی کا پورہ یقین ہو جاسے - یہہ مکار اوسوقت دیوارون سے ٹکرین
مارمار کہتا تہا کہ ہائے میرے آقا ہائے میرے سلطان خداوند یہہ تونے کیا کیا
ہم کم بختون کو یون اکیلا چہوڑ کر کہان چلا گیا کاش کے یہہ آفت تیری عیوض ہمپر آتی
ہائے ہائے اب ہمارا کون مالک ہے - غرضکہ بناوٹی چیخون سے اس مردود نے تمام
محل سر پر اوٹہالیا بدقسمت والدہ سلطان - حرم سرا کی عورتین - بچے - نوکر
سارے ادن چیخون کو سنکر ہکا بکا ہوئے اور پریشانی کی حالت مین دوڑتے ہوئے

بہیرحمی کے ساتھہ حلال کیا گیا - جسکا رنج شہنشاہ روس الگزنڈر دوئم کو بہی جو اسکے دشمن جانی تھے ہوا چنانچہ جب زار روس نے سنا تو دیر تک سکتے مین رہے سلطان عبد العزیز خان کے حالات زندگی پر غور کرنے سے ناظرین سمجھہ لینگے کہ اس شہنشاہ کی عمر اکیسان نہین کٹی اور نہ اوسکے خیالات ہمیشہ ایک طور پر رہی بلکہ جسطرح سے عمر اور اختیارات مین تغیر و تبدل ہوتا رہا اوسی طرح اوسکے مزاج مین بہی کمی بیشی کا دخل ہوتا گیا جیسا کہ حالات ذیل سے معلوم ہوگا -

سوانح عمری سلطان عبد العزیز خان مقتول

سلطان عبد العزیز خان سلطان محمود خان مرحوم کے جنہون نے سنہ ۱۸۳۹ء مین انتقال کیا تہا دوسرے فرزند تھے جو سنہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوئے تھے جب تک انکے بڑے بہائی سلطان عبد المجید خان (اونکا حال مفصل سلاطین ترکی کے زمرہ مین لکہونگا) تخت نشین رہی تب تک شہزادون مین شمار کیئے جاتے تھے مگر جب سلطان عبد المجید خان نے سنہ ۱۸۶۱ء مین اس جہان ناپایدار کو چہوڑ کر عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا تو چونکہ عبد المجید خان مرحوم کے نطفہ سے کوئی اولاد نرینہ نہتی اور سلطان عبد العزیز خان ہی اپنے تمام کنبہ مین سب سے بڑے اور حقیقی برادر عبد المجید خان مرحوم کے تھے لہذا شریعت اسلام کی رو سے یہی اپنے بہائی کی جگہہ تخت نشین کئے گئے عبد العزیز خان نے صیغہ فوجی مین ابتدا ہی سے

کام کیے تھے اور جہان رہا وہا نکی رعایا کو بہت خوش وخورم رکھا علوم وفنون مین ترقی کرائی باغ لگائے سڑکین اور عمارات تعمیر کرائین زراعت پیشہ کی سرسبزی مین مصروف رہا۔ عہدہ وزارت اعلی پر رہا تب بہی عمدہ کام کئے لہذا تمام لوگ خصوصاً انگلستان اور فرانس وغیرہ کے باشندے مدحت پاشا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے لیکن عدالت کی تحقیقات مین اس پر قتل عبدالعزیز خان کی سازش کا جرم بخوبی ثابت ہوگیا تہا اس لیئے ۲۹ جون ۱۸۸۱ع کو **مدحت پاشا** اور **محمد رشدی پاشا نوری پاشا محمود پاشا فخری بک مصطفے بک** پہلوان اور **نجیب** وغیرہ دس شدیدیوان کو عدالت سے پہانسی کا حکم ملا اور دوشیدیون کو دس دس سال قید کی سزا ہوئی مگر انگلش سپیون کے سفارش پر حضرت سلطان المعظم نے مدحت پاشا وغیرہ کی سزا سے موت کو عمر قید اور جلاوطنی سے تبدیل کردیا چنانچہ پانچ قیدیون کے سیوا اسے اور سب ولایت حجاز میں مدینہ منورہ کے قریب رکہے گئے ہین جہان نہایت تکلیف کے ساتھ یہہ سنگدل اشخاص اپنے کیئے کی سزا پا رہے ہین۔

قصہ مختصر یہہ کہ سلطان عبدالعزیز خان بیچارہ جسکی زیر نگین تھوڑے ہی دن پہلے تمام روم کی سلطنت تہی اور جسکی رعایا برایا مین ہزارون عالم فاضل اور رحم دل خداترس تھے اور جو اپنے زعم مین ستر لاکھ آدمیون کو اپنی حمایت کے لیئے جمع کرسکتا تہا اسطور بیکسی کے عالم مین کمال

اپنے تمام سلطنت کے ملازمون کی تنخواہ کے بارہ مین (فوجی ہون خواہ سیول) یہہ انتظام کیا کہ سبکو ماہ بماہ تقسیم کیجاے - ریل اور تار برقی اپنے تمام ملک مین پہیلائی - عیسائی سوداگرون اور کمپنیون کے پاس جو بندرون اور تجارت گاہون کا ٹہیکہ تہا سب سے واپس لیکر خالصہ مین شریک کر لیا - سلاطین یورپ سے خوب محبت بڑہائی - حضرت **ناصر الدین** شاہ قاچار شاہ ایران کو بہی جبکہ وہ یورپ کے سفر کو گئے تھے اپنے یہان بلا کر ایسی خاطر کی کہ دوگنی دوستی دونون سلطنتون مین قایم ہوگی - انگلستان و فرانس و مصر وغیرہ ملکون مین خود سیر کیلئے تشریف لیگئے چنانچہ سنہ ۱۸۶۷ء مین اول نمایشگاہ فرانس کی سیر کی پہر **لنڈن** مین پہونچے - جہان حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے حضرت کی مہمانداری اور تواضع مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا - سنہ ۱۸۶۸ء مین یونانیون کے بہکانے سے پرگنہ **کریٹ** واقع عملداری عثمانیہ کے باشندون نے جو بغاوت کی تہی اوسکو کمال دانائی کے ساتھ فرو کردیا غرضیکہ ابتدا مین سارے کام انکے اچھے تھے مگر اخیر مین مفصلہ ذیل امور انکی بدنامی اور ضعف کا باعث ہوی - **اول** سلطان عبد المجید خان مرحوم ملکہ انسے بہی پہلے کا جو قرضہ سلطنت ترکی کے ذمہ چلا آتا تہا اور جسکی مقدار سود در سود کے باعث کروڑون تک پہونچ گئی تہی اوسکی قسطین حضرت پورے وعدہ پر ادا نہین کرسکتے تھے جسکے باعث قرضدار اعلی الخصوص یورپین صاحبان اپنی اپنی سلطنتون کے روبرو حضرت کی شکایتین کرتے تھے

نہایت عمدہ تعلیم پائی تھی حتی کہ اپنے بہائی عبدالمجید خان مرحوم سے بہی بڑھ
گئے تھے اسی لیئے انکو جنگی سامانون کے فراہم کرنے اور فوج کے درست
رکہنے کا بڑا شوق تہا۔ ترکی خزانہ کو انکی اسی شوق نے صدمہ پہونچایا کیونکہ
عبدالعزیز خان نے تخت پر بیٹھتے ہی کروڑون روپیہ صرف کرکے جنگی اگبوٹ
اور تار پیڈو اور توپین اور قسم قسم کی بندوقین امریکہ اور انگلستان
وغیرہ ملکون سے منگوایئن خاص اپنے یہان جنگی آلات بنے کے واسطے
کارخانہ تیار کرائے فوجون کی درستی اور نئی فوج کی بہرتی مین کروڑون
روپیہ صرف ہوا۔ جب وہ تخت نشین ہوئے تو تمام ملک مین امن وامان
تہا کسی قسم کا جہگڑا سلطنت مین نہ تہا لہذا انکا خیال فوجی معاملات ہی کی
طرف مدتون تک لگا رہا۔ ادہون نے تخت نشین ہوکر اپنے بہاوجون
(سلطان عبدالمجید خان مرحوم کی حرمون) کو مطلق العنان کردیا کہ خاندان
شاہی مین جسکے ساتہ چاہین شرع شریف کے مطابق نکاح کرلین۔
ابتدا مین نہایت عقلمند تھے اور معاملات سلطنت کے سمجہنے مین اپنے برادر
کلان عبدالمجید خان مرحوم سے کسیقدر بڑہ کر عقل رکھتے تھے جب نہر سویز
تیار کی گئی تو انکی نیت یہہ تہی کہ خدیو مصر کا حق اس نہر مین قایم نرہے
مگر شہنشاہ نپولین فرانس نے اس معاملہ مین انکو نہایت شرمندہ کیا جسکی
وجہہ سے خدیو مصر کے حقوق نہر مذکورہ مین انہون نے تسلیم کیئے۔ جبکہ
ادہون نے سلطنت ہاے انگلستان و فرانس سے تجارتی عہدنامے کیئے

اور تمام علماء اور مذہبی گروہ اوسکے ناراض ہوگیا تہا - پانچوین یہ یون
کی طرفداری پر اعتبار کرکے تمام معاملات اونکی صلاح سے جو بذریعہ
جنرل اغناتیف سفیر روس حاضرباش قسطنطنیہ حاصل ہوتی تہین کیے
جاتے تھے انگلستان وغیرہ دوسرے سلطنتون کے مشورون پرجو
فی الحقیقت انکی بہتری کے واسطے دیئے جاتے تھے ذرا بھی خیال نہین کرتے
تھے جسکی وجہ سے انگلستان آپسے کسیقدر افسوس کے ساتھہ رنجیدہ خاطر
رہتا تہا - اور یہی رنجیدگی زیادہ تر آپکی بدنامی کا باعث ہوئی چھٹے جب
چارون طرف سے مذکورہ افکارات کے اندیشون نے حضرت کو گھیرلیا
تو دل ہی دل مین کڑہ کڑہ کر ضعیف اور کمزور ہوگئے قوی جسمانی کے
ضعف نے دل و دماغ کے ساتھہ خیالات اولی العزمی کو بہی ضعیف
کردیا جسکا اخیر مین یہہ خوفناک نتیجہ نکلا کہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ع کو وزرا و ارکان
سلطنت نے اونکو تخت سے اوتار دیا - یہہ صدمہ اوپر کے تمام صدمون سے
بہی بڑہ کر تہا اس موقع پر عبد العزیز خان غمگین ہوکر بحالت ناامیدی اگر
اپنے آپکو ہلاک کرڈالتے تو بہی تعجب کا مقام نہ تہا مگر اوس غریب نے پہر بہی
استقلال کو نہین چہوڑا - ہان گردش کے سامنے کوئی چارہ نہ تہا
جسنے فقط حضرت کی معزولی پر ہی صبر نہین کیا بلکہ جان لیکر ٹلی چنانچہ
۴ جون سنہ ۱۸۷۶ع کو مابین ۱۱ و ۱۲ بجے دن کے بیرحم اور نمک حرام جلادون
کے ہاتہون سے آپنے شہید ہوکر عالم علیین کا راستہ لیا ؎ انا للہ وانا الیہ راجعون

رہتے تھے **دویم** حضرت نے پہلے قرضہ کا تو کچھ خیال ہی نہین کیا بلکہ اور قرضہ
لے لے کر ریلوے اور تار برقی اور عمارات وغیرہ کی تعمیر و اجرا کے کام شروع
کر دئے اور جنگی آلات و سامان کے خریدنے مین پڑ گئے اور یہہ سارے کام غیر
ملک کے سوداگرون یا کاریگرون خواہ ٹھیکہ دارون کی معرفت کرائی گئی جنمین
انگریز فرانسیسی اور جرمنی وغیرہ ہر قسم اور ہر ایک ملک کے آدمی تھے ان لوگون نے
حضرت سے دوگنی سہ گنی قیمتین لین جسکی وجہ سے قرضہ سلطنت کا شمار حد سے
زیادہ بڑھ گیا اور چارون طرف سے قرضہ اور اوسکے سود کی پکار کا ہجوم حضرت
کے سر پر سمٹ کر جمع ہو گیا تھا جسکو دیکھکر آپ گھبرا گئے تھے **سیوم** اخیر مین
حضرت بھی عیاش اور آرام طلب اور فضول خرچ ہو گئے تھے زنان خانہ کا
بیشمار خرچ بڑھا دیا تھا چنانچہ سال بھر مین ایک حرم کا خرچ چودہ[۱۴] سو پونڈ
کے قریب تھا جو ہندوستان کے ایک لفٹنٹ گورنر کی تنخواہ سے
بھی بڑھکر ہوا۔ اور حضرت کی حرم ہاے محترم کی تعداد اخیر مین سات سو تک
پہونچ گئی تھی (سلطان عبدالعزیز خان کی فضول خرچیون کا احوال تھوڑا سا
اسی کتاب کے **صفحہ ۲۰** مین ذکر کر چکے ہین) اب ناظرین باتمکین اس لاانتہا
خرچ اور اوسکی وجہ سے جو صدمہ ترکی سلطنت کے خزانہ پر پڑا تھا اوسکا بھی
اندازہ خود کر لین - **چہارم** حضرت اخیر مین شرع شریف کے بھی بہت ہی کم
پابند رہے تھے جو کام کرتے تھے اپنی مرضی کے مطابق کرتے تھے چاہے وہ
شرع محمدی کے خلاف ہے کیون نہو اسی باعث سے جناب شیخ الاسلام

۱۵ جون کا ہنگامہ ذکر کرنے کے لایق ہے جسکی کیفیت یہہ ہے کہ ۱۵ جون
۱۸۷۶ء کو دولت مآب مدحت پاشا کے مکان پر وزراء عثمانیہ
کا ایک عظیم الشان جلسہ اس لیئے ہوا کہ سلطنت کے لیئے نئے قوانین
مرتب کیئے جائیں - ہنوز کارروائی شروع نہین ہوئی تھی کہ حسن بک
نامی ایک پلٹن کا افسر دروازہ پر نازل ہو کر پہرے والے سنتری سے
اندر جانے کی اجازت مانگنے لگا تلنگے نے کہا کہ بدون اجازت اسوقت
کسیکے اندر جانیکا حکم نہین ہے - حسن بک نے جو اسوقت خمار غصہ کے
علاوہ شراب کے نشہ مین بھی تھا اپنے پاکٹ کی جیب مین سے ایک
کاغذ نکال کر سنتری کو دکھلایا اور کہا کہ یہہ ہمارے کمانڈر انچیف
حسن عیونی پاشا کا حکم ہے اونہوں ہی نے مجھے طلب کیا ہے مین
ضرور اندر جاؤنگا - حسن بک اوسوقت اپنے عہدہ کی پوری وردی
پہنے ہوے تھا اور کمر مین خفیہ پستول لگائے ہوئے تھا مگر سنتری نے
اس امر کی کچھہ بھی پرواہ نکی صاف جواب دیدیا کہ مین بغیر اس کے
کہ اندر سے حکم آئے کسیکو محل مین داخل نہونے دونگا - جب حسن بک نے
سمجھہ لیا کہ یہہ کسی طرح مجھے محل کے اندر نہین جانے دیگا تو دروازہ
کے ایک گوشہ مین چھوٹی سی دیوار کھڑی تھی اور اوس دیوار کے
اوپر پہونچنے سے محل کے دروازہ پر آدمی پہونچ سکتا تھا اوسکے ذریعہ
سنتری کی آنکھہ بچاکر دروازہ محل کی چھت پر جا پہونچا اور وہان سے

اس حساب سے پندرہ سال حضرت نے سلطنت کی۔ نتیجہ بہولے کوئی تباکیا عمر + تونے کی
جس سے بیوفائی کی - اس واقع کو علی العموم تمام جہان خصوصاً سلاطین
ذوی الاقتدار و امرا والیان ملک بنگاہ عبرت پڑہکر خدا کے خوف سے ڈرین
اور غور کرین کہ ایکدم مین اتنے بڑے شہنشاہ کی گردش ایام نے کیا گت بنائی
دل کی دل ہی مین رہی - ساری حسرتون کا خون ہوگیا ۔ **مصنف** -
حباب آسا نہ سر اونچا کرے زیر فلک کوئی - کہ دم کے دم مین مٹ جاتا ہے
سب نام و نشان اوسکا ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر اوس بد نصیب
سلطان کی شبیہ بھی اپنے کتاب کے پڑھنے والون کو دکھلائی جائے اور وہ یہ ہے -

تصویر سلطان عبد العزیز خان مقتول

ظاہر ہے کہ وزرا و ارکان دولت عثمانیہ نے یہ بکھیڑا
محمد عبد العزیز خان
اسی لیے پھیلایا تھا کہ سلطنت سنبھل جائے
اور عبد العزیز خان کے عہد مین جو خوفناک
ابر سلطنت ترکی کے مطلع پولیٹکل پر چھایا
ہوا ہے مراد خان کے تخت نشین
ہونے سے ٹل جائے مگر معاملات کی
وہی صورت بنی رہی بلکہ اور پیچ
در پیچ ہوتے گئے جنکو دیکھکر سلطان
مراد خان کے ہوش و حواس بھی پراگندہ ہوگئے - ان واقعات سے

جو گولی کھا کر تڑپ رہے تھے عدم کا راستہ لیا۔ مرنے سے پہلے حسن عونی
نے چاہا تھا کہ سرک کر محل کے دروازے سے باہر نکل جائین مگر قاتل نے
سرکتے ہوئے دیکھہ لیا اور فوراً لپک کر تلوار سے اونکا کام تمام کیا۔
اسکے بعد قاتل رشید پاشا کی طرف لپکا اور کہا کہ کیا تو غش کا بہانہ
کرکے چپکا دیکھہ رہا ہے اور مجھے گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ ادہر زبان سے
یہہ کلمہ کہا اودہر پستول دھر ہو نکا۔ گولی ایسی کارگر پڑی کہ رشید
پاشا بھی وہین ڈھیر ہو گئے۔ بعدہٗ قاتل اوس کمرہ کے دروازہ پر
پہونچا جسمین بہت سے وزراء و ارکان دولت چھپے ہوئے بیٹھے تھے۔
اور بڑی آواز سے چلا کر کہا کہ دروازہ کھول دو ورنہ سبکو مار ڈالونگا
اور **محمد رشدی پاشا** صدر اعظم سے جو اسی کمرہ کے اندر پوشیدہ
تھے پکار کر کہا کہ مینے تجھے ایذا پہونچانیکا قصد نہین کیا ہے مین اپنے
دشمنون کو سمجھہ رہا ہون جلد دروازہ کھول دے ورنہ تیری بھی
انہین کے ساتھہ خیر نہین اسکے بعد قاتل زور سے دروازہ کو کھٹکھٹانے
لگا۔ تب محمد رشدی پاشا نے اندر سے جواب دیا کہ اے بیٹے اسوقت تو
تو یہان سے چلا جا کیونکہ تو غصہ مین ایسا دیوانہ ہو رہا ہے کہ ہماری
بات تو اچھی طرح سنتا ہی نہین۔ جب حسن بک نے دیکھا کہ رشدی
پاشا کسی طرح دروازہ کمرہ کا نہین کھولتے تو کیواڑون کے ایک سوراخ
مین سے گولی ماری مگر اوس سے کسی اندر والے کو نقصان نہین پہونچا

اندرونی زینہ کے وسیلہ سے اُتر کر محل کے صحن مین آموجود ہوا
اوسوقت محل کے درمیانی کمرہ مین جو بہت بڑا اور خوب سجا ہوا تہا
وزیرون کا اجلاس ہورہا تہا حسن بک سیدہا چلا گیا اور دروازہ مین پہونچتے
ہی پستول کمر سے نکال کر دولت ماب حسن عیونی پاشا وزیر جنگ پر
جہونک دیا - گولی پستول کی وزیر ممدوح کے سینہ مین بیٹہی اور کلیجہ اور
انتڑیون کو توڑتی ہوئی پار نکل گئی جسکی صدمہ سے وزیر موصوف کرسی
سے نیچے گر پڑی - یہہ حال دیکہکر تمام وزرا بجز - احمد قیصر لی کمانڈر انچیف
فوج بحری و رشید پاشا وزیر دول خارجہ اندرونی کمرہ مین بہاگ کر
جا چہپے اور دروازہ کمرہ کا اندر سے بند کر دیا - ادہران دونون وزیرون
مین سے جو استقلال کے ساتہہ اپنے اپنے کرسیون پر بیٹہے رہگئے تہے رشید
پاشا کو تو غش آگیا اور بیہوش ہوکر مونہہ کے بل مونہہ گر پڑی لیکن احمد قیصر
لی نے کہڑے ہوکر کمال دلاوری سے قاتل کا ہاتہہ پہونچے کے پاس سے
مضبوط پکڑ لیا - اوسوقت حسن بک نے بہی زور کیا اور داہنے ہاتہہ کو چہڑا کر اپنی
کمر مین سے ایک کیسہ کا تنا ہوا چاکو (جو ہمارے ملک ہندوستان کی بڑی چہری
کے برابر ہوتا ہے) نکالا اور بے تحاشا احمد قیصر لی کے سر پر مارا - سر تو
بچگیا مگر داہنا کان پاشا ے موصوف کا چاکو کی ضرب سے بالکل
اوڑ گیا اور کئی جگہہ جسم پر زخم کاری لگی - احمد قیصر لی نے اسقدر زخمی
ہوکر قاتل کو چہوڑ دیا اور خود باہر نکل گئے - اس اثنا مین حسن عیونی پاشا نے

کہ ڈاکٹر سرکاری کو جو اسکی زخمون پر پٹیان باندھنے کے لیئے آیا تہا گالیان دین اور اپنے زخم پر پٹیان نہین باندھنے دین نہ دوا ای لگانے دی اسکے مقدمہ کی تحقیقات فوراً مفتی استنبول کے اجلاس مین ہوی چونکہ جرم علانیہ ثابت تہا لہذا عدالت صدر اعلی سے باتفاق مفتی قتل کا فتوی دیا گیا - چنانچہ ۱۷ رمئی ۱۸۷۶ء کی صبح کے ۷ بجے نامبردہ کو ادارہ حرب کے روبرو پہانسی دی گئی - پہانسی پانیکے وقت زخمون کے راہ سے جسم کا تمام خون نکلجانے کے باعث نہایت ہی کمزور ہوگیا تہا حسن بک نذکور سرکیشین قوم کا آدمی تہا اسکی حقیقی ہمشیرہ سلطان عبدالعزیزخان مرحوم سے بیاہی تہین - اسی وجہ سے اوسکو جنگی فوج مین کپتانی کا عہدہ ملگیا تہا - یہہ شخص ہمیشہ سے مغرور المزاج اور غصہ ور رہتا - نہایت خراب خصلتین رکھتا تہا لیکن شہنشاہی قرابت دار ہونیکے باعث کسیکی مجال نہتی کہ اس سے انکہین ملائے - اسکی ہمشیرہ جو سلطان عبدالعزیزخان کی حرم محترم تہین - سلطان مرحوم کے قتل ہونے سے چار روز بعد فوت ہو گئی تہین جب وزرا وارکان دولت نے عبدالعزیزخان کا ملیا میٹ کرایا تو اونکی قریبی پس ماندون کو بہی وہ استنبول مین نہین دیکہہ سکتے تھے اسکو ادہر ادہر نکال دیا تہا اسی طرح حسن بک کو بہی بغداد شریف مین جا بیٹہنیکا حکم دیا مگر حسن بک نے انکار کیا اور کہا کہ میرا دل اندنون بہت ہی غمگین ہے اول تو میرے بہنوئی سلطان عبدالعزیزخان کے یون تخت سے

جب حسن بک ادہر سے نا امید ہوا تو دوسرے کمرونکا جنکے دروازے کہلے ہوئے تھے اسباب خراب کرنا شروع کردیا - جہاڑ و فانوس توڑ پہوڑ ڈالے - چلمن اور پردے اور تمام فرش جلادیے - کرسیان - کوچ اور سارا سامان چور چور کردیا - یہہ کیفیت دیکہکر جناب دولتلو احمد آغا افندی اور شکری بی دونون وزیر مقفل کرہ سے جرات کرکے باہر آئی تاکہ قاتل کو کسی طور سے گرفتار کرین - جوہین قاتل نے ان دونون کو دیکہا فوراً پستول سے دونون کو ہلاک کرڈالا - اس واقع کی خبر اس عرصہ مین پولیس کو پہونچی افسر پولیس پچاس جوانون سمیت وہان آ پہونچا اور قاتل سے کہا کہ پستول رکہکر اپنے آپکو ہمارے حوالہ کردی قاتل نہایت غضبناک ہوکر افسر پولیس پر لپکا اور پستول سے اوسکا بہی کام تمام کیا تب تو ناچار ہوکر ایک کمپنی جنگی پلٹن کی آئی جسنے پولیس کے ساتہہ ملکر ملزم کا محاصرہ کرلیا اور سنگینون مین گہیر لیا تو بہی قاتل نے گرفتار ہونے سے پہلے چہہ جنگی پلٹن کے سپاہیون کو اور ایک پولیس کے کونسٹبل کو جان سے مار ڈالا اور گیارہ آدمیون کو زخمی کیا پہلے پستول سے کام لیتا رہا - بعدہ چہری سے لڑتا رہا آخر کار بڑی مشکلون سے گرفتار ہوا - عند التلاشی اسکے پاس سے چہہ روالور اور ساٹہہ پستول کی گولیان نکلین - بڑی خیر گذری کہ یہہ شخص شہر مین نہین گیا - اسباب کے بگاڑنے مین لگا رہا ورنہ سیکڑون کا خون کرتا - گرفتاری کے بعد بہی اسقدر غصہ مین بہرا ہوا تہا

تیرہ شخصون پر تو اوسیدم اپنا قہر نازل فرمایا اور باقی دو برس بعد سزا یاب
ہوئے - بقول میان نظیر اکبرآبادی سچ ہے کہ ؎ کلجگ نہین کرجگ
ہے یہہ یہان دنکو اور رات سے - کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتہہ دے
اوس ہاتہہ لے - **راقم الحروف** اس کتاب کے پڑہنے والون کی خاطر سے
ذیل مین حسن بک مذکور کی تصویر بہی درج کرتا ہے -

تصویر حسن بک قاتل وزرای عثمانیہ

حسن عیونی پاشا جو مارا گیا ایک ادنی خاندان کا
آدمی تہا مگر بچپن ہی سے بڑا ہوشیار اور چالاک
تہا جیسا کہ اوسکے جوان ہونے پر معلوم ہوا حسن
عیونی اصل مین مقام سنجریا واقع ملک ایشیا کا
رہنے والا تہا - خردسالی مین جبکہ غریب تہا عثمانیہ
کی فوج مین نوکر ہوا - ترکی سلطنت مین یہہ
قانون بہی رائج ہے کہ رعایا
عثمانیہ کی اولاد کچہہ عرصہ تک فوج مین داخل
کی جاے حسن عیونی نے اسی قانون کے مطابق اپنے آپکو فوج سلطانی
مین بہرتی کرایا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اوسنے چاہا کہ اس نوکری کو چہوڑدے
چونکہ ابہی قانونی میعاد ملازمت پوری نہین ہوئی تہی اس لیئے حسن عیونی
نے یہہ چالاکی کی کہ کچی پیاز کی پولٹس پکاکر خواہ مخواہ اپنی آنکہون پر

اوتارے جانے اور پہر اونکے مارے جانے سے (حسن بک نے خفیہ طور پر سن لیا ہتا کہ عبد العزیز خان نے خودکشی نہین کی بلکہ قتل کئے گئے) مجہے رنج ہے دوئم میری بہن کا بہی اسی موقع پر انتقال ہوگیا لہذا مین ایسی غمناک حالت مین بغداد کو نہین جا سکتا - حسن عیونی پاشا وزیر جنگ نے نام بردہ کے عذرات پر ذرا بہی توجہ نہ کی بلکہ حسن بک کو بعلت نافرمانی فوجی قانون کی روسے قید کی سزا دی - حسن بک نے بغداد کو چلے جانیکا اقرار کرکے محبس سے رہائی پائی مگر اوسیروز مذکورہ واردات کا مرتکب ہوا پہانسی پانے کے بعد تین روز تک نعش اوسکی پہانسی کے کہنبے سے لٹکی رہی اور عدالت کے حکم سے ایک کاغذ ترکی - یونانی اور انگریزی و فرنچ زبان مین لکہکر نعش کے سینہ پر چسپان کردیا گیا تہا جسمین مجرم کا نام معہ ولدیت اور عہدہ و جرم کی تشریح بیان کی گئی تہی - قسطنطنیہ کے بعض اشخاص ملزم کی اس حرکت کو جہالت اور نادانی کا باعث جسمین فتنہ انگیز غصہ بہرا ہوا تہا قرار دیتے تہے اور بعض کہتے تہے کہ اسنے اپنے بہنوئی سلطان عبد العزیز خان کے خون کا عیوض لیا - مگر راقم اس کتاب کے نزدیک خداوند کریم نے جو بڑا منصف ہے اس کے ذریعہ سے اون وزیرون اور بیرحم افسرون کو فی الفور سزا دی جنہون نے بیچارے عبد العزیز خان کو اول معزول کیا اور پہر ناحق بلا قصور اوسکو حلال کرایا - کیا خداوند ایسے صریح ظلم کو دیکہہ سکتا ہے - ہرگز نہین - انہون نے ایک بیگناہ کو قتل کرایا تہا خداوند عالم نے اوسکے بدلے مین

اور ملک کے فائدون کی غرض سے ہمیشہ عمدہ عمدہ کام کرتے رہے۔ دلاوری
اور شجاعت انمین سے ابتدا ہی سے پائی جاتی تھی۔ سن تمیز کو پہونچی تو
انکے ساری جوہر کھل گئے اور بہت جلد وزراے عثمانیہ
کے زمرہ مین داخل ہوکر فوج بحری کے سردار
مقرر ہوئے۔

تصویر احمد قیصرلی پاشا وزیر فوج بحری صفحہ ۱۴ مین دیکھو

قسطنطنیہ مین وزرا کے قتل ہونے
اور سلطان عبدالعزیز خان
کے بیموت مارے جانے سے عجب طرح کی

حسن عیونی پاشا

ہلچل پڑگئی تھی بلکہ تمام عملداری عثمانیہ کے افق پر بجاے شفق
سیاہی آمیز خون کی ڈراونی اور خوفناک سرخی نمودار تھی ہرچند
وزرا و ارکان سلطنت اس ہولناک حالت کو نئے انتظامون کی
رنگ آمیزی کا پردہ ڈالکر جبر جدید سلطان مراد خان کی خیالی
امید حکمرانی کی خوشی کی گوٹ لگائی جاتی تھی چھپانا چاہتے تھے لیکن کہین
قضاے مبرم بھی ایسے پردون مین چھپی ہے وہ تو آہنی صندوقون
مین بھی پوشیدہ نہین رہسکتی۔ چنانچہ عثمانیہ عملداری کے جہاز
شکستہ کو جو نا خدا کی بیعقلی سے دریاے ناامیدی مین جھونکے کھا رہا تھا

باندہلی اور ظاہر کیا کہ میری آنکھین بالکل نکمی ہو گئی ہین - ظاہر ہے کہ پیاز خام سے آنکھون پر کسیقدر ورم آجاتا ہے پس حسن عیونی نے فوج سے نکلنے کا پورہ بہانہ بنایا تھا - آنکھین بنا کر حضرت ڈاکٹر سرکاری کے پاس پہونچے جنہنے دو چار ہوتے ہی آپکی چالاکی کو پہچان لیا مگر اس خیال سے کہ یہ لڑکا اپنے ہاتھون سے آپ تکلیف اوٹھاتا ہے کچھ نہین کہا بلکہ اوس عمر رسیدہ ڈاکٹر نے انکی پیٹھ ٹھونک کر یہہ کہا کہ "ہمارے لڑکے خدا نے چاہا تو چند روز کے بعد تو بہی فوج کا بہت بڑا سردار ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب کریمیا کی جنگ شروع ہوئی تو حسن عیونی کا نام مشہور ہوا - اور اسی لڑائی مین خدمات شائستہ ادا کرنے کی عیوض انکو عہدہ گورنر جنرل کا عطا ہوا - پھر تو انہون نے بہت سی کار نمایان کیئے جنکے بدلے مین بعہد سلطان عبدالعزیز خان دو مرتبہ وزیر جنگ کے عہدہ پر مامور ہوئے - تمام فوج عثمانیہ کا دل حسن عیونی نے اپنے ہاتھ مین کر لیا تھا - سلطان عبدالعزیز خان کے معزول کرنے مین سب سے پہلے یہی بڑے صلاح کار تھے اور عقب سے معلوم ہوا کہ سلطان مذکور کے قتل مین بہی کسیقدر سازش رکھتے تھے -

تصویر حسین عیونی پاشا وزیر جنگ کی صفحہ ۱۳۹ مین دیکھو

اب **احمد قیصرلی پاشا** وزیر افواج بحری کا حال سنئے جو کان کشا کر بھاگ نکلے تھے یہہ حضرت بچپن ہی سے رحمدل اور خدا ترسی مین مشہور تھے - قوم

ڈینوب بہتا ہے جو ہنگری سے سرویہ کو جدا کرتا ہے - اور پورب مین
بلگیریا (بلغار و ایچیا بھی کہتے ہین) پچھم مین بوسنیا اور البانیا اور
جنوب مین میگڈونیا واقع ہے - یہہ ملک پورب سے پچھم تک ۲۵ امیل لمبا
اور شمال سے تا بجنوب ۵۰ امیل چوڑا ہے صوبہ مذکور کی اکثر زمین کنکریلی
ہے اور بہت سے جنگل اور پہاڑ واقع ہین یہانکی خاص پیداوار گندم
جو - سن - تماکو - چاول - اور ہر قسم کا میوہ ہے درخت بیشمار پیدا ہوتے
ہین - اسکے علاوہ بعض گرم حصون مین روئی وغیرہ اشیا بھی بافراط ہوا
کرتے ہین - اور نباتات کی کثرت کے باعث مکان بنانیکے شہتیر اور کڑیان
ارزان ملتی ہین - سرویہ کے پہاڑون مین کئی جگہہ لوہے کی کانین موجود ہین
سوتی اور اونی کپڑے بھی اس ملک کے کاریگر بہت بناتے ہین - مگر اس
وجہ سے کہ ابھی اس ملک کے باشندون مین اپنی چیزون کے ذریعہ سے
ممالک غیر کی کمائی کھینچنے کا مادہ کامل طور پر نہین ہے تمام پیداوار کو
آپ ہی چٹ کر جاتے ہین اور جتنی چیزین بنتی ہین سب وہین خرچ ہو جاتی ہین
تمام ملک سرویہ مین سبزہ اور خوشنما پھولون کے درخت جا بجا دکھلائی دیتے
ہین - جنگل مین ہر قسم کے چوپایہ اور پرند بکثرت ملتے ہین - باشندے یہان کے
بھولے بھالے - سادہ وضع کے پابند ہین فقط ایک وحدہ لاشریک خدا
کے قابل ہین - تمام ملک سرویہ مین پندرہ لاکھ سے آدمیون کی آبادی
ہے - آدمی اس ملک کے نہایت خوبصورت طویل القامت قوی الجثہ

چارون طرف سے طوفان اوٹھہ اوٹھہ کر ڈبونا چاہتے تھے - یہہ حالت
دیکھکر صوبہ سرویہ کے شہزادہ میلن بہی کو وڈے خودمختاری کا
دم بہرنے لگے اور اپنے آپکو آزاد والی سمجہکر ملک گیری پر
کمر باندہی - اور جہٹ پٹ فوجی تیاریان شروع
کردین - کیونکہ کرتے شہنشاہ روس نے ان کو خوب
پٹی پڑہائی تہی - بہلا ایسا موقع اونکو پہر کب ملتا
زار روس نے شہزادہ میلن کو صرف اوسکایا ہی
نہین بلکہ اپنی فوج کا ایک جنرل اونکے پاس
بہیجدیا تاکہ سرویہ کی فوج کو قواعد
سکہلاکر لڑائی کے لیے تیار کرے اس جنرل کا
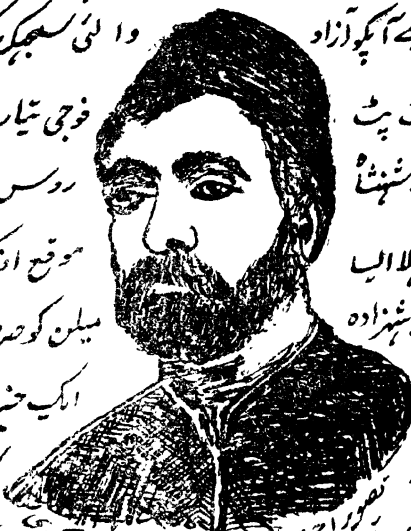
تصویر احمد قیصری پاشا

نام چرنائیف تہا جو آخرکار ترکون کے ہاتھہ سے شکست کہاکر
پیٹہ توڑ بہاگا - یہان مناسب ہوگا کہ قدرے احوال صوبہ سرویہ اور اوسکے
فرمانرواؤں کا بہی لکہا جاے -

ملک سرویہ کا جغرافیہ اور تواریخ

اوس حصہ عملداری عثمانیہ مین جسکو یورپین ترکی کہتے ہین - سرویہ بہی
ایک مشہور و معروف ملک ہے - جو لوگ اس ملک مین آباد ہین اونکی اصلیت
بیان کرنا فضول ہے کیونکہ مورخان قدیم باشندگان سرویہ کو ہمیشہ سے
ایک جدا گانہ قوم تصور کرتے ہین - سرویہ کے شمال مین دریاے

بچارہا کہ ہنگری والون نے اہالیان سرویہ کو کافی مدد پہونچائی ۱۶۸۹ء
مین کسیقدر حصہ ملک سرویہ کا آسٹریا نے فتح کرلیا تہا جسکو ترکون نے
۱۷۳۹ء مین آسٹریا سے لڑکر واپس چہین لیا - اسی سنہ کی ابتدا مین
ملک سرویہ کا ستارہ اقبال از سرِ نو چمک اوٹہا - بڑے بڑے کا ر
نمایان سرویہ والون نے کئے - شروع ۱۸۰۳ء مین کاراجارج نامی ایک
کاشتکار باشندہ ملک سرویہ نے لڑکر فانی زہرس کا جو بڑا دلاور اور
سپاہی مرد تہا زور گہٹا دیا اور جمہوری سلطنت قایم کی جسکو ۱۸۰۸ء
مین حضرت سلطان روم نے خوشی سے منظور کیا اور کاراجارج کے
خیالات کی تعریف کی جنکو وہ اپنے ملک کی نسبت ظاہر کرتا تہا - جب کاراجارج
نے باہمی لڑائیون مین سرویہ کی قومی طاقت کو توڑ دیا تو سلطان روم کو
نہایت عمدہ موقع پایہ تخت سرویہ کے فتح کرنیکا مل گیا (جسطرح سے ہندوستان
کی فوجی طاقت کو مرہٹون اور پنڈارون وغیرہ نے آپسکی لڑائیون مین
کہو دیا اور سرکار انگریزی کو اسکے فتح کرنے مین کوئی وقت نہین اوٹہانی
پڑی) چنانچہ ۱۸۱۲ء مین کامل طور پر ترکون نے سرویہ پر اپنا قبضہ کرلیا اور ترکی
نشان سرویہ کے پایہ تخت کی شاہی ایوان پر خود مختار ہوکر اوڑنے لگا جب
ترکون نے سرویہ کو فتح کیا تو کاراجارج مذکور بہاگ کر ملک آسٹریا مین
چلا گیا تہا جہانسے تہوڑی ہی عرصہ کے بعد واپس اپنے وطن کو مراجعت
کرآیا - انہین دنون مین سرویہ کے ایک گڈریہ (بہیڑ بکری چرانے والے)

ہوتے ہین جنکے بال نہ بہت سیاہ نہ بہورے کہلے ہوئے رنگ کے ہوتے ہین
اور انکہین کنجی نیلگون معلوم پڑتی ہین- بول چال حلاوت امیز اور صاف
ہوتی ہے- سنہ ۹ ع مین جسکو عرصہ اٹھارہ سو چوہتر برس کا گذرا اس ملک کے
رہنے والے بڑے زورآور تھے جنہون نے شہنشاہ **یونان** کے راستہ
کو توڑ کر اوسپر چڑہائی کرنے کی تیاریان کر لی تہین اوندنون مین سرویہ
والون کی طاقت اکثر بادشاہون سے بہی بڑہی ہوئی تہی- اور قدیم سرویہ
کی پہچان مذکورہ نام وری ہی سے کی جاتی تہی- قدیم زمانہ مین صوبہ البانیا
کا ایک حصہ سرویہ کا پایہ تخت تہا چنانچہ جو محل اور عمارات عالیشان
گذشتہ زمانہ کی بنائی ہوئی سرویہ مین آجتک موجود ہین جنکی مرمت فی الحال
ہوتی ہے اون سے اہل سرویہ کی دولتمندی اور دانائی و انجنیری
ثابت ہے حالانکہ اکثر حصے ان عمارتون کے پامال اور شکستہ ہو چکے ہین
سلاطین ترکی قدیم سے سرویہ کی شہزادیون کو حرم بناتے آئے ہین
اور معزز ترک اپنے ہم رتبہ آدمیون کے بیٹیون کے ساتھ خوشی سے
بیاہ کرتے رہے ہین تو بہی جدی جدی قومون اور علحدہ علحدہ مذہبون کے
باعث اپسمین اتفاق کبہی نہین ہوا- سنہ ۱۳۸۹ع مین اہالیان سرویہ نے
ترکون کے ہاتہ سے بہت بڑی شکست کہائی تہی- اوسی زمانہ سے
سرویہ کو ہزارون مشکلون کا سامنا پڑتا رہا ہے- ترکون نے غصہ مین
اکر تمام سرویہ کو برباد کر دیا مگر سرویہ کا پایہ تخت سنہ ۱۵۲۲ع تک اسی

چاہی رعیت برباد بہی ہوتی پہرے حالانکہ اوسکے مشیر بہی اس کار روائی
سے ناخوش تہے اور ہر چند اوسکو سمجہاتے تہے کہ زیادہ تر لالچ ایک والئی
ملک کی حیثیت سے بعید ہے ہان اگر اسقدر لالچ ہو کہ رعیت اور فرمان روا
دونون کو ناگوار نہ گذرے تو مضائقہ نہین - اب جس حالت اپنی رعایا کو
ذاتی خواہشون کے مطیع ہو کر برباد کرتے جاتے ہین تو آخیر مین اسکا نتیجہ نہایت
خراب ہوگا - رعایا بادشاہ کی جڑ ہوا کرتی ہے جسطرح جڑ کی مضبوطی سے
درخت سیکڑون برس قایم رہتا ہے اوسی طرح رعایا کے قیام سے بادشاہ
بہی ہمیشہ بنا رہتا ہے - سچ تو ہے - جیسا کہ حضرت شیخ سعدی شیرازی
علیہ الرحمت فرما گئے ہین سہ رعیت چو بیخ است سلطان درخت +
لیکن سمرملا سچ پاشا جنکی اصلیت مین بقول شخصے فرق تہا مشیرون کی
کیون سننے لگی تہے مجبور ہو کر وزرانے انسے سرکشی اختیار کی - اور تمام وزرائے
متفق ہو کر ملا سچ سے خزانہ سرکاری کا حساب طلب کیا کیونکہ معائنۂ کاغذات
و خزانہ سے معلوم ہوا کہ ملا سچ پاشا لاکہون روپیہ گورنمنٹ کے خزانہ کا ہضم
کر گئے ہین - کئی دنون تک ملا سچ اور اوسکے وزیرون مین جہگڑا رہا چونکہ
تمام رعایا وزیرون کے طرفدار تہے اس لیئے ملا سچ کچہہ نہ کر سکے اور ناچار
ہو کر ۱۸۴۳ء مین امارت سے دست کشی اختیار کی - تب کل باشندگان
صوبہ سرویہ نے باتفاق راے وزرا رکارا جارج سابق والئی سرویہ کے
بیٹے الگزنڈر نامی کو تخت نشین کیا مگر اسوجہ سے کہ اوسکی نسبت سرویہ

نے جسکا نام ملا اسح تھا اچانک جمعیت فراہم کرکے غدر کردیا - یہ شخص باوجود گڈریہ ہونے کے بڑا عقلمند اور بہادر تھا کئی مرتبہ ترکی گورنمنٹ سے لڑا - آخرالامر سنہ ۱۸۳۰ء مین دولت عثمانیہ اور ملاسچ کے درمیان ایک عہدنامہ ہوا جسمین گورنمنٹ ترکی نے صوبہ سرویہ کی آزادی کو تسلیم کیا - اوسی زمانہ سے ملاسچ کی اولاد نسلاً بعد نسلاً سرویہ کی حکومت کرتی آئی سنہ ۱۸۱۶ء مین کاراجارج جو مدت سے غائب تھا پھر سرویہ مین اموجود ہوا - چونکہ ملاسچ کاراجارج کو اپنا پکا حریف سمجھتا تھا اور ہر دم اوسکی طرف کا کھٹکا اسکے دلپر لگا رہتا تھا جسکی وجہ سے ایکدن موقع پاکر ایسے وقت مین جبکہ کاراجارج خواب غفلت مین پڑا سوتا تھا ملاسچ نے اوسکو قتل کرادیا - اور ایسے میٹھی نیند مین آب خنجر پلاکر سلایا کہ قیامت تک جاگنا نصیب نہوگا -

جب ملاسچ کے دلپر سے اپنی رقیب کا کھٹکا مٹگیا تو اوس نے سرویہ مین بہت سے قواینن اور دستورالعمل جاری کیے جنمین سے اکثر کاراجارج ہی کے بنائی ہوئی تھے تھوڑی بہت ترمیم کے بعد وہی قواینن ملاسچ نے اپنے نام سے مرتب کرکے تمام ملک مین رائج کیئے - ملاسچ کاراجارج کی طرح اپنی رعایا کو خوش نہین رکھتا تھا اوسکی کارروائیون مین کسیقدر ظلم کی بو آتی تھی لہذا تمام سرویہ کی رعایا برابا ملاسچ کی حکومت مین سے نکل کر ترکی گورنمنٹ کی زیرنگین رہنا چاہتے تھی - ملاسچ جسکے نام کے ساتھ اخیر مین پاشا کی دم (یعنے ملاسچ پاشا) بھی لگ گئی تھی بڑا لالچی تھا ہردم اپنے خزانہ ہی بھرنے کی فکر مین رہتا تھا

ملاسچ پاشا کی بنیاد پر
سرویہ کی آزادی
خود مختار پاشا
کی حکومت

چاہینگے کہ گذرینگے اور دوسری سلطنتوں کی مانند سرویہ بہی
آزادی اور خودمختاری کی روشنی مین دنیاوی ترقی کی منزل کو طے
کرسکیگا کیونکہ اوسکی لجام پکڑنے والا کوئی نہین رہا مگر اونکی کم ہمتی نے
رہی سہی عزت بہی سرویہ کی معدوم کردی اور یہہ آزادی اولٹی وبال ہوکر
سرویہ والون کے لیئے شتر بے مہار کی پہپتی کا باعث ہوئی - تب تو اہالیان
سرویہ کو بادشاہ کی قدر ہوئی اور آزادی سے کسیکی زیر حکومت رہنے کو
چاہنے لگے رفتہ رفتہ پہر اونکی نظر ملاسچ پاشاہی پر پڑی جو بوڑہا ہوگیا تہا اور جسکو
اہالیان سرویہ نے ۳۵ برس پہلے تخت سے اوتار دیا تہا - ملاسچ مذکور کا
قیام اوندنون مین والیچیا مین تہا آخرکار ارکان دولت سرویہ نے انہین کو
بلاکر از سر نو ۱۸۶۰ء مین اپنا حاکم بنایا مگر ملاسچ دو برس حکمرانی کرکے مرگیا
تب اوسکی جگہہ اوسکا بڑا بیٹا مائیکل گدی نشین ہوا مائیکل مذکور چونکہ تمام یورپ
کی سیاحت کرچکا تہا اور اپنے والد سے کسیقدر اولی العزمی اور دانشمندی
وغیرہ اوصاف مین سبقت لیگیا تہا لہذا تخت پر بیٹہتے ہی نامبردہ نے
عمدہ عمدہ کارروائیان شروع کردین بہت سے قوانین جاری کیئے رعایا
اور سرکار مین جن امور کی تشریح لازم تہی اونکو صاف طور پر ظاہر کردیا -
رعایا اس سے خوش تہے - اس نے جب سرویہ والون کے دلون کو اپنے
قابو مین کرلیا تو ترکون سے یہہ درخواست کی کہ جو فوج شہر بلگریڈ یا تخت
سرویہ مین ترکون کی طرف سے رہتی ہے وہ اوٹہالی جائے - نامبردہ کی اس

والون کو اسٹریا کے ساتھ سازش کرنے کا یقین ہوگیا تھا ۱۸۵۸ع
مین تخت سے اوتار دیا گیا - الگزنڈر مذکور نے کل ھم ۱۶ سولہ برس تک صوبہ سرویہ کی
حکمرانی کی - الگزنڈر کو تخت سے اوتارتے مین شہنشاہ روس بھی سرویہ
والون کے مددگار تھے - اسکے بعد تیس برس تک سرویہ کے تخت پر کوئی شخص
نہین بیٹھا - وزرا و ارکان دولت ہی متفق ہوکر بطریق جمہور سلطنت
کے کامون کو انجام دیتے رہے اس اثنا مین دولت العالیہ عثمانیہ نے باربا
چاہا کہ اپنی طرف سے کسی شہزادہ کو سرویہ کے تخت پر بٹھلاے یا عثمانیہ
گورنمنٹ ہی کی مملکت مین یہہ صوبہ شریک کیا جاے لیکن سرویہ کے چالاک وزیرون
کی تدبیرون کے آگے جنہین لیت و لال اور بہانہ بازی کا جمع خرچ ہوتا تھا
دولت علیہ کے ارادہ کو مات ہوتی رہی - اگرچہ سرویہ والون نے پورے
تیس ۳۰ برس تک اپنی ملک کی گدی کو چالاکی کے باعث غیر کی نشست گاہ
سے محفوظ رکھا مگر اس خودمختاری کے زمانہ مین کوئی کام ان لوگون سے
ایسا نہین ہوا جسکے رو سے ملک ترقی حاصل ہو - یا رعایا برایا کو فائدہ پہونچے
بلکہ گورنمنٹ کی حالت بھی اکثر مذبذب رہی حتی کہ اخیر مین بعینہ اوس شمع کی
طرح ہوگئی تھی جو صبح کو تیل نبڑ جانیکے باعث بے لطف اور پھیکی روشنی کی
پژمردہ جھلک دکھا کر گھڑی پل کے بعد اپنے معدوم ہونیکا یقین دیکھنے
والون کو دلاتی ہے - سرویہ کے چالاک وزیرون اور مشیرون نے
سمجھا تھا کہ گورنمنٹ عام کے رہنے سے ملوگ آزادی پاکر جو کچھہ

رکھنے لگے اور آزادی و اعلاے کے دلین ترکون سے لڑنے مرنے کا خیال جوش
مارنے لگا جسکو پرنس مذکور بہی نہین روک سکتا تہا سرویہ والون کی شورہ پشتی
دیکھکر پرنس میلان بہی غرور مین بہر گیا اور فی الفور دولت علیہ کی خراجگذاری
سے آزاد ہونے کے لیئے وزیر اعظم ترکی کے خدمت مین ایک مراسلہ بہیجا
جسکا جواب دولت علیہ نے کچہہ نہین دیا - اس پر پرنس میلان نے
یکم جولائی ۱۸۷۶ء کو بذریعہ اشتہارات و دہل اپنے تمام رعایا کو ترکون سے
جنگ کرنے کے لیئے طلب کیا ان اشتہارون اور منادی کرنے والون نے پرنس
مذکور کی طرف سے سرویہ والون کو یہہ خبر پہنچائی کہ فی الحال جس لڑائی کے
لئے آپ لوگون سے درخواست کی جاتی ہے وہ تمام سرویہ کی آزادی اور
آئندہ آرام دہی کا باعث ہوگی اور جو حالت غلامی کی آج ہی وہ سرویہ والون
کے لیئے نر ہیگی - اپنی آزادی اور عزت قایم رکھنے کے لیئے تمام سرویہ کے باشندونکو
جان توڑ کر ترکون سے جنگ کرنا چاہیئے - ترکون پر فتحیاب ہونے سے آزادی
حاصل ہونیکے علاوہ دینی ترقی بہی سرویہ مین ہوگی جس سے ہمارا خداوند
مسیح نہایت خوش ہوگا - اپنی قوم اور ملک کو غلامی کے حالت سے نکالنا
بڑی بہادرون اور خاص جنتی لوگون کا کام ہے - بہائیو تمپر مجھکو پورہ بہروسہ ہے
اور مین تمکو دل و جان سے پیار کرتا ہون کیونکہ تم بڑی دیندار اور سچے بہادر ہو
مین خود نہایت خوشی سے تمہارے ساتھہ دشمنون سے لڑنکو چلونگا اور ہمارے ساتھ
ہمارا پیارا ہمسایہ **مانٹونیگرو** (جبل اسود) ہوگا جو میری بہائی شہزادہ **نکولس**

درخواست کو لارڈ ڈربی سابق وزیر اعظم انگلستان کے والد مسٹر ڈربی مرحوم
نے بھی جو اون دنون دولت انگلشیہ کے ایک رکن تھے پسند کیا تھا اور مدد بھی
دیتے رہے تھے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۸۶۷ع مین دولت عالیہ ترکی نے اپنا
لشکر بلگریڈ سے واپس بلا لیا - اوس زمانہ سے سرویہ کا صوبہ آزادی کا
دم بھرنے لگا کیونکہ برائے نام ترکی سلطنت کے ماتحت شمار ہوتا رہا -
البتہ دو لاکھہ روپیہ سالانہ نقد بطور خراج سرویہ کا حاکم حضرت سلطان
ترکی کو برابر دیتا رہا جو فوج واپس لینے کے وقت مقرر ہو چکا تھا - لیکن دوسری
طرف حاکم سرویہ نے روس سے بھی کاناپھوسی کی کارروائی جاری کی
یہانتک کہ اس زمانہ مین مدبران یورپ سرویہ کو ترکی سلطنت کی بربادی
کے لیئے روسیون کے ہاتھہ کا ایک خنجر سمجھتے تھے - جیسا کہ سرویہ ہی کے ذریعہ سے
جنگ حال مین بھی روسیون کو ترکی مملکت مین مداخلت کرنیکا موقع ملگیا اسی
طرح جب روسی چاہتے ہین سرویہ کی آڑ مین ہو کر ترکی سلطنت پر حملہ
کر بیٹھتے ہین - شہزادہ مائیکل نے ۱۸۶۸ع تک راج کیا - چونکہ کا راج
رہنا مائیکل کے پہلو مین بھی کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا ایکروز موقع پاکر کاراجاج
کے ایک رشتہ دار نے مائیکل کو قتل کرڈالا - اوسکے بعد پرنس میلان شہزادہ
سال چودہ برس کے سن مین سرویہ کے تخت پر بیٹھا یہہ ابتدا ہی سے روس کا
طرفدار رہا چنانچہ ثبوت اسکا آئندہ ظاہر کیا جائیگا - جب سے پرنس میلان
سرویہ کا حاکم ہوا روس کی اشتعالک سے اوسکی رعایا ترکون سے دلی عداوت

بل سندر ناچے جب روس ایسے سلطنت مدد کا وعدہ کرے اور تمام
عیسائی صوبون کو ورغلا کر سرویہ کی حمایت پر کھڑا کرے تو پرنس میلان
جسقدر شیخی بگھارے زیبا ہے ورنہ بیچارہ میلان کی ہستی ہی کیا اور سرویہ
والون کا زعم کیا ہو ترکون کے مقابلہ مین آئین - چنانچہ عقلمند اہل الرای
او سیدم پہچان گئے تھے کہ کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری مین
حسب بیان مندرجہ رپورٹ دولت عثمانیہ صوبہ سرویہ مین ۲۰ برس سے
۵۰ برس تک کے آدمی کو فوج مین رکھتے ہین اور تمام لشکر کا شمار
پچاس ہزار ہے اور ۳۰ باٹری توپخانہ ہے ہر ایک باٹری مین چھہ چھہ
توپین ہین سنہ ۱۸۶۲ مین شہنشاہ جرمن کی طرف سے امیر سرویہ کو
۵۷ ضرب توپین بطریق ہدیہ عنایت ہوئی تہین جب مذکور اشتہار جاری ہوا
تو سرویہ کی فوج کا شمار ۹۰ ہزار کے قریب تہا جسکے کمان روسی جنرل چرنا ئف
کرتا تہا سنہ ۱۸۶۲ مین سرویہ کے پاس ۲ لاکھ ۳۰ ہزار بندوقین تہین اسکے
علاوہ شہر کراغیجویش مین سرکار سرویہ کا اسلحخانہ ہے جہان توپین بہی
ھر قسم کی ڈہلتی ہین ولایت سرویہ کی سالانہ آمدنی کل تین کروڑ
۵۰ لاکھ پیاسٹر ہے ایک پیاسٹر دو قرش کا ہوتا ہے اور خرچ
قریب قریب آمدنی کے ہے - دولت العالیہ عثمانیہ کو امیر سرویہ ۲۳ ہزار
لیرہ سالانہ خراج دیتا ہے جسکی تخمینا ۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ سکہ کلدار
ہوئے - مختصر یہہ کہ سرویہ نے اشتہار مذکور کے ذریعہ سے اپنے

(اسیر جبل اسود کا نام ہے) کے زیر حمایت ہو کر ہماری مدد کریگا پھر ہماری
مدد کے لیے **بوسینیا** و **ہرزیگونیا** کے جنگی پہلوان ہونگے وہ سب دشمنونسے
جان توڑ کر لڑینگے **بہائیو**- ان کے علاوہ ہمارا بہادر بہائی بلگیریا بہی ہماری
طرف ٹکٹکی باندہے ہوے بیٹھا ہے جہان ہمنے دشمنون کی طرف قدم بڑہایا
کہ وہ بہی فی الفور ہماری مدد کے واسطے آموجود ہوگا- اور ہم امید
رکہتے ہین کہ جو قدیم دلاور قوم یونانیون کی ہے وہ بہی اس معرکہ مین
ہماری مدد کریگی **پیارو** خدا کا نام اونچے آواز سے پکارتے ہوے
چلو جسنے ہمکو اپنے حقوق کی نگہبانی کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے- وغیرہ
وغیرہ اس جوش اور دلین گدگدی پیدا کرنے والی اشتہار نے جو بدی
کی شیخی بگہارنے سے زیادہ وقعت نہین رکہتا تہا تمام سرویہ والون
کو برانگیختہ کردیا- اور سب کے سب ترکون سے لڑنے کو تیار ہوگیے- اس
موقع پر ناظرین کتاب متعجب ہونگے کہ بیٹھے بٹھاے پرنس میلان کو یہہ
کیا سوجہی خواہ مخواہ ترک ایسے عظیم الشان سلطنت سے مٹ بھیڑ
کی ٹھہرائی- صاحبو! پرنس میلان بیچارہ کا قصور نہین تہا- بلکہ
یہہ تمام کارستانیان حضرت روسیہ کی تہین جو مدتون سے بلغاریہ-
سرویہ- بوسینہ- ہرزیگونیا- مانٹونیگرو وغیرہ کو چپکے چپکے ترکون کی
طرف سے اشتعالک دے رہا تہا اور ہر ایک سے اوسنے بہی عہدہ کیا تہا
کہ تم ذرا چہیڑ تو دو پھر مجہے بہی اپنے ساتہہ ہی دیکہا آپ جانتے ہین لنگڑی کے

شہد اور موم بھی مانٹونیگرو کے جنگلون مین بہت ملتا ہے دستکاری صرف
اونی سوتی پارچہ اور بکری کی رنگی ہوئی کھالین ہوتی ہین - مگر چونکہ تہذیب کے مقابلہ
مین وحشت بڑہی ہوئی ہے اس لیئے سرویہ والون کی مانند اسیقدر اشیا
بنائی جاتی ہین کہ باشندگان صوبہ کے لیئے بھی بمشکل کفایت کرتی ہین - کثرت سے
نہین نہ باہر جائین تمام صوبہ مذکور مین ۳ سو دیہات و قصبہ جات بستی ہین اور
ہر ایک گاؤن خواہ قصبہ مین ایک ایک گرجا ہے مانٹونیگرو کا پایہ تخت شہر شتنیا
ہے جو تنہا ایک وسیع میدان مین آباد ہے بجز پایہ تخت کے اور تمام دیہات پہاڑون
سے ڈھنکے ہوئے نظر آتے ہین ان پہاڑون کی نسبت ایک عجیب و غریب حکایت
یہان کے باشندون کی زبان پر آجتک مشہور ہے - وہو ہذا -

حکایت

باشندگان مانٹی نیگرو کہتے ہین کہ جب خدا تعالی نے زمین اور آسمان کو پیدا کر
پہاڑون کے لیئے پتھر پیدا کیئے تو وہ پتھر تھیلون مین بھر بھر کر فرشتون کی معرفت دنیا
بھیجے جاتے تھے اتفاقاً ایک تھیلا آسمان ہی پر پھٹ گیا اور اوسمین جسقدر پتھر
تھے ہمارے ملک کی سرزمین مین جو صاف میدان تھا آپڑے اور اوسروز سے ہمارے
ملک مین سیوا پتھر کنکر کے اور کچھہ نہین نظر آتا - واہ رے وقیانوسی خیالات کے آدمیون
ادہنون نے اہالیان ہند کے بھی کان کترے جو سمیر پربت کے گرد دودھ
اور شہد وغیرہ کی ندیان بتلاتے ہین - از روے مردم شماری اس صوبہ کے
باشندون کی تعداد ایک لاکھہ ۲۵ ہزار ہے اور یہ سبکے سب گریک

تمام رعایا کو استقلال دیگر ترکی سے مقابلہ کرنیکی تیاریان کردین جسکو دیکھکر مانٹونیگرو والون کے دماغ مین بہی گرمی چڑہ گئی - اونکی بہی کیفیت سُنئے -

صوبہ مانٹونیگرو کی تواریخ مع جغرافیہ

صوبہ مانٹونیگرو مین سوائے جنگل اور پہاڑ کے اور کچہہ نظر نہین آتا - اس ملک کے باشندے بالکل وحشی ہین اور اپنی زبان مین لفظ جرناگورا سے جسکے معنی وحشی لڑاکو کالا ہین شناخت کئے جاتے ہین اس خطاب کو یہہ لوگ اپنے اوپر بڑے فخر کے ساتہہ منسوب کرتے ہین - اسملک کے چارون طرف پہاڑون کا ایک حلقہ کہنچا ہوا ہے جسکی اندر جنگل بیابان اور جنگل مین سکنائے مانٹونیگرو آباد ہین پہاڑی دہوپ اور جنگل کی ناقص آب و ہوا کے باعث یہہ لوگ سیاہ رنگ ہوتے ہین - صوبہ مانٹونیگرو یا جبل اسود جسکے معنے کالا پہاڑ ہین ایک چہوٹا سا ملک ہے - اوسکے شمال و مغرب مین ہرزیگوینا - و بوسنیا اور جنوب اور شرق مین البانیا واقع ہین - یہہ صوبہ ۴۸۰ ا میل مربع ہے بعض پہاڑون کی چوٹیان جو مانٹونیگرو مین واقع ہین سطح سمندر سے ۸ ہزار فیٹ کی بلندی پر پائی جاتی ہین - پیداوار خاص اس صوبہ کی مکئی آلو اور تمباکو ہے - اور ساگ پات بہی ہر قسم کا پیدا ہوتا ہے - چوپایون اور مویشیون مین سے - بکرا - دنبہ - گائین - و خنزیر وغیرہ یہان بکثرت ہین ان کے علاوہ خچر اور گہوڑا بہی کہین کہین ملتے ہین - تمام پہاڑی مقامات مین گدہون کیہی ذریعہ سے آمد و رفت اور اسباب کا لانا اور لیجانا ہوتا ہے -

باشندگان مونٹونیگرو اوصاف مذکورۃ الصدر سے متصف ہین اور اپنے
ملک مین قومی امیر کے زیر حکومت نہایت خوشی سے رہتے ہین تو بھی ہمیشہ سلطنت
آسٹریا کے محتاج رہی ہین - سلطنت مذکورہ قدیم سے مانٹونیگرو والون کی
مددگار رہے - اگر آسٹریا کی حمایت نہوتی تو ابھی تک یہہ صوبہ غیر کی حکومت
مین آگیا ہوتا - گو کہ مانٹونیگرو دولت العالیہ عثمانیہ کو خراج دیتا ہے مگر ہمیشہ
سلطنت موصوف کے مقابلہ مین بغاوت اور سرکشی کرتا رہتا ہے حالانکہ ہر مرتبہ
سو منہہ کی کہاتا ہے - اول مرتبہ سنہ ۱۵۲۶ء مین سلطان سلیمان خان دوم نے
مانٹونیگرو کو فتح کیا تہا اوسکے بعد مدتون تک مانٹونیگرو والے ڈر کے مارے
خاموش رہے - حتیٰ کہ ترک کا نام سنکر کانپ جاتے تھے مگر اٹھارہوین صدی کے
شروع سے پہر اونہون نے سر اوٹھایا اور بارہا سرکشی کی - اور اثناء جنگ مین
بہت سے وحشیانہ حرکتین کرتے رہے جو اونکی بزدلی پر دلالت کرتے ہین - کئی مرتبہ
لڑائی مین ترکون پر سورون کے مانند حملہ آور ہوئے اور بکمال بیرحمی سے اونکو قتل کیا
اور پہاڑون مین جا چہپے - سنہ ۱۸۵۱ء تک مانٹونیگرو کا امیر نواب ہونے کے
علاوہ اپنی رعایا کی نظرون مین مذہبی سرغنہ اور پادری بہی خیال کیا جاتا تہا
اسی لیئے تمام صوبہ کے باشندے اوسکے تابعداری کو دونون جہان کی خوشنودی
باعث خیال کرتے تھے چنانچہ سنہ مذکور کے اخیر مین جب شہزادہ ڈانیلی مانٹو
نیگرو کی گدی پر بیٹہا تو اوسنے اپنے آپکو رعایا کے روبرو مذہبی رہنما قرار دیکر ترکی
سلطنت کے ساتہہ لڑائی کی تیاریان کردین سنہ ۱۸۵۲ء مین اسکا مزاج درست کرنیکے

(یونانی) چرچ کے معتقد ہین ایک دادا کی اولاد ہونے کے باعث امین اتفاق ہمیشہ سے چلا آتا ہے - طویل القامت اور قوی الجثہ ہوتے ہین - لڑائی بھڑائی کے لیے ہردم تیار رہتے ہین - ہتیار بندی کا شوق یہان تک رکھتے ہین کہ جو کاشتکار اپنے کھیتون مین زراعت کا کام کرنے کے واسطے جاتے ہین وہ بہی ہردم ہتیار لگائے رہتے ہین جب کبہی اپنی دشمن سے لڑتے ہین تو خلاف تہذیب نہایت بیرحمی کے ساتھ وحشیانہ حرکتین کرتے ہین - اپنے زخمی دشمنون کے سرون کو کاٹ کر نعش کی مٹی پلید کرتے ہین - حتیٰ کہ مرے پر سو درّے مارنے والے انکو کہا جاسے تو مناسب ہے - تعصب مذہبی رہنماؤن کے اوسکانے سے ان کے دلون مین اسقدر بھرا رہتا ہے مخالف سے لڑنے کے وقت دیوانے ہو جاتے ہین - کاشتکاری کے علاوہ اکثر اشخاص خشک مچھلیون اور موم و شہد اور چمڑے کا بیوپار کرتے ہین مگر اپنے ہی ملک مین ان چیزون کو لیئے پھرتے ہین - باہر نہین جاتے مانٹونیگرو مین داخل ہونے یا وہانسے ممالک غیر مین جانے کے لیئے صرف دریا مین ہوکر ایک ہی راستہ ہے جو عملداری آسٹریا مین سے گزرتا ہے اسکے سواے تری یا خشکی کا اور کوئی راستہ نہین - اس ملک کے کاشتکار بڑے محنتی ہوتے ہین - کبہی نہین تھکتے - اونکے چہرہ پر پہلوانی اور سپہ گری کی ڈہرک پائی جاتی ہے اگر اس ملک کے باشندوان کو فوجی تعلیم عمدہ طور پر دیجاسے تو بہت مضبوط اور کارگذار سپاہی ہوسکتے ہین - چنانچہ اس موقع سے جسکو ہین آگے چلکر دکہلاؤنگا باشندگان مانٹونیگرو کی قدآور شباہت ناظرین اس کتاب کو بخوبی معلوم ہوگی - اگرچہ

خود مین ترکون سے مقابل ہونے کی جرات بنائی تو سنہ ۱۸۷۶ء مین اپنی دینی بھائی اور ہمسایہ ہرزیگوینا کو بھکا بہسلا کر اوسنے عذر کرادیا اور دوسری برس خود بہی اونکے ہمراہ ہوکر ترکی فوج سے لڑنے لگا چنانچہ تمام ملک مانٹونگرو مین جسقدر جوان آدمی تھے سبکو نکولس نے جمع کرکے سرویہ کی امداد کیلئے روانہ کیا۔

دیکھو مانٹونیگرو کے سپاہیون کی تصویر

نمبر ۵ دیکھو

ترکی کے مقابلہ مین سرویہ کی بیشمار شرارتین

مانٹونیگرونے تو بغیر کسی شکایت واجبی کے شرارت پہیلائی ہی تھی مگر سرویہ اوسکا بھی مرشد نکلا۔ ترکون نے سرویہ کے ساتھ کبھی ایسا ناجائز برتاو نہین کیا جسکا بدلہ بغاوت اور سرکشی ہو۔ بلکہ پچاس برس گزشتہ مین ترکون نے اسقدر آزادی سرویہ کو عطا فرمائی اور ایسی ایسی رعایتین کین کہ سرویہ ایک خودمختار سلطنت بنگئی اگر خدانخواستہ ترک سرویہ کی ترقی نہین چاہتے تو آجکے روز اوسکی یہ ہی حیثیت ہوتی۔ پس ترکی گورنمنٹ کے مقابلہ مین سرویہ کے سرکشی اور احسان فراموشی کرنیکا کوئی باعث نہین پایا جاتا بجز اسکے کہ محض روسیہ کے بہکانے سے اپنی مہربان شہنشاہ کو رنجیدہ کیا۔ گویا اپنے ہاتہون سے اپنے ہی پاؤن مین کلہاڑی ماری اور اپنی دینی بہائیون کی جو سراسر تعصب کی لڑائی لڑتے تھے حمایت کی شہزادہ میلن امیر سرویہ کا یہ کہنا کہ "ترکی فوج باشی بوزوق کے ہاتہون سے بلگیریا مین عیسائیون کے قتل ہونیکی خبرنے اہلیان سرویہ

واسطے بیس ہزار ترکی فوج نے زیر کمان جنرل عمر پاشا مانٹونیگرو پر حملہ کیا اور
اور چاروں طرف سے اوسکو محاصرہ مین لیکر ایسے دانت کہٹے کئے کہ ڈانیلی کے
ہوش بگڑ گئے سارے مانٹونیگرو والے سوا اپنے امیر کے شکست فاش کہاکر
ترکون کے روبرو بہاگ نکلے اگر آسٹریا بیچ مین پڑکر صلح نکرا تا تو ترک سبکو فنا
کر ڈالتے - اوس صلح نامہ کے مطابق چہہ برس تک مانٹونیگرو نے کان نہین ہلایا
لیکن چہہ برس کے بعد پھر دلین شرارت کا شعلہ بھڑکا اور تمام ملک ترکون سے لڑنکو
تیار ہوا - ترکی فوج بہی مقابلہ کے لیئے آموجود ہوئے مگر پچھلے فتحیابی کی مانند
اس لڑائی مین ترکون کو سرخروئی حاصل نہین ہوئی وجہہ یہہ کہ ترکی فوج نہایت
تھوڑی تہی اور اوسمین بہی نیئے رنگروٹ اور چوکی پہرہ دینے والے پولیس کے
سپاہی ناتجربہ کار بہری تہے - جب شہزادہ ڈانیلی نے ذرا سے ترکی فوج کو
شکست دی تو مارے غرور کے پہول کر کپّا بن گیا اپنی رعایا پر بڑی بڑے ظلم کئے
جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سنہ ۱۸۶۰ع مین قتل کیا گیا - اسکے بعد شہزادہ نکولس تخت نشین ہوا
جو آجتک موجود ہے سنہ ۱۸۶۱ع مین نکولس مذکور نے بہی اپنی رعایا کو ترکون سے لڑنیکے لئے
آمادہ کیا تہا چنانچہ ۲۳ ہزار لڑاکون کو لیکر دولت مآب عمر پاشا سے صف آرا ہوا
ترکون نے پہلے ہی حملہ مین وہ بہادری دکہلائی کہ اہالیان مانٹونیگرو اور اونکا شہزادہ
مسٹر نکولس دم دبا کر بہاگتے ہی نظر آئے - آخر کار پشیمانی اوٹہا کر دولت عالیہ عثمانیہ
کی اطاعت کو تسلیم کیا اور خراجگذار بنا - تو بہی جبلی عادت نہین گئی چپکے چپکے
شرارتین کرتا رہا ادہر اودہر سے سامان جنگ بہی منگواتا تہا حتی کہ جب

اور جو کچھہ بہی روسی ٹہہراتے تھے اوسی پر عمل کرتا تہا - اور روسیون ہی کے حمایت کے بہروسہ پر اس شخص نے بڑے بڑے ظلم اپنے رعایا پر کیئے جن سے تمام رعایا ملاسچ سے ناخوش تھے - اسکے علاوہ امیر مذکور ہمیشہ کچھہ نہ کچھہ چہیڑ خانی ترکی سلطنت سے رکہتا تہا کیونکہ اوسکا دل تو روسی گورنمنٹ کے قبضہ مین تہا - آخر کار جب اس شخص کا ظلم حد سے بڑہگیا تو ناچار ہو کر رعایاے سرویہ نے دولت ترکی سے مدد طلب کی اور لمبی چوڑی عرضی حضرت سلطان المعظم کے حضور مین بدین مضمون پیش کی کہ حضور ہملوگون کو ملاسچ کے بیشمار اور وحشیانہ ظلمون سے نجات دلوا دین نتیجہ یہہ ہوا کہ میان ملاسچ سرویہ کی حکومت سے معزول کئے گیئے - انکی جگہہ انکا بیٹا حکمران ہوا - جو باپ سے بہی بڑہکر جابر نکلا - کیون نہو آخر نطفہ تو ملاسچ ہی کا تہا - اون دنون مین باشندگان سرویہ کے دو گروہ ہو گیئے تھے - ایک گروہ تو جسمین کثرت سے تمام رعایا برابر شریک تھے ترکی سرکار کی حکومت چاہتا تہا اور جیسے وقت مین جبکہ ملاسچ اپنے ظلم کرتا تہا امداد بخشکر پنجہ ظلم سے بچانیکے باعث یہہ لوگ ترکی کو اپنا سچا اور مہربان شہنشاہ سمجہتے تھے - مگر دوسرا گروہ جسمین ملاسچ کا بیٹا امیر سرویہ اور معدودی چند اوسکے گروہ کے اور دو ایک مذہبی رہنما شامل تھے روسیون کی حمایت پر مرتا تہا - اس اخیر گروہ کو روس نے سرویہ والون پر ظلم کرنے اور طرح طرح کی سازشین پہیلانے کے لیئے گویا ایک آلہ بنا رکہا تہا - مگر زیادہ تر رعایا چونکہ دولت عثمانیہ کی دل و جان سے فرمانبردار تھے اس لیئے روس کی کچھہ پیش نہین جاتی تھی - اہالیان سرویہ کی سچی فرمانبرداری کی تصدیق جو انکا

دلون مین جوشش پیدا کردیا،، بالکل غلط ہے - کیونکہ اہل سرویہ واقعہ
بلگیریا سے بھی پہلے چپکے چپکے ترکون سے جنگ کرنے کی تیاریان کر رہے تھے
جیساکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین - اس سرکشی سے سرویہ کے صرف دو دلی
مقاصد تھے - پہلا روسیون کو جنکی حمایت کا اوسکو پورہ یقین تہا خوش کرنا
اور دوسرا اس موقع پر جبکہ ترکی بہت سے مخمصون مین مبتلا تھے اپنے آپکو دوسرے
سلاطین یورپ کے مانند آزاد اور خود مختار بنا لینا - روسیہ کے بد چالون مین
سے بڑہ کر ایک یہی چال بری تھی کہ وہ ترکی کے چھوٹے چھوٹے ماتحت صوبونکو
ورغلان کر اوسکی مقابلہ مین سرکشی اور بغاوت اونسے کرواتا تہا جس سے چھوٹی
چھوٹی صوبے ہمیشہ بربادی کی حالت مین رہتے تھے روسیہ کی غرض ایسی شرارتونسے
یہہ تھی کہ ترکی کی فوجی اور مالی دونون قوتین آے دن ان لڑائیون مین
پہنسے رہنے سے ضعیف ہوجائین اور اخیر مین ترکون کے مغلوب کرنیکا مجھے خاطر
خواہ موقع ملجاے - اونیسوین صدی کے شروع مین ہی جبکہ روس نے ترکی کی
سلطنت پر یورش کی تہی تب بھی روسیہ نے سرویہ کو ترکون کے مخالفت کے لیے بہڑکایا
تہا اور تھوڑا سا ترکی لشکر جو سرویہ کی سرحد پر مقیم تہا اوسپر حملہ کرنیکی صلاح دی تہی
لیکن شرارت ظاہر کرنے سے بیشتر روسیہ اور دولت عثمانیہ کے مابین سنہ ۱۸۱۲ء مین
ایک عہدنامہ ہوکر صلح ہوگئی سرویہ کی شرارت کا شعلہ بہی بہڑکنے نہین پایا تہا کہ
سرد ہوگیا - اس عہدنامہ مین روس نے سرویہ کو ترکی کا ماتحت اور خراج گذار
تسلیم کیا - مگر شہزادہ ملاسیچ امیر سرویہ پہر بہی روس سے خفیہ سازش کہتا تہا

الزام لگانے کی لیئے بہت سے لیٹرے اور بدمعاش عیسائیون کو مسلمانون کا لباس پہنا پہنا کر بلگیریڈ مین بھیجا جنہون نے غریب عیسائیون کو ستانا شروع کیا اور نہایت بیہودہ حرکتین یہہ لوگ کرتے تھے - چونکہ یہہ کرسٹان ظاہر مین مسلمانی لباس رکھنے کے علاوہ اپنے آپکو ترک بتلاتے تھے اس لیئے باشندگان سرویہ انکی ظلمون اور نالایق حرکتون کو دیکھہ دیکھکر نہایت ناراض ہوگئے اور عام ترکونکے نام سے بہی نفرت کرنے لگے - اون بیچارون کو یہہ کب معلوم تہا کہ یہہ ظالم اور بیرحم وحشی ہماری ہی عیسائی بہائی ہین - بیچارے ترکون کو ناحق اپنے شرارتون سے بدنام رکتے ہین - ناظرین اس کتاب کو روس کی چالاکی ابتو اچہی طرح معلوم ہوگی - دیکہیئے کس تدبیر سے اوہنین باشندگان سرویہ کے دلی خیالات کو جو ترکون پر جان دیتے تھے زار روس نے سوٹر کر ترکون سے بدگمان کردیا - اور ایسے ایسے ظلم سرویہ والون کے ہاتہون سے ترکون پر کرائی کہ خواہ مخواہ ترکی ملکہ علی العموم اہل اسلام اہل سرویہ سے انتقام لینے پر آمادہ ہوگیئے - سب سے اول سنہ ۱۸۶۲ع مین عیسائی باشندگان سرویہ نے متفق ہوکر شہر بلگریڈ کے اوس حصے پر حملہ کیا جسمین مسلمان آباد تہین اور ایسے ایسے وحشیانہ ظلم کیئے کہ اونکا بیان کرتے ہوئی رونگٹے کہڑے ہوتے ہین - سنٹر لانگ ورتہہ انگریزی کانسل نے ان ظلمون کا احوال بچشم خود دیکہا ہے لکہتا ہی صاحب موصوف نے اہل اسلام مستورات کی لاشون سے بہری ہوئی ایک بڑی گاڑی کو دیکہا تہا جنہین سرویکے عیسائیون نے بلا وجہ حملہ آور ہوکر قتل کرڈالا تہا - جب ترکی لشکر کے سردار نے اہالیان سرویہ کی نہایت نالایق

گورنمنٹ کی نسبت وہ ظاہر کرتے تھے کریمیا کی لڑائی مین بخوبی ہوگئی - جبکہ لڑائی
مذکورہ مابین ترکون اور روسیون کے شروع ہوئی تو روسیہ نے اہل سرویہ کو ورغلایا
کہ ہمارے ساتھ ہوکر ترکون سے جنگ کرین اور بہت سا سامان جنگ و زرنقد کے دینے کا
بھی وعدہ کیا اور یہ بھی کہا کہ اہالیان سرویہ کو آزادی حاصل کرنے کے واسطے
اس سے زیادہ اور عمدہ موقع پھر کبھی نہ ملیگا مگر سرویہ والون نے صاف انکار کردیا
اور جواب دیا کہ ہم ایسے مہربان شہنشاہ کے مقابلہ مین ہتیار اوٹھاکر ہرگز
محسن کشی نہ کرینگے - چنانچہ پرنس نکولس امیر سرویہ نے ایک پنچایت ملکی مین
جو ایسی مشورہ کے لیے جمع ہوئے تھے صاف کہدیا کہ ملک سرویہ پر دولت
عالیہ عثمانیہ نے اسقدر عنایتین فرمائی ہین کہ جنکا عوض قیامت تک سرویہ
نہین دیسکتا - اور جو شخص سرویہ والون کی نسل مین سے ہوکر ترکی سلطنت کے
سامنے ہتیار اوٹھاکر سرکشی جتلائے وہ بیشک لطفہ ناتحقیق اور نمک حرام ہے
اوسوقت تو ایسا سخت جواب امیر سرویہ کی زبان سے سنکر روس خاموش
ہورہا مگر چند ہی روز کے بعد جبکہ ملاسچ دوبارہ سرویہ کے تخت پر بٹھایا گیا تو روسیہ کی
سازشین ازسرنو سرویہ مین شروع ہوئین - ملاسچ تو ابتدا ہی سے روس کا
غلام تھا لہذا اوسکے بدون اوسکے ورغلانے سے سرویہ مین ترکی مخالفت کو
ترقی ہونے لگی - اور ترکون کو خواہ مخواہ الزام لگانے کے واسطے روسیون نے
ایک بہت بڑی دغابازی (بے ایمانی) کی چال چلے جسکی کیفیت مسٹر لانگورتھ
انگریزی وکیل متعینہ شہر بلگریڈ نے یون لکھی ہے کہ روس نے ترکون پر

کے لئے بہکایا - اور اونسے بیچارے بیگناہ مسلمانون پر ظلم کر دیا - سامان جنگ
خلاف عہدنامہ کے بہیجا تب تو کسی ایک نے بہی چون نہ کی مگر ترکی فوج نے جہان اپنے
سلطنت کی حفاظت کے لیئے سرحد پر فوج جمع کرنی شروع کی کہ تمام سلاطین
عیسوی چلا اوٹھے - اور لگے اعتراض پر اعتراض جڑنے - ایک نے دولت عثمانیہ سے
دریافت کیا کہ یہہ فوج بلا سبب آپ کیون جمع کرتے ہین دوسرے نے زور
دیکر کہا کہ یہہ فوج واپس بلائی جائے ورنہ ہمسایون پر خوف چہا جائیگا
اور نتیجہ خراب نکلے گا - غرض ایک نہین سبکے سب سلاطین عیسوی یوروپین
پولیٹیکل حکمت عملی کی ہنڈیا مین کہچڑی پکانے لگے - یہہ نہ سمجھے کہ ہم متعصب ہین تو ترکی
بہی موم کی ناک نہین ہے جو ذراسی گرمی سے پگہل جائیگی -

سرویہ اور ترکی لڑائیون کا آغاز

ابتدا ہی سے ترکون کے ساتھہ سرکشی کرنے مین اہالیان سرویہ کو روسیون کی
مدد کا پورہ پورہ بہروسا تھا - اونکے ناجایز شرارتین اور احسان فراموشی
جو عداوتون کے بدلے مین ترکون کے ساتھہ کرتے تھے کبہی کبہی ہولناک صورتین
ظاہر ہو کر باداش کا خوف بہی دلاتی تہین جسکے دور کرنے کے لیئے اہالیان
سرویہ اپنی ہی طرف سے جواب گہڑ کر دلکو تسلی دے لیتے تھے کہ ہمارا مددگار
شہنشاہ روس ہے وہ ہرگز ہرگز ترکون کے یورش کو نہین دیکہ سکیگا - پہر تمام
یوروپ کے مسیحی سلاطین پر بہی یہہ لوگ بہروسہ رکھتے تھے - کہ وہ کبہی ترکون کے
پنجہ انصاف مین ہمکو پہنسنے نہین دینگے - ایسے ایسے خیالات نے سرویہ کے

حرکتین دیکھین تو فی الفور شہر بلگریڈ پر توپین مارنی شروع کردین - ترکی سلطنت کی
رحمدلی اور انصاف پروری کو دیکھیے کہ اپنے پاشا سپہ سالار لشکر مذکور کی یہ کارروائی
جس سے گنہگارون کے ساتھ بیگناہ بھی مارے جاتے تھے پسند نہ آئے بلکہ
پاشاء موصوف کو دولت العالیہ نے اسی جرم مین برخاست کردیا حالانکہ پاشاے
موصوف انصافاً اہل سرویہ سے انتقام لینا چاہتا تھا - سرویہ والے اگر پہلے احسان شناس
ہوتے تو دولت ترکی کی اتنی بڑی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے اور آیندہ اپنے کیے
پر پشیمان ہوکر کبھی ایسے جرم سنگین کے مرتکب نہوتے - مگر افسوس کہ اونہون نے دولت العالیہ
عثمانیہ کی اس شہنشاہی مہربانی کے اور ہی معنے لگائے الطاف خسروی کو بالاے
طاق رکھکر اپنے زعم باطل مین یہ خیال کیا کہ ترکی سلطنت ہم سے ڈر گئی - اسی لیے
اوسنے اپنی فوج کو لڑنے سے باز رکھا اور کلان افسر کو جسنے ہمارے شہر پر گولہ اندازی
کی تھی موقوف کردیا - اس خام خیالی نے سرویہ والے وحشیونکا اور بھی سر پھرا دیا
اودہر روس نے ترکی لشکر گولہ اندازی کی خبر سنکر بہت سا بارود اور کارتوس
بندوق و دیگر سامان جنگ مع بہت سے روسی سپاہیون اور افسرون کے جو تنخواہ
پاتے تھے سرویہ کو مدد کو بھیجدیا جس سے اہل سرویہ کی رہی سہی مت بھی ماری گئی
جب گورنمنٹ ترکی کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو بخیال دوراندیشی سرحد
سرویہ اور روس پر اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا - اب سلاطین یورپ کے
تعصب پر غور کیجیے کہ روس نے بموجب عہدنامہ سنہ ۱۸۱۲ع سرویہ کو گورنمنٹ
ترکی کا خراجگذار تسلیم کرلینے کے بعد بھی اہالیان سرویہ کو ترکون کے مخالفت

وغیرہ جنگی سامان بہر دیا گیا تہا - ان طول وطویل طیاریون کی خبر سنکر ترکی گورنمنٹ
حیرت مین رہے اور فی الفور امیر سرویہ سے بلا وجہ فوجی تیاریون کے وقوع مین آنے کا
باعث دریافت فرمایا - امیر سرویہ کے کان مین تو شیطان نے پہونک ماردی تہی
وہ سیدہے کب اور کیونکر چل سکتے تہے - دولت عالیہ عثمانیہ کے فرمان کا جواب
بکمال بی ادبی اور درشتی کے الفاظ مین دیا - جسکو پڑہکر شہنشاہی جلال کا شعلہ
مثل برق چمکنے لگا - اور مصمم قصد ہوا کہ اس احسان فراموش بہجنگے کو جلاکر خاکستر
بنادینا ہی لازم ہے - چنانچہ گورنمنٹ عالیہ عثمانیہ نے بہی فوراً کسیقدر فوج کو سرکشان
سرویہ کی سرکوبی کے لیئے تیار کیا - اور بعد امتحان ومعاینہ لشکر ترکی بلا تامل
سرحد سرویہ کی طرف روانہ ہو گیا - اس لشکر کے روانہ کرنیکا باعث سرکار
ترکی نے سفیران سلاطین غیر متعینہ استنبول کے روبرو بذریعہ شقہ گشتی کے یہہ
بتلایا کہ سرحد سرویہ کی طرف چند روز سے باغیون نے ہنگامہ برپا کر رکہا ہے لہذا
یہہ فوج اپنی سرحد کی حفاظت کے لیئے بہیجی جاتی ہے - امیر سرویہ پرنس میلان
نے اس چال کو دیکہی کہ جب دولت علیہ کی فوج سرویہ کی جانب کوچ کرچکی تو غضب سے
اپنی خاص ایلچی کو بلگریڈ سے قسطنطنیہ مین بہیجا جسنے امیر کی جانب سے جدید سلطان
مراد خان کے حضور مین حاضر ہوکر اونکی سرداری کا اعتراف کیا - اس سے بڑہ کر
انکو یہی چال اور دہوکہا دہی کیا ہو گی کہ ایک طرف تو ترکی سرحد پر اپنی فوج کو جنگ
کے واسطے بہیجدیا اور سخت اور ناملایم جواب لکہا - دوسری طرف خاص ایلچی کے
ذریعہ سے حضرت سلطان المعظم کی افسری کو تسلیم کیا - ایسی ہی دہینگا زوری

جوش وخروش کر بہت بڑی تیاریون کے لیئے مجبور کیا تہا - اونکا یہہ بہی خیال تہا کہ جنگ کے وقت یوروپ کے تمام سلاطین جسطرح سے ہماری مدد کرینگے اوسی طرح ترکون کو مدد دینے سے بہی انکاری ہی رہینگے - یہان تک کہ کوئی ترکون کا ساتہہ نہ دیگا الغرض ایسی ہی خیالی پلاو پکا پکا کر باشندگان ملک سرویہ نے لڑائی کی مصمم تیاریان کرلین اور ۲ رجون ۱۸۷۶ء کو لشکر سرویہ نے شہر بلغراد سے سرحد ترکی کی جانب کوچ بول دیا - اوسوقت سرویہ کے ٹون کونسل (ملکی پنچایت) نے عام اشتہار دیا کہ تمام ملک سرویہ کے باشندون کو ترکون کے بیشمار جور وستم سے چہڑا کر خود مختار بنانے کے لیے سرکار سرویہ نے ایک روپیہ کا لون جاری فرمایا ہے ہر ایک سروی باشندہ کو چاہیئے کہ اوسکو خرید کرے - سرویہ بلکہ ممالک غیر مین سرویہ کی جنگی قوت کے بارہ مین یہہ یقین کیا جاتا تھا کہ وزیر جنگ کے پاس دو لاکہہ بریچ لوڈنگ (عقب سے بہرنے والی) اور ایک لاکہہ ہنری مارٹینی قسم کی بندوقین تیار ہین جنکا بیشمار مصالحہ بھی مدتون سے جمع کیا گیا تہا اور قدر کاری توپخانہ کے ساتھہ ۲۵ باٹریان معہ دیگر ساز وسامان کے فوج سرویہ مین موجود تہین - ڈیڑہ لاکہہ آدمیون کا کہانا ہر روز پکانے کے لائق تنور اور آٹا و دال و آلو اور دوسری ترکاریان فوج کے ہمراہ سرحد کو بہیجی گئی تھی - فوج کے ساتہہ تار برقی کے قایم رہنے کا بھی کامل انتظام کیا گیا تہا - تمام شہر و دیہات کے مدرسے بند کرکے اونکی جگہہ مکانات مدرسون مین فوجی مجروحون اور مریضون کی خاطر شفا خانے قایم کیئے گئے تھے اور تمام خالی مکانات مین بارود اور گولی

۔ جب سرویہ کی تمام فوجین سرحد پر جا پہونچین تو وہین دنون مین اس موقع کو غنیمت سمجھکر صوبہ مانٹونیگرو کے ایک اخبار والے نے ترکی کی مخالفت مین بڑی بڑی فتنہ خیز مضامین لکھہ لکھہ کر شائع کئے جس سے صوبہ مونٹونیگرو کے باشندے بہی اپنے دینی بہائی سرویہ والون کی مدد پر تیار ہو گئے۔ اس شریر اخبار نویس نے اپنی ملک کے تمام ادنی و اعلی عیسائیون کو قسم دی دی کر۔ غیرت دلا دلا کر فتنہ پردازی کے واسطے آمادہ کیا تہا۔ جب مونٹونیگرو نے سرویہ کا ساتہہ دینے سرگرمی ظاہر کی تو اوسکی دیکھا دیکھی بوسنیا و ہزیگونیا وغیرہ سبکے سب متفق ہوکر میدان کارزار مین ترکی فوج پر حملہ آور ہوئے۔ ادھر شہزادہ میلن نے علانیہ ترکی وزیر اعظم کے پاس ایک خط بہیجا جسکو اشتہار جنگ کہنا چاہیئے اوس خط مین امیر مذکور نے ترکی سرکار کو اپنے باغی ہونے اور لڑائی کے واسطے تیار رہنے کی اطلاع دیکر لکھا تہا کہ ترکی گورنمنٹ آئندہ مجھسے خراج لینے یا فرمانبردار رہنے کی توقع ہرگز نہ رکھے ورنہ آے مجھسے دو دو ہاتہہ کرے۔ کیا خوب یہہ بہی مثل ہوئی کہ ”آ بیل مجھے مار“

باب دویم

(فصل اول) صوبہای ماتحت کی لڑائیون کے بیان مین ترکی دلاورون کے ہاتہہ سے سرویہ کی پہلی شکست

منبض اور بدچلنی کا مواد جو احسان فراموش مسیحی صوبون کے دلون مین

مسیحی سلاطین یوروپ کی ایمانداری اور راست بازی بخوبی ظاہر ہے ناظرین
خود سمجھہ لین - حاصل مطلب یہہ ہے کہ حضرت سلطان المعظم شہزادہ میلان کی
دورنگی کارروای سے بخوبی آگاہ ہوچکے تھے اس لیئے اوسکی سفیر کا قسطنطنیہ مین
پہونچکر حضرت سلطان کی سرداری کو تسلیم کرنا کچہہ بہی سودمند نہین ہوا دربار عثمانیہ
کی طرف سے برابر ناراضی کا اظہار کیا گیا - اور ۱۰ جون ۱۸۶۷ء کو تین فرمان شہزادہ
سیلن امیر سرویہ کے پاس دولت علیہ کی طرف سے بہیجے گیئے - اول فرمان مین لکھا تہا
کہ اگر سرویہ ایماندار داری کے ساتہہ دولت سینہ کی افسری کو قبول کرتا ہے تو وہ چہارم
حصہ ملک کی آمدنی کا جو بابت خراج سال حال سرویہ پر چڑہ گیا ہے فوراً خزانہ
ترکی مین داخل کردی دوسری فرمان مین سرویہ سے درخواست کی گئی تہی کہ
جو لشکر سرویہ کا اندنون ترکی سرحد پر جمع ہوا ہے اسے ایک لخت واپس بلالینا چاہیے
تیسرے فرمان مین یہہ ذکر تہا کہ امیر سرویہ بتقریب تخت نشینی جدید سلطان عبد العزیز خان
اپنے پایہ تخت مین ایکسو ایک اتواپ کی سلامی بطور تعظیم سر کری - ان تینون فرمانون
قبول و منظور کرنیکے بدلے مین سرویہ نے برعکس اسکے اور بہی بہت سے فوج اپنی سرحد
ترکی کی طرف بہیجدی جس سے امیر سرویہ کی دلی شرارت اور دغا بازی صاف ظاہر ہے
اگر سچے دلسے سلطان المعظم کی افسری کا اعتراف کرتا تہا تو پہر فرامین مذکورہ کے
منظور کرنے مین کیا قباحت تہی - مگر اس کارروای سے بخوبی ثابت ہے کہ ایک طرف
تو امیر مذکور اپنے دغابازی سے ظاہرہ سلطان کی سرداری کو تسلیم کرکے اپنے فرمانبرداری
اطمینان دلاتا تہا اور دوسری طرف چپکے چپکے ترکی ملک پر حملہ کرنیکا ارادہ رکہتا تہا

چرنالیف نے ایک عرصہ تک فوجی خدمتون کو انجام دیا مگر کچھہ عرصہ کے بعد جنرل مذکور نے
فوجی محکمہ سے استعفا دیکر ایک روسی اخبار روسکی من نامی کی اڈیٹری
(وقایع نگاری) اختیار کرلی جو شہر سینٹ پیٹرس برگ پایہ تخت روس مین ہفتہ
وار شایع ہوتا تہا چونکہ اخبار مذکور مین قوم سلاوٗ (صقالبہ) کی حمایت اور طرفداری
اکثر مضامین چہپتے تھے اسی لیئے باشندگان سرویہ وغیرہ جنرل مذکور کو
اپنا سچا خیرخواہ سمجہتے تھے - اور یہی اخبار امیر سرویہ اور جنرل چرنالیف
مین تعرف پیدا کرنے کا باعث ہوا یہان تک کہ جب سرویہ نے ترکون کے مقابلہ
مین جنگ کی تیاریان کین تو انہنے اس خیرخواہ اور پکے حمایتی جنرل کو سینٹ
پیٹرس برگ سے بلاکر تمام فوج سرویہ کا سپہ سالار مقرر کیا - امیر سرویہ اور سرویہ کے
باشندے اس جنرل کو یہان تک اپنا مربی سمجہتے تھے کہ جسوقت جنرل مذکور نے اول ہی اول
سرویہ کی حد مین پاون رکہا اوسیدم فی الفور پانچ لاکہہ روپیہ اہالیان سرویہ نے انکے نذر کیا تاکہ اس
روپیہ سے سلاوٗ قوم کے اون خاندانون کی
جو مملکت روس مین آباد ہین پرورش
کی جاے - سرویہ تو کی گویا جنرل صاحب
تشریف آوری کی یادگار مین اہالیان
سرویہ نے انکو دیا تہا
دیکھو تصویر جنرل چرنالیف
قصہ کوتہ جب اس زور شور سے لشکر سرویہ نے ترکون پر یورش کی تو

تپتے ہوئے پہوڑہ کی طرح بہرا ہوا تہا آخرکار پہوٹ کر بہ نکلا - ترکون کی سالہا سال کی مہربانیان اور اپنی صدہا شکستون کی گذشتہ کہانیان فراموشی کے گڈہی مین ڈال کر سب سے پہلے تمام لڑائی کے ضروری سامانون کو ہمراہ لیکر امیر سرویہ شہزادہ میلان سعہ لشکر جرار ترکون پر حملہ کرنیکے واسطے میدان جنگ کی طرف چل نکلا فوج سرویہ کا سپہ سالار بلکہ کل کلان مختار روسی جنرل چرنائف تہا جو اپنے زعم باطل مین ہمچومن دیگرے نیست کا کلمہ بہرتا تہا - جنرل مذکور کی عمر اسوقت تخمیناً پچاس برس سے سے کچھ کم تھی - کریمیا کی مشہور لڑائی مین روسی گورنمنٹ کی جانب سے شہر سپاسٹول کی حفاظت جنرل چرنائف کو سپرد ہوئی تہی - اس جنگ کے تمام ہونے پر یہہ شخص روسی فوج کا کمانیر مقرر ہوا جو کوہ ارل اور دریاے اکسس کی حفاظت کے واسطے متعین تہی - بعدہ سنہ ۱۸۶۴ع سے سنہ ۱۸۶۵ع تک وسط ایشیا کی جنگون مین جو ترکمانون اور باشندگان ممالک قوقند و بخارا کے ساتہ کیجاتی تہین کمان افسر روسی فوج کا رہا اور بہت سے فتحیابیون کے باعث وسط ایشیا سرداروں مین روسی گورنمنٹ کی حکومت کو قایم کیا - انہین فتحیابیون کے گھمنڈ مین آکر سنہ ۱۸۶۶ع مین سمرقند کی طرف بڑہا مگر بخارا کی گہہ چڑہی فوج نے جنرل مذکور کی پیدل فوج پر حملہ آور ہوکر ایسی بہاری شکست دی کہ تمام روسی لشکر سر پر پاؤن رکہکر اولٹا بہاگا - جنرل مذکور کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی - جب روسی شہنشاہ نے اس شکست کی خبر سنی تو کسیقدر رنجیدہ خاطر ہوکر جنرل مذکور کو وسط ایشیا کی خدمت سے معزول کر کے سینٹ پٹرس برگ مین واپس بلالیا - جہان پہونچکر

ہوتی ہوئی تشبیچی کے دونون طرف مقابل کے پہاڑ پر سے عبور کر گئی جسکی خبر
ترکی لشکر کو بالکل نہوی - پہاڑ مذکور سے نیچے اوتر کر ایک بازو سرویہ کی فوج کا
اکیالین کے مقابل مین آیا اور دوسرا حصہ داہنے طرف کا مقام میران موزن
سے روبرو پہونچا - جب باب عالی (گورنمنٹ ترکی) کو لشکر سرویہ کے یون سرحد
مین چلے آنے اور ترکی فوج کے جسکی روبرو ہوکر لشکر مذکور آیا تہا غافل رہنے کی
خبر پہونچی تو تمام سرداران فوج کو سخت چشم نمائی کی گئی اور فی الفور جنرل
عبد الکریم پاشا کو قسطنطنیہ سے لشکر ترکی مقیم علکسیناج کا سپہ سالار
مقرر کرکے بہیجا جنہون نے لشکر مین پہونچتے ہی فوج سرویہ کے تعقب کا حکم دیا -
چنانچہ ترکی لشکر نے زیر حمایت پاشا مذکور فوج سرویہ کو آناً فاناً مین جا لیا - دو تین
دفعہ مٹ بھیڑ ہوئی - ہر مرتبہ فوج سرویہ نے موںنہ کی کہائی ہزار سے زیادہ آدمی
کام آئے - اور بہت سا سامان جنگ بہی ترکون نے چہین لیا اسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ سرویہ کی فوج نے متفق ہوکر بڑی سختی کے ساتہہ مقابلہ کی ٹہرائی - ادہر
عبد الکریم پاشا نے نہایت غصہ مین آکر ۳۱ جولائی ۱۸۷۶ء کو لشکر سرویہ پر حملہ کیا
۲ گہنٹون تک خونخوار لڑائی ہوتی رہی سرویہ نے اپنی پوری حماقت سے مقابلہ
کیا مگر آخر کار دلاوران ترکی کے نے ایسے دانت کہٹے کیے کہ سرویہ کی فوج
سر پر پاؤن رکہکر بہاگی اس لڑائی مین پندرہ سو آدمیون سے بہی زیادہ سرویہ کی
فوج کے سپاہی کام آئے اور دو ہزار کے قریب زخمی ہوئے تین توپین اور بہت سا سامان
ترکون نے چہین لیا - بہاگتی ہوئی سرویں فوجکو ترکون نے تعقب کرکے گاجر مولی

۱۸۷۶ء کی سرویہ کی لڑائی پر عبد الکریم پاشا

سرویہ کی فوج کا ہیڈ کوارٹر شہر علاکسنیاز کے جنوب مین قایم تھا - اور بہت سے فوج مقام تشچنی مین جمع تھی جو بلگیریا کی طرف واقع ہے - یہہ دونون مقامات ترکی لشکر کے قیام گاہ سے جو سرحد پر جمع تھا دور نتھے - فوجی خیالات کی روسے تشچنی نہایت عمدہ جگہہ ہے جہانسے - یونان اور بلغار (بگیریا) اور سرویہ تینون صوبون پر قابو ہو سکتا ہے - اور مخالف کا لشکر اگر مقام مذکور مین مقیم رہنے والی فوج پر حملہ کرے تو اسکی مضبوطی اور دھس ندی کے روبرو کچھہ نہین کر سکیگا - تمام فوجی مصبرون کی یہی راے ہے کہ جب تک اس مقام پر قبضہ رہیگا تب تک حسب دلخواہ کارروائی ہوتی رہیگی - مقام تشچنی مین نہایت مضبوط قلعہ بندی کی گئی تہی اور چارون طرف بڑی بڑی پلّے کی توپین چڑہائی گئی تہین جنکی باعث دور دور تک غنیم پہٹکنے نہین پاتا تہا - بہت سے فوجی سردارون کی راے ہے کہ سرویہ والے اگراسی جگہہ مقیم رہتے تو اسقدر جلدی شکست نہ کہاتے مگر افسوس کہ اونہون نے ایسے قدرتی مضبوط جگہہ کو چہوڑ کر بہت جلدی اپنے اپکو شکست کی مصیبت مین پہنسا لیا - اس موقع پر سرویہ کی فوج کا شمار ۳۰ ہزار سے ۵۰ ہزار تک تہا لیکن یہہ تمام فوج قواعد اور فوجی ہنر سے بالکل نابہرہ تہے - البتہ ۳ ہزار فوج باقاعدہ اور قواعددان تہی - ترکون کی جنگی شائستہ فوج کے مقابلہ مین انہین چار ہزار آدمیون پر بہروسہ ہوسکتا تہا - یہہ تمام فوج حملہ آوری کے ارادہ سے روانہ ہوکر دریاے موڑاوا سے پار اوتری اور دو حصون مین منقسم ہوئی اور ترکی لشکر سے پوشیدہ ہوکر عین اوسکے آگے سے

جا داخل ہوا - وہان پہونچتے ہی شہزادہ مذکور نے ایک جنگی کونسل (کمیٹی) منعقد
کی جسمین تمام وزراے سرویہ اور افسران فوج شریک تھے - دیر تک بحثین ہوتی رہین
اکثر وزرا نے یہہ بہی کہا کہ اگرچہ ہماری حمایت پر ہماری ہمسایہ خاص کر شہنشاہ
روس جیسے اولی العزم فرمان روا ہین تو بہی ہم کو تاوقتیکہ اور لوگ ہمارے فوج کے
شریک ہون تنہا ترکون سے لڑنا نچاہیئے کیونکہ ہمارے سلطان روم کے مقابلہ مین کچھہ
بہی حیثیت نہین ہے ناحق مار کہائینگے اور ہزارون جانین گنوائینگے - بہتر ہے کہ
امداد کا وعدہ کرنے والون سے اول پوری مدد لیکر پہر اس جنگ کو چہیڑا جاے
مگر وہان ایسے راے دہندون کی کون سنتا تہا زار روس نے امیر سرویہ کو نمک
مرچ لگا کر وہ پٹی پڑہائی تہی کہ فرشتے خان بہی آکر نیک صلاح دیتے تب بہی
امیر سرویہ نہین مانتے - چنانچہ کونسل مذکورہ مین کثرت راے کے باعث یہی صلاح
ٹہری کہ اخیر دم تک ترکون سے مقابلہ کرنا چاہیئے - وہان تو یہہ تجویز ہوئی اور
ترکی لشکر آگے کو بڑھتا گیا اور سرویہ کی فوج پیچہے کو ہٹتی گئی - حتی کہ ترکی لشکر
دراتا ہوا شہر علکسینا تک جہان سرویہ کی فوج کا ہیڈکوارٹر تہا جا پہونچا - یہان
پہر سرویہ کی فوج نے اپنے تمام زور کے ساتہ ترکی لشکر کا مقابلہ کیا چار گہنٹہ
تک توپون اور بندوقون سے جنگ ہوئی مگر جب ترکی لشکر نے اللہ اکبر کا نعرہ
مار کر نہایت جوش کے ساتہ حملہ کیا تو سرویہ والون کے چہکے چہوٹ گئے - ایک ساعت
بہی میدان کارزار مین نہین ٹہر سکے کل جنگی سامان کو مع مردون اور اپنے مجروحون کے
وہین چہوڑ کر بیتہ توڑ بہاگے - سرویہ کی فوج کے لئے یہہ وقت بڑی خرابی اور تباہی کا تہا

کی طرح کاٹا - لشکر سرویہ شکست کہانیکے بعد اولیٹے پاؤن ہٹ کر شہر کو جازی واس
مین جو سرویہ ہی کی عملداری مین ہے پناہ گزین ہوا مگر ترکی دلاورون نے وہان بہی دم نہ
لینے دیا چنانچہ ۵ راگست کو ناچار ہو کر سرویہ کی فوج نے اس مقام کو بہی خالی کر
اور بہی پیچہے کو ہٹ گئے اسیروز ترکی لشکر نے عملداری سرویہ مین داخل ہو کر
شہر مذکور پر اپنا قبضہ کرلیا - اور ۷ راگست کو حسن پاشا کے زیر کمان ترکی لشکر
عملداری سرویہ مین آگے کو بڑہکر شہر ستیر نیتیڈزا پر بڑی مردانگی کے ساتہہ حملہ کیا
جہان فصیل شہر کی خندق پر سرویہ کا بیشمار لشکر مقابلہ کے لیئے موجود تہا چنانچہ
تین گہنٹہ تک دست بدست جنگ ہوتی رہی لیکن بہادران ترک کے سامنے سرویہ
کی کیا تاب تہی کہ ٹہر سکتے - شکست فاش کہا کر بہاگے اور اپنے مردون اور زخمیونکو
جنکی تعداد تیرہ سو تہی وہین پڑا چہوڑ گیئے - بہت سا سامان جنگی اور چار توپین بہی
ترکون نے چہین لین ترکی لشکر نے فیروزی کے شادیانے بجاتے ہوئے شہر پر
قبضہ کرلیا - سرویہ کے مُردون کو تو اوسی خندق مین گڑوا دیا مگر زخمیون کو
فی الفور شفاخانہ لشکر ترکی مین علاج کے لیئے ڈولیون مین ڈالکر پہنچا دیا گیا - اسکے
بعد بہی ترکی لشکر نے جو نہایت خفگی مین تہا آرام لینا مناسب نہین سمجہا بلکہ اوسیروز ۳
بجے شام کے حسن پاشا کی فوج کے ایک حصہ نے حملہ کرکے شہر گالنجا کو بہی سرویہ
کی فوج سے چہین لیا - ان شہرون کے چہن جانے اور متواتر شکست کہانے سے
سرویہ کا لشکر سوا اپنے امپ کے واپس ہٹنے کے لیئے مجبور ہوا - یہانتک کہ ۱۰ راگست
سنہ ۱۸۷۶ع کو شہزادہ میلان اپنا سا مونہہ لیکر اوٹہا بلگریڈ پایہ تخت سرویہ مین

خوش ہوئے کہ جامہ مین نہین سماتے تھے - جسقدر رنجیدگی امیر مذکور کے دلمین
اپنی فوج کے شکست کہانے سے پیدا ہو رہی تہی اوس سے بہی زیادہ خوشی روسی والنٹیرونکے
آنے سے اونکو ہوئی اور اونکے مقابلہ مین اپنے فوج سے حضرت نہایت ناخوش رہنے لگے -
بیوقوف، یہہ نہین سمجہا کہ روس کی یہہ دوستی کا بے سانپ کا کہلانا ہے - روس
کو تو خدا خدا کر کے سرویہ مین مداخلت کرنے کا یہہ موقع ملا تہا ترکی حمایت مین جبتک
سرویہ تہا اور ترکی گورنمنٹ کو اپنا شہنشاہ اور مربی سمجہتا تہا تب تک روسیون کی
مجال نہوی کہ وہان اپنا سکہ جمائین مگر جو ہین امیر سرویہ کی نیت بدلی کہ
روس کی آرزو برآئی ظاہر مین تو وہ سرویہ کو دوستانہ مدد دے رہا تہا
مگر باطن مین یہی ارادہ تہا کہ ترکی کو مات دیکر صوبہ سرویہ کو اپنا مطیع بنالون
اور جو فائدہ آج کے روز ترکی کو سرویہ سے بذریعہ خراج حاصل ہوتا ہے
وہ مین اوٹھاؤن - بیچارے اہل سرویہ کی مٹی خراب تہی ایک طرف تو اپنی قدیم
محسن ترکون کو بیٹہے بٹہاے دشمن بنالیا اور اون کے ہاتھ سے متواتر زکین اوٹہانیکے
باعث اونکو مونہہ دکہانے کے قابل نرہے - دوسری طرف خود امیر سرویہ بوجہ شکست
کہا کہا کر بہاگنے کے اونکو برا سمجہنے لگے اور نالایق کا خطاب دینے لگے تیسری
طرف جو والنٹیر روس سے آئی تہی وہ بہی انہین اپنے بہادری کے روبرو نالایق
سمجہکر بنظر حقارت دیکہتے تہے - یہہ اسباب اہالیان سرویہ کی دلشکنی کے لیئے
بس تہی چنانچہ فوج سرویہ یہانتک بیدل ہوگئی تہی کہ روسی والنٹیرون
کے بہلانے پہسلانے سے میدان جنگ مین جاکر لڑتی تہی اور باوجودیکہ

تمام فوج ایسی بد حواس ہوکر بہاگی کہ ایک کو دوسرے کا مطلق خیال نہ تہا۔ جہاں
جسکی سینگ سمائی جا چہپا اور جان بچائی ترکی لشکر نے غصہ میں آکر ایک سرے
سے سبکا تہس نہس کر ڈالا۔ شہر لوٹ لیا جنگی میگزین چہین لیا۔ توپیں توڑ
ڈالیں۔ بہت سے مفسدوں کو توپوں کے موہنہ سے باندہ کر اوڑا دیا مگر باوجود
اسقدر خفگی کے کوئی حرکت خلاف تہذیب ترکوں نے نہیں کی۔ مخالفوں کے زخمیونکا
علاج رحمدلی سے کیا۔ شہر کی رعایا برایا کا ذرا نقصان نہیں ہونے دیا ساری فوج کو
سرداروں نے تاکیدی ہدایت کی کہ خبردار کوئی شخص کسی کو نہ ستائے ورنہ
سخت سزا پانے کا مستوجب ہوگا۔ اس لڑائی کے واقع ہونے سے سرویہ کی
فوج بالکل پژمردہ خاطر ہوگئی تہی کیونکہ اس شکست نے اونکے سارے جوش
و خروش کو فرو کر دیا تہا۔ سپاہیان سرویہ کے غول کے غول جو بہاگ کر
بچے تہے شتر بے مہار کی طرح جان بچاتے پہرتے تہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سرویہ کے آدمی جنگی معاملات میں محض نکمے ہیں اگر
روسی و والنٹیر جو برابر آرہی تہے اہل سرویہ کو مدد نہ دیتے تو یقین غالب ہے
کہ فوج سرویہ کبہی ترکوں کے مقابلہ کا خیال بہی نہ کرتی۔ چنانچہ جب زار روس نے
سرویہ کی مذکورہ شکستوں کا احوال سنا تو پہلے پہل تہوڑی سے والنٹیر سپاہی
خفیہ طور پر سرویہ کی مدد بہیجی تہی جنکی آنے کی خبر فی الفور ترکی لشکر میں بہی آپہونچی تہی
مگر اہالیان سرویہ کی بیدلی کی کیفیت سنکر تو شہنشاہ روس نے اسقدر والنٹیر
بہیجی کہ فوج سرویہ کی تعداد دوگنی بڑہ گئی اونکو دیکہکر پرنس میلان امیر سرویہ ایسے

گورنمنٹ ترکی کے حضور مین منظوری کے لیئے پیش کین جنکی تفصیل اس طرح پر ہے
کہ پہلے تو شہزادہ میلان امیر سرویہ بذات خود قسطنطنیہ مین اگر حضرت سلطان
المعظم کی افسری کو تسلیم کرے - دوسری صوبہ سرویہ کے اندر چار قلعون مین
ترکی لشکر حفاظت اور امن امان کے واسطے رکہا جاے - تیسرے سرویہ کا امیر دو
ہزار فوج سے زیادہ لشکر نہ رکھے جس مین سات سات توپون کے دو باٹریان ہون
چوتھے جو جو قلعجات سرویہ نے نیئے تعمیر کیئے ہین فوراً منہدم کردئے جائین پانچوین
جسقدر خرچ سر فوجکشی مین گورنمنٹ ترکی کا ہوا ہے وہ تمام و کمال سرویہ
ادا کرے - نقد دے ورنہ اوسکی معاوضہ مین تا وقتیکہ کل خرچہ وصول نہو لے
اپنے ملک کے کسی حصہ یا پرگنہ کی آمدنی کو ترکی گورنمنٹ کے پاس مکفول رکھے ورنہ
کل صوبہ کی آمدنی مین سے چوتھا حصہ دینا قبول کرے چھٹے گورنمنٹ ترکی کو
اجازت دی کہ ترقی تجارت کے لیئے علاقہ سرویہ مین جہان چاہے ریلوے
لین کو کہولے - جب یہ شرائط دولت عالیہ انگلشیہ نے تجویز کی ہتین تو اکثر
شاہان یورپ کی راے تھی کہ سرویہ ہرگز ان کو قبول نکریگا چنانچہ ایسا ہی
ہوا - ۱۶ ستمبر سے ۲۵ ستمبر ۱۸۷۶ء تک ترکون کی طرف سے جنگی کارروائی
ملتوی رہی تا وقتیکہ امیر سرویہ کا جواب نہ آیا - جب امیر سرویہ نے ان شرطون کے
منظور کرنے سے انکار کیا تو پھر لڑائی کی تیاریان شروع ہوئین - غرض اوس
تو سرویہ والی شکستون پر شکستین کہانے کے باعث بیدل ہورہے تھے اور ادہر
مانٹونیگرو (جبل اسود) کے امیر شہزادہ نکونس نے اچانک احمد مختار پاشا

اونکو یہ خوف دلایا جاتا تہا کہ جو سپاہی اوٹ اٹہیگا گولی مار دیا جائیگا تو بہی وہ
ترکون کی صورت کو دیکہتے ہی بے تحاشا بہاگ پڑتے تھے۔ توپ ملکہ بندوقون
کے سامنے بہی ذرا دیر نہین ٹھہرتے تھے۔ اپنی بندوقین بغیر نشانہ باندہوائی
چلاتے پہرتے تھے علی الخصوص جنگ کے وقت تو ایسے بدحواس ہو جاتے تھے
کہ اپنے سرداروں اور ساتہیون کو دشمنون کے پنجہ مین چہوڑ چہوڑکر رفوچکر ہو جاتے تہے

(سرویہ کی اور بہی خوفناک حالت)

گئی جب عقل ماری سرویا کی	مصیبت اپنے ہاتہون خود بپا کی
لڑائی چہیڑکر ترکی سے ناحق	بلائین اپنے جان کو مبتلا کی
گرا مغرور سر کے بل زمین پر	اسی مین دیکہہ لو حکمت خدا کی
بہت دالنیٹر بہیجے تہے پہر بہی	نہ کچہہ بیری چلی راستین چہپا کی

اب سُنئے۔ کہ جس روز شہر علکسنیا زمین سرویہ کی فوج نے ترکون کے ہاتہ
سے بہت بڑی شکست کہائی تہی اوسیروز اسکی اطلاع تمام سلاطین یوروپ
کو ہوئی جسکو سنکر دولت رفیعہ **انگلستان** نے سلاطین یوروپ کے روبرو
یہہ تجویز پیش کی کہ اب سرویہ اور ترکون مین صلاح کرادیجائے تو بہتر ہے اور
اسی صلح کی تجویز کے لیئے طرفین کو ہدایت کیجائے کہ ایک مہینا تک جنگ کو
ملتوی رکہین۔ چنانچہ شاہان یوروپ نے متفق ہوکر اس تجویز کو حضور
سلطان المعظم کے روبرو پیش کیا مگر دولت العالیہ ترکیہ نے ایسی تجویز کے قبول
کرنے سے صاف انکار کردیا۔ مگر پہر بہی چند شرائط سرکار انگریزی نے

(جو گھر ہی گھر مین گھڑا گیا تھا) بوجہہ دینی ہمدردی و فرمانبرداری بہت کچھ
خوشیان منائی تہین مگر کیا یہہ اعلان اور ایسی خوشیان ترکون کی پے
درپے فتحیابیون کے طوفان کو جو کالی گھٹا کی مانند امنڈا ہوا چلا آتا تھا روک
سکتی تہین ؟ یا ادن بیشمار شکستون کی شرمندگی کو جو ترکی دلاورون کے
ہاتھون سے اوٹہا کر بیتہ توڑ بہاگنے کی وجہ سے سرویہ اور اوسکے امیر کو حاصل ہو چکی
ہتی ایسی خوشیان جو بچون کے کہیل سے زیادہ وقعت نہین رکہتی مٹا سکتی تہین
؟ کبہی نہین - امیر سرویہ کا ایسے وقت مین جبکہ وہ اور اوسکی فوج ترکی لشکر سے
خوف کہا کر بہاگتے پھرتے تھے خود مختار بادشاہ ہونے کا اعلان دینا
بعینہ ادن لڑکون کے کہیل کی مانند تہا جنہون نے سنہ ۱۸۸۲ع مین گورداسپور
ملک پنجاب مین اور دوسری دفعہ سنہ ۱۸۸۳ع مین انبالہ کے ضلع مین مویشی
چراتے چراتے جنگل مین ملکر ایک لڑکے کو بادشاہ اور دوسرے کو وزیر اور
تیسرے کو ڈپٹی اور چوتھے کو کوتوال بنایا تہا اور ایک لڑکا فرضی چور بنکر نہین
لڑکون مین سے ایک کی چادر چرا کر لیگیا مصنوعی کوتوال نے بعد تحقیقات چور مذکور کیا
کو گرفتار کرکے ڈپٹی فرضی کے حضور مین چالان کیا ڈپٹی صاحب نے پورا ہی انصاف
بمنظوری مصنوعی بادشاہ چور کو پہانسی کا حکم دیا چنانچہ لڑکون نے ملکر اوس
غریب لڑکے کے جو چور بنا تہا گلے مین پہانسی ڈالا اور ایک درخت سے لٹکا دیا
ذرا سی دیر مین تڑپ کر لونڈے نے عدم کا راستہ لیا - لڑکے یہ حال دیکہکر
بادشاہ صاحب سمیت رفوچکر ہوئے - ظاہر ہے کہ سرویہ کا شہنشاہی حکایت

کی فوج پر حملہ آور ہو کر تعریف کے لائق فتح پائی - تو بھی ایسی چھوٹی سے اور اتفاقیہ فتح نے سرویہ کے فوج کی پژمردگی کو کچھ فائدہ نہین بخشا - اسی لیئے سرویہ کی تمام فوج بلکہ خود شہزادہ میلان امیر سرویہ کو یورپ کے تمام سلاطین بنظر حقارت دیکھتے تھے - اسی اثناء مین شہزادہ میلان نے ایک ایسے بیہودہ حرکت کی کہ جس نے یورپ مین شاہون کی نظرون سے بالکل شہزادہ مذکور کو گرا دیا اور رہی سہی آبرو بھی اوسکی جاتی رہی - کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ جب وہ ترکون کے ہاتھہ سے زک فاش اوٹھا کر واپس اپنے دار السلطنت شہر بلغراد مین آیا تو اکثر باشندگان یو سینا د سرویہ نے حضرت کو اپنا خود مختار بادشاہ مقرر کیا اور اس تقرر کے لیئے بڑی خوشی کے ساتھہ ایک خیمہ کے اندر رسومات ادا کی گئین اور شہزادہ میلان گھری مین خود مختار بادشاہ بن بیٹھے - اگر مخالفون کو شکست دیکر بھی یہہ حرکت کرتے تو بھی زیبا تھی مگر یہہ تو سراسر بیوقوفی اور چھچھورا پن تھا کہ ایک طرف سے تو شکستین کھا کھا بھاگتے پھرتے تھے اور دوسری طرف اوسی زمانہ مین اپنی خود مختاری کا اعلان دیتے تھے اس سے زیادہ اور کیا حماقت ہوگی - چنانچہ شہزادہ مذکور کی اس نادانی کو تمام سلاطین یورپ نے بنظر حقارت دیکھا بلکہ بعضے شاہون نے سوہنہ بنا کر یہ فرمایا کہ کس برتے پر تتا پانی - یہہ مانا کہ ایسی خود مختاری کے اشتہار سے شہزادہ سرویہ اور اونکی بیگم اور بال بچے اور دوست وغیرہ بہت کچھ خوش ہوئے ہونگے اور باشندگان سرویہ نے بھی عام طور پر اسی نئے خطاب کے حاصل کرنیکے باعث

مہلت دینا تجویز کرین تب بھی صلح ناممکن ہے - ہمتو صلح کا کلمہ ہی نہین سنکیتے
جب سرویہ نے اس شرارت سے جواب دیا تو انگلستان بھی چپ ہو رہا اور
۲۵ ستمبر ۱۸۷۶ء سے پھر جنگ شروع ہوئی - روس کے ہزار و ن والنٹیر
روز آ آ کر سرویہ کی فوج مین شریک ہونے لگے چنانچہ انہین کی حمایت
پر امیر صاحب سرویہ خواہ مخواہ ہاتھی سے گنا لینے پر مٹے ہوئے تھے -

سرویہ سے ترکون کی پانچوین لڑائی

۲۶ ستمبر کو شہر علکسیناز پر جہان ترکی فوج مقیم تھی سرویہ کی فوج نے جس مین
دس ہزار روسی والنٹیر تھی مع فوج مانٹو نگر (جبل اسود) متفق ہو کر بڑی ہی
زور شور سے حملہ کیا تین روز تک یعنی ۲۶ سے ۲۹ تک برابر طرفین مین جنگ
ہوتی رہے - سرویہ کی فوج کی کمان جنرل چرنالیف اور خود شہزادہ میلان
کرتے تھے - اور ترکی لشکر سرداری عبدالکریم پاشا کرتا تھا تین دن تک فوج
برابر لڑتی رہی سینے دانا تک موہنہ مین نہین ڈالا - آخر کار تیسرے روز ترکی لشکر
نے پوری قوت سے حملہ آور رون کا مقابلہ کرکے انکو کامل شکست دی فوج سرویہ
و مانٹونگرو روسیون سمیت دم دبا کر بہاگی پانچہزار سروین کام آئے اور اسیقدر
زخمی ہوئے سات سو روسی افسر مارے گئے چار توپین اور بہت سامان جنگ
ترکی دلاور رون نے چھین لیا سرویہ کے فوج کے مردے اور زخمی میدان کارزار
مین ڈھیر کے ڈھیر پڑے تھے - چنانچہ اخبار اسٹانڈرڈ کے کارسپانڈنٹ نے
جو ترکی لشکر کے ہمراہ تھا ایک روز کی جنگ کے حالات بچشم خود دیدیون

مذکورہ سے زیادہ وقعت نہین رکہتا - چنانچہ پیچہے سے خود سرویہ کے امیرنے
اپنی اس حرکت کو واہیات اور پشیمانی کا باعث سمجہا - قصہ مختصر جبکہ
حالت سرویہ کی یہ ہو رہی تہی اور ترکی لشکر روز بروز ملک سرویہ مین مداخلت
کرتا جاتا تہا تو انگلستان کو نہایت تشویش تہی - اور وہ چاہتا تہا
کہ یہہ مختصر لڑائی جلد تمام ہو جاے - کیونکہ دولت انگلستان کو یہہ خوف تہا
کہ خدانخواستہ یہی چہوٹی سی لڑائی رفتہ رفتہ بڑہکر مشرقی معاملات کے
سوال پیدا ہونیکا باعث ہو جاے جو بہت دنون سے زلف معشوق کی طرح درپیچ
پیچ گتہے ہوے ہی تو نہایت مشکل بات ہے گی - اور جب معاملات مشرقی مین گفتگو ہوئی تو سرویہ
یا اور کسی ذرا سے ریاست کو کون پوچہیگا پہر تو بڑے بڑے گراندیل ہنسا ہنسول
مین لتیا ڈکی کی ٹہریگی - جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ تمام یوروپ مین جنگ عظیم
پہیل کر کئی سلاطین اور ممالک کی تباہی ظہور مین آئیگی - غرضکہ سرکار
دولت مدار انگلشیہ کی کوشش سے دولت عثمانیہ نے ۲ ستمبر ۱۸۷۶ء تک
تاکہ اس اثنا مین سرویہ کا جواب آجاے لڑائی بند رکہنے کی منظوری فرمائی
لیکن سرویہ پر روسیہ نے ایسی ہی گہری کاہیکو ڈالی تہی کہ راستی پر آتا بلکہ وہان تو
بلا سے ہار ہو جاے مار ہے سو ہی نا کا سبق پڑہا تہا چہالی دور بلا انکو اپنی
پٹنے کٹنے کی کب پرواہ تہی بہلا وہ شرم جہکتی است کہ پیش مردان بیاید
صاف مکر گئے اور انگلستان کو بہی ویسی ٹکا سا جواب دیدیا کہ بندہ تو
صلح چاہتا نہین آپ دوسرے ستمبر تک کیا دوسری نومبر بلکہ دسمبر تک بہی

بہگا دیا - +

سرویہ سے ترکون کی چہٹی لڑائی

مذکورہ جنگ کے بعد ترکی لشکر نے پچہلے رات کو کچہہ یوہین سا آرام لیا تہا کہ ۳۰ تاریخ کو صبح کے ۷ بجے زنیتشار کے متصل پہر لڑائی شروع ہوئی سرویہ والون نے لوگوا اور بابجا کی گہاٹیون پر سے اپنے فوج کو محاربہ کے لئے بڑہایا اور روسی والنیٹرون کی ایک بہت بڑی جماعت اونکی حمایت کے لئے زنیتشار کی طرف بڑہی جسنے کمال جوانمردی کے ساتہ سرویہ والون سے بہی آگے بڑہکر ترکی لشکر پر حملہ کیا مگر آخرالامر مقام پیاپی نیٹزا کے متصل ترکی لشکر نے غصہ مین آکر فوج مذکورہ پر الیسا دباؤ دالا کیا کہ سرویہ والون کو پشت پہیر کر بہاگنے کے سوا اور کچہہ نسوجہا - اس لڑائی مین چہہ سو آدمی سرویہ کے مارے گئے اور ڈہائی سو زخمی ہوئے - ترکی لشکر کے تین سو آدمی کام آئے اور انکے ۸۰ آٹھسو مجروح ہوئے -

ترکون کی سرویہ سے ساتوین لڑائی

۳ اکتوبر کو مقام شیرلا مین سرویہ کی دو ہزار سپاہیون نے ۲۰ توپون کو ہمراہ لیکر نصرت پاشا کی فوج پر عین ظہر کے وقت حملہ کیا ادہر سے بہی ترکی لشکر نے مقابلہ شروع کردیا جب لڑتے بہڑتے مقام حیکا کے قریب پہونچے تو امیر زہی بک کمانیر لشکر ترکی نے معہ تین توپون اور ۲ غول لشکر کے فوج اعدا پر کمال دلاوری سے حملہ کیا اور الیسی تیزوتند آگ برسائی کہ فوج

لکھے ہین کہ ۲۹ ر تاریخ ماہ مذکور کو دوپہر تک نہایت خونخوار جنگ ہوئی اگرچہ اوسوقت
بہادران ترکی کا قدم بسبب کیچڑ کے زمین مین دھنس رہا تہا اور مٹی کے تودے بیرون کے
تلون سے چمٹتے تھے اور گھوڑون کے سم بھی کیچڑ مین جو برف گرنے اور بارش ہونے
کے باعث ہو رہا تہا پہلتے تھے تو بھی ترکونکا پیدل لشکر بڑی دلاوری کے ساتھ
باقاعدہ آہستہ آہستہ مخالف کی طرف بڑہا - اور سرویہ کی فوج جنگل مین نہایت
استواری سے مستحکم مقامات مین مقیم تھے اور چارون طرف قلعہ بندی کر رکہی تہی
مگر بہادران ترک نے اسکی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور درّاتے ہوئے سیدھے سرویہ کے
کیمپ پر چلی گئی - حالانکہ سامنے سے خونخوار توپون کے گولے برس رہے تھے - پہر تو
بڑی ہی ہولناک جنگ شروع ہوئی کے دہوان دھار رہائین دہائین نے زمین و آسمان
کو سر پر اٹہالیا کانون کے پردے پہوٹ گئے - مین اوسوقت عبدالکریم پاشا کے
کے ساتھ ایک اونچے ٹیلے پر کھڑا ہوا جنگ کی کیفیت دیکھہ رہا تہا دہوئین کا اسقدر
تاریک اندھیرا چھا رہا تہا کہ بجز دوربین کے لڑاکون کی کیفیت نظر نہین آتی تہی
ترکی لشکر لڑتے لڑتے سرویہ کے فوج مین جا گھسا اور کلہ بکلہ جنگ شروع ہوئی
یہہ لڑائی آدھے گھنٹہ تک رہی - اوسوقت ترکی لشکر نے غیض و غضب مین آکر
تفنگون سے اسقدر آگ برسائی کہ فوج صرب (سرویانے) تاب مقاومت کی
نہ لا کر اپنے تمام مستحکم مقامات کو چھوڑ کر میدان کارزار سے بہاگنا شروع کیا
یہہ کیفیت دیکھکر ترکی لشکر نے بڑی مردانگی کے ساتھ اونکے دمدمون اور
مورچون پر حملہ کیا اور سرویہ کی فوج کو کامل شکست دیکر مغربی کوہستان کی طرف

ایک ہی بار اس زور شور سے حملہ کیا کہ سرویہ والون کے پاؤن اوکھڑ گیے بے تحاشا بہاگے تین میل تک ترکی فوج نے انکا پیچہا کیا اور جو ملا اوسکو تیغ ابدار کا مزا چکہا کر واصل النار کردیا۔ اس لڑائی مین ترکی لشکر کو بہت سا سامان اور غلہ وگائین ومیگزین سرویہ کی فوج کا ہاتہ لگا اور پانچ قلعون پر بھی جو قریب قریب واقع تھے لشکر ترکی کا قبضہ ہو گیا جب سرویہ کی فوج مقیم قلعجات مذکورہ نے اپنے ہمراہیون کو دم دبا کر بہاگتے ہوئے دیکہا تو ایسا خوف اون کے دلون پر چہایا کہ خود بخود قلعے چہوڑ چہوڑ کر فرار ہو گئے۔ ترکی لشکر نے بلا مزاحمت اعدی ان قلعون پر اپنا قبضہ کرلیا اور نشان ترکی قلعون کے برجون پر اوڑایا گیا اس لڑائی مین چار ہزار اکیسو گیارہ سروین (جنمین اکیسو اکتالیس روسی تھے) کام آئے اور اکیسو پنتالیس مجروح ہوئے ترکی عساکرین سے ۲۹۷ شہید اور ۸۱ زخمی ہوئے۔

سرویہ کی ترکون سے دسوین لڑائی

۱۴ شوال المکرم مطابق یکم نوامبر ۱۸۷۶ء کو چار ہزار ۹ سو اکاون سپاہیان لشکر ترکی نے فتح و فیروزی کے نعرے مارتے ہوئے شہر بلغراد پایہ تخت سرویہ پر حملہ کیا۔ سرویہ کی سات ہزار چار سو فوج کے آدمیون نے جن میں نصف سے زیادہ روسی تھے لشکر ترکی کا بڑی سرگرمی سے مقابلہ کیا پانچ ساعت تک بڑی خونخوار جنگ ہوتی رہی روسی والنیٹرون نے شراب پی پی کر انتہا درجہ مقابلہ کیا اور بلغرار کے بچانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا اس معرکہ

سرویہ نے اپنے مستحکم مورچون کو چہوڑکر شکست فاش کے ساتہہ بہاگنا شروع کیا اوسوقت لشکر ترک نے بآواز بلند تین بار نصر اللہ مولانا المعظم کا نعرا بلند کیا - فوج سرویہ کے تین سو اکتالیس آدمی کام آئے اور ستانوے زخمی ہوئے - ترکی سپاہی ۸ شہید ہوے اور گیارا زخمی ہوئے -

ترکون کی سرویہ سے آٹہوین لڑائی

۴ اکتوبر کو موضع البورلہ مین جو لشکر سرویہ کا مقیم تہا اوسپر سائکر ترکی نے حملہ کیا چار گہنٹہ تک لڑائی ہوتی رہے - اسمقام مین ترکی توپخانہ نے نہایت عمدہ کام دیا مخالفون کی توپون کو معہ گولہ اندازون ہے اوڑا دیا چنانچہ سرویہ کی فوج شکست فاش کہا کر بہاگتی ہوئی نظر آئی - فوج سرویہ کے نو سو آدمی مارے گئے اور دو سو تینتس زخمی ہوے ترکی لشکر کے کلیم دو آدمی شہید ہوئے اور سات زخمی ہوئے بہت سا سامان جنگی اور باربرداری معہ ایک توپ کے سرویہ والون کا ترکی بہادرون کے قبضہ مین ایا -

سرویہ والون کی ترکون سے نوین لڑائی

۷ ستمبر کو فوج سرویہ کی ایک بہت بڑی جماعت نے ۷ بجے صبح کے سعادت لو محمد علی پاشا کی فوج پر جو موضع یاور اعملداری سرویہ مین مقیم تہی اچانک حملہ کیا چنانچہ شورہ روسی بہی اس حملہ مین لشکر سرویہ کے ساتہہ تہے چہہ گہنٹون تک جنگ ہوتی رہی پہلے پہل توپون اور بندوقون سے میدان کارزار گرم رہا مگر پانچوین گہنٹہ پر دست بدست اور کا تکلہ جنگ ہونے لگی - ترکی دلاورون نے

بہی صلاح ہتی کہ اب سرویہ کو پوری شکست مل چکی پس لازم ہے کہ باب عالی
اور سرویہ مین صلح کرا دیجاوے ۔

سلطان مراد خان کا معزول ہونا

ایک طرف تو ترکی دلاوروں کی فتحیابیون نے یوروپ مین دہوم مچا رکہی تہی
مگر دوسری طرف ایک اور حادثہ واقع ہوا جسکو ترکی مین تشویش ڈالنے
والے حادثات مین سے ایک سمجہنا غیر مناسب ہوگا - تمام جہان کی نگاہین یا تو
ترکون کی دلاوری اور صوبہ ہاے جبل اسود و سرویہ کی بزدلی پر لڑ رہی تہین
یا قسطنطنیہ کے حیرت انگیز واقعہ پر خیالات سمیت جا رجوع ہوئین - اوس واقعہ
کی کیفیت یہہ ہے کہ جب سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کو معزول کرکے مراد خان
پنجم کو تخت پر بٹہلایا تو اونہی دنون مین مراد خان بیچارہ بیمار اور نحیف الجثہ تہے
مگر وزرا کو اُمید ہتی کہ تخت نشینی کی خوشی مین یہہ ہٹے کٹے ہو جائینگے اور جسقدر
امراض انکے اعضا و قوی پر مستولی ہین وہ سبکے سب دفع ہو جائینگے شاید ایسا ہی
ہوتا لیکن مراد خان غریب کو تخت نشین ہوکر ایکدن بہی چین نصیب نہین ہوا
بلکہ شہنشاہ ہوکر مراد خان اور بہی بیشمار مصیبتون مین پہنس گئے - اونکی علمیت
اور جوانی پر خیال کرنے سے ہر ایک کو یقین ہوتا تہا کہ یہہ سلطان نہایت عقلمند
اور منتظم ہونگے اور جو بیماری انکی جسم مین ہے وہ جاتی رہیگی - الا یہہ قیاس
غلط ثابت ہوا - جسکی وجوہات بہت سے سمجہہ مین آ سکتے ہین - اول تو وہ تخت
نشین ہے ایسے ہولناک وقت مین ہوئی ہتی کہ تمام قسطنطنیہ مین ہل چل

خود شہزادہ میلین اپنی فوج کی کمان کرتا تھا اور بڑے زور کے نعرے مار مار کر
فوج اپنی کو لڑائی کے لیئے امادہ کرتا تھا مگر دلاوران ترکی کے روبرو ایک پیش
نہ گئی جب اونہوں نے **نصر من اللہ فتح قریب** کا نعرہ مار کر حملہ کیا تو سر دیہ کی
فوج کے پاؤں اوکھڑ گیئے اور گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے سب سے آگے حضرت
شہزادہ میلان صاحب بہادر تھے جو بڑے دوڑ کے لیتے تھے ترکوں نے فی الفور شہر
اور قلعہ و میگزین پر قابض ہوکر ترکی بادشاہ قلعہ کے دروازہ پر چڑہا دیا اور
ایک سو ایک التواپ کے فیر اعلان فتحیابی کے لیئے سر کئے گیئے۔ جب شہر بلغراد کے
فتح ہونے کی خبر **احمد مختار پاشا** نے حضرت صدر اعظم کی خدمت میں بذریعہ تار برقی
بہیجی تو قسطنطنیہ میں بہی بہت بڑی خوشی ہوئی ایک سو ایک التواپ کی سلامی
توپخانہ عامرہ سے سر ہوئی بحری فوج نے حدا اسلامی سر کی۔ شہزادہ میلین
مع اپنے فوج کے بہاگ کر موراوا ندی کے پار چلے گئے اس لڑائی میں سرویہ
کی فوج کے ۶ ہزار ۸ سو پانچ آدمی قتل ہوئے اور ایک ہزار سے زاید زخمی
ہوئے۔ ترکی فوج کے نو سو دس آدمی شہید ہوئے اور چار سو پانوے
مجروح ہوئے۔ بہت سا میگزین اور ۷۰ توپین و اسباب خورد و نوش
ترکی لشکر کے ہاتھ لگا۔ جب بلغراد کے فتح کرنیکی خبر سلاطین یوروپ
(مسیحی) کو پہونچی تو تمام یوروپ مین ہل چل پڑ گئی۔ اور کانا پھوسی ہونے لگی
سرویہ کی ساری شیخی کرکری ہو گئی۔ اپنی مصیبتوں کا احوال لکہکر سلاطین
یوروپ علی الخصوص روس کی خدمت مین بہیجا اور سوقت انگلستان کی

دیتے ہین گویا اسی روز سے سلطان اصلی فرمانروا سمجہا جاتا ہے جب تک
یہہ رسم ادا نہو سلطان کی مذبذب حکومت خیال کی جاتی ہے - پس جب
بروز مذکورہ لوگون نے سلطان مراد خان کو دیکہا تو خوشی کے نعرے مارے
کیونکہ مراد خان سابق کی نسبت صحیح و سالم تھے - مگر جو ہین ڈاکٹر لیدر زوف
نے قسطنطنیہ سے قدم باہر رکہا کہ پہر مراد خان کی وہی حالت ہوگئی دماغ مین
کمزوری آنے کے باعث خفقان ہوگیا - طاقت سلب ہوگئی سرکاری کام مین
خلل واقع ہونے لگا - مراد خان رات دن تنہائی مین رہنے لگے اونکے دل پر
خنگ اور ملی خزانہ کی وحشتناک خبرون نے ایسا اثر کیا کہ ہردم مشوش رہتے تھے
نبض مین بخار رہنے کے علاوہ دل مین دہڑک بہی رہتی تھی - ہر چند علاج
معالجہ کیا گیا مگر کچہہ افاقہ نہین ہوا - سلطان عبد العزیز خان کے قتل
ہونیکی خوفناک حالت ہردم مراد خان کے سامنے رہکر ڈرانے لگی - کیونکہ اس
وہم کی حالتمین مراد خان اپنے چچا عبد العزیز خان کے معزول ہوکر ہلاک ہونیکا
گناہ اکثر اپنی ہی گردن پر سمجہتے تھے - ان تمام اور گوناگون رنج آمیز خیالات
کو دل سے دور کرنے کے لیئے مراد خان شراب کثرت سے پینے لگے - آخر الامر سب سے
جدا رہنے کو پسند کرنے لگے اور جب کبھی تنہائی مین مذکور خیالات کا ہجوم دلپر
چہا جاتا تو چلانے اور غل و شور مچاکر محل کو سر پر اوٹھا لیتے تھے - یہہ حال دیکہ
دیکہکر تمام ملازمان شاہی اور بیگمات تشویش مین رہنے لگے - سلطان مراد خان
کی جب یہہ حالت ہوئی تو ناچار وزراء عثمانیہ و ارکان سلطنت سنیہ کو

پڑ رہی تہی - دوسری اپنے آنکھون سے چچا حقیقی کا معزول ہوکر مارا جانا دیکھ لیا
جسکا خوف انکے دلپر ایسا بیٹھا کہ ہر دم اپنی حالت کو ہیبت ناک دیکھتے تھے تیسرے
جب سے گدی نشین ہوئی لڑائیون کی بہرمار رہی - خزانہ مین کوڑی نظر نہ آتی تہی
بس آے دن کے عجیب وغریب خوفناک واقعات نے مراد خان کو اسقدر نالتوان
کردیا کہ پہلے سے ہی اونکی حالت نہایت خراب ہوگئی - جسم ضعیف دماغ کمزور
دل ڈرپوک ہوگیا - پہرون سکتہ کے عالم مین رہنے لگے رات کو خواب مین
چونک پڑتی تھی - ہرچند علاج کیا بلکہ ایکدفعہ کچہہ طبیعت درست ہی ہوگئی تہی -
ڈاکٹران فرنچ - وانگلشیین - وجرمنی وترکی آپکے معالج تھے - اور آخیر مین
ڈاکٹر لیدرزدوف کا علاج ہوا تھا جو شہر ویانا پایہ تخت اسٹریا سے
بلائی گئی تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاج سے حضرت مراد خان کو خاطر خواہ
افاقہ ہوگیا تہا چنانچہ دو ہزار لیرہ بعد صحت غسل سلطان المعظم نے ڈاکٹر صاحب کو
عطا فرمائی اور نیز حضرت کی والدہ ماجدہ نے ایک ڈبیہ جواہرات سے بھر کر
اونکو بخشی اور رخصت کیا - اور غسل صحت کے تیسری دن جمعہ کے روز سلطان
مراد خان حسب دستور قدیم مسجد آیوب مین تشریف لیگئی جسکو سلطان
محمد خان فاتح نے سنہ ۸۶۳ھ مین تعمیر کرایا تہا وہان نماز جمعہ کی ادا کرنیکے
بعد شمشیر بندی کی رسم ادا کی گئی قدیم سے یہہ دستور رہے کہ جو سلطان
تخت نشین ہوتا ہے جمعہ کے روز اس مسجد مین حاضر ہوکر اول نماز ادا کرتا ہے
بعدہ مولانا شیخ الاسلام اپنے ہاتھہ سے اوسکی کمر مین تلوار باندھکر منادی کیا

عبدالعزیز خان اپنے چچا کے روبرو بیٹھے تھے - اثنا تذکرہ مین عبدالعزیز خان
نے ان دونون بھتیجون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خبردار اگر تم ہمارے تخت سے
اوتارنے مین وزیرون کے شریک ہو گئے تو یاد رکھو کہ قتل کیے جاوگے
یہہ کلمہ سنکر عبدالحمید خان نے گردن جھکا دی کہ بسم اللہ لیجیے میری گردن
تو ہی حاضر ہے انکا یہہ کہنا عبدالعزیز خان کے دلمین اثر کر گیا اور اوسی روز
سے اونکو زیادہ پیار کرنے لگے - یوروپ کے اکثر ملکون کی اپنے ہمراہ لیجا کر
سیر کرائی - عربی - ترکی - انگریزی - اور فرنچ زبان کی تعلیم دلائی سلطان
عبدالحمید خان کو ابتداء عمر ہی سے علم تواریخ اور جغرافیہ اور ریاضی کا بڑا
شوق ہے ان کے علاوہ فن سپہ گری اور کشتی مین بھی کامل استعداد رکھتے ہین
شرع شریف کے بچپن ہی ایسے پابند ہین کہ جب سے ہوش سنبھالا نماز
یا روزہ قضا نہین کیا چنانچہ بقیہ اوصاف حضرت ممدوح کا ذکر آگے کسی
موقع پر کیا جائیگا +

سلطان عبدالحمید خان ایسے ہولناک وقت مین گدی نشین ہوئے تھے کہ ترکی سلطنت کے
حق مین قیامت کا دن کہین تو زیبا ہے - اگر سلطان ممدوح عالی دماغ اور مستقل
مزاج نہوتے تو انکا بھی ہجوم افکار کے باعث وہی حال ہوتا جو سلطان مراد خان
ان کے بڑے بھائی کا ہوا تھا - مگر آفرین صد آفرین حضرت کی اولی العزمی پر کہ
استقلال کو کبھی نہ چھوڑا

دولت عثمانیہ کی نسبت اوس وقت انگلستان کی کیا رائے تھی

مجبوراً انکی تخت سلطنت سے اوتارنے اور عالیجناب محمد عبد الحمید خان ان کے چھوٹے بھائی کو سلطان مقرر کرنیکی تجویز سوچنی پڑی - چنانچہ ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء کو اچانک مراد خان تخت سے اوتار دئے گیے اور اونکی جگہہ سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہٗ اوسی روز بصلاح ارکان دولت تخت نشین کیے گیے سلطان مراد خان نے کلہم ۳ ماہ اور ایک دن حکمرانی کی -

تصویر سلطان مراد خان پنجم

سلطان عبد الحمید خان کی عمر تخت نشینی کے وقت ۳۴ سال کی تھی اور ظاہر اور باطن مین نہایت تندرست و توانا تھے چونکہ یہ عیسائیون پر نہایت رحم کرتے تھے اس لیئے انکے سلطان مقرر ہونے سے تمام مسیحی سلاطین نہایت خوش ہوئے سلطان ممدوح خاندان عثمانیہ کے چونتیسوین سلطان ہین اور غازی سلطان عبد المجید خان مرحوم کے چہارم فرزند ہین - انکی پیدایش ۲۲ ستمبر ۱۸۴۲ء مین ہوئی تھی - نہایت صغر سنی مین انکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا تھا - سلطان عبد العزیز خان نے انکی پرورش کیا - انکی نسبت ایک عجیب و غریب حکایت ایک انگریزی مورخ نے لکھی ہے

حکایت

ایک روز کا ذکر ہے کہ محمد عبد الحمید خان اور اون کے بڑے بھائی مراد خان سلطان

اونکو بہت سی آفتون سے بہی بچایا جسکا اعتراف اگرہین نکرون تو احسان فراموشی
کے سوا دروغ گو بہی ٹہرون مگر یہہ مدد اور حمایت ایسی ہی تہی جیسی کوہی کسی شخص کو جبتا
مارکر پچکار لے چنانچہ انگلستان نے جو کارروائی اوسوقت کی ہی اوسکی تفصیل یہہ ہے
کہ اودھر تو قسطنطنیہ بلکہ تمام عملداری ترکی مین عجیب و غریب ہل چل مچی ہوئی تھی اور
اودہر انگلستان کے عام باشندون مین جنکی سرغنہ مسٹر گلیڈ اسٹون ممبر پارلیمنٹ
(جو اب وزیر اعظم ہین) تہے ترکون کی جانب سے بہت بڑی ناراضی پہیل گئی - وجہ
اسکی یہہ تہی کہ ترکون کے دشمن آے دن اونکی مصنوعی ظلم و جبر کی جہوٹہی کیفیت
لنڈن کے اخبارات خاص کر ڈیلی نیوز و ٹیمس مین چہپواتے تہے اور ایسی ایسی کہانیان
بنا بنا کر لکہتے تہے کہ آدمی تو کیا شیطان ہی سن لے تو ناراض ہو جاے کسی اخبار مین لکہا جاتا تہا
کہ آج فلان مقام مین ترکی فوج نے ایک ہزار بیگناہ عیسائیونکو قتل کر ڈالا - کسی پرچہ مین
چہپا یا جاتا تہا کہ فلان مقام پر ترکون نے غیض مین آکر دو ہزار معصوم بچون کو جو مسیحی تہے
حلال کر ڈالا - کہین یہہ لکہا ہوا تہا کہ نو سو مسیحی عورتون کو ترکون نے زبردستی خراب
کر ڈالا غرضکہ ایسے ایسے قصون نے انگریزون کو ترکونکی طرف سے یہانتک بدگمان کر دیا کہ
تمام انگلستان کے باشندے اپنی تہذیب کے رد برد انکو بالکل وحشی اور آدم خور سمجہنے لگے تہے
اور عیسائی رعایا کو انکے ان ظلمون سے بچانیکے لیے انگلستان کے باشندے بار بار سرکار
انگریزی سے بیچ مین پڑکر جنگ کو موقوف کرا دینے کا تقاضا کرتے تہے - کسی انگریز نے باوجود
مہذب اور دانشمند کہلانیکے یہہ نہین کہا کہ سرکار ان شکایتون کی جو ترکون کی نسبت
بیسیون اخبارات مین شایع ہوتے ہین تحقیقات تو کرے کہ کہانتک صحیح ہین بہلا انکا

مندرجہ عنوان ایک ٹیڑھا سوال ہے جسکا جواب دینے کے لیئے راقم السطور
نہ اسکے پاس دماغ ہے نہ دل - اور نہ وہ الفاظ ملتے ہین جنکی ذریعہ سے اس
سوال کا جواب دیا جاے - میرے لیئے یہہ وقت نہایت نازک ہے کیونکہ اول
تو مین سرکار دولت مدار انگلشیہ کی رعایا مین سے ہون - دوسرے سرکار کی
کار روائی ہی کچھہ ایسی ہتی کہ ایک طرف سے ترکون کے حق مین دشمنی اور
دوسری جانب سے دوستی معلوم ہوتی ہتی - اس لیئے مین حیران ہون کہ اوس
کار روائی کے کیا معنے لگاؤن - اور جو واقعی امر کو چہپاتا ہون تو خدا کا گنہگار
ترکونکا تقصیر وار ٹھہرنے کے علاوہ تاریخ نویسی مین بٹہ لگتا ہے - یہہ کلنک کا
ٹیکا ایسا ہے کہ مر کر بہی نہین مٹے گا جسطرح سے میری آنکھون کے سامنے مورخان سلف کو
غلط نگاری کے باعث لوگ گالیان نکالتے ہین اور مردون کی مٹی پلید کرتے ہین
(اگر مین سچ نلکہون تو) وہی انعام قیامت تک میری لیئے موجود رہیگا - پس انہین
وجوہات نے واقعی حال ٹرکش پالیسی کا لکھنے کے لیئے مجھے مجبور کر رکہا ہے - میری
رائے مین سرکار انگریزی جتنا کچھہ ترکون سے زبانی دوستی کا اظہار کرتی ہے اگر
اوس کا تیسرا حصہ اپنے افعال اور حرکات سے بہی یوروپ خصوصاً ترکون کے دشمنون پر
ظاہر کر دیتے تو یہہ مصیبت جسکا بیان اس کتاب مین جابجا کیا گیا ہے ترکون پر ہرگز
نازل نہوتی - بلکہ سرکار انگریزی کی عجیب کار روائی سے خواہ وہی زمانہ مین
ظاہر کی گئی ہتی سچ پوچہو تو ترکون کو بیشمار تکلیفون مین پہنسانیکا باعث وہی ہوئے
پیچہے سے دولت انگلشیہ نے ترکون کا ساتہہ بہی دیا اور وقتاً فوقتاً ثالث بالخیر بنکر

حیرت انگیز اور بیحد خیز واقعات کا شروع تہا۔ بڑی بڑی کارروائیان ہوئین
بحر اسود مین جہاز رانی کی قید جو عہدنامہ پیرس مین لگائے گئے تھے شکست ہوگئے
کریمیا کی جنگ کا عیوض جو سختی کے ساتہہ روس کو طوعاً وکرہاً منظور کرنا پڑا تہا
اوسمین بڑی بڑی رعایتین کی گئین جو مسٹر گلیڈاسٹون صاحب کی مت پہرنے کا
باعث تہین۔ بحر اسود کے معاملات کا اسموقع پر کسیقدر ذکر کرنا مین مناسب سمجہا
ہون تاکہ ناظرین اس کتاب کو علی العموم سلاطین یوروپ خصوصاً روس کے
مکروفریب کی کیفیت بخوبی معلوم ہوجاے۔ جنگ کریمیا کی تمام ہونے پر پیرس پایہ تخت
فرانس مین جو عہدنامہ سنہ ۱۸۵۶ء مین ہوا تہا (پورے عہدنامہ مذکور کی لفظ
بلفظ نقل آگے چلکر درج کتاب ہوگی) اوسمین ایک یہہ شرط بہی تہی کہ بحر اسود کے
تمام بندرگاہ بغرض ترقی تجارت عام سلاطین یوروپ کے لیئے کہلے رہینگے۔ اور بجز
دولت عثمانیہ اور روسیہ کے مختصر جنگی اگبوٹون کے دوسرے کسی سلطنت کو مجاز نہوگا کہ
اپنے بحری فوج کو بحر اسود مین لائے یا جنگی اگبوٹ چلاوے۔ اس شرط سے بحر اسود کا
محفوظ رہنا بخوبی ثابت ہے۔ شرط مذکورہ کے ذیل مین سلاطین ترکی و روسیہ نے
شاہان یوروپ سے یہہ وعدہ بہی کیا تہا کہ بحر اسود کے کنارون پر کوئی قلعہ یا جنگی
سامان کے جمع رکہنے کا میگزین نہین بنایا جائیگا اور نہ جنگی فوج کو کسی ساحل پر بلاضرورت
خاص ٹھہرایا جائیگا۔ یہہ تمام شرطین ترکی سرکار نے تو بلا حجت و دلیل منظور کری
نہین مگر روسی گورنمنٹ نے ان کے قبول کرنے مین بیسون بہانے کیئے۔ جو قریب قریب
انکار ہی کی تہے۔ پہر سنہ ۱۸۷۱ء مین روس ہی نے سلاطین یوروپ کے روبرو ایک

قتل بلغاریہ کی نسبت جب برٹش کمشنر مسٹر بیرنگ نے تحقیقات کی تھی تو ترکی فوج باشی
بوزوق بالکل بےجرم ثابت ہوئی تھی بلکہ اولٹا عیسائیون کا قصور پایا گیا تھا (دیکھو اسی
کتاب کا صفحہ ۹۲) تو بھی انگلستان کے باشندے ساری شکایتون کو نہایت درست
جانتے تھے - اور سر بوزل ہل کر گروہ کے گروہ وزیرون کے دروازون پر جاتے تھے اور
کہتے تھے کہ ترکون کے جور اور ظلم سے عیسائیونکو بچانا سرکار انگریزی کا فرض ہے اور
غل مچا مچا کر ترکون پر نفرت کے آوازے کستے تھے - جو کوئی شخص ترکون کی ذرا بھی
طرفداری کرتا تو اوسپر ہزارون لعن اور ملامتین برس جاتی تھین - ان لوگون کے سرغنہ
مسٹر گلیڈ اسٹون جیسے نامی شخص تھے جنکی گذشتہ کارگذاریان بھی سننے کے لایق ہین
مسٹر گلیڈ اسٹون بڑی عقلمند اور مدبر شخص ہین مگر ترکون کے ساتھ بھی تعصب کی بدولت
ہمیشہ دلی پرخاش رکھتے آئے ہین - کریمیا کی لڑائی مین بڑی مشہوری حاصل کی -
اوسکے روبرو اپنے گورنمنٹ کی جانب سے ایسے عمدہ شرایط پیش کین کہ برٹش گورنمنٹ
کی عزت بنی رہے - پھر ۱۸۵۶ء مین سلاطین یورپ کے مابین جو عہدنامہ رسیہ کی
ہیشیار بلاکیون کو روکنے کے واسطے بمقام پیرس پایہ تخت فرانس لکھا گیا تھا
اوسکی بھی اکثر شرایط مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب کی مجوزہ تھین مگر چند روز
کے بعد مسٹر موصوف نے اپنی اوس رائے کو جو عہدنامہ پیرس کے وقت تھی بدل
ڈالی چنانچہ جب فرانس اور جرمن کی مشہور جنگ ۱۸۷۰ء مین شروع ہوئی
تو جو بیجا مداخلت روس نے ظاہر کی تھی اوسکی طرفداری مسٹر گلیڈ اسٹون کرنے
لگے جس سے تمام یورپ کو حیرت ہوئی - ۱۸۷۶ء کا آغاز معاملات مشرقی کے بہت سے

بارود خانگ مین آگ لگا دینا ایک پرانا پرگا ہتا - روس نے یہہ سرکیولر ایسے مناسب موقع پر شایع کیا تہا کہ ہر طرف سے اوسکو فتحیابی اور کامیابی کی امید تہی - پرچونکی اس سرکیولر کے شایع کرنیکی بہت بڑی وجہہ یہہ تہی کہ اوسکو کسی سلطنت کا خوف نہ تہا - انگلستان سے تہوڑا بہت ڈرتا تہا سو اوس وقت یہہ خوف بہی اوسکے دل سے جاتا رہا تہا کیونکہ مسٹر گلیڈ اسٹون جیسا مدبر اونکا ایکا طرفدار تہا مسٹر موصوف خاندانی ہونیکے علاوہ وزراے دولت انگلشیہ مین درجہ اول کے مدبر خیال کیئے جاتے ہین آپکی والد سر جان گلیڈ اسٹون مرحوم فیسک و بیلفر واقع کنگارڈون کے بیرونٹ (نواب) تھے اور کئی برسون تک اوڈ اسٹاک کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر بہی رہے - صاحب موصوف شہر لیورپول کے اعلی تجارون مین سے تھے - اونکی والدہ ماجدہ مس رابرٹسن عاکم ڈنگوال کی دختر ہین - اس سے ثابت ہے کہ مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب ضا کورسے متصدی ہی نہین بلکہ مشہور بہادر قوم اسکاچ کی نسل سے ہین لفظ گلیڈ اسٹون دراصل گلیڈ اسٹیس سے نکلا ہی جو لنر کشایر کے ایک نامی خاندان کے لئیے مخصوص ہے مسٹر گلیڈ اسٹون ۱۸۰۹ء مین بمقام لیورپول پیدا ہوئے ایٹن کالج مین تعلیم پائی - نوجوانی ہی مین آپکی اشعار لاطینی زبان کی تعریف انگلستان کے علاوہ فضلانے کی ہتی - پہر چرچ اکسفرڈ مین داخل ہوکر تحصیل علوم مین مصروف رہے وہان ۱۸۳۲ء مین درجہ اول کی ڈگری بیچلر مین حاصل کی اور چند روز کے بعد ریفارم بل کے انتخاب مین ممبر پارلیمنٹ مقرر ہوئے - اور سر رابرٹ پیل کو

خواہ مخواہ کی محبت پیش کی - جسکی حقیقت یہہ ہے کہ شہزادہ گارسچکاف وزیر دولتخارجہ نے ایک لمبی چوڑی دستاویز لکھکر اپنے سفیر بیرن برون حاضر باش لنڈن کی معرفت دربار انگلستان کے حضور مین پیش کی - یہہ دستاویز ایلچی روس بیرن مذکور کے پاس ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو شہزادہ گارسچکاف کی طرف لنڈن مین پہونچی تھی اور ۹ نومبر کو دربار انگلشیہ کے حضور مین پیش کی گئی - اس دستاویز مین روسی گورنمنٹ نے انگلستان کو جتلایا تہا کہ اگر روسی سرکار کو عہدنامہ پیرس کے سبب نقصان پہونچیگا تو روس بلاتوقف اوسکے پابندی سے انکار کریگا - معاملات مشرقی کی چھیڑ کے لیئے اوس کے جانب سے یہی دستاویز گویا بسم اللہ تھی - جناپچہ ابھی اس دستاویز کا کوئی جواب انگلستان نے نہین دیا تہا کہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو ایک دوسرا سرکیولر بہی زورشور سے روسی گورنمنٹ نے شاہان یورپ کے روبرو پیش کیا جسمین بیان تہا کہ بحر اسود کے محفوظ رہنے کے واسطے جو انتظام سرکار روس کے قبضہ مین تہا وہ ترکی نے چہین لیا کیونکہ دولت عثمانیہ نے اپنے حدود واقع آرچی پیلیگو اور باسفرس مین جنگی جہازون کا بیڑہ قایم کیا ہے اسکی علاوہ بحر میڈیٹرنین مین انگلنڈ اور فرانس دونون علانیہ بحری فوج کا اجتماع کر رہی ہین - جبکہ دوسرون نے عہدنامہ پیرس کو شکست کردیا تو روس کا زار شہنشاہ الگزنڈر بہی بحر اسود مین جنگی جہازون کی آمد و رفت کو نہین روک سکتا - اور یہی زار سلطان ترکی کو بہی اجازت دیتا ہے کہ وہ بہی جو چاہین سو کرین - اور اپنی بہی یہی مرضی ہے کہ آزاد ہو کر رہین - ،، یہی سرکیولر

چنانچہ ۱۸۸۰ء مین لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم (سابق مسٹر ڈسرائیلی) کے انتقال کے
جبکہ صاحب موصوف دوبارہ اونکی جگہہ دولت العالیہ انگلشیہ کے وزیر اعظم
مقرر ہوئے تو **زولو** اور افغانستان وغیرہ ملکون کی لڑائیان فورًا بند کردی
گئین اور جبکے سے شہر قندہار کو بھی جسے سابق وزارت کنسرویٹو نے کروڑون
روپیہ اور لاکھون جانین نذر چڑہا کر فتح کیا تہا خالی کر دیا اور فی الفور لارڈ
لٹن صاحب کو جنہون نے یہہ جنگ شروع کی تھی عہدہ گورنر جنرلی ہند سے جدا کر کے
اونکی جگہہ لارڈ ریپن بالقابہ کو ہندوستان مین بہیجا مسٹر گلیڈ اسٹون
روسیون کے ہمیشہ دوست مشہور ہین و حتی المقدور خاموشی کو پسند کرتے ہین
حتی کہ فی الحال ۱۸۸۴ء کے فروری مہینہ مین روسیون نے برخلاف اپنے وعدے کے
آگے کو بڑہ کر **مرو** پر قبضہ کر لیا جسکی وجہ سے تمام ہندوستان مین روس کا
خوف چہایا ہوا ہے اور ہندوستان کے جہدے اور ملک کے باشندے بہی افسوس کے
ساتہ مرو پر روسی قبضہ کو دیکھکر یہی خیال کرتے ہین کہ وسط ایشیا مین روسیون کی
انگلستان کو بہت بڑی مات دی بانیہہ سے گلیڈ اسٹون کی گورنمنٹ نے سونے
کی ناس لے رکہی ہے - جسکا نتیجہ آخر کار خراب ہونے کا - قصہ کوتہ رہی دو بڑی
سلاطین یورپ سے دو بچا رہے اپنی اپنی حدون مین بیٹہے ہے **فرانس** تو
جرمن کے ہاتہون سے ابہی ابہی شکست کہا چکا تہا لہذا تمام اعضا اوسکے چور چور
ہو رہے تہے - اور جرمنی کو فرانس کی جنگ مین روسیون نے بہت سی مدد دی
تہی جسکی باعث جرمن روس کا احسانمند تہا اور رشتہ مین بہی جرمنی

ملبورن منسٹری کے مباحثہ مین مدد دینے کے باعث اونکی عہد حکومت مین جونیر لارڈ شپ آف دی ٹریزری (خزانہ) مقرر ہو گئی - بعدہ چندے انڈر سکرٹری کالونیز کے عہدہ پر کام کرتے رہے ۱۸۴۱ء کے اخیر مین بورڈ آف ٹریڈ کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ۱۸۴۵ء مین مارڈ ایبرڈین کی کولیشن منسٹری مین چنسلر آف دی اکسچیکر مقرر کیگئے جہان لارڈ پالمرسٹن مشہور وزیر انگلستان انکے ماتحت نہایت خوبی کے ساتھ اپنے لوازم منصبی کو انجام دیتے رہے - دسمبر ۱۸۶۸ء کے عام انتخاب مین مسٹر گلیڈاسٹون وزیر اعظم برٹانیہ مقرر کیے گئے - اس عہدہ پر پہونچکر جو جو کارروائیان صاحب موصوف نے کین اونکا بہی تہوڑا سا احوال مین آگے چلکر بیان کرونگا

فروری ۱۸۷۴ء مین بوجوہات چند در چند صاحب موصوف نے عہدہ وزارت عظمیٰ سے استعفا دیا - تو بہی جلیہ وزرا انگلشیہ مین شمار کیے جاتے تھے اور فرقہ لبرل کے سرغنہ سمجہے جاتے تھے ۱۸۷۸ء کی جنگ کابل مین مسٹر موصوف کی رائے سرکار کی رائے سے بالکل مخالف تہی چنانچہ دوران جنگ مذکورہ مین صاحب موصوف نے بارہا انگلستان کے نامی گرامی مقامات مین اپنے گردہ ہزار ون آدمیون کے سامنے کارروائی سرکار کے برخلاف اسپیچین کہین - انکا خیال بالفاظ لارڈ لارنس مرحوم سابق گورنر جنرل ہند یہہ تھا کہ برٹش گورنمنٹ کو افغانون سے لڑائی کرکے اپنے اور اونکی بہی طاقت کو زایل کرنا نچاہیے بلکہ سرکار انگریزی افغانستان سے دوستی رکہے تاکہ روسیون سے کسی وقت مٹ بہیڑ ہونے پر جو شلنی ہے کام آوے اور یونتو فرقہ لبرل کے نزدیک کسی سے بہی لڑائی بہڑائی جائز نہین

ہو رہی تہین کہ دیکہنے والون کو فی الفور اوسکی دلی قصد کا حال (جس سے جنگ مراد ہے) معلوم ہوجاتا تہا - ایسے وقت مین انگلستان کی پالیسی ظاہر مین روسیون کی مخالف اور ترکون کے موافق ہونی چاہیئے تھی مگر برخلاف اسکے مسٹر گلیڈاسٹون نے اس نازک وقت مین ایسے واہیات تحریر شایع کی کہ اگر اوسکو روسیون کی شرارت اور مغروری کی آتش غضب کے بھڑک اوٹھنے اور لاکہون بندگان خدا کی ہلاکت کا باعث قرار دیا جاے تو نہایت مناسب ہے اگر اس وقت مین مسٹر گلیڈاسٹون ترکون کی مخالفت مین یہہ تحریر جسکا خلاصہ ذیل مین درج کرتا ہون انگلستان کی طرف سے شایع نہ کرتے تو روسیون کی شرارت کا شعلہ ایسا جلد، ہرگز نہ بہڑکتا - چنانچہ اس کتاب کے پڑہنے والے خود انصاف کرینگے -

ترکی کی مخالفت مین مسٹر گلیڈاسٹون کی تحریر

مسٹر گلیڈاسٹون نے یون تو تمام یوروپ کو اپنی کارروائیون سے پہلے ہی بتلا دیا تھا کہ اونکی روسیون کے ساتہ کس قسم کی موافقت ہے مگر اس تحریر نے تو ساری قلعی ہی کہولدی - چنانچہ تمام یوروپ اون فقرون کو سنکر جو مسٹر مذکور نے ترکون کی مخالفت مین لکہے تھے دنگ رہگیا - اور کیونکر نرہتا گلیڈاسٹون نے اپنے جلے ہوئے دل سے ایسے ایسے خراب کلمے ترکون کے شان مین لکہے تھے جو ایک مہذب اور خداترس انگلشمین کی ذات سے (جو دولت العالیہ برٹانیہ کا وزیر بہی ہو) بالکل بعید ہین - چنانچہ آپ نے خفا ہوکر فرمایا

زار روس کا ماموں لگتا تہا - انہیں وجوہات کے باعث روس
جرمن کی جانب سے بہی بے کہٹکے تہا - اسٹیریا کی یہہ کیفیت تہی کرو بغیر مطلب
بات بہی نہیں کرتا تہا اوسکو کیا غرض پڑی تہی جو بیچ مین پڑ کر خواہ مخواہ کہیں
مول لے اسوقت مین پولیٹیکل معاملات کے جاننے والوں کی نظروں مین
دولت انگلشیہ تہا یورپ مددگار خیال کی جاتی تہی - القصہ روس کے
مذکورۃ الصدر سرکولر کے شایع ہونے پر تمام شاہان یوروپ نے اپنے اپنے
ایلچیوں کے ذریعہ سے دولت رفیعہ انگلشیہ سے دریافت کیا کہ کیا سچ مچ بحر
اسود کی حفاظت کا عہدنامہ منسوخ ہوگیا - ادہر تو یہہ گڑبڑ ہو رہی تھی اودہر
روس اپنا مطلب پورہ کرنے مین لگا تہا - چنانچہ انہیں دنوں مین ترکی سرحد
کے قریب سایون ندی کے کنارہ پر موضع پوٹاین مین روس نے
اپنی بحری فوج کی ایک چہاونی تیار کی اوسپر طرہ یہہ کہ اوڈیسہ مین ایک کمپنی
زار روس کے حکم سے جنگی دخانی آگبوٹ بنانے کیواسطے اونہیں دنوں مین
جہٹ پٹ قایم ہو کر بڑی سرگرمی سے بحری جنگ کا سامان تیار کرنے مین مشغول
ہوگئی - اس کمپنی نے زار روس سے یہہ اقرار کیا تہا کہ جنگی دخانی آگبوٹ جسقدر
سرکار روس کو چاہینگے اسیقدر وعدہ پر کمپنی دیگی - کمپنی مذکورہ کے جنگی آگبوٹ
اس قسم کے بننے لگے کہ آہنی چادروں سے ڈہکے ہوئے رہیں جنپر دشمن کی توپوں کے
گولوں کا اثر ہی نہ ہو اور جب چاہیں اس چادر کو اوتار لین - ان آگبوٹوں مین
بڑی بڑی توپین چڑہائی جاتی تہین - روس کی یہہ تیاریاں ایسی سرگرمی سے

جو آدمیون سے کوسون دور جنگلون اور پہاڑون مین رہتے ہین ترکون کی
مانند سنگدل اور بیرحم وحشی نہوگا۔ دانئیے بڑہ کر وحشی اور بیوقوف کون
ہوگا کہ اپنی ہی قوم کے سرکاری اور معتبر ایلچی تحقیقاً کرکے تمام الزامون کو
جہوٹہا ثابت کردیا تب بہی ہٹ دہرمی سے وہی بڑبڑ محبذو بانہ چلی جاتے ہے)
ترکون نے اپنی وحشیانہ حرکات سے تمام یوروپ کے مسیحون کو ایسی اشتعالک
دی ہے کہ مسیحون کے علاوہ اور قومون کے مہذبون کا خون بھی جوش
کہائے بغیر نہین رہسکتا (دیکھا صاحب کہین یہہ خونی جوش کو ڑھیا لکردے
ماشا اللہ وہ مہذب بہی ایسے ہی ہونگے جیسے کہ خود بدولت ہین) ترکون نے
جو خراب کام کیئے ہین اونکا انتقام ہم لیتے ہین (کیا خوب گہر بیٹہے مین صاحب بہادر
خدا بن بیٹہے اور ترکون سے انتقام لینے کی ٹہرادی تعجب کہ ایک طرف تو اپنی دینی
بہائیون کی حمایت مین جامہ سے باہر ہوگئے مگر دوسری طرف مسٹر موصوف کی
کارروائی اپنے ہی مذہب یعنے انجیل اور حضرت عیسیٰ کے قول کے خلاف تہی
کیونکہ جناب مسیح نے انتقام لینا بالکل منع فرمایا ہے چنانچہ لکہا ہے کہ تو اپنے دشمن سے
انتقام مت لے تاکہ تجہسے بہی انتقام نہ لیا جائے کیونکہ انتقام لینا تیرے خدا کا
کام ہے ۔ دیکہو انجیل متی باب پنجم وغیرہ پس ظاہر ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون صاحب
کا ترکون سے انتقام لینا حضرت مسیح کے فرمودہ کے خلاف ہونے سے
کفر مین داخل تہا۔ اوسپر طرہ یہہ کہ جہوٹہا بہتان اونپر لگا کر مسٹر موصوف تو
منتقم بنے تہے اور یہہ حرکت اونکی انجیل شریف کی رو سے کفر در کفر یعنے اکفر

کہ جو ترک بلغار کے قتل مین شریک تھے - اور جن ترکون نے عیسائی گرد

مین سیحون کو مارا اور معصوم بچون اور عورتون پر ظلم کرکے اونکی خانہ ویرانی

کی ہے اون ترکون کو کمال بیعزتی کے ساتھہ جلاوطن کیا ہے (باوجودیکہ

خود مسٹر میرک کاولسل انگریزی نے تحقیقات کرکے بلگیریا کے قتل کی نسبت

جہوٹی خبرونکا مشہور ہونا اور ناحق ترکون کو بدنام کرنا ساری انگلستان کے

روبرو ظاہر کردیا تہا بلکہ تحقیقات مین عیسائی بدمعاشون کا قصور ثابت

ہوا تو بہی مسٹر موصوف اوسی لکیر کے فقیر بنے رہے اور ناحق ترکون پر

قتل کا الزام لگانے سے باز نہ آئے) پہر مسٹر گلیڈاسٹون نے انتہا دہند

یہہ مضمون لکہا کہ "ہزارون بہادر اور بیگناہ عیسائیونکو اندنون ترکون نے

بیرحمی سے قتل کرڈالا (شاید یہانسے آپکی مراد سرویہ کی جنگ ہی) اور ہزارون

مسیحی مستورات بیاہی ہوئی اور کنواریون کو بہی ترکون نے خراب کردیا اونکی ننگ

وناموس مین بدنامی کا دھبہ لگایا - اور اونکو ناپاک کیا - حسین اور نوجوان

خاندانی بی بیون کی ترکون نے آبرو لی - اور بنی آدم کی ذاتی شرافت مین

رخنہ ڈالا جو وحشیون کا خاصہ ہے - ان تمام متنفر بدعتون کی یادگار دنیا مین

قایم رکھنے کے لیئے عمدہ اور مناسب تدبیر یہی ہے کہ ترکون کو مار کر یوروپ سے

نکال دیا جاے (چہ خوش چرا نباشد یہہ موُنہہ اور مسور کی دال) کیونکہ

تمام براعظم یوروپ کے قید خانون مین تلاش کرنے سے بہی ایسا گنہگار

شخص ہمین ملیگا جیسی کہ ترک ہین - وحشیون اور نامہذب قولیون مین بہی

کچھ منطقی دلائل سے لوگوں علی الخصوص ترکوں کے دشمنوں کا غصہ بھڑکانے کے لئے
خوب ہی نمک مرچ لگا کر لکھی گئی تھی مگر درشتی الفاظ اور ایک طرفی پاسداری نے
جو اس تحریر کے ہر ایک لفظ سے ثابت ہوتی ہے تمام لطف کھو دیا - ہر چند مسٹر
موصوف نے تجاہل عارفانہ کی چال چلی لیکن سب لوگ تاڑ گئے کہ حضرت روسی
خواہشوں کے پورہ کرنیکا ایک وسیلہ (آلہ کار) ہیں - اور روسیوں کی طرف
سے کسان ہیکر عیسائیوں اور مسلمانوں میں لڑائی ہونیکا بیج سرزمین یوروپ میں
بو رہی ہیں اور یہی وجہ تھی کہ صاحب موصوف نے اسقدر ہٹ دہرمی کی مدنہ
خوب ظاہر ہو چکا تھا کہ بلگیریا میں جو قتل ہوا تھا (جسکا احوال راقم پہلے
بیان کر چکا ہے) اوسکی اصلی بانی مبانی عیسائی ہی تھے جیسا کہ خود مسٹر بیکر پاشا
سے کمشنر مسٹر بیرنگ کی ریورٹ سے پایا جاتا ہے - ان تمام تحقیقاتوں کو دیدہ و دانستہ
بالائے طاق رکھکر براہ تعصب خواہ مخواہ جھوٹھا الزام صرف ایک فریق (یعنی
ترکی) پر لگاتا اور اوسکی نقصان کی خاطر تمام یوروپ کو بھڑکانا صاف صاف
گواہی دیتا ہے کہ مسٹر موصوف نے اون دنوں روسیہ کی طرفداری کے باعث
چند روز کے لئے ایمان اور مسیحی مذہب کے اصول کو جس سے سچائی اور خدا ترسی
مراد ہے سلام کر لیا تھا - خیر بلا سے بدنام ہوئے تو ہوئے مگر نام تو ہو گیا ؎
ناصح ہمیں بھلائی و بدنامی سے کیا کام - بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہو گا - اور نیز
اور مسٹر موصوف نے اوسوقت اپنی مسیحی بھائی ترکی خراجگذار صوبوں کی نسبت
یہی خیال نہیں کیا کہ اگر وہ چار سے حمایت سے ترکی حکومت سے نکل جائینگے تو کیا فائدہ

بتانے والے ہوئے - معاذ اللہ منہا) بڑے افسوس کی بات ہے کہ ترکون سے ان
خراب اور ناشائستہ حرکتون کا عیوض آجتک کسی نے نہین لیا - اور اون ترکونکے اسقدر
ایک عرصہ گذرا تو بہی وہ وحشیانہ حرکتین تا مرگ یادرہینگی اور اونکے اثار
جہان کے عیسائیون کے دلون سے معدوم ہونگے (کیا کہنے ہین خیالی پلاؤ ہو تو ایسا ہو)
کیونکہ ترکی عملداری کی زمین بیگناہ عیسائیون کے خون سے رنگی گئی ہے -
اور اسی وجہ سے اب یہہ زمین بہت بڑی گنہگار ہے جسمین گناہون کے پہل ہوئی
طرح پک کر تیار ہین ویسی پہل عنقریب پہوٹ کر بہ نکلینگے (اس مبہم فقرہ سے صاحب
بہادر کی اصلی مراد یہی ہے کہ گناہون کے باعث تہوڑی دنون مین ترکی سلطنت
نیست و نابود ہو جائیگی - خاک بدہان دشمنان - دیکہئیے فضل خدا سے ترکی اجتک
اوسی شان شوکت سے قایم ہے) اسوجہ سے کہ ان برائیون کا داغ ترکون کی
پیشانی سے کبہی نہ میٹیگا میری راے مین آیندہ ایسے گناہون کے لیئے دروازہ کا
کہلا رکہنا تمام بنی آدم کی شرمندگی کا باعث ہے (مطلب یہہ کہ اب ساری سلاطین
یورپ ملکر ترکون کو نیست و نابود کردین ورنہ پہر یہہ ایسے ہی کام کرینگے جو سلاطین
موصوف کی شرمندگی کا سبب ٹہرینگے) ابتداے پیدایش آدم سے لیکر آجتک دنیا کی
تمام تواریخ کے اوراق اولٹ پلٹ کرو تو بہی ایسے نالائق حرکات کا جیسے کہ زمانہ
ترکون سے سرزد ہوئی ہین پتہ نہین ملیگا -،،

مسٹر گلیڈ اسٹون کی مذکورہ تحریر نے جیسا کچہہ اثر یوروپ والون کے دلون مین
کیا تہا اوسکا اندازہ کرنا ذرا مشکل کام ہے - صاحب موصوف کی یہہ تحریر بہت

اپنے سے زبردست کے پنجہ مین پہنس کر برباد ہوسکتی ہے - پس غیر کی سلطنت مین ایسی بیہودہ مداخلت کا جائز سمجہنا گویا اپنی ہی بربادی کا حکم دنیا ہے کیا مسٹر گلیڈاسٹون صاحب نہین جانتے تھے کہ عہدنامہ پیرس سنہ ۱۸۵۶ع کے بعد تمام سلاطین یوروپ باہمی قول و قرار کے شکنجہ مین کسے ہوئے ہین - اور یہہ عہدنامہ کل سلاطین یوروپ کی قایمی کے لیئے بمنزلہ ایک کل کے ہے جسکے پرزے چارون طرف سے دفعات عہدنامہ کے پیچون سے کسے ہوئے ہین جہان ایک پیچ خراب ہوا کہ ساری کل بگڑ گئی - یہہ ممکن نہین کہ دوسرے کے مفید مطلب پیچ کو نکال دین اور کل کو بنائے رکہین - صاحب موصوف کی عقل کہان چلی گئی تہی کیا اونکو معلوم نہین کہ جسطرح سے دوسرے سلاطین یوروپ ترکی سلطنت کی ناجائز کارروائیون کے (بشرطیکہ کوئی ہون) جوابدہ نہین ہوسکتے اوسی طرح وہ اوسکی اندرونی معاملات مین بہی مداخلت کرنے کا استحقاق نہین رکہتے - مسٹر گلیڈاسٹون صاحب نے قومی ہمدردی کے جوش مین آکر ترکون کی تو ذراسی بات پر جسکا ثبوت بہی عندالتحقیق اچہی طرح نہین ہوپہنچا اسقدر جامہ سے باہر ہوکر مجذوبانہ ہانک لگائی کہ اب ترکون کو مار کر نیست و نابود ہی کردیا جاے - مگر روسیون کے اون بیشمار ظلمون اور وحشیانہ حرکتون پر جنکو علانیہ روس نے ملک پولینڈ اور سرکیشیا وغیرہ مین کیا تہا مسٹر موصوف نے چون بہی نہ کی حالانکہ روس کی فوج نے ممالک مذکورہ مین دو ہی سے مقابلہ کرنے والون کو قتل کیا تہا سو کیا تہا مگر ہزارون شیرخوار اور معصوم بچون کو اون کے ماں باپ کے

روسی اونکو غلام بنا کر ترکون کی خیالی تکلیف سے بہی بڑہکر رنج پہونچا ئیگا (جیسا کہ پیچہے سے ظاہر ہوا) مسٹر موصوف کو اتنا ضرور سوچنا لازم تہا کہ ایک قدیم اور عظیم الشان خود مختار سلطنت کے اندرونی معاملات مین مداخلت کرنیکا اونکو یا کسی اور خان کو کب اختیار تہا - اور نہین تو مسٹر موصوف عہدنامہ پیرس پایہ تخت فرانس مکتوبہ ۱۸۵۶ء ہی کے منشا کا لحاظ رکھتے جسمین دولت العالیہ عثمانیہ کی خود مختاری اور اپنی حدود مین سیاہ و سفید کرنیکے اختیارات کو بلامداخلت احدی تمام سلاطین یوروپ نے تسلیم کیا تہا - سچ تو یہہ ہے کہ مسٹر گلیڈ اسٹون کی اس بیہنگم تحریر نے ترکون کو انگلستان کیطرف سے پورہ بدگمان کردیا اور انگلستان کی جس دوستی پر ترک بہروسہ رکہتے تہے اوسکی قلعی کہل گئی اور معلوم ہو گیا کہ کریمیا کی مشہور جنگ مین دولتہاے انگلستان - واٹلی اور فرانس نے روس کے مقابلہ مین ترکون کو جو مدد دی ہتی وہ دوستی کی وجہ سے نہتی بلکہ اپنے اپنے مقاصد اور مطالب کی حفاظت کے لیئے تہے - البتہ ظاہرہ سب نے ترکون پر اس مدد کا احسان جتلا کر یہی بیان کیا تہا کہ دوستی قایم رکھنے کے لیئے ہم نے ایسا کیا ہے - مسٹر موصوف کو تحریر مذکورہ کے شایع کرنے سے پہلے یہہ امر سوچنا چاہیئے تہا کہ یوروپ کی سلطنتون مین سے بظاہر (باطن مین خواہ چاہتی ہی ہو) کوئی سلطنت یہہ راے نہ دیگی کہ ترکی ایسے عظیم الشان سلطنت کے اندرونی معاملات مین کوئی ایک سلطنت مداخلت کرے - کیونکہ ایسا حکم جتلانے سے وہ سلطنت بہی جسنے یہہ حکم دیا ہو ایک نہ ایک روز

اوس زمانہ مین مسٹر گلیڈ اسٹون کسی سرکاری عہدہ پر مقرر نہین تھے اس لیئے اگرچہ انکی
حرکتون اور مذکورہ تحریر سرکار انگریزی کی حکمت عملی کے قریب قریب ہون تو بھی
انصافاً حضرت کی کارروائیون کو کلیتاً سرکاری کارروائی نہین کہہ سکتے -
البتہ جو باتین وزیراعظم یا اونکے حلب کے وزرا نے اوس موقع پر ترکون کی نسبت زبان سے
نکالین اونہین کو سرکاری رائے سمجھ سکتے ہین - چند نون یہہ خرخشہ پھیلا ہوا تھا اتفاقاً
اونہین دنون مین ہوس آف کامنز (دربار خاص) بند تھا اس لیئے سرکار انگریزی
کی کارروائی کا معلوم ہونا ذرا دشوار تھا تاہم بعض بعض موقعون پر وزرا دولت
رفیعہ نے جو تقریرین کین اونسے سرکاری رائے کا اظہار بخوبی ہو گیا - سب سے
پہلے ۲۰ سیپٹمبر ۱۸۷۶ع کو مقام السبری مین ایک دعوت کے موقع پر جہان بہت سے
وزرا و ممبران پارلیمنٹ موجود تھے (جیسا کہ اس تصویر مین دکھلایا گیا ہے) عالی
جناب لارڈ بیکنس فیلڈ (سابق مسٹر ڈزرائیلی) وزیر اعظم انگلستان نے نہایت
خوش المحالی کے ساتھ تقریر فرمائی جسمین من جانب دولت انگلشیہ صاحب
موصوف نے فرمایا کہ سرکار انگریزی کا تعلق ترکی گورنمنٹ کے ساتھ نہایت سچائی
کے ساتھ ہی جبکو گروہ مخالف ناپسند کرتا ہے سرکار کی رائے کے طرفدارون
کو اس موقع پر دلاوری کے ساتھ سرکار کی مدد کرنی چاہیئے - سب سے بیشتر صاحب موصوف نے
سرویہ کے باشندون کی ناواجبی شرارت اور اپنی افسر سلطان المعظم
کے مقابلہ مین خواہ مخواہ لڑائی جھگڑے کھڑے کرنیکو نالایق حرکت قرار دیا - اور
صاف کہہ دیا کہ سرکار انگریزی ایسے حرکتون کو ہرگز پسند نہین کرتی کرانی

بیدردی و بیرحمی سے ساتھ سنگینون سے نوکون پر اچھال اچھال کر لیا اور جھید کر پھینک دیا سیکڑون کنواری اور بیاہی ہوئی عورتون کو اونکے خصمون کی آنکھون کے سامنے خراب کر ڈالا - بوڑھے اور بچے کسیکا بھی خیال نہ کیا - اگر مسٹر موصوف سچ مچ خدا پرست اور رحمدل تھے تو روسیون کو بھی ترکون کی مانند دنیا سے نکالدینے کے لیئے حکم چڑہاتے اور تمام جہان کو اپنے مصالحہ لگی ہوئی تحریر کے ذریعہ سے اوسکاتے مگر افسوس کہ باینہمہ روس کو مسٹر موصوف نے کبھی نظر اوٹھاکر بھی نہین دیکھا - اس موقع پر ناظرین خود حضرت کی پارسائی کا اندازہ کرلین - روسیون کا مذکور ظلم و جور جسکا بیان کرتے ہوئے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین ترکون کے فرضی ظلم کے روبرو کچھ بھی حقیقت نہین رکھتا - اب میرا سوال یہہ ہے کہ جس حالت مین کہ روسیون کے ملک مین اسقدر کھلم کھلا ظلم کرنے پر بھی کوئی غیر مون کی حمایتی سلطنت اونکی ملکی معاملات مین مداخلت نہین کرسکتے تو ترکی سلطنت کے معاملون مین دست اندازی کرنے کا کسی سلطنت کو کب مجاز حاصل ہے - قصہ کوتاہ اوسوقت مسٹر موصوف کا جلی بہنی تحریر ترکون کے مخالفت مین شایع کرنا اور مسٹر موصوف کے چیلون کا ترکون کو اپنی زعم باطل مین بہت بڑا مجرم سمجھنا اور اونپر نفرت کے آوازے پھینکنا اسوجہ سے نہین تہا کہ فی الحقیقت ترک ظالم اور بیرحم تھے بلکہ یہہ سارے الزام اسوجہ سے لگاتے جاتے تھے کہ ترک اہل اسلام ہین اور اسلام ہی کے پابندی کے باعث وہ مدتون سے سلاطین مسیحی کی آنکھون مین کانٹون کی طرح کھٹکتے ہین -

ترکی گورنمنٹ کی نسبت دولت انگلشیہ کی پالیسی

گورنمنٹ عام نے کی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خاندان شاہی تہس نہس ہوگیا اور ملک پر آجتک بربادی اور تباہی کا ابر چھایا ہوا ہے - الغرض لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کی اسپیچ گوکہ گول مول اور مبہم الفاظ مین تھی تو بھی دانشمندون نے بخوبی سمجھہ لیا کہ سرکار انگریزی ترکی صوبہ ہاے عیسوی کی بغاوت اور شرارت کو پسند نہین کرتی اور سلطان روم کی افسری کو زایل کرنا یا ترکون کو بدنام کرکے یوروپ سے خارج کرنیکی تدبیرین سوچنا (جیسا کہ مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب نے کہا تہا) اوسکی مدبرانہ پالیسی کے سراسر خلاف ہے - پھر لارڈ ڈربی صاحب وزیر دولت انگلشیہ نے اور ہی کچھہ اپنی اسپیچ مین ظاہر کیا - حضرت کی اسپیچ لارڈ بیکنس فیلڈ کی تقریر سے بھی مبہم تھی اور اوسمین طرفداری مسٹر گلیڈاسٹون کی پائی جاتی ہی - چنانچہ صاحب موصوف نے کہا کہ صوبہ ہاے روما نیا - سرویہ اور کریٹ مین عیسائیونکی آزادی کے لیے کسی قسم کا تغیر و تبدل واجبات سے ہے - لیکن یہہ صلاح مین کبھی نہین دونگا کہ ترکون کو مع اونکے خویش اقارب کے یوروپ سے نکالدیا جاے کیونکہ اگر ایسا کام کرنیکے تجویز کیجاے تو ضرور مذہبی جنگ کے پہیلنے کا اندیشہ ہے جو ایسے خونخوار جنگ ہوگی کہ موجودہ خرخشے اوسکے روبرو کچہہ بھی اصلیت نہین رکھتے گو کہ لارڈ ڈربی صاحب نے کئی جگہہ اپنی اسپیچ مین مسٹر گلیڈاسٹون اور اون کے چیلون کو اوبھارا اور جوش دلایا کہ مسیحی صوبون کو ترکی حکومت سے آزاد کرانے مین پوری کوشش کی جاے لیکن ساتھہ ہی ساتھہ حضرت اپنی کمزوری بھی ظاہر کرتے گئے اور مسلمانون کی مذہبی خونخوار لڑائی سے ڈراتے گئے جس سے آپکی اسپیچ کا عدم و جود برابر ہوگیا - اور اونکی

اعلیٰ افسر کی آبرو بگاڑنیکے واسطے ادنیٰ ادنیٰ صورتسے سرکشی اختیار کرین۔ پھر
صاحب موصوف نے فرمایا کہ سرکار انگریزی اس امر سے بھی بخوبی واقف ہے کہ
سرویہ کے باشندے براہ شرارت بغیر کسی واجبی شکایت کے خود تو ترکون سے
فساد کرتے ہین سو کرتے ہین مگر ترکی عملداری کے عیسائیون کو بھی ورغلاتے ہین
اور اپنی حرکات سے اونکو بھی مفسدہ پردازی کے لیئے آمادہ کرتے ہین۔ لارڈ صاحب
نے اس موقع پر سرویہ والون کی خوب قلعی کھولی۔ اور ابتدا سے انتہا تک
اونکی حرکات ناشائستہ پر اعتراض کیئے۔ لارڈ موصوف نے اکمرتبہ غصہ مین آکر یہ فرمایا
کہ مجھکو خوب معلوم ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی لوگون کی جیسے کہ سرویہ مین ہین ہزارون
خفیہ کمیٹیان یوروپ مین موجود ہین جنکا ابتدا سے یہی ارادہ ہے کہ اپنی مفسدہ
پردازی کے باعث بڑی بڑی سلطنتون کو نیست و نابود کر ڈالین۔ یا لڑائی
جھگڑون کی مخصمون مین پہنسائین خود بھی سلاطین اعظم کے ساتھ لڑنیکا قصد
رکھتے ہین اور اونکے رعایا برایا کو بھی فتنہ انگیزی کے لیئے بہکاتے رہتے ہین۔
ناحق خاندان سلاطین کا قتل کرانا۔ رعایا کو بہکاتا انقلاب حکومت
پیدا کرنا ان خفیہ مجلسون کا کام ہے۔ یوروپ اور امریکہ مین ایسے فتنہ انگیز
سوسیٹیان جتنی قایم ہین اونمین ستر لاکھ آدمیون سے بھی زیادہ بھرتی ہین جو رات
دن مفسدہ پردازی ہی کے خواہش مین رہتے ہین۔ لارڈ صاحب نے فرمایا کہ جب اسقدر
کثرت ان مفسدون کی یوروپ کے ملکون مین ہے تو خواہ مخواہ انکی مضبوطی کو تسلیم
کرنا پڑتا ہے۔ ایسے فتنہ انگیز خفیہ سوسیٹیون کی حمایت سنہ ۱۸۰۶ مین پیرس کے

وخطاب والپس جہنکر اونکو سزا دی تاکہ عیسائی رعایا کے دلین جو بدگمانی سرکار ترکی کی جانب سے ہے رفع ہو جائے۔ نہم جن گاؤن مین زیادہ تر عیسائی آباد ہین وہان ایک کمشنر اونکی تسلی وتشفی کے واسطے فوراً بہیجا جاسے جو وجوہ تشویش کو اونکی دلون سے دور کرے مگر یہ کمشنر عیسائی قوم ہی مین سے ہونا لازم ہے اگر خود کمشنر مسیحی نہو تو اوسکی اسسٹنٹ یا ماتحت اہلکار جسکو اختیارات بہی عمدہ حاصل ہون بالضرور عیسائی ہو تا کہ اپنی طور پر سمجہا کر مسیحی رعایا کے دلون سے تشویش اور خوفناک خیالات کو دور کرے۔ وغیرہ - یہہ ساری باتین جنکی عمل مین لانیکی فہمایش انگلستان نے ترکی گورنمنٹ کو کی ہی نہایت عمدہ اور مناسب وقت تہین بشرطیکہ دوستانہ طور پر کہی جاتین مگر لارڈ ڈربی صاحب نے تو اس مراسلہ کی طرز عبارت کا دہنگ ہی ایسا رکہا تہا کہ جسطرح کوئی ماسٹر اپنے شاگرد کو تنبیہاً فہمایش کرتا ہو - یا جیسے کوئی بالادست حاکم اپنے ماتحت کو حکماً کسی امر کی ہدایت کرتا ہے - حالانکہ ترکی سلطنت کا سلطان برٹش گورنمنٹ کا ماتحت صوبہ یا خراجگزار نہین ہے - دولت انگلستان ایسے مدبر اور دانشمند سلطنت کو ہرگز مناسب نہ تہا کہ ایک خود مختار اور عظیم الشان سلطنت کو جو بہادری اور قومی ہمت ودانشمندی اور علوم وفنون کے جاننے مین دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت سے کم نہین ہے ایسا تحکمانہ مراسلہ بہیجے - اسکے سوائے لارڈ ڈربی صاحب کو بہی اس مراسلہ کے لکہنے سے پہلی یہہ امر سوچ لینا لازم تہا کہ جسطرح ہم شہنشاہ روس سے اونکی بیرحم فوج کے بیشمار ظلمون کی عیوضانہ

حریفون کو آوازے کسنے اور پھبتے لگانے کے لیئے ایک شگوفہ ہاتھہ آیا۔ اب سنیئے کہ ادہر تو ان وزیرون نے مذکورہ بالا تقریرون کے ذریعہ سے گورنمنٹ برٹش کی حکمت عملی کا اظہار کیا ادہر لارڈ ڈربی صاحب نے باتفاق جلہ وزراء سرکار انگلشیہ کی طرف سے ایک مراسلہ دولت العالیہ عثمانیہ کی خدمت مین روانہ کردیا جسکا خلاصہ ذیل مین ہدیہ ناظرین ہے اوّل گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ کی یہہ خواہش ہے کہ سرکار ترکی کی عیسائی رعایا پر جو حادثہ گذرا ہے اوسکی تحقیقات فرماکر حضرت سلطان المعظم اونکا انصاف کرین دوئیم جن عیسائیون کے اس جنگ وجدل مین گہربار اور عبادت خانے ویران ہوگئے ہین اونکو سرکار ترکی از سرنو تعمیر کرا دے۔ سیوم ترکی کی مسیحی رعایا کو جو حال کے لڑائی جہگڑون کے باعث تباہ ہوکر کنگال ہوگئی ہے حضرت سلطان روم پوری مدد دین۔ چہارم مسیحی یا اور لوگ جو اس قضیہ مین پہنسکر ناحق قید ہوگئے ہین اونکو رہا کیا جاوے۔ پنجم مسیحی رعایا کی جسقدر عورتین اور بچے پکڑ کر لائے گئے ہون اون سبکو واپس اپنے دیہات مین بہیجکر والی وارثون کے سپرد کردیا جاے ششم جن لوگون نے بلگیریا وغیرہ کی غارت گری اور قتل مین شراکت کی تہی یا قتل ولوٹ مار ہوتے دیکہکر دیدہ ودانستہ اوسکے فرو کرنے مین گریز کیا اون کو کامل سزا دیجاے ہفتم جن ترکی سرداروں نے بلگیریا کے عیسائیون کو وحشی فوج کے ہاتہون سے اپنی روبرو بیرحمی سے ساتہہ قتل کرایا تہا اونکو سجاے سزا دینے کے حضرت سلطان المعظم نے تمغے اور ترقیان بخشی ہین حالانکہ وہ بازپرس کے قابل ہین لہذا ترکی سرکار کو لازم ہے کہ سردار ان مذکور سے تمغے اور ترقیان

لارڈ بیکنس فیلڈ کی طرح مخالفان ترکی کو پرا کہتے اور اپنے افعال و اقوال سے روسیہ کے دل پر جو قدیم سے نہ صرف ترکون کا دشمن ہے بلکہ انگریزون کے خون کا بھی پیاسا رہا ہے یہہ بات ثابت کر دیتے کہ وزرا انگلش مخالفان ترکی کے ناواجب شکایتون کے باعث شرارتین اور مفسدہ پردازی کو میدان یورپ مین ہرگز نہ دیکھ سکینگے - مگر یہہ بات کہان رہی بلکہ برعکس اسکے وزرا انگلستیہ نے ترکی مین دست اندازی کرنے کے واسطے روس کو راستہ دیدیا - بھلا جب ترکی سلطنت کے لیئے لنڈن کے ہوس آف کامنز مین تحکمانہ فرمان لکھے جائین تو شہر سینٹ پٹرس برگ پایہ تخت روس مین اونسے بڑہ کر احکامات ترکون کے لیئے کیونکر نہ گڑہے جائین جس حالت مین کہ مفسدہ پردازی اور بغاوت کے فرو کرنے کی غلطی مین لارڈ ڈربی صاحب بہادر ترکون کی نسبت سزا کا حکم لنڈن مین بیٹھے بیٹھے جڑہانے لگے تو پرنس گارٹس کاف روسی وزیر اعظم کو ترکون کے بہ الستی دینے سے سینٹ پٹرس برگ مین کیون کوئی روکتا - قصہ مختصر یہ کہ لارڈ ڈربی صاحب نے بھی جو بزعم خود ارسطو بنے پھرتے تھے گلیڈ اسٹون صاحب کی طرح ایسے تماشے دکھلائی کہ روسیون کو ترکی علداری کی مداخلت کے لیئے ایک عمدہ ذریعہ مل گیا

وزراء انگلستان کی کارروائیون کا نتیجہ

مسٹر گلیڈ اسٹون کا تو ذکر ہی کیا وہ تو کہلے بندون روسیہ کے طرفدار تھے کہ ترکون کو یورپ سے مار کر نکالدینے پر ادہار کہائے بیٹھے تھے لیکن لارڈ ڈربی صاحب وزیر اعظم کی کارروائیون نے بھی جنکے ہاتھ مین جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سلطنت

بازپرس کرنیکا اختیار نہین رکہتے اوسیطرح سلطان ترکی کو بہی کسی قسم کی حاکمانہ فہمایش کرنیکا اختیار ہمکو حاصل نہین ہے - بہلا جب امیر روس اور یا کوئی خود مختار سلطنت اپنے کامون مین کسی غیر سلطنت کی مداخلت نہین چاہتے تو لارڈ ڈربی نے یہہ خیال نہین کیا کہ سلطان روم کب ایسے مداخلت (اور مداخلت بہی تحکمانہ) کو جائز تصور کرینگے - فرض کیجیے کہ جنگ کابل سنہ ۱۸۷۸ع مین جبکہ سرکار انگریزی اپنی مخالف افغانون کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہی تہی کوئی بادشاہ مثلاً چین - یا فرانس وغیرہ کا حکماً ایک مراسلہ لکہکر سرکار کے پاس بہیجتا کہ افغانستان مین آپ یہہ اور وہ کیجیے تو کیا سرکار اوسکو احمقون کا پاجامہ نہ سمجہتی ؟ - ضرور بلکہ دادا - بہلا جی دوسرا ایسا کون ہے کہ خواہ مخواہ کسی عظیم الشان سلطنت کے معاملات مین دخل در معقولات کا مرتکب ہو - اور پہر طرہ اوسپر یہہ کہ اپنی مجنونانہ زٹل کو عمدہ کارروائی مین خیال کرے - اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ مسٹر گلیڈ اسٹون کی طرح لارڈ ڈربی نے بہی اپنے اوپر کہی جتی سے روس کے ارادہ کو تقویت پہونچاے - زار روس تو یہہ چاہتا ہی تہا کہ انگلستان کی جانب سے ذرا بہی مدد ملجاے تو پہر کیا کہنے ہین جب دو اعلی درجہ کے وزیرون نے اپنی تحریرون اور بہت سے کارروائیون سے علانیہ روسیون کی جنبہ داری شروع کا دی تہہ کر دیا تو پہر روس کو کسکا خوف رہا بلکہ جب وزیر لارڈ ڈربی صاحب نے مذکورہ مراسلہ ترکی گورنمنٹ کے پاس بہیجا روسی شرارت کی گردن دیدہ و دانستہ اور زیر کیا وزیر انگلشیہ کی دانشمندی تو ایسے نازک موقع پر مقتضی اس امر کی تہی کہ

کہائے پہرتے تھے - روس نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر طرح طرح کی جھگڑین ترکون کی مخالفت مین نکال کر کہڑی کردین - یہہ رنگ ڈہنگ دیکھکر سرویہ نے جو ترکون سے زک پر زک اوٹہا چکا تہا ۲۶ ستمبر کو از سرنو ترکون سے مقابلہ شروع کردیا - یہان تو یہہ لڑائی دوبارہ شروع ہوئی وہان لنڈن مین کونٹ شیولاف روسی ایلچی حاضرباش لنڈن نے ایک درخواست گورنمنٹ روس کی جانب سے لارڈ ڈربی وزیر دولتخارجہ انگلستان کے روبرو پیش کی جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ روسی گورنمنٹ کا قصد ہے کہ اگر باب عالی سرویہ کی شرائط کو قبول کرنے سے انکار کرے تو سلطنت آسٹریا بوسینا اور روس بلگیریا واقع صوبہ ہائے ترکی مین فوجی قبضہ کرلین - اور تمام سلاطین یوروپ اپنے اپنے جنگی بیڑہ جہازات کو دریائے باسفرس مین ترکون پر دباؤ ڈالنے کیواسطے لے آئین - روس کا اس قسم کی درخواست کرنا صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ ایسے نازک موقع کا مدتون سے منتظر تہا اور اوسکی رائے مین اب وہ وقت آپہونچا تہا کہ ترکی سلطنت کے ٹکڑے بوٹی کرکے آپسمین بانٹ لئیے جائین - مگر دولت العالیہ انگلستان نے اس موقع پر بڑی دانائی کو کام فرمایا کہ حضرت کی اس درخواست کو منظور نہین فرمایا اور جب سرکار انگریزی کی طرف سے ٹکا سا جواب ملا تو آسٹریا کا شہنشاہ بہی اس رائے کے قبول کرنے سے کانون پر ہاتہہ دہر گیا - جب روسیہ کا یہہ ارمان نکل گیا تو اپنا سا منہہ لیکر خواہ مخواہ اوس جوش کے فرو کرنے پر جو روس کے اوپہان سے بہی زیادہ اوسکے دلمین بہرا تہا مجبور رہوا - اور اسقدر تحمل اختیار کیا کہ سرویہ اور ترکی کی لڑائی موقوف کرنے کے لئیے مہلت ملنے کی درخواست کی تا وقتیکہ شرائط صلحنامہ قرار پاجا

کی ڈور رہتی روس کو اچہی بہلی تقویت بخشی - روس کی کیفیت ترکی سلطنت کے
مقابلہ مین اوسوقت بعینہ ایسے ہی جسطرح کوئی پرانی ختنامہ بلی چوہون کے شکار پر تاک
لگائے بیٹہے ہو - اور دل ہی دل مین کہہ رہے ہو کہ کب نظر چوکے اور شلانگ مارون
اوسوقت بلی کا ایک سسکار کر چوہون کے لیئے جسطرح بلی کو آمادہ کرے اوسطرح
انگلش وزرا کی کارروائیون نے بہی سکار کی جو بلی کی طرح ترکون پر دانت لگا
بیٹہا تہا اور بہی اوسکا دیا - حالانکہ وزراء انگلشیہ خوب جانتے تہے کہ روس
کی شرارت ہے اوسنے ترکی صوبون کو بہکا کر بغاوت پر آمادہ کرنے اور اون
اصلی فرمان روا حضرت سلطان سے نمک حرامی کرانے مین کوئی کسر بہین رکہا
انصاف تو یہہ تہا کہ جب وزراء انگلشیہ نے روس کی یہہ شرارت کہ تہ
ماتحت صوبون کے بہکانے مین اپنا مطلب نکالتا تہا معلوم کرلی ہتی تو صاف کہدیتے کہ ایسے
خرخشون مین جنکا سوائے اسکے کہ ایک بڑی سلطنت کا اوسکی ماتحت اور نمک
حرام صوبون کے ہاتہہ سے ناس ہوتا ہے اور کوئی نتیجہ نہین دیکہا جاتا تو دوسرے
سلاطین کو کیا غرض پڑی ہے کہ مداخلت کرین - وزرائے انگلشیہ کا اسقدر
کہدینا روس کے بسیار شرارت کو فرو کردیتا - اور ہرگز وہ صورتین واقع نہو
جنکا بیان آگے چلکر آئیگا - مگر جب وزرائے انگلستان کے منہ سے روس
آزادون کی حمایت کے کلمے نکلنے تو روس تو کسامیابی کے لیئے تیار ہوا سو اتر
ماتحت صوبے بہی جنکا نہایا نقصان ترکون کے ہاتہہ سے اوٹہا چکے تہے راہ راست
نہ آئے بلکہ اور بہی اینٹہ گئے اور روس کی حمایت سے خود مختار بننے کے لیئے

حکم تہا جسکو طوعاً و کرہاً ترکون سے منظور کرایا جاتا تہا اور اگر وہ منظور نہ کرین تو قطع
تعلق کی دہمکی اور مصیبتون مین پہنسنے کا خوف دلایا گیا تہا جس سے صاف ظاہر ہے کہ لارڈ
ڈربی کی حکمت عملی اوسوقت روس کی کہلم کہلا طرفداری کرتی تہی اور لارڈ موصوف اپنے
زعم مین ترکون کو ایک کمزور اور نکما خیال کرتے تہے اور اسی لیئے وہ جانتے تہے کہ ہم جو چاہینگے
ڈرا دہمکا کر ترکون سے منظور کرا لینگے - چنانچہ حضرت سلطان المعظم کو لارڈ ڈربی
صاحب نے اس درخواست مین صاف جتلا دیا تہا کہ اگر آپ انگلستان وغیرہ شاہان یورپ
کی درخواستون کو (خواہ وہ آپکی مرضی کے خلاف ہی ہون) منظور نفرماینگے تو آپکے لیئے
فلان فلان مصیبتین تیار ہین - جب روس نے اتنا سہارا پایا تو اور بہی شیخی مین آگیا - اور سمجہا
کہ اگر انگلستان نے میری اول درخواست سے انکار کیا تو بلا سے - اس دوسری صورت مین بہی
جسمین انگلستان میرا پورہ معاون ہے اپنا مطلب تو نکل ہی آئیگا - یہہ وقت ترکی سلطنت کے لیئے
جیسا کچہہ خوفناک تہا بیان نہین ہوسکتا تمام سلاطین یورپ متفق ہو کر روس کے بہرا دینے سے
نت نئی درخواستین باب عالی کے روبرو پیش کرتے تہے - ایک چہیڑ خانی سے دوسرے کچہہ
شبہ کرہی ہوتی تہی - دوسرے طرف انگلستان کے اخبارات نے جو مسٹر گلیڈ اسٹون اور اونکے
چیلون کے ہاتہون مین تہے ترکون کی نسبت جہوٹہ کفر بکنے کا ٹہیکہ لے لیا تہا - آے دن ایک
ایک نیا ہی قصہ ان پرچون مین چہپا ہوا تہا جسکو دیکہکر گہر گہر مین ترکون پر نفرت کی بوچہاڑین
لوگ برساتے تہے - تینون صوبہ ہاے باغی نے بارہا شکستین کہانے پر بہی جنگ کو چہیڑ رکہا
تہا - سچ تو یہہ ہے کہ ترکی گورنمنٹ اس وقت مین نہایت سخت کشمکش مین مبتلا تہی
اور ان ساری باتون کو دیکہہ دیکہہ کر روس خوش ہو رہا تہا کیونکہ ایسے منصوبون ہی کے

اور تمام سلاطین یورپ کے روبرو اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ اول تو ترکون سے
شرائط تجویز کرنیکے واسطے مہلت مانگی جاوے اور جب مہلت ملجاے تو کل سلطنین متفق ہو کر
شرائط صلح پر غور کرین - اس درخواست سے سرکار انگریزی نے بہی بلا تامل اتفاق ظاہر کیا
بلکہ لارڈ ڈربی نے تو یہان تک تحکمانہ کلمہ کہا کہ اگر باب عالی مہلت دینا منظور نکرے تب بہی
اوسپر زور ڈالکر کم سے کم ایک مہینے کی مہلت شرائط صلح تجویز کرنیکے واسطے منظور کرائی جائے
لارڈ موصوف نے اسکے ساتہہ انگلستان کا یہہ منشا بہی جتلایا کہ دوران مہلت مین
شرائط صلح تجویز کرنیکے لیئے شاہان یوروپ کی ایک **کانفرنس** (پنچایت) جمع ہونی
چاہیئے جو باتفاق رائے شرائط صلح کو تجویز کرے - **المختصر** جب روس و انگلستان
وغیرہ سلاطین نے مذکورہ تجویزون پر اتفاق کرلیا تو لارڈ ڈربی نے انگلستان کی طرف سے
بذریعہ **سر ہنری الیٹ** صاحب سفیر انگریزی حضرت سلطان المعظم کی خدمت مین
ان باتون کی اطلاع دی اور اونسے چاہا گیا کہ فوراً اس تجویز کو منظور کرین - اس درخواست کے
ساتہہ ہی حضرت سلطان روم کو اس امر سے بہی آگاہ کیا گیا کہ اگر گورنمنٹ ترکی انگلستان
کی اس درخواست کو منظور نکریگی تو وہ سفارتی تعلق جو مابین دولت عالیہ انگلشیہ و روم کے
ہے شکست ہو جائیگا اور انگریزی سفیر قسطنطنیہ سے بلالیا جائیگا - اور ایسے صورت مین
جو مشکلین ترکی سلطنت پر پیچیے سے نازل ہونگی اونکے دور کرنے مین انگلستان ترکی کو
ہرگز کسی قسم کی مدد نہ دیگا - ناظرین حق بین لارڈ ڈربی کی مذکورہ درخواست پر
براہ انصاف ذرا غور فرماوین کہ یہہ دوستانہ درخواست تہی یا کہ زبردستی کا حکم تہا
طرز تحریر اور مطالب اظہار سے تو یہی ظاہر ہے کہ یہہ درخواست دوستانہ نہ تہی بلکہ ایک

ہے خواہ مخواہ اپنے باکبازی جتلانے کے لئے کہنا شروع کیا کہ ہم ترکی اور سرویہ کی جنگ میں پڑ کرنا حق اپنے آپکو مخمصہ میں پہنسانا نہیں چاہتا تہا - علاوہ یہہ کہ باوجود انکار روسی والنٹیر دن کو اپنے سرحد میں ہوکر آنے دیا - سچ تو یہہ ہے کہ کوئی مسیحی صوبہ اس وقت ایسا نہ تہا جسکے دلمین ترکی کی جانب سے شرارت نہ بہری ہو - اب سنئے کہ جب دولت انگلستان کو بہی روس کے بیشمار والنٹیرون کے سرویہ مین داخل ہونیکی خبر ملی تو اکتوبر سنہ ۷۶ ۱ء کے شروع مین لارڈ ڈربی صاحب نے کونٹ شوبلاف ایلچی روس مقیم لنڈن کو جتلایا کہ روسی والنٹیرون کا ایسے وقت مین سرویہ کو مدد دینا صلاطین یوروپ سے باہمی قول وقرار کے بالکل خلاف ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی مدد کے باعث سرویہ بستم دہو کر شرائط صلح کو منظور نہین کرتا - لارڈ ڈربی صاحب نے کونٹ مذکور سے یہہ بہی کہا کہ روسی مدد کی خبر پاکر ترکی وزراء کو نہایت غصہ آگیا ہے - اور وہ بہی جان گئے ہین کہ روس ہی کی حمایت کے بہروسہ سے سرویہ صلح کرنے پر راضی نہین ہوتا - اودہر تو لارڈ صاحب موصوف نے سفیر روس کو یہہ باتین کہین ادہر ۱۲ اکتوبر سنہ ۷۶ء کو باب عالی نے سلاطین یوروپ کے تمام سفیرون کو جو قسطنطنیہ مین مقیم تہے اس امر کی اطلاع دی کہ جو کارروائی اسوقت گورنمنٹ روس نے کی ہے اوس سے صاف ثابت ہو گیا کہ دولت علیہ کے ساتہہ باغی صوبے جنگ نہین کرتے بلکہ روس لڑتا ہے ورنہ دولت علیہ اور سرویہ کی جنگ مین روسیون کا اپنے بیشمار والنٹیرون سرویہ کی مدد کے لیئے بہیجنا کیا معنے رکہتا ہے - روسی جاری لڑائی

پہلےہی سے اوسکے آرزو کا پورا ہونا یقین کیا جاتا تہا - یہہ بات بہی یہان بیان کرنیکے قابل ہے کہ انگلستان کی ان تمام کارروائیون سے جو ترکی سلطنت کی مخالفت مین اوسوقت عمل مین آئی تہین فقط اکیلے روس ہی کو تقویت نہین پہونچی بلکہ تمام یورپ کے باشندون کو (ادنی ہون خواہ اعلی) اس امر کا پورہ یقین ہو گیا تہا کہ روس سے متفق ہو کر انگلستان بہی ترکون کو یورپ سے نکالدینے کی خواہش رکہتا ہے - یہان لارڈ ڈربی ترکون کو دو طرفہ نقصان پہونچانیکا ارادہ رکہتے تہے یعنے اگر ترک شاہان یورپ کی درخواست کو منظور کرین تو صوبہ ہائے باغی سے معزول ہون - اپنے لاکہون رعیہ کی آمدنی سے آئندہ ہاتہہ دہو بیٹہین اور جو نامنظور کرین تو شاہان یورپ خفا ہو کر روس کو جو مدت سے صوبہ ہائے ترکی کے حمایت کا بیڑہ اوٹہائے ہوئے بیٹہا تہا ترکون کے قتل عام کا حکم جاری دین غرض ہر دو صورتون مین ترکون ہی کا ناس تہا - ترک بیچارے اوس موقع پر خربزہ کے ساتہہ تشبیہ رکہتے تہے - بو چہری گر پڑی تو اوسکا ناس اور جو چہری پر گرجائے تو اوسیکا ناس ہو جائے ہر طرح سے ترکون ہی کو مشکل تہی انگلستان کی مجوزہ تجویز پر شہنشاہ جوزف استریا نے زیادہ تر خوشنودی کا اظہار نہین کیا تو بہی دولت استریا نے سول انگلنڈ شاہان یورپ کو یہہ جواب دیا کہ اگر کانفرنس منعقد ہو کر اس معاملہ مین تجاویز مناسب مرتب کریگی تو اونکی منظور کرنے مین سلطنت استریا کو کوئی عذر نہو گا - مختصر یہہ کہ ایک طرف تو معاملات کی یہہ صورت ہو رہی تہی دوسری طرف اونہین دنون مین بشہماک روس کی والنٹیر فوج سرویہ مین آداخل ہوئی - قطع نظر ان سب باتون کے اسی موقع پر رومانیا کے شہزادہ نے جو ایک چہوٹا سا رئیس ماتحت دولت عثمانیہ کے

یا شرائط صلح کے مہلت سے قبول کرانے مین زور دیا گیا تو قوم ترک اون
تمام مسیحون کو جو عملداری ترکی مین آباد ہین ایک سرے سے قتل کرڈالینگے -
پہلے جب لارڈ ڈربی نے باتفاق رائے سلاطین یورپ ترکی سے بوسینیا
اور ہرزیگوینیا و بالگیریا کی آزادی کے لیئے ستمبر سنہ ۱۸۷۶ع کے شروع مین درخواست
پیش کی اور چاہا تہا کہ مقامات مذکور کے عیسائیون کو بہی وہان کی سیویل اور
دوسری ملکی معاملات مین ترکون کی طرح شریک ہونیکی آزادی بخشی جاے تو اس
درخواست پر بہی باب عالی نے اسی لیئے خشک جواب دیا تہا کہ عام اہل اسلام علی الخصوص
باشندگان قسطنطنیہ کے دلون مین سلاطین مسیحی کی ناجائز کاروائیون کے باعث جوش
وخروش کے ساتہہ بدگمانی بہری ہوئی تہی - اگر ایسے وقت مین دولت علیہ سلاطین
یورپ کی کسی درخواست کو منظور کرلیتی تو غضب آجاتا - ترکی سلطنت نے اوس وقت
کمال درجہ کی دانشمندی کا اظہار فرمایا ایک طرف تو سلاطین مسیحی کو مردانہ جواب
دیتی رہی اور دوسرے بطریقہ اپنی کامون سے عام رعایا اہل اسلام کے غصہ کو جو شعلہ کی
مانند بہڑک رہا تہا ٹہنڈا کیا جب رعایا قسطنطنیہ کے مزاج مین ذرا سہولیت دیکہی تو
۲ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ع کو دولت علیہ نے خود بخود اپنی حالت درست کرنیکی لیئے خاص کمیشن تعین
کے ذریعہ سے سفیران سلاطین غیر حاضر باش قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جو جو رعایا
مسیحی و رعایا عثمانیہ کے لیئے سلاطین یورپ چاہتے ہین اون سب پر دولت علیہ
نہایت خوشی کے ساتہہ غور و خوض کرنے کے واسطے تیار ہے اور یہہ بہی بیان کیا
کہ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ع مین جو فرمان حضور سلطان المعظم نے جاری فرمایا تہا (جسمین

مداخلت کیون کرتے ہین - چنانچہ ہمکو (باب عالی کو) بخوبی اطلاع ملگئی ہے کہ ادنٰی
و اعلی تمام روسی سرویہ کی مدد پر مٹے ہوئے ہین اور یہہ حرکت روسیون کی اپنے
قول و قرار کے خلاف ہے اگر روس اپنے عہد پر ثابت قدم رہنا چاہتا ہے تو فی الفور
اون والنٹیرون کو جو ابھی ابھی سرویہ مین داخل ہوئے ہین واپس بلایا جاے -

سلاطین یوروپ کا دولت العالیہ عثمانیہ کو جواب

اگرچہ سرویہ کی امداد پر روسی دل وجان سے مٹے ہوئے تھے اور مرنے مارنے مین
کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا تو بہی ترکی بہادرون کے مردانہ غصہ کو فرو نہین کر سکے
اوسوقت تمام مسیحی سلاطین کی آنکہین بہی تپیس لڑی ہوی تہی کہ جو کچہہ چاہین وہی
اپنی مرضی کے مطابق ترکون سے زور ڈال کر طوعاً و کرہاً کرالین - لیکن ترکی بہادر اپنے
نزدیک انکو مور و ملخ کی برابر بہی نہین سمجہتے تہے چنانچہ جب عام ترکون کو سلاطین
یوروپ کی اس بدنیتی کا حال معلوم ہوا تو قسطنطنیہ کے عام مسلمان غصہ کے مارے
آگ بہبوکا بن گئیے اور ہزارون اشتہار مختلف زبانون مین چہپوا کر شہر استنبول کے
دروازون اور بازارون و عام گزرگاہون مین چسپان کردئے اونمین جو مضمون
لکہا تہا اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کا جو وزیر سلاطین یوروپ کی اون
جہوٹی باتون پر جن سے آخرکار اہل اسلام کی بیعزتی ہو یقین لاکر اونکی راے کے موافق
یہان کارروائی کریگا وہ فوراً قتل کیا جاویگا - خواہ کیسا ہی معزز آدمی کیون نہو
ترکون کے اس جوش وخروش کو دیکہکر تمام سلاطین مسیحی کے چہکے چھوٹ گئیے اور
سمجہے کہ اگر خدا نخواستہ ہماری طرف سے ایسے نازک موقع پر کوئی - زیادتی کی گئی

رعایا پر جو ٹکس فی الحال لگی ہوئی ہین اونپر غور ہوکر جو خلاف مرضی عام رعایا متصور ہونگی معاف کر دی جاینگے - غرضیکہ یہہ مدبرانہ سرکیولر دولت علیہ نے تمام سلاطین کی خدمتین بہیجکر اپنے ارادہ کی اونکو اطلاع دی -

چھہ ہفتون کی مہلت

اب دیکھیئے کہ ادھر تو دولت عالیہ عثمانیہ اس طوفان بے تمیزی کے دفع کرنے کے واسطے یہہ تدبیرین سوچ رہے تھے اور اودھر روس سلطنت ممدوحہ سے سر دیہہ کے لئے مہلت جنگ کے قبول کرانے پر تلا ہوا تہا - چنانچہ شروع اکتوبر ہی مین سردیئے کون حوہر ہاتھون سے خوب چت چکا تہا بحمایت روسیہ ایک مہینے سے لیکر ڈیڑھ مہینے تک کی مہلت ملنے کے واسطے دولت علیہ پر بار ڈالنا شروع کر دیا - صلح کی مدت مقرر ہونے مین جو اسقدر جہمیلا پڑا رہا تو اس عرصہ مین ترکو نکا غصہ بہی کسیقدر فرو ہوگیا تہا اور سلطنت ترکی بہی بلحاظ دور اندیشی گرما گرمی متحمل نظر آتی تھی - دولت علیہ نے خیال کیا تو اگر اس تہوڑی سی مہلت مین شرائط صلح تجویز ہوسکین تو عین موسم سرما مین جنگ کرنی ہے بہی اور بر فستان کے پہاڑون مین ترکی فوج کو نہایت مشکل پیش آئیگی لہذا لمبی مہلت مقرر ہو تو بہتر ہے کیونکہ اس طویل عرصہ مین رعایا ر اہل اسلام کا غصہ بہی فرو ہوجائیگا اور شرائط صلح پر بہی اچھی طرح بحیثیت ہوکر غور ہوسکیگی - مختصر یہہ کہ دولت علیہ نے چھ ماہ کیلئے یورپ سے درخواست کی تاکہ اس عرصہ مین شرائط صلح بخوبی غور ہونیکے بعد تجویز ہوسکین مگر شہنشاہ روس نے جو اپنے فائدہ کے لیئے معاملہ کو ہر صورت مین بگاڑنا چاہتا تہا جواب دیا کہ اتنی مدت تک ہم اون لڑاکے سپاہیون کو جو جنگ کے اشتیاق مین کمر باندھے

مسیحی رعایا کے لیے بہت سی رعایتیں منظور کی گئی تہین) اوسکی پوری تعمیل
اسوجہ سے نہین ہو سکی کہ اوندنون باب عالی لڑائیون اور ملکی معاملات کے مخمصون
مین پہنسے رہنے کے باعث متردد تہے الا اب دولت العالیہ کا مصمم ارادہ ہے کہ فرمان
مذکور کے مطابق کارروائی کرے - اسکے سوا باب عالی نے یہہ بہی ارادہ کیا کہ ایک
کمیٹی اون مقامات مین مقرر کی جائے جہان عیسائی آباد ہین اور اس کمیٹی مین مسلمان
اور کرسچین دونون ممبر برابر بہرتی ہون اور دونون فرقون کے ممبرون کو مساوی اختیار
دیا جائے جسکی رو سے وہ اپنے اپنے حقوق کی برابر حفاظت کر سکین - اور ایسی کمیٹی
کے ممبر عیسائی ہون خواہ ترک عام رعایا کی مرضی کے مطابق مقرر کیے جائینگے -
چنانچہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو اس تجویز کی اطلاع باب عالی نے سلاطین یوروپ کو
دی اور ظاہر کیا کہ ایسی کمیٹی کی کارروائیون کی افسری ایک صدر عدالت کے سپرد کی
جائیگی اوسمین بہی عیسائی اور ترک دونوان ہی گروہون کے افسر داخل ہونگے
اور جو جو ٹکس رعایا پر لگائے جائینگے یا لگائے گئے ہین اون سبکے نسبت ممبران کمیٹی کو
اختیار ہوگا کہ جائز ہون تو رہنے دین ورنہ باتفاق رائے اوسکے موقوف کرانے کی
نسبت سنیٹ (صدر عدالت) کے حضور مین درخواست دین - ایسے کمیشنون کے
ممبرون کو یہہ بہی اختیار دیا جائیگا کہ ٹکس مقرر ہونے سے پیشتر اوسکے جائز یا
ناجائز ہونے کی نسبت آزادانہ بحث کرین - اور جو ٹکس پہلے سے مقرر ہین اونمین
بہی دولت علیہ بہت کچہ ترمیم و تنسیخ کریگی - اور کمیشنون مین داخل کرنیکے وقت
ممبرون کی عزت اور استحقاق پر بخوبی لحاظ کیا جائیگا - بوسنیا اور ہرزگوینا

اس مدت کے تمام ہونے پر چہہ ہفتون کی اور میعاد بڑہا دی جاے - اور اگر خدانخواستہ
پہر بہی شرائط مذکورہ مین خامی رہجاے تو دو ہفتون کی مدت کو اور بہی وسعت دیجاے
اس صورت مین کل میعاد شرائط صلح کی تجویز کے واسطے چودہ ۱۴ ہفتون کی
ہوئی جس مین صلح کی شرطون پر جو سرویہ اور ہماری درمیان مین شاہان
یورپ تجویز کرینگے ہم اچہی طرح غور کر سکینگے ایہا الناظرین ذرا خیال فرمائی
کہ دولت علیہ کی یہہ درخواست کیا بری تہی اور کون سی ناانصافی اسمین پائی
جاتی تہی - اگر غور کرو تو دولت علیہ نے مہلت کی میعاد کے بڑہانے مین سرویہ کے
ساتہہ رعایت ہی کی تہی ورنہ دولت ممدوحہ کو میعاد مہلت کی بڑہانے مین کیا فائدہ
تہا وہ تو سرویہ کے دہوئین بکہیر چکے تہے متواتر فتح پا چکی تہی اوسکو سرویہ سے کچہہ خوف
تو تہا ہی نہین جو میعاد مذکورہ کو بڑہا کر جنگ کو ٹالتی ہو - مگر اس سے اوسکی صرف یہہ
غرض تہی کہ شرائط صلح پر اچہی طرح بحث کر سکے - اب لطف دیکہیے کہ ترکی کی راے
سے ظاہرہ انگلستان - فرانس - وغیرہ متفق تہے اور بدرخواست انگلینڈ جرمن مین
بہی نیم راضی تہا - اور انکے مقابلہ مین روس کا طرفدار صرف ایک اٹلی تہا تو بہی روس
ہی کی راے غالب رہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک [illegible] تو بعض سلاطین یورپ
دنیا سازی [illegible] ترکی کی حمایت کرتے تہے کیونکہ وہ انصاف پر تہے - مگر دوسری
طرف درپردہ روس کی خواہش کو اعانت دیتے تہے ورنہ اوسکی مجال تہی کہ اسقدر
شاہون کی راے کے خلاف ہو کر بہی اپنی ضد کو پورا کر سکے - ترکی کی مذکورہ
درخواست سچ پوچہو تو نہایت انصافانہ تہی جسمین بردباری اور عقلمندی بہی

ہوئے سرویہ کی سرحد مین کہڑے ہین ٹہر نہین سکتے کیونکہ سرویہ کو ایسی صورت مین
بہت سی مشکلون کے واقع ہونیکا اندیشہ ہے - ابتو تمام سامان اور فوج اوسکی تباہ ہے
مگر ۶ مہینے بعد اگر شرائط صلح کو طرفین نے نامنظور کیا تو سرویہ کو از سر نو سامان
جنگ کے فراہم کرنے مین بڑی دقت واقع ہوگی - البتہ ڈیڑہ ماہ کی مہلت کافی ہے
شرائط صلح اتنی ہی مدت مین تجویز ہو سکتی ہین - شہنشاہ اطالیا نے گورنمنٹ
روسیہ کی رای کے ساتہہ اتفاق کیا - مگر انگلستان نے دولت علیہ کی درخواست سے
متفق ہوکر ۶ ماہ کی مہلت کا ہونا پسند کیا سلطنتہای فرانس اور استریا نے بہی اس
بارہ مین انگلنڈ ہی کا ساتہہ دیا - جب اس طرح کی گڑبڑ سلاطین یوروپ کی رائے مین
واقع ہوئی تو انگلستان نے پرنس بسمارک وزیر اعظم سلطنت جرمنی سے
درخواست کی کہ آپ اس معاملہ کے بیچ مین پڑکر تصفیہ کرادین - اسکے جواب مین پرنس
موصوف نے جو بہت برسون سے شاہان یوروپ کے وزیرون مین سب سے بڑہ کر دانشمند
اور مدبر (علی الخصوص پولیٹیکل چال مین لاثانی تصور کیئے جاتے ہین لارڈ ڈربی صاحب
وزیر دولتخارجہ انگلستان کو یہہ جواب دیا کہ چھہ مہینے کی مہلت جنگ کی منظور
کرنے مین مجہے تو کچہہ عذر نہین لیکن اس مہلت کے لیئے دوسرے شاہون پر مین زور ہی
نہین ڈال سکتا جب پرنس بسمارک نے انگلینڈ کو یہہ ٹکا سا جواب دیدیا اور
روس ضد مین آکر تقاضہ پر تقاضا کرنے لگا تو دولت عالیہ عثمانیہ نے بلا تامل چھہ
ہفتون کی مہلت منظور کی لیکن روس کو دولت ممدوحہ نے یہہ بہی اطلاع دی
کہ اگر کسی وجہہ سے ان چھہ ہفتون کے عرصہ مین شرائط صلح تجویز نہو سکین تو

چار میل تک دلاوران ترکی نے بھگوڑون کا تعاقب کیا اور جو ملا گاجر مولی کیطرح کاٹتے چلے گئے - اس عظیم الشان شکست کی خبر سنتے ہی روس برہم ہوگیا حالانکہ شرارت سرویہ ہی نے کی ہتی ترکی لشکر تو چپ چاپ حکم کا منتظر بیٹھا ہتا - روس نے یہان تک ہٹ دہرمی کی کہ سلاطین غیر کے جواب کا بہی انتظار نہین کیا بلکہ اوسیدن جنرل اغناتف اپنے ایلچی کی معرفت زار روس نے بذریعہ تار برقی دولت علیہ کو جتلایا کہ دولت علیہ فوراً چھہ ہفتون کی مہلت جنگ جسکو ہم تجویز کرچکے ہین منظور کرے اگر ۴۹ گہنٹون کے اندر اندر باب عالی نے اس مہلت کو منظور نہین کیا تو روسی سلطنت سے اوسکا سفارتی تعلق شکست ہوجائیگا روسی سرکار اپنے ایلچی کو قسطنطنیہ سے واپس بلالیگی اب جاے غور ہے کہ خود ہی تو مقامات جنگ مین شرارت پہیلائی اور آپہی جب شکست کہائی تو یون کہلا کر یہہ دہمکی دکہائی - خیر - دولت ... جو اوسوقت حتی الوسع اپنے آپکو اس خرخشہ سے نکالنا چاہتی ہتی ناچار ہوکر چھہ ہفتون کی مہلت منظور کرلی -

روس کے زار کا جہوٹہا اقرار

جبکہ ترکی اور روس مین صلح کے واسطے مہلت کی گفتگو ہورہی ہتی اوسی زمانہ مین لارڈ ڈربی صاحب نے کونٹ شو یلاف روسی سفیر مقیم لندن کو دربار انگلستان کی طرف سے یہہ جتلایا کہ ترکون کی اوس کارروائی جو عیسائیان بلگیریہ کے قتل مین اونہون نے ظاہر کی انگلستان بہی ...

پائی جاتی ہے۔ مگر روس فوتر کی سے بگاڑ پیدا کرنیکے لیئے بہانہ ڈھونڈتا تہا اور اسی
لیئے طرح طرح کی چھیڑ نکالتا تہا لہذا اس درخواست کو منظور نہین کیا۔ اسی اثنا مین
۱۳ اکتوبر ۱۸۷۶ع کو سرویہ کے فوج سے شہر علکسیناز کے اوپر ترکی فوج کی
مٹ بھیڑ ہوگئی۔

سرویہ کی ترکونسے گیارہوین لڑائی

۱۳ اکتوبر ۱۸۷۶ع کو ۴ بجے صبح کے جبکہ کہرا پڑ رہا تہا اور ترکی لشکر اسوجہ سے کہ اوسکو
جنگ ملتوی رکہنے کا باب عالی سے حکم پہونچ چکا تہا غافل پڑا سوتا تہا چار ہزار
سروین فوج نے چہہ سو روسی والنٹیرون کو ساتھ لیکر جنرل چرنائف اور کپتان
انیدوغوف کی حمایت مین ترکی لشکر پر حملہ کیا توپین بہی اس فوج کے پاس تہین
اول تو خلاف حکم حرکت دیکھکر ترکی لشکر حیرت مین رہا مگر فی الفور تیاری کا بگل بجایا
اور تین ہزار سات سو بہتر ترکی سپاہیون نے زیر کمان عمر پاشا و بابا افندی
و محمد بی سرویہ فوج کا مقابلہ کیا دن نکلے تک جنگ ہوتی رہی ترکی دلاور
بندہ مار کر اونکے اندر گہس گئے اور توپین چہین لین اوسکے بعد آدہے گہنٹہ تک گہسان کی
لڑائی ہوتی رہی آخر الامر ۶ بجے سے پہلے سرویہ کی فوج نے بہاگنا شروع کیا تین ہزار
زیادہ مردے اور زخمیون کو میدان جنگ مین پڑا چہوڑ گئے جنرل چرنائف ایسا
بہاگا کہ پیچھے مڑکر نہین دیکھا گیارہ سردار بہی سرویہ کی طرف کے کام آئے جنمین
ہشت روسی اور باقی سروین تھے توپین اور پانچہزار بندوقین اور رسنترہ
کا تمین سامان جنگ اور باربرداری کی بہری گاڑی ترکون کے ہاتھ لگین

انگلستان بھی انکار نہین کرتا بلکہ اس کام مین ہم اور سرکار انگریزی جدا جدا نہین ایک ہی راے رکھتے ہین۔ پہر بہلا روس اور انگلستان باہم متفق ہو کر اپنے ارادہ کو پورہ کیونکر نہین کرینگے۔ اخیر مین شہنشاہ نے سر اگسٹس لافٹس صاحب سے یہہ بہی درخواست کی کہ جو بدگمانی انگلستان کے لوگون کو روس کیطرف سے ہو رہی ہے اوسکو بہت جلد آپ دور کر دیجئے۔ ایسے ہی اور بہی بہت سی باتین شہنشاہ روس نے انگریزی ایلچی سے کہین جن سے پایا جاتا تہا کہ حضرت کو ترکون پر حملہ آور ہونے یا ہندوستان کی طرف بڑہنے کا خیال بہی نہین اور وہ کبہی اس کام کی نیت بہی دلمین نکرینگے۔ لیکن کیا اس جہان کے شہنشاہون اور بوسہ کے شہزادون کے قول و قرار کا اعتبار ہوسکتا ہے؟ خصوصاً شہنشاہان روس کے وعدہ کچہہ استحکام رکہتے ہین؟ کبہی نہین آج کہا اور کل مکر گئے اونکے قول کا اعتبار کوئی احمق ہو سو کرے۔ وعدہ سے وہ شخص نہین پہرتا جسکو کسیکا خوف ہو۔ حضرات روس تو خوف الہی کو بہی ڈکار گیئے۔ اونہین ڈر ہی کسکا ہے جو وعدہ خلافی نہ کرین۔ زبردست کے لبو سے بعنت۔ رہی شرم سمجہہ گئے ستم کہ ہمیش مردان باید۔ اور جو کسی موقع پر آہی گئے تو تاویلین موجود ہین۔ بہلا جبکہ خدا کے کلام کی تاویل ہو سکتی ہے تو انسان کے کلام کی کیون نہو جبا نہین شہنشاہ روس الگزنڈر دویم نے ۱۸۶۹ء مین علانیہ انگلستان کے روبرو وعدہ کیا تہا کہ ہمارے پیش قدمی وسط ایشیا کا اثر خیوا مین کبہی نہ پڑیگا۔ مگر اوسی برس مین بڑہ کر خیوا پر قبضہ کرلیا جب اس وعدہ خلافی کا

ناپسند کرتا ہے لیکن اگر سلطنت روسی اسی بہانہ سے قسطنطنیہ پر حملہ آور
ہو گی تو انگلنڈ کے لوگ روس کی اس اولی العزمی کے اور ہی معنی لگائینگے اور
اس قسم کی چڑہائی کو جائز نہین سمجھینگے - کیونکہ انگلستان کے باشندون کا
قیاس یہہ ہے کہ روسی گورنمنٹ ترکی کی درخواستون کو ناانصافی کے
ساتھہ ایک سرے سے نامنظور کرتی جاتی ہے - جس سے سبکو یقین ہے کہ دولت
روسیہ جنگ کرنیکا بہانہ دھونڈھتی ہے - یہہ تمام باتین جو لارڈ ڈربی کی
زبانی سنی تہین کونٹ شوبلاف نے لوح دلپر لکھہ لین - اور حضرت زار
کو بہی ان باتون کی اطلاع دیگئی - جسپر شہنشاہ روس نے سینٹ پیٹرس برگ
مین سر اگسٹس لافٹس انگریزی ایلچی متعینہ دربار روس سے بذاتہ خود کہا کہ
„ قسطنطنیہ پر چڑہائی کرنیکا ہمارا قصد بالکل نہین ہے - مگر ہان ضرورت
پڑے تو صوبہ بالگیریا کو اپنے قبضہ مین کر لونگا - تاکہ وہان کے عیسائیونکی
حالت سنبہل جاوے - عیسائیان مقام مذکور کی حالت سنبہلنے کے بعد
اگر مناسب سمجھونگا تو وہان سے بہی اپنا قبضہ اوٹہالونگا - شہنشاہ نے اس
تذکرہ مین یہہ بہی کہا کہ ہمارا قصد ہندوستان کی طرف بہی بڑہنے کا نہین ہے
آپ اپنی سرکار کو ہماری طرف سے مطمئن کر دیجیئے کہ جو لوگ ایسا خیال کرتے ہین
کہ روس ہندوستان کو فتح کرنا چاہتا ہے وہ غلطی پر ہین - ہمنے کبہی ایسا
ارادہ نہین کیا اور نہ کرینگے - البتہ سلطنت ترکی مین بسنے والے عیسائیونکی
حمایت کرنا اور اونکی حقوق واجبی دلانا روس کا فرض ہے - جس سے

۴ رتاریخ نومبر کو لارڈ ڈربی صاحب نے سر ہنری الیٹ صاحب ایلچی برٹش مقیم استنبول کو لکھا کہ آپ حضرت سلطان ترکی کی خدمت مین حاضر ہوکر دولت انگلشیہ کی طرف سے یہہ درخواست کرین کہ معاملات سرویہ و ترکی کے بارہ مین انگلینڈ چاہتا ہے کہ تمام شاہان یوروپ کی ایک کانفرنس منعقد ہوکر سبکے اتفاق سے اس قضیہ کا تصفیہ ہو جاے - اوس زمانہ مین اگرچہ ملک مین بظاہرہ امن و امان کی صورت نظر آتی تہی - ہر ایک کاروبار سہولیت سے ہوتا تہا مگر دوربین اور عقلمند اہل الراے مدبرون اور وزیرون کے دلون مین بہت جلد اوس طوفان بے تمیزی کے واقع ہونے کا بورہ کہٹکا لگا ہوا تہا جو مطلع پولیٹیکل ذراسی بدلی کی آڑ مین پوشیدہ تہا اور جسکے پہیل جانے کو سندنی اور بلا بہ ہونیکے باعث سب لوگ نہایت ہولناک صورت مین دیکہہ رہے تھے - اس طوفان کے واقع ہونیکی خبرین خاص کر لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کی اسپیچ سے لوگون نے پائین - لارڈ ممدوح نے سچ پوچھو تو اپنی تقریر مین بہت باتون کو ظاہر کر دیا تہا جنکا تعلق معاملات مشرقی سے تہا - ۲۰ دسمبر کو لارڈ میر کی دعوت واقع گلڈ ہال مین جہان اکثر وزرا مین سے اکثر حضرات موجود تہے لارڈ ممدوح نے اسپیچ کہی - اوس وقت سے سبکو اطمینان کامل ہوگیا کہ روس کسی نہ کسی بہانہ سے ترکی پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے - ایسے وقت مین وزراے انگلستان کے بھی دو گروہ ہو رہے تھے - ایک گروہ کا سرغنہ لارڈ بیکنس فیلڈ تہا جو نہایت انصاف کے ساتہہ ترکون کی طرفداری کرتا تہا اور دوسرے گروہ کے سرپرستی لارڈ سالسبری صاحب کرتا تہا اور یہی دلون مین سکرٹری آف

یوروپ خصوصاً دربار انگلستان نے چرچا کیا تو زار صاحب نے یہ تاویل کی کہ خیوا کا نام لینے سے ہمارا مطلب شہر خیوا سے تہا اور اسکے نہ لینے کا ہمنے وعدہ کیا تہا۔ مگر جو ملک شہر خیوا کے علاقہ مین واقع ہے اوسکے لیے ہمنے کبہی انکار نہین کیا لہذا ملک پر ہمنے قبضہ کرلیا۔ اور شہر کو چہوڑ دیا۔ خیوا کا نام لینے سے ہمارا یہہ منشا نہین تہا کہ ملک خیوا کو ہی نہ لین۔ زار کا یہہ فقرہ آبدار سنکر سب دنگ رہگئے۔ ناظرین باتمکین اس موقع پر روس کی چالاکی کا خود ہی اندازہ کرلین کہ کس بلا کا چالیا ہے اور اپنے قول کی کیسی لاجواب تاویل کرلیتا ہے۔ قصہ کوتہ روس ہمیشہ اس انداز سے پانسہ پہینکتا ہے سیدہا ہی تہے۔ خصوصاً اوس وقت روس کی چال پکار پکار کر بتلا رہے تھے کہ روس قسطنطنیہ کو اپنے زیر نگین لانا چاہتا ہے۔

جناب لارڈ بیکنس فیلڈ وزیر اعظم برٹانیہ کی اسپیچ

جو اطمینان شہنشاہ روس نے کیا تہا اوسکی اطلاع سے آگسٹس لوفٹس صاحب انگریزی سفیر نے لارڈ ڈربی صاحب کو دی جسکے جواب مین ۲۱ نومبر ۷۶ء کو لارڈ ڈربی صاحب نے بذریعہ سفیر مذکور شہنشاہ کی خدمت مین اطلاع دی کہ جو کچہہ اطمینان حضور نے انگلستان کا کیا ہے اوس سے نہ صرف سرکار برٹانیہ ہی خوش ہوئی بلکہ تمام انگلستان کے باشندے حضور کی اس نیک نیتی اور عاقلانہ روش کا حال سنکر مسرور ہین۔ اور جلسہ وزراء انگلستان آپکی تمام تجویزون کو دل و جان سے پسند کرتا ہے اسکے بعد

تو اوسکو پورہ کرکے رہیگا۔ مگر بغیر ضرورت انگلستان کبہی جنگ کے مخمصہ مین نہ پڑیگا
اوسکا قدیم اصول یہی ہے کہ حق پر لڑے۔ جب وزیر اعظم مرحوم نے گلڈ ہال مین
یہہ اسپیچ کہی اوسوقت چارون طرف سے واہ واہ کی صدا بلند ہوئی مخالفون نے
خوشی کے نعرون اور تالیون کی آوازون سے ہال کو سر پر اوٹہا لیا۔ ہرہ ہرہ کے آواز
بلند ہونے سے سارا مکان گونج اوٹہا۔ ہپ ہپ نے کانون کے پردون تک کو
ڈالا۔ لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کی اس اسپیچ نے انگلستان کی پالیسی کو
ایک محبوبہ نازنین کی مانند پردہ کی آڑ مین چہپی ہوئی تہی سب کے روبرو میدان
مین لاکر کہڑا کر دیا اور سمجہنے والے سمجہ گئے کہ کیا ہونے والا ہے لیکن پہر بہی لوگون کو
اوس خونخوار جنگ کا جو عنقریب ہونے والی تہی وہم و گمان بہی نہ تہا۔ سب
یہی جانتے تہے کہ زار روس نے وزیر امور الخارجہ انگلینڈ کا اطمینان کر دیا
عنقریب مختلف سلاطین کے وزرا کی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جسمین
ساری موجودہ خرخشون کا بحکمت عملی نمٹیرا ہوجائیگا۔ کیونکہ وزیر اعظم
ممدوح کی اسپیچ مین تسلی آمیز فقرے بہی تہے۔

شہنشاہ روس کی اسپیچ (تقریر)

نمبر ۹ نومبر لارڈ بیکنس فیلڈ صاحب وزیر اعظم انگلستان نے گلڈ ہال مین مذکور
اسپیچ کہی اوس سے دوسرے دن شہنشاہ الگزنڈر۔ زار روس نے
بوشہر ماسکو کے سینٹ پیٹرس برگ ہال مین بیشمار حاضرین کے روبرو بڑی
زور شور کے ساتہ تقریر کی۔ جسکا خلاصہ یہہ ہے صاحبو! بلگیریا مین جو قتل

(وزیراعظم ہند) بہی تہا - لارڈ سالسبری اور اونکا گروہ علانیہ روسیون کی
طرفداری کادم بہرتا تہا - گلڈہال مین جہان لارڈ بکنس فیلڈ نے اسپیچ کہی تہی دونون
گروہ کے وزیر موجود تہے اوسکے روبرو لارڈ صاحب نے کمال استقلال کے سا تہ آواز
بلند یہہ ظاہر کیا کہ لڑائی جہگڑون مین انگلستان کو فائدہ نہین - ہماری سلطنت کا
ابتدا سے یہی اصول ہے کہ دوسرے کی سلطنت کو خواہ مخواہ لینے کی کوشش ہرگز
نہ کیجاے - ملک گیری کی ہوس کرنا انگلستان ایسے اولوالعزم سلطنت کا اصول نہین ہے
انگلستان کسی سلطنت کے لینے کی ہوس نہین رکہتا یہی وجہہ ہے کہ انگلستان اپنی
کارروائی پر نازان ہے - انگلستان کو بہت بڑا فخر اس بات کا ہے کہ وہ تمام
سلاطین یوروپ سے ایکسان محبت رکہتا ہے - اوسکی محبت مخصوص نہین ہے انگلستان
کے لیئے یہہ کتنی بڑی فخر کی بات ہے کہ اوسکا فرمان روا تمام یوروپ کے شہنشاہون سے
ہمدردی کا برتاو رکہتا ہے - خدا کے فضل و کرم سے انگلستان اپنے قوۃ بازو پر بہروسہ
رکہتا ہے - یاد رکہو کہ اگر یوروپ مین آتش جنگ مشتعل ہوئی تو انگلستان اپنے
حقوق کی حفاظت اور نگہبانی کے لیئے ہر طرح سے تیار ہے - اوسکی برابری زمین پر
کوئی سلطنت تیار نہوگی دنیا مین ایک یہی ایسی سلطنت نکلیگی جو انگلستان کی طرح
معاملات سلطنت رانی مین ہوشیار ہو - لیکن مین تمام حاضرین کو پختہ یقین
دلاتا ہون کہ انگلستان ہرگز جنگ کے لیئے تیاری نہ کریگا تاوقتیکہ اوس کے حقوق کا
ضائع ہونے کا اندیشہ نہو - انگلستان اگر جنگ کریگا تو وہ کسی سے صلاح لینے کا
محتاج نہین ہے اور جب انگلستان لڑائی کے واسطے میدان جنگ مین اتریگا

روسی رعایا سے مدد مانگنے کی ضرورت پڑیگی جسکی نسبت مجھے پورہ بہروسہ ہے
کہ میری وفادار رعیت اپنی قوم اور سلطنت کی آبرو اور مراتب قایم رکھنے کے لیئے
میری شریک حال ہوگی اور پہلے ہی آواز پر باہر نکل کر میری سوال کا جواب دیگی
میرا قیاس یہہ ہے کہ یہہ شہر ماسکو اپنے قدیم دلاوری کو یاد کرکے مردانہ وار
سب سے پہلے میدان کارزار مین قدم رکہیگا - اور اپنی قوم کی آبرو بچانے مین کوئی
دقیقہ باقی نہین چھوڑیگا - اور یہہ پاک کام خداوند کی مدد سے پورہ ہوجائیگا ''
شہنشاہ روس کی مذکورہ اسپیچ جب اخبارات مین شائع ہوئے تو انگلستان کے
باشندون نے خیال کیا کہ لارڈ بیکنس فیلڈ کی اسپیچ کا حوال زار روس کو معلوم
ہوگیا تہا لہذا اوسکے جواب مین زار نے یہہ تقریر اپنی رعایا کے روبرو کی گویا
انگلستان کے وزیر اعظم کی اسپیچ کا جواب شہنشاہ نے دیا لیکن پیچہے سے معلوم ہوا
کہ جب زار روس نے ماسکو مین مذکورہ تقریر کی تو اوس وقت تک اونکو لارڈ
ممدوح کی اسپیچ کا حال معلوم نہین ہوا تھا -

بعض وزراء برٹانیہ اور ترکی گورنمنٹ

لارڈ بیکنس فیلڈ وزیر اعظم برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسپیچ مین ایک امر یہہ بھی
ظاہر کیا تہا کہ انگلستان کی طرف سے قسطنطنیہ کی اوس کانفرس مین جو عنقریب
شاہان یوروپ کے اتفاق سے منعقد ہوگی لارڈ سالسبری صاحب شریک
ہونیکے لیئے جائینگے - ناظرین اس کتاب کو معلوم ہو کہ لارڈ سالسبری اون دنون مین
سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا (وزیر اعظم ہند) تھے - لارڈ موصوف ترکی

ہوا اور سرویہ - اور مونٹونیگرو اور ترکی گورنمنٹ مین جو جہگڑہ واقع ہو رہا ہے
اوسکی رفع کرنیکی واسطے ہمنے کوشش کرکے سرکار ترکی سے مہلت مانگی تھی
جسکو سلطان ترکی نے منظور لیا ہے - اس محاربہ عظیم مین روسی والنٹیرون نے
بہت بڑی مردانگی دکہلائی - چنانچہ قوم سلاوو کے لیئے ہزارون روسی والنٹیرون نے
اپنی بے بہا جانین قربان کین اور پاکیزہ خون سے زمین کو رنگین بنادیا تو بہی بڑے
افسوس کی بات ہے کہ بدنصیب سرویہ والے اپنے دشمنون (ترکون) کو زیر نہین
کرسکے - اپنی قوم کی حفاظت اور دینی اعزاز قایم رکہنے کے واسطے جن لوگون نے
بڑی بڑی مصیبتین جہیلین ہین اون سے میری تمام روسی رعایا ہمدردی
کرتی ہے - مین سچ کہتا ہون کہ مجہے وہ کام جسمین روسی قوم کا فائدہ اور مرتبہ
قایم رہے بہ نسبت اور سارے کامون کے بہتر معلوم ہوتا ہے - مین حتی الامکان
ایسی کوششین کرونگا کہ روسی قوم کے خون کا ایک قطرہ بہی ضایع نہو - مین مشرق
کے عیسائی باشندون کی بہبودی اور آرام کے واسطے صلح آمیز شرطون کے
قبول کرنیکو موجود ہون - جیسا کہ انہین امور کی مضبوطی کے لیئے چند روز کے بعد
خاص قسطنطنیہ مین شاہان یوروپ کی ایک کانفرس (پنچایت) ہونے
والی ہے - مین دلسے چاہتا ہون کہ امور مذکورہ اس کانفرس مین صلح اور
اتفاق کے ساتہہ طے ہو جائین - لیکن اگر یہہ باتین خدانخواستہ بسہولیت
طے ہوئین اور خرخشہ بڑہ گیا تو جن باتون کو مینے اپنا حق سمجہہ رکہا ہے اونکو پورا
کرا کر چہوڑونگا - اور جب مین ایسا کرونگا تو خواہ مخواہ مجہے اپنے زبان آور

لہ اودھر اودھر زمانہ سازی کی آرٹ میں پھر کر آخر کو لارڈ ڈربی کی بھی ترکون کی
بابت وہی راے تھی جو مسٹر گلیڈاسٹون صاحب کی تھی (یعنے ترکون کو
یوروپ سے نکال دینا چاہیئے) غرضیکہ وزراء مذکور کی صلاح و مشورت سے ترکی
بدخواہون کو کچھہ بھی بہتری کا بھروسہ نہ تھا جیسا کہ اخیر مین وہی ہوا تعجب
تو یہہ ہے کہ ایک طرف تو انگلستان تمام ترکون ملکہ شاہان یوروپ کو بھی ترکی
طرفداری اور محبت کا یقین دلاتا تھا اور دوسری طرف اوسکی وزیر علانیہ
ایسے مخالفت کر رہے تھے کہ جنسے روس کے ارادون کو اسطرح سے تقویت پہونچ
رہی تھی جیسے کھیتی کو پانی سے - خاص کر سنہ ۱۸۷۶ع مین تو رہے سہے محبت بھی ان
وزیرون کے دلون سے جاتی رہی - اور ایک سے ایک بڑہکر الزام باب عالی کے ذمہ
لگانے لگے اس روش کو دیکھکر ہر ایک آدمی یقین کرتا تھا کہ اب ترکی گورنمنٹ کے
دعوون کی ذرا بھی شنوائی نہوگی - یہہ کہانسے دوست ہی خنجر کاٹنے لگے - المصنف ا
جب برے آتے ہین دن انسان کے - دوست بنجاتے ہین دشمن جان کے
دم محبت کا بھرین ظاہر مین یاسے - اور باطن مین ہون لاگو جان کی
ایسے جھوٹے دوستون سے دور رہ - مار گولی اونکے مو نہہ پیر تان کے
دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست - قصہ مختصر یہہ کہ اوسوقت ایک
لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کے دوسرا کوئی انگلشمین ادنی کیا اعلی ترکون کا
بہی خواہ نظر نہین آتا تھا البتہ لارڈ صاحب ممدوح اپنی راے پر مرتے دم تک
ثابت رہی - ترکون کی طرفداری سے کبھی منہ نہین موڑا - حتی کہ روسی طرفدار انے

دلیری اور دانشمندی اور عمدہ خیالات کے مدبر ہونے مین کچھ شک نہین لیکن
اس شخص کی طبیعت مین ابتدا سے روس کی طرفداری کا میل علانیہ پایا جاتا تہا
اس لیئے ترکی گورنمنٹ کی ہواخواہون کو لارڈ موصوف کی کانفرس مین شریک
ہونیکا حد سے زیادہ رنج ہوا - انگلستان کی طرف سے کانفرس مین جو جو تجویزین
پیش ہونیوالی تہین اونکی تعلیم لارڈ ڈربی صاحب وزیر دول الخارجہ انگلستان
نے لارڈ سالسبری کو بہیجدی کردی تہی - بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ تجویزین بہی
الف سے یے تک اونہین حضرت کی گڑہی ہوئی تہین جنکے ایک ایک حرف مین
ترکون کی بیعزتی ثابت ہوتی تھی - اخیر مین لارڈ ڈربی نے لارڈ سالسبری کی
راے پر بہی بہت سی باتون کو چہوڑ دیا تہا - لارڈ ڈربی ترکون سے تو عداوت رکہتا تہا
سو رکہتا ہی تہا مگر جو لوگ ترکونسے تہوڑی بہت ہمدردی کرتے تہے اونسے بہی لارڈ
مذکور علانیہ پرخاش جتلاتا تہا - جسکے باعث ترکون کو کانفرس مین اپنی کامیابی کی
کبہی ذرا بہی امید نہ تہی - مگر بیچارے کیا کرتے ،، سنگ آمد و سخت آمد ،، کہتے
ہوئے کانفرس کو منظور کرلیا - لارڈ ڈربی نے اس موقع پر ترکون کے گلے
چہری نہین پہیری بلکہ حضرت پہلے ہی ترکون کے حلق پر خنجر پہیر چکے ہین
چنانچہ بزمانہ لارڈ اسٹینلی جناب موصوف نے ایک خیالی نقشہ اثناء تقریر مین
کہینچا اور دولت علیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اوس مصنوعی نقشہ مین سے
جو گویا یوروپ کا نقشہ تصور کیا گیا تمام عملداری ترکی کو خارج کردینے کی
راے ظاہر کی تھی - اس سے اس کتاب کے پڑہنے والے سمجھ سکتے ہین

کامل سزا ہونی مناسب ہے جینے انگلستان ایسے اولی العزم شہنشاہ کے
وزیر اعظم پر جھوٹہا بہتان کہڑا کیا تہا - اس کارروائی سے دو باتین ظاہر
ہوتی ہین - اول یہہ کہ یا تو خود وزار نے ایڈیٹر اخبار گلوس سے حکم دیکر
لارڈ بیکینس فیلڈ کی مذمت چہپوائی تہی دوم یا یہہ کہ عام رعایا روس
(مثل گروہ نہلسٹ) گلوس کی حامی اور مددگار تہی جسکو دیکہا حضرت
زار ڈر گئے اور ایڈیٹر مذکور کو ان حامیون کے خوف سے قانونی سزا نہین
دیسکے جسکا وہ انصافا مستحق تہا بلکہ بجاے اسکے دوسرے اخبار مین اپنی
طرف سے معذرت کی - بہر حال کچہہ ہی ہو زار کی چال اور برتاو اوسوقت
دم بازی اور دہوکہا دہی سے مثل پیمانہ کے بہرے ہوے تھے -

کانفرس مین لارڈ ڈربی صاحب کی درخواستین

آخر کار جب سرکار عثمانیہ نے معاملات موجودہ کے سمجھنے اور اپنے آپکو
فضول خرخشۂ جنگ سے نکالنے کیواسطے قسطنطنیہ مین شاہان یوروپ کی
کانفرس کا منعقد ہونا منظور کرلیا تو لارڈ ڈربی صاحب کی تجویز کے مطابق
لارڈ سالسبری صاحب لنڈن سے روانہ ہوکر قسطنطنیہ مین وارد ہوئے
اور حسب ایما لارڈ ڈربی مندرجہ ذیل درخواستین کانفرس مین پیش
کرنے کے لیئے تیار کی گئین - اول سلطنت عثمانیہ جمہوری سلطنتون
کی مانند اپنی حکومت رکھے (حالانکہ دولت علیہ پہلے ہی شخصی نہین ہے
اگر شخصی ہوتی تو سلطان عبد العزیز خان کو جلسہ وزرا باتفاق

ترکون پر جہوٹہی الزام لگا لگا کر خدا ترس علی الخصوص لارڈ موصوف کے
اوسکانے اور رنجیدہ بنانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا اگر لارڈ بیکنس فیلڈ
نے کچے گہڑے کا پانی تو پیا ہی نہ تہا - آخر تو بہت بڑا مدبر اور وزیر اعظم برٹانیہ کا
تہا سچ ہے "قول مردان جان دارد" کے یہی معنے ہین - تبہی تو زار
روس جیسے منش آپکی طرف دیکہہ دیکہہ کر کہتے تہے ۵ تیری جیتون نہ بہری
سارا زمانہ پہر گیا - لارڈ مرحوم نے ہمیشہ یہی جتلایا کہ خدانخواستہ دولت
عالیہ عثمانیہ کے نقصان پہونچنے مین سراسر انگلستان کا ضرر ہے - جہان
ترکون کو نقصان پہونچا کہ انگلستان نے صدمہ اوٹہایا جب لارڈ ممدوح کو
علانیہ روسیون نے ترکون کا طرفدار پایا تو اب کیفیت سنیئے کہ اور تو کچہ
بن نہ آیا - اخبارات روس نے موںہہ چڑایا - چنانچہ اونہین دنون مین روس
کے مشہور نیم سرکاری اخبار گلوس نامی نے یہہ ہانک لگائی کہ "انگلستان
وزیر اعظم لارڈ بیکنس فیلڈ ظاہرہ ترکی گورنمنٹ کی حمایت اس لیئے کرتا ہے
کہ باطن مین اپنی مطلب براری کرے یہہ چالین اوسکی مطلب سے خالی
نہین حالانکہ ترکون کے حق مین زہر قاتل ہین" اخبار مذکور کی بیہودہ
زٹل نے لارڈ ممدوح اور اونکی گروہ کے دلون کو واقعی دکہایا جسکی عیوض
زار روس کی چالبازی کو دیکہیئے کہ ایک دوسرے اخبار مین گلوس کے بیہودہ
حملہ کی نسبت لارڈ صاحب سے معذرت کی اور معافی مانگی لیکن ایڈیٹر گلوس کو
کچہہ بہی سزا نہ اونہون دی حالانکہ ایسے ناجائز بہتان کی مادہ اشتعال آدمی کو

اور اوسیکے مطابق مقامات مذکور کے مسیحی باشندون سے بھی رعایتین کیجائینگی۔ ان تمام درخواستون کو شاہان یوروپ نے بلاتامل منظور کرلیا۔ اوران کے علاوہ کل شاہان یوروپ نے متفق ہوکر باب عالی کے روبرو یہ بھی درخواست پیش کی کہ بحر اڈریاٹک مین جو بندر سیپیورٹ ڈوانامی واقع ہے اوسے اگر ترکی براہ مہربانی مانٹونیگرو کو دیدے تو اچھا ہے کیونکہ مانٹونیگرو کے پاس اپنی عملداری کی چیزون کو ممالک غیر مین بھیجنے کے لیئے کوئی بندرگاہ نہین ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر لارڈ ڈربی صاحب نے علانیہ تمام سلاطین یوروپ کے سامنے اس امر کو پیش کرکے کہ ترکی عملداری مین رہنے والے عیسائیون کے لیئے جمہوری حکومت قایم ہونے لازم ہے بڑی سختی کے ساتھ کہا کہ اگر ترک عیسائیون کو آزادی نبخشین اور اونکو معاملات ملکی مین شریک ہونے نہ دے تو ۔۔۔ جو دم مارے ۔ امیر یا وزیر ۔ بہائی ۔ بیٹون وغیرہ کو طوعاً و کرہاً ہر ایک حکم بادشاہ کا ماننا پڑتا ہے کسی وزیر یا اہلکار کو شہنشاہی حکم مین دخل دینے کا مجاز نہین جاہے اوس حکم سے سارا ملک برباد ہوتا ہو جیسا کہ روسی سلطنت ۔ یا چینی وغیرہ کہ جب شہنشاہ کو دیکھتے ہین سجدہ کرتے ہین ۔ اور جمہوری سلطنت وہ جسکا بادشاہ سلطنت کے تمام کاروبار مین بدون رائے وزراء و عام رعایا کوئی کام نکرتا ہو جس طرح ہماری سرکار انگریزی کی ہے یعنی ڈکرائشن وغیرہ ہین اگرچہ جمہوری سلطنتون مین بھی بادشاہ کو پوری اختیارات سیاہ و سفید کرنے کے حاصل ہوتے ہین تو بھی وہ وزیرون سے اور عام اہل الرائے سے مشورہ لیکر سارے کام کرتے ہین اور عام رعایا کو اپنے حقوق کے لیئے لڑنے اور تہذیب کے ساتھ نیک نیتی سے بحث کرنیکا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام وغیرہ علماء وجمہور ہرگز تخت سے نہ اوتار سکتے تہین معلوم
کہ لارڈ ڈربی نے کیا سمجہکر ایسی درخواست کری تہی) اور اپنے ماتحت
صوبون کی پوری پوری محافظت کرے - دوئم [2] سلاطین یورپ مین سے
کسیکو مجاز نہوگا کہ موجودہ عملداری سے زیادہ حدود اپنے ملک کی بڑہائے
(اس شرط کے پیش کرنے سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ لارڈ ڈربی نے ترکی
عملداری مین بڑہنے سے دوسرے بادشاہون کو روکا - البتہ ظاہرہ تو یہی
معنے پیدا ہوتے ہین لیکن ایسے شرط کا مطلب صرف یہی تہا کہ ترکون نے
جو مونٹی نیگرو سرویہ اور مانٹونیگرو وغیرہ باغی صوبون کو متواتر شکستین
دے دے کر اونکے شہرون پر قبضہ کرلیا تہا اوسکو وہان سے اوٹھالین یا جو
قبضہ اب ہے وہ ایک چپہ بہر زمین نہ لینے پائین) اور تجارت کا بہانہ کرکے غیر ملک مین
کسی قسم کی مداخلت نہ کرین - سیوم [3] ماہ ستمبر ۱۸۷۶ء مین شرائط صلح کی
بابت جن رعایتون کا وعدہ باب عالی نے بذریعہ فرمان خاص کیا تہا اونکو
پورہ کروایا جاوے - چوتہے [4] ۱۳ فروری ۱۸۷۶ء کے فرمان مین اپنی مسیحی رعایا
کی بہبودی اور اونکی حقوق پر غور کرکے آزادی بخشنے کا وعدہ دولت علیہ نے
کیا تہا وہ فرمان صوبہ ہاے ہرزیگوینہ اور بوسینیا و عیسائیان بلغار
کے لیے بہی مخصوص کیا جاوے +

+ دنیا مین جسقدر سلطنتین ہین دو قسم پر منقسم ہین شخصی - یا جمہوری - شخصی سلطنت مین
بادشاہ کو بمنزلہ خدا سمجہا جاتا ہے حتی کہ بہلا کرے یا برا انصاف کرے خواہ ظلم کسیکی مجال نہین

مذکورۃ الصدر امور کی باب عالی سے درخواست ہی کی تھی اور کہا تہا کہ
اپنی عیسائی رعایا کے لیئے ان تمام باتون کو کانفرس کے روبرو قبول کرلینی
مگر جب دولت ترکی نے طوعاً و کرہاً ان تمام درخواستون کو منظور کرلیا تو
شاہان موصوف نے یہہ حجت پیش کی کہ ترکی نے بیشتر بہی ایسی امور کی اصلاح
کرنے کا بارہا اقرار کیا ہے مگر پورہ کبہی نہین کیا اسلیئے کانفرس کو لازم ہے
کہ ترکی اپنی وعدون کو جو رعایا عیسوی کے لیئے کرتی ہے پورہ کرنیکی صداقت
مین ضامن معتبر کی ضمانت پیش کرے - اس لیئے کہ اب باربار کے وعدہ
خلافیون کے باعث شاہان یوروپ ترکی گورنمنٹ کے اقرارون کا اعتبار
نہین کرتے - یہہ تمام باتین لارڈ ڈربی نے بذریعہ سرہنری الیٹ سفیر ترکش
استنبول باب عالی مین پیش کین اور درپردہ لارڈ سالسبری سے کہلا بہیجا
کہ اگر امور مذکورہ مین دولت علیہ کوئی عذر کرے تو ایک نہ سننا ساری خواہشین
پوری کرا کر چہوڑنا - یہہ خواہشین لارڈ ڈربی کی ایسی نہین کہ ادنی ریاست
قبول نہین کرسکتے چہ جائے کہ ترکی ایسے اولی العزم سلطنت حد سے زیادہ
دب کر ایسے انوکہی درخواستون کو پورا کرے - کبہی نہین - چنانچہ ایسی ہی
خودغرضی سے بہرے ہوئے درخواستون نے دولت علیہ کے دل کو رنجیدہ
کردیا اور فتہ رفتہ یہی درخواستین جنگ عظیم کے برپا ہونیکا سبب بنے لگین
کیونکہ ہوتین خود ترکی سرکار کو بہی کانفرس اور لارڈ ڈربی وغیرہ کی روش سے
معلوم ہوگیا تہا کہ یہہ کانفرس جو اپنی خوشی کے مطابق ہمسے کام کرانا چاہتی ہے

اور آزادی سے اپنے حقوق کے لئے لڑنیکے اختیارات نہین دیئے تو سارے
سلاطین ترکی گورنمنٹ پہ سختی کے ساتھہ زور ڈالکر اس امور کو قبول کرائین
اس کتاب کے پڑہنے والے ہو غور فرمالین کہ زبردستی کے خواہشون کے کیا معنے
ہین جس حالتین کہ ترکی گورنمنٹ طاقتہاے یوروپ کی مانند خود مختار عظیم الشان
سلطنت ہے تو کسی کو اوسپر زور ڈالکر ایک بات خواہ مخواہ منظور کرانا
یا پورہ کرنے کا اقرار کرانا کب جائز ہے بلکہ ایسے ایسے فقرون سے صاف ظاہر ہے کہ اس
وقت تمام سلطنتونکا متفق ہوکر دولت علیہ کے نسبت ایسے واہی تباہی خیالات
کا ظاہر کرنا اس امر پر دلالت کرتا تہا کہ گویا ترکی گورنمنٹ ان لوگون کے زیر حکومت
ایک صوبہ ہے - اور وہ اوسکی اندرونی معاملات مین زبردستی مداخلت کرنیکا
پورہ مجاز رکہتے ہین - یہہ کون نہین جانتا کہ سارے سلاطین یوروپ متفق ہوکر
کارروائی کرین تو اکیلی ترکی اون کے آگے بجز امنا وصدقنا کے اور کچھ
نہین کر سکتے - بلکہ ترکی ہی پر کیا منحصر ہے کوئی سلطنت اکیلے تمام سلاطین
یوروپ کا مقابلہ نہین کر سکتی - کجا ایک کہان دس مٹی کے بھی دو دو برد
یہان تو دس تھے اور پھر انسان اور انسان بھی کیسے کہ شہنشاہ - اس
صورت مین ان کے ہر ایک خواہش کو دولت علیہ قبول نہ کرتے تو کیا
کرتے - مگر ظاہر ہے کہ سلاطین مسیحی نے انصاف اور ایمان دونون
بے بہا نعمتون کو کچھہ عرصہ کے لئے صندوق مین بند کرکے کالے پانی مین پہینکدیا
افسوس - اب لطف دیکھئے کہ پہلے تو سلاطین یوروپ کی کانفرس نے

تا وقتیکہ سلاطین یوروپ نہ کہین - اور حاکم بہی وہی لوگ مقرر کیئے جائینگے جنکو سلطان
یوروپ کے ایلچی پسند کرین - کیا خوب حلوائی کی دوکان بیرد ادا جیکی فاتحہ اسیکو
تو کہتے ہین - بہلا جب ترکی عملداری مین حضرت سلطان کو حاکم مقرر کرتے اور انکو
بحالت سرزد ہونے قصور کے موقوف کرنیکا ہی کا اختیار نرہا تو پہر سلطان المعظم
کی حکومت کہان رہی - یہہ تو بعینہ وہی مثل ہوئی کہ گہر بار تیرا ہی مگر کوٹہی کوٹہلے
کو ہاتہہ نہ لگانا - لارڈ ڈربی صاحب نے اخیر مین باب عالی کے آنسو بہی
پونچہہ دیئے یعنے یہہ فرمایا کہ ترکی عملداری مین اگر کوئی دوسرا شہنشاہ مداخلت
کریگا تو دولت انگلستان اوسکی مداخلت کو ہرگز جائز نہ سمجہیگی - کیونکہ
جو عہدنامہ شاہان یوروپ مین ہو چکا ہے ایسی ناجائز مداخلت سے
اوسکی پابندی شکست ہوتی ہے - اس موقع پہ ناظرین باتمکین ذرا غور
فرمائین کہ انگلستان کا وزیر دولخارجہ دولت علیہ کے ساتہہ کیا کیا
چالین چل رہا تہا - پہلے تو ساری ہی سلاطین یوروپ کی مداخلت کو
یہان تک جائز ٹہرایا کہ عملداری ترکی مین جسقدر ماتحت حکام مقرر ہون
اونکی تقرری اور موقوفی بہی سلاطین یوروپ ہی کی منظوری سے ہوا کرنے
سلطان المعظم باوجود خودمختار شہنشاہ ہونیکے اپنے خاص ملازمون کے
موقوفی بحالی تک کا اختیار نرکہین - پہر سلاطین یوروپ کو علانیہ اسکا
اذن دیا کہ کانفرنس کی تمام تجویزین زبردستی دولت علیہ روم سے منظور
کرائے جائین - اور جب ترکی گورنمنٹ نے جبراً و قہراً انخیال دور اندیشی کے

ہماری بہلائی کے لیے نہین بلکہ برائی کے واسطے جمع ہوی ہے - یہہ کتنی بڑی نا انصافی تہی کہ پہلے تو کانفرنس نے کہا کہ ترکی سرکار کی مسیحی رعایا کو حقوق پہونچنا اور آزادی سے بسر کرنا اور ملکی کام مین اونکا شریک ہونا وغیرہ امور ہے ترکی گورنمنٹ کی صداقت کے ضامن ہین مگر جب دولت علیہ نے ان ساری باتون کو قبول کرلیا تو یہہ پخ لگائی کہ ضامن لاؤ - اگر مسیحون کے ساتہہ یہہ رعایتین نہ کی گئین تو شاہان یوروپ ضامن پر زور ڈالینگے - طرہ اوسپر یہہ کہ ضمانت کسی غیر قوم والی کی طلب گئی تہی - اس حکمت عملی کا مطلب صاف ظاہر ہے تمام شاہان مسیحی اسی دہن مین تہے کہ معاملات مذکور کے لیئے کسی عیسائی سلطنت کو بطور ضامن درمیان مین لے لینگے پہر اگر ذرا بہی قصور وعدہ کے پورہ کرنے مین ہوگا تو شاہان یوروپ ضمانت دہندہ پر زور ڈالکر اوسی سے ترکی عملداری مین مداخلت کرادینگے اور سلطان المعظم نے اوس سے کچہہ حجت کی تو سارے مسیحی شہنشاہ اوسکی مددگار بنکر ترکی گورنمنٹ کے دہوئین بکہیر دینگے اور یہی ترکیب حاصل مطلب کا ذریعہ بن جائیگی - ایک درخواست یہہ بہی تہی کہ ترکی عملداری کے اوس حصہ مین جو یوروپ مین ترکی مشہور ہے جو حاکم مقرر ہون گے وہ شاہان یوروپ کی منظوری سے ہوا کرینگے اور حاکمان مذکور کی برخاستگی یا معطلی بہی بغیر شاہان یوروپ کی مرضی کے عمل مین نہ آئیگی چاہے وہ رشوت لین یا لیاقت حکمرانی کی نرکہتے ہون یا ادر کرتے ... سارے سامان اونکو اپنے عہدہ سے دور کرینگے

حقیقی کے ساتھ دینے والا کوئی نظر نہیں آتا لہذا یہی ارادہ کر لیا تھا کہ جو
تجویزین کانفرس ٹھہرائے اونہین کو بلا حیلہ وحوالہ منظور کر لیا جاوے کانفرنس
کی نشست باتفاق شاہان یوروپ قسطنطنیہ ہی مین تجویز ہوئی - اس لیے لارڈ
سالسبری صاحب انگلستان کی جانب سے کانفرس مین شریک ہونیکے واسطے
لنڈن سے قسطنطنیہ کی جانب روانہ ہوئی مگر بیشتر اس سے کہ آپ بول
پہونچکر کانفرس مین شریک ہون لارڈ صاحب نے فرانس - اٹالیا - جرمنی وغیرہ
کی گورنمنٹون سے ملاقات کی تاکہ معاملات ترکی مین جو رائے جس سلطنت کی ہو
اوسے کماحقہ آگاہی حاصل کرین - چنانچہ سب سے پہلے لارڈ موصوف ۱۰ تاریخ ماہ
ڈسمبر سنہ ۱۸۷۶ع کو شہر پیرس پایہ تخت فرانس مین داخل ہوئے جہان پہونچکر
صدر اعظم ڈیوک آف ڈکازی فرانس سے ملاقات کی اور ترکون اور
روسیون کے معاملہ مین اون سے رائے لی کہ آیا سلطنت فرانس کا اس
بارہ مین خاص ارادہ کیا ہے - ڈیوک موصوف نے لارڈ سالسبری
صاحب کو یقین دلایا کہ معاملات مشرقی کی جھگڑے مین فرانس دوسرے کے
ہمراہ ہو کر ہرگز جنگ وجدل مین نہین پھنسیگا اور جو رائے دوسرے سلاطین
کی ہے اوسی کو دل وجان سے فرانس منظور کریگا - فرانس کا منشا معلوم کرنیکے
بعد لارڈ سالسبری صاحب بائیس ۲۲ ڈسمبر سنہ ۱۸۷۶ع کو برلن پایہ تخت
جرمن کو گئے وہان پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمنی اور شہنشاہ ولیم فرمان
روا جرمن سے ملاقی ہو کر اونکی منشا بھی دریافت کی - جسکے جواب مین شہنشاہ

کانفرنس کی کل خواہشون کو قبول کرنے کا اقرار کیا تو یہہ حجت پیش کی گئی
کہ کسی غیر ملک کے بادشاہ کی ضمانت پیش کرین - بانیہہ اخیر مین یہہ شرط
بھی لگادی کہ انگلستان کسی غیر ملک کے شہنشاہ کی مداخلت کو ترکی مین
جائز نہین سمجھے گا - واہ حضرت واہ - وزیر اعظم کیا ہین شرت تہالی کے مگین
بنے ہوئے تھے کہ گاہے جنین دگاہے چنان پر عمل کرتے تھے - طرہ ان سب
باتون پر یہہ ہوا کہ اخیر مین لارڈ صاحب موصوف نے رو کھے موہنہ سے سرکار
ترکی کو یہہ اطلاع دی کہ اگر باب عالی کانفرس کی تمام خواہشون کو فی الفور
پورہ نکریگی تو اوسپر بڑی سخت مصیبب نازل ہوگی اور ہزارون خرخشون
مین پہنس جائیگی جنکی ذمہ دار حضرت سلطان اور اونکی وزرا ہونگے -
بہی واہ کیا لتاڑ بتلائی تھی ایسے نازک وقت مین انگلستان جیسے سچے محسن
اور عظیم الشان شہنشاہ کے وزیر اعظم کا یہہ دہمکی دینا ترکی کو دریاے
ناامیدی مین ڈبونا تہا - اگر اور کوئی بادشاہ ہوتا تو اوسان چوک کر بیٹہتا
مگر آفرین ہے ترکی کے استقلال پر کہ اوسنے ان باتون کی کچہہ بہی پرواہ نہین کی

لارڈ سالسبری صاحب کا انگلستان سے بغرض شرکت کانفرنس قسطنطنیہ کو روانہ ہونا

سلاطین یورپ علی الخصوص انگلستان کے وزرا کے یہہ رکھی
پہیکی باتین سنکر دولت علیہ نے خوب جان لیا تہا کہ ہماری بہبودی کا
خواہان سلاطین یورپ مین سے ایک بھی نہین - اور سواے شہنشاہ

مجلس پنجاہ سپہی

مامون لگتا ہے پس یہی وجوہات شہنشاہ جرمنی اور پرنس بسمارک کو زار روس کے ساتہ ہمدردی کرنے پر دل و جان سے مائل کر رہی ہین* القصہ یہان سے لارڈ سالسبری سیدہی شہر ویانا پایہ تخت اسٹریا کو روانہ ہوئی اور ۲۴ دسمبر کو وہان پہونچکر اسٹریا کے وزیر اعظم کونٹ انڈراسی صاحب سے ملے - اور معاملہ مذکورہ کی نسبت صاف صاف اون سے دریافت کیا جسکے جواب مین کونٹ موصوف نے کہا کہ دولت اسٹریا خوشی کے ساتہ ترکی گورنمنٹ کو مدد دینے کے واسطے تیار رہی لیکن یہہ بہی جتلایا کہ حتی المقدور اسٹریا اس معاملہ مین اپنے اپکو دور ہی رکہنا چاہتا ہے - جہان ترکون کی طرفداری اوسکو منظور ہے وہان وہ یہہ بہی نہین چاہتا کہ ترکون کے ساتہ ہوکر بمقابلہ روس میدان جنگ مین قدم رکہے - یہان سے روانہ ہوکر لارڈ سالسبری صاحب شہر روم دار السلطنت اطالیا مین پہونچے اور ۲۹ دسمبر کو وزیر اعظم اٹلی سنیور میلی گرائی سے ملاقی ہوئی اور ترکی و روسی معاملہ کی نسبت اونسے بہی دریافت کیا کہ آپ کی رائے کیا ہے - وزیر اعظم مذکور نے اپنی سلطنت کی جانب سے یہہ جواب دیا کہ دولت اٹالیہ شاہان یوروپ کے ساتہ معاملہ مشرقی مین کلی اتفاق رکہتی ہے مگر یہہ چاہتی ہے کہ کسی طرح سے ہو ترکی سلطنت کی افسری عہدنامہ پیرس کے رہے دایم رکہی جاے اور اوسکے ٹکڑے نہونے پائین اور خدانخواستہ روس اور ترکی مین جنگ چہڑ گئی تو

---

* لنڈن کی تحریر سے منکشف ہوا کہ جنگ پلونا مین جبکہ دولت ماب عثمان پاشا نے تیس ہزار روسیون کو قتل کیا تہا ۱۲ ہزار سے زیادہ جرمنی کام آے تہے جسکی مفصل کیفیت آیندہ موقع مناسب پر لکہی جائیگی اور یہہ امر تو ظاہر ہے کہ شہنشاہ جرمنی و اسٹریا و روس تینون نے ملک ترکی کو تباہ کرنے اور ملک ترکی کے حصہ بخرے لگانے کی تجویز سب سے پہلی کی تہی

اور اونکے وزیر اعظم موصوف نے یہہ فرمایا کہ اگر معاملات مشرقی کا کانفرنس مین
سلجہا نہوا اور ترکون اور روسیون مین جنگ شروع ہوگئی تو گورنمنٹ جرمنی
اخیر تک اپنے آپکو اس خرخشہ سے علیحدہ رکہیگی - وہ دونون مین سے ایک کی
بہی مدد نہ کریگی ۔ اور ترکی کی خودمختاری تسلیم کرینگے جو عہدنامہ پیرس مین
باتفاق سلاطین یورپ لکہا گیا ہے جسپر ہمارے بہی دستخط ہین اوسکے
برخلاف ہم کوئی کارروائی نہ کرینگے - دولت جرمنی ایسی لڑائی سے ہرگز راضی
نہین ہے - اگرچہ ظاہر مین انگلستان کو تسلی دینے کے واسطے شہنشاہ جرمن
اور اون کے وزیر نے اس جنگ سے قطعی طور پر اپنی علیحدگی کا اظہار کیا لیکن
اس اظہار پر کیونکر کوئی اعتماد کرسکتا تہا - کیونکہ اول تو یہہ آگ خود شہنشاہ
جرمنی ہی کی صلاح لگنی والی تہی - دوم فرانس اور جرمن کی مشہور جنگ مین سرکار
روسیہ نے جرمنی کو بہت کچہہ مدد دی تہی - سیوم شہنشاہ ولیم چہارم تزار روس کا حقیقی

حاشیہ شہنشاہ جرمن اور اون کے وزیر اعظم کا یہہ کہنا سراسر جہوٹہ تہا جیسا کہ پہر ثابت ہوا اونہون نے
اپنے بہانجے شہنشاہ روس کو اس لڑائی مین ایسی مدد دی کہ بیان سے باہر ہے اپنی فوج کو خفیہ طور پر
اور سے وردی پہنا کر روسیون کی مدد کے لیئے روز بہیجتے تہے پہر رسد اور گولی بارود اور
سامان باربرداری جرمن ہی سے روسی فوج کے لیئے خفیہ طور پر آتا تہا چنانچہ تین اگبوٹ
سامان جنگ سے بہرے ہوئے جو روسیون کی مدد کو آئے تہے ترکی جنگی جہازنے بحر اسود مین گرفتار
کیئے تہے جنکا مقدمہ بہت دنون تک ہوتا رہا آخر کو وہ جہاز معہ مال ترکی سرکار نے ضبط کرلیئے
اور اہالیان جہاز جو جرمنی تہے قید کیئے گئے مسٹر آرچ بالڈ فوربس کارسپانڈنٹ اخبار ڈیلی نیوز

[illegible] ... ة آلسہ آلقاف
ہر موقع پر اپنا حامی اور مددگار [illegible] کیونکہ [illegible] کر

دوسرے یہہ کہ مفت مین ملک ترکی کے حصے ہاتہہ لگجائین - اسی طرح سے اور بہی

کئی سلاطین یورپ کے ترکی ملک پر دانت لگائے بیٹھے تھے خصوصًا جن بادشاہون

نے لارڈ سالسبری صاحب کے روبرو ترکی کے ساتہہ ہمدردی کا اظہار کیا تھا

اونمین سے بہی بہت سے ترکی کو باطن مین چٹ کرنا چاہتے تھے بشرطیکہ روس یا جرمن

ایسا کوئی زبردست پہلے ترکون سے بڑہکر موقع لگالی - قصہ کوتہ جب قسطنطنیہ مین

لارڈ سالسبری صاحب پہونچے تو کانفرنس منعقد ہونے سے پہلے ہی روس کے مشہور

ایلچی جنرل اغناتیف نے اونکے ساتہہ گاڑہی دوستی پیدا کرلی تھی کہ ایک وہ ایک

کاٹی روٹی کہانے لگے - اس مکار جنرل نے لارڈ صاحب کو اپنی دام فریب مین پہنسانے کے

لئے کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا اس چاپلوسی سے مراد اسکی یہی تہی کہ کانفرنس

مین لارڈ صاحب سے بہی روسی طرفداری کرائی - چنانچہ ایسا ہی ہوا لارڈ سالسبری صاحب کے

دلپر اس مکار جنرل کی بہت سے باتون کا پورہ پورہ اثر ہو گیا - آخر کار جب کانفرنس

کے لئے ایک عرصہ ایسے کوششین ہورہی تہین اوسکا پہلا اجلاس روسی سفیر

(جنرل اغناٹیف) مقیم استنبول کے مکان پر ہوا - لیکن طرفہ ماجرا سُنئے

کہ اس جلسہ مین سلاطین غیر کے وزرائی دولت عالیہ عثمانیہ کی جانب سے

کسی ایک ممبر کو بہی شریک نہین ہونے دیا اس موقع پر حق پرست لوگون

کو ایک منٹ تک ذرا انصاف کی رو سے غور کرنا چاہیئے کہ کانفرنس

انا لیہ اپنے آپکو بالکل علیحدہ رکھیلی - غرضیکہ اسی طرح سے
تمام سلاطین یورپ کی منشا کو دریافت کرنے کے بعد ۲ دسمبر ۱۸۷۶ء کو قسطنطنیہ
مین داخل ہوئے -

کانفرنس کے اوّل جلسہ کی کارروائیان

مدبران یوروپین علی الخصوص وہ لوگ جنکا تعلق اس جنگ سے تہا خوب جانتے ہین
کہ اگر روس کو اپنے ماموں جرمنی کی مدد کا پورہ بہروسا نہوتا تو وہ کبہی اس خونخوار
جنگ مین اپنے آپکو نہ پہنساتا - روس ترکون کی دلاوری سے خوب واقف تہا کہ اگرچہ ترکی
گورنمنٹ فی الحال بیمار تصور کی جاتی ہے تو بہی لاکہون روسیون کو کہا کے پچہا چہوڑیگی
جرمنی ہی کی مدد کے بہروسہ پر زار روس میدان جنگ مین آنے کے لیے بیچین ہو رہا تہا
ادہر پرنس بسمارک وزیراعظم جرمنی عجیب و غریب چالین چل رہا تہا - گہری مین
بیشمار مدد دینے کا اقرار کرتا تہا اور ذرا دیر بعد اوس وعدہ کو ہوا مین اوڑا دیتا تہا
کیونکہ اس امر سے کہ روس ہماری ہی مدد کے بہروسہ پر دون کی لے رہا ہے - پرنس موصوف
بہی بخوبی آگاہ تہا - یوروپ کے بہت سے دانشمندون کی اوسوقت یہی رائے تہی کہ اس جنگ کا
جو عنقریب برپا ہونے والی ہے بانی مبانی پرنس بسمارک ہی ہے - وہی اشتعال دلا کر
دیکر روسیہ کو میدان جنگ مین ترکون کے مقابل لانا چاہتا ہے اور اس خونخوار
جنگ کے برپا کرانے سے اوسکا مطلب یہہ تہا کہ جب روس میدان کارزار مین اوتر پڑے
تو خود اوسکا حمایتی ہوکر یوروپ کے دوسرے سلاطین خصوصاً ترکی کو اپنے قابو
مین لائے اوسکے حصہ بخرے آپسمین بانٹ کر جسطرح سے چاہے کردائے - اس

قتل کا حکم لکھکر بہیجدیتے - ڈر رکسکتا تہا - سلاطین یوروپ تو آلسپین اتفاق کرہی چکے تھے اور جب کہ قسطنطنیہ مین یہہ جلسہ جمع ہوا تہا تو لازم تہا کہ جسطرح دوسرے سلطنتون کے ایلچی اور وزرا جمع ہوئے تھے اوسی طرح ترکی قایم مقام کو بہی جلسہ مین شریک کرنے اور اوسکی مواجہہ مین اون خرابیون کا جنکی اصلاح کے لیئے یہہ لوگ جمع ہوئے تھے تذکرہ کرتے جس امر کا ترکی قایم مقام معقول جواب ندیتا اوسکی واسطے عمدہ تدبیر سوچتے - ترکی گورنمنٹ نے ہرچند دلایل قوی پیش کین کہ ہمارا قایم مقام ضرور کانفرنس مین موجود ہونا چاہیئے مگر چونکہ تمام سلاطین یوروپ نفی پر متفق ہوچکے تھے انکار ہی کرتے رہے - ناچار ترکی نے خاموشی اختیار کی - اب سنیئے کہ اول ہی جلسہ کانفرنس مین یہہ تجویز پاس ہوئی کہ صوبہ بلگیریا اور دوسرے صوبون مین جہان عیسائی رہتے ہین کرسٹان گورنر جنرل مقرر کیا جاوے - اور کارباری اہلکاران ماتحت بہی اکثر عیسائی ہی ہون - ایسا گورنر جنرل یا حاکم ممالک غیر کا باشندہ ہو خواہ رعایاے ترکی مین سے ہو مگر اوسکی تقرری اور موقوفی بحالی شاہان یوروپ کے اختیار مین رہیگی حضرت سلطان المعظم کو اوسکی موقوف کرنے کا کچھہ اختیار نہوگا - اسی طرح تقرری کے وقت بہی باب عالی سلاطین یوروپ کی راے لیکر ایسے شخص کو صوبہ ہای مذکور مین مقرر کریگی اور اوسکی تنخواہ و دیگر مراتب وغیرہ باب عالی کو اوسیقدر منظور کرنے پڑینگے جسقدر شاہان یوروپ متفق ہوکر لکھدین - دوسرے جو پرٹوکول یونٹ انید ورلسی صاحب وزیر اعظم انگلستان نے پچھلے سال مین عیسائیان رعایا ترکی

مذکورہ کی کسیقدر ہٹ دہرمی تھے کہ جبکہ سلطنت کے بیشمار معاملات کا تصفیہ
کرنیکے لیئے یہہ کانفرنس جمع ہوئی تھی اوسکی ایک بہی وکیل یا اہلکار کو جلسہ مین
شریک نہین ہونے دیا۔ کیا یہہ طریقہ انصافانہ تہا؟ ہرگز نہین۔ مجرم
کو بھی جب الزام لگا کر کوئی حاکم سزا دیتا ہے تو اوسکو سامنے کہڑا کر کے
مواجہہ مین گواہون اور دیگر قوی وجوہات کے ذریعہ سے اوسپر الزام ثابت کیا
جاتا ہے پھر اوس سے اوس الزام کی بریت کے لیئے گواہ وغیرہ وجوہات
طلب کرتے ہین اور ہر طرحسے آزادی دیجاتی ہے کہ اپنے اوپر جرم ثابت کرنیکے
واسطے جسقدر ثبوت رکھتا ہو پیش کرے اور ثبوت جرم کی خاطر خواہ تردید کرسکے
مگر کانفرنس مذکورہ کی انوکھی کارروائی تھی کہ دولت علیہ کے ایلچی کو بلایا نہ
کسی وزیر کو خود ہی اپنے ٹاپرہ مین کیٹی کرکے تجویزین گہڑ ڈالین واہ حلوائی کی دوکان
پر دادا جیکی فاتحہ اسیکو کہتے ہین جب یہی کرنا تہا تو خاص قسطنطنیہ ہی مین جمع
ہونیکے وزرا رشاہان یورپ نے کیون تکلیف اوٹہائی گھر ہی مین سے ترکی کے

---

† یہی جنرل اغناتف ہی جو بڑا مکار اور بد باطن تہا اس نے سلطان عبدالعزیز خان
مرحوم کو اپنی مکاری سے ایسا شیشے مین اوتار رکھا کہ وہ اسکی ہر ایک بات کو
پتھر کی لکیر سمجھتے تھے اور اپنا بڑا خیرخواہ جانتے تھے حالانکہ اوسی مصنوعی خیرخواہی کے
آڑ مین جنرل مذکور سلطنت ٹرکی کا پاس کر رہا تہا حال کی لڑائی کا خاص بانی مبانی
بھی مکار یہی اسنے سلطان کو گورنمنٹ برٹش کی طرف سے سخت بدگمان کردیا تہا شہنشاہ
روس بھی اخیر مین اسی سے ناراض ہوگئے تھے ۔ فقط

ترکی گورنمنٹ سے شکست ہوجائیگا اور یہہ سلطنتین ایلچیون کو استنبول سے
ایک لخت اوٹھا لینگے - مہربانی فرماکر اس کتاب کے پڑہنے والی کانفرنس سلاطین
یوروپ کی چال بازی اور گیدڑ بہبکیون پر بہی غور کرتے جائین - کب جائز ہے
کہ ایسے بیباکانہ دھمکی دولت العالیہ روم جیسے سلطنت کو برابر بلکہ اوس سے
بہی چہوٹے ہو کر دین اور اوسکی قدیم مراتب اور اعزاز کو ایک لخت بہول جائین -
اسکے علاوہ یہہ بہی معلوم ہوا کہ سلاطین یوروپ نے ترکی کے معاملہ مین جو انتظام
کیا تہا اوسمین ترکی پر ایک قسم کی حکومت ظاہر کی گئی ہتی اور اسی تجویزین گرہنے
سے جنرل اغنالف روسی سفیر کا یہی منشا تہا کہ ترکی ممالک کے کسی نہ کسی
طرح حصے بخرے کیئے جائین اور روسی گورنمنٹ کے مقابلہ مین ترکی سلطنت کو
مات دی جاے اور رفتہ رفتہ روسی سلطنت کا قابو دولت عثمانیہ کی عملداری مین
ہو تا جاے اور اسی منشا او مطلب کا سر کیو لر کونٹ انیڈراسی صاحب وزیر
اعظم آسٹریا نے دو سال پہلے مشتہر کیا تہا وہ بہی جنرل اغناتف ہی کی
خاطرداری اور شہنشاہ روس کے خوش رکہنے کے لیئے کونٹ مذکور نے مرتب
کیا تہا - قصہ کوتہ جب سلاطین غیر نے انگلستان بہی بظاہر روسیون ہی کا
طرفدار پایا اور ترکی کی نسبت وزراے انگلشیہ کی عجیب و غریب چال ڈہال
دیکہی تو سبکے سب روسی خواہشون ہی کا دم بہرنے لگے اور جنرل اغناتف
کی بن آئی چنانچہ وزراے انگلستان کی ڈانوان ڈول چال بہت سے
باتون سے صاف ظاہر ہوتی تھے - جیسا کہ اون دنون مین ارل ڈربی نے

کی بہبودی کے لیئے جاری کیا تہا اوسکے تمام شرائط کو باب عالی جلدی پورہ کرے
جس سے عیسائیون کو کامل آزادی ملے - تیسری ۳ بڑے بڑے شہرون اور قصبون
سے جہان عیسائی آباد ہین ترکی کا قواعددان لشکر اوٹہا لیا جاے اور اوسکو
کسی اور جگہہ رکہا جاے - چوتہے ۴ خاص عیسائی قوم رعایا ترکی کی ایک فوج بہرتی
کی جاے اور اوسکے افسر بہی عیسائی ہون جنکو ترقیان اور مراتب ترکی افسرون کی
مانند دی جائین پانچوین ترکی فوج کے جن سردارون نے بلگیریا مین قتل کرایا
تہا ان سبکو فوراً سخت سزائین دیجائین - چہٹے ۶ تمام باغیون کی خطائین
باب عالی ایک لخت معاف کردے - ساتوین ۷ سرویہ اور بوسینا
اور مانٹونیگرو ان تینون صوبون کو صلحنامہ کی شرائط منظور ہونے
سے پہلے دولت علیہ اپنی عملداری مین سے تہوڑا تہوڑا ملک عطا فرمائے - آٹہوین ۸
سلاطین یوروپ کے مدبرون کی ایک کمیشن مقرر ہو جو ایک برس تک عیسائی
لشکر اور رعایاے مسیحی کی بہتری کے لیئے تدبیرین مہیا کرے - تمام تجاویز مجوزہ
کمیشن مذکورہ کو خواہ مخواہ دولت علیہ منظور و قبول کریگی - اس کمیشن کا
سارا خرچ خزانہ ترکی سے دلایا جاے - اخیر مین جبکہ بڑے بڑے سلطنتون کے قایم
مقامون نے جو اس کانفرنس مین موجود تہے باتفاق راے یہہ حکم لکہا کہ جو تجویزین
اوپر لکہی گئی ہین اون سبکو فی الفور دولت علیہ پورا کرے اگر انمین سے ایک بہی
تجویز کے پورہ ہونے مین توقف ہوگا تو بلا اطلاع ان چہہ سلطنتون کا تعلق
جنکے قایم مقامون نے آج کے روز بحیثیت ممبران کانفرنس تجویزونکے قایم رہنے [illegible] مستحکم

جنگ کے لیئے اوبہار رہے تھے - البتہ یہہ خیر ہی کہ ایسے نازک وقت مین لارڈ بیکنس فیلڈ صاحب بہادر وزیر اعظم انگلستان کی وزارت کا گروہ راستی پر تہا اونکی گفتگو مین کوئی طرح کی لاگ لپٹ نہ تہی جسطرح بظاہر مین ترکی پاسداری کرتے تھے اوسی طرح باطن مین بہی لارڈ ممدوح کا گروہ ترکون کا طرفدار تہا - سر ہنری الیٹ صاحب سفیر انگلستان نے جو اونہدنون دربار قسطنطنیہ مین انگلنڈ کی جانب سے ایلچی تھے حتی الوسع لارڈ ڈربی صاحب کو اپنی تحریرون مین یہی سمجہایا کہ جو چال انگلستان نے اس معاملہ مین اختیار کی ہے اوس سے ترکی عملداری کے رہنے والے ناامید ہوتے جاتے ہین اور جب یہہ ناامیدی حد سے زیادہ بڑہ جائیگی تو بجز اسکے کہ خواہ مخواہ یہہ لوگ روسیون سے جھگڑین کوئی چارہ نہوگا - انگلستان کی یہی چال رہی تو جسقدر شور و غوغا اور عقدہ سلاطین یوروپ جتلا رہے ہین وہ سب اثر ترکون کے دماغ مین پیدا ہوکر فتور لائیگا - اور ناچار ہو کر ترک اون باتون کے قبول کرنے سے ایکبار گی انکار کر بیٹہینگے جنکو انگلستان نے سلاطین غیر کی طرف سے ترکی کے روبرو پیش کیا ہے - اوسوقت بعینہ تنگ آمد بجنگ آمد کی مثل صادق آئیگی - ترکی گورنمنٹ انگلستان کی اون تجویزون کو کبہی قبول نہ کریگی جو روس کے ساتہہ متفق ہوکر پیش کی جائین - انگلستان کی یہہ سراسر غلطی ہے کہ وہ روس کی مجوزہ تجویزون کے ساتہہ متفق ہو کر اونکو ترکی کے روبرو منظوری کے لیئے پیش کرتا ہے - اگر انگلستان

لارڈ سالسبری صاحب کو ایک مراسلہ لکھا اور جتلایا کہ فی الحال جو تجویزین شاہان یورپ نے متفق ہوکر لکھے ہین اونہین پر انگلستان بہی قایم ہے جو سلطنت اسکی برخلاف ہو کر کسی ہمسایہ سلطنت سے لڑائی جہگڑا کریگی اوسکو انگلستان کی جانب سے کسی قسم کی مدد کا بہروسہ نہین رکہنا چاہئے۔ اس مراسلہ مین علانیہ لارڈ ڈربی صاحب نے یہی جتلایا تہا کہ گویا روس اور ترکی مین جنگ شروع ہوگی تو انگلستان ترکی کو کسی قسم کی مدد نہ دیگا۔ ایسے خیالات ظاہر کرنے سے کہلی بندون روسی ارادون کو تقویت ہوئی اور تمام سلاطین یوروپ اور نیز ترکی کو بہی انگلستان کی جس مدد کا بہروسہ تہا وہ جاتا رہا۔ اسکے علاوہ لارڈ ڈربی صاحب نے مارکوئیس آف سالسبری سے یہہ بہی کہدیا تہا کہ اگر ترکی گورنمنٹ شرایط مجوزہ کانفرس کے قبول کرنے مین کچہہ حجت کرے تو تم ایک لخت کانفرس کو چہوڑ کر چلے آنا یہہ حرکت گویا دولت علیہ کی نسبت ایک دھمکی تھی+ اب ناظرین خود غور کرلین کہ دولت انگلشیہ کی اوس زمانہ مین ترکی کی نسبت کیسی رای تھی۔ ایک طرف تو یہہ لکہنا کہ اگر کوئی غیر سلطنت ترکی پر چڑہائی کریگی تو انگلستان اوسکو جائز تصور نہین کریگا اور دوسرے جانب یہہ جتلانا کہ ترک اگر کسی سلطنت سے لڑینگے تو انگلستان اونکو کسی قسم کی مدد نہ دیگا۔ واہ واہ وزرا کی راے کیا ہی کہ فصلی کوا نباہوا تہا جدہر کی ہوا کا جہوکا لگا اودہر ہی کو رخ کہینچ گیا۔ ان تحریرون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مدبران انگلستان اوندنون مین ایک طرف تو ترکون کو تسلی دی رہی تہی اور دوسری طرف روسیون کو

روسی اور ترکی لشکرون کی تیاریان

ادہر تو کانفرنس کی یہہ گڑبڑ ہو رہی ہتی اودہر روسیون اور ترکون نے پولیٹکل مطلع کو دہوان دہار دیکہکر ہوا کا رخ پہچان لیا اور فی الفور اپنے اپنے لشکرون مین تیاریان شروع کردین - اول روس نے اپنے سپاہیون کو لڑائی کے لیے اراستہ کرنا شروع کیا چنانچہ شہنشاہ روس کا چھوٹا بہائی شہزادہ نکولس ماہ نومبر کے اخیر مین شہر سینٹ پیٹرس برگ سے جنوبی لشکر کی کمان لینے کے لیے روانہ ہوا - اور اسیوقت لشکری اخراجات کے لیے نئی لون جاری کی گئی - اسی طرح ترکی فوجین بہی جنگ کے واسطے تیار ہونے لگین حضرت سلطان المعظم نے مصمم ارادہ کرلیا کہ سلاطین یورپ کی خود غرضی سے بہری ہوئی تجویزون مین سے ایک کو بہی قبول نہین کرنا چاہیئے جو کرے سو مولا - اونہین دنون مین دولت علیہ نے اس امر کے ظاہر کرنے کے واسطے کہ وہ اپنی عملداری کا خود از سر نو معقول انتظام کرنا چاہتی ہے اور تمام مملکت مین یکسان اصلاح کے رائج کرنے پر آمادہ ہے محمد رشدی پاشا نامی وزیر اعظم کو معطل کر کے بجاے اونکے مدحت پاشا کو صدر اعظم مقرر فرمایا ان تمام گرما گرمی کی کارروائیون سے حضرت سلطان المعظم کا یہی مقصد تہا کہ سلاطین یورپ کو اس بات کا کہ حضرت اپنے عام رعایا برایا کی بہبودی کے لیے نیا انتظام قایم کرنا چاہتے ہین یقین آجاے - مدحت پاشا کے ماتحت وزرا بہی نئے ہی بھرتی کیے گئے - مدحت پاشا کی تصویر ہم ذیل مین دکہلاتے ہین

روس کے ساتھ متفق ہوکر ترکی کے لئے عمدہ تجویز بھی پیش کریگا تب بھی ترکی منظور نہ کریگی کیونکہ سلطنت علیہ روسیون کو اپنا جانی دشمن سمجھتی ہے اور اونکی ہر ایک بات مین اپنا نقصان جانتی ہے - اگر انگلستان نے روس سے متفق ہونے مین اخیر تک یہی نادانی اور غفلت ظاہر کی تو جو کچھہ اثر اوسکی باتون کا ترکون کے دلون پر بطور دوستانہ ہے وہ بھی جاتا رہیگا - کیونکہ ترکون کے دلون مین انگلنڈ کی جانب سے پہلے ہی شک پیدا ہو رہا ہے اونہون نے بخوبی سن لیا ہے کہ انگلستان کے بھی بعض وزرا کی اب یون یہہ راے ہو گئی ہے کہ ترکون کو یوروپ سے خارج کر دیا جاے - اور یہہ بھی ترکون نے یقین کر لیا ہے کہ روسی عنقریب ہمپہ حملہ کرنے والے ہین - چنانچہ ترکون نے بھی اپنے تمام طاقت کے ساتھہ روسیون کے مقابلہ کرنیکی تیاریان کر رکھی ہین اور وہ مرتے دم تک روسی ارادون کو کبھی پورہ نہین ہونے دینگے - اور اس معاملہ مین تمام رعایا ترکی سلطنت ترکی کو مدد دیگی کیونکہ اوسکو بخوبی روسیون کی مکاری کا احوال معلوم ہو گیا ہے - تمام ترکی عملداری کے باشندے جانتے ہین کہ روس کا یہہ دعوی کہ مین خلق اللہ فائدہ کے لیئے ترکی مین مداخلت کرتا ہون بالکل لغو ہے بلکہ وہ قوم سلاو کی بہتری کے لیئے کوشش کرتا ہے اور در پردہ اپنی جڑہ جمانا چاہتا ہے - لارڈ دربی و سر هنری الیٹ صاحب کی تحریر مذکورہ کا گو کچھہ بھی خیال نہ کیا ہو تو بھی حضرت دل مین یہہ بات ضرور پیدا ہو گئی ہوگی کہ یہہ لقمہ تر جسکو روس ہمارے سہارے حلواے بے دودہ سمجھکر نگلنا چاہتا ہے بڑے مشکلون سے ہاتھہ آئیگا -

کیونکہ غریب عثمانیہ ترک یہہ نہین چاہتا تہا کہ ہماری سلطنت مین سلاطین غیر مین سے کوئی بادشاہ علی الخصوص عیسائی ہو کر مداخلت کرے اور ہم پر اپنی حکومت جتلاے - مدحت پاشا نے عہدہ صدارت عظمی پر مقرر ہوتے ہی انگلستان کے سفیر زائد مارکوئیس آف سالسبری سے ملاقات کی اور اثنا گفتگو مین نہایت استقلال کے ساتہہ صاف صاف کہدیا کہ دولت عثمانیہ اپنی معاملات کے سلجہا کرنیکے لیئے سلاطین غیر کی کانفرس (پنچایت) کا مقرر ہونا قسطنطنیہ مین ہرگز نہین چاہیئے کیونکہ وہ ثالث کی محتاج نہین بلکہ خود ہر قسم کے معاملات کو خوبی کے ساتہہ انجام دینے کی لیاقت کا مادہ رکہتی ہے - بجز فرمان حضرت سلطان المعظم ترکی عملداری مین ایک پتہ نہین ہل سکتا - ساری بہلائی اور سرسبزی اس سلطنت کی اپنی حقیقی آقا سلطان ہی کی دانشمندی پر منحصر ہے دوسرا کوئی بادشاہ اس سلطنت کے نفع ونقصان کا جوابدہ نہین ہے - پس جبکہ سلاطین غیر اس سلطنت کی بہلائی اور برائی کے ذمہ دار نہین ہین تو انکو یا انمین سے کسی ایک کو بہی یہان اپنی تجاویز کے شایع کرنے اور حکومت جتلانے کی اجازت ندی جائیگی - لارڈ سالسبری مدحت پاشا کی یہہ باتین سنکر دنگ رہگیئے اور جس لقمہ کو تر مال تصور کرتے تہے وہ کپاس بلکہ گولہ آہنی نظر آنے لگا

ترکی سلطنت کے لیئے نئے قواعد کا مرتب ہونا

ہرچند مدحت پاشا کے جلسہ وزرا نے سلاطین غیر کی کانفرنس کے نشست انکو برا بتلایا اور جہان تک ہوسکا اسکی مخالفت کی مگر چونکہ بیشتر ہی

بڑا دانا اور بچپنے ہی سے عمدہ خیالات کے ظاہر کرنے مین مشہور و مدبر تہا۔

شبیہہ مدحت پاشا مرحوم سابق وزیر اعظم سلطنت روم

اور قدیم ہی سے روسی دغا بازیون کا پکا دشمن تہا۔
سلاؤ قوم کا جو ترکی گورنمنٹ کی تابعداری مین رہے
یہہ پاشا ہمیشہ طرفدار تہا اور عیسائی اور
اہل اسلام دونون کو بنظر یکہ وہ رعایا
سلطان ہون یکسان سمجھتا تھا
اور ہر ایک کے حقوق کی پوری پوری نگرانی
کرنا اپنا فرض جانتا تہا اسی ہر دلعزیزی کے باعث تمام یورپ مین مدحت پاشا
کا نام ہو گیا تہا مگر افسوس کہ اخیر مین اسپر سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے
مارنے کا الزام لگایا گیا اور بعد ثبوت جرم حبس دوام کی سزا دیکر ولایت
حجاز مین قید کیا گیا جہان سنہ ۱۸۸۴ع مین مرگیا (چنانچہ کسی قدر سوانحات
عمری پاشاے مذکور کے سلطان عبدالعزیز خان کے مارے جانیکی کیفیت
مین ہم اوپر بیان کر آئے ہین) مدحت پاشا کی اسوقت یہہ راے تہی کہ حضرت سلطان
المعظم کی حکومت رعایا اور جلسہ وزرا کی راے کے مطابق قایم رہے نہ کہ
جبر سے اور ایک زبردست گروہ رعایا کا تخت پر قابو رکہے تاکہ دشمن بہی
ڈرتے رہین۔ مدحت کی اس راے سے ادنی و اعلی تمام رعایا متفق تھے

تصور کیئے جائینگے اور تمام صوبہاے خود مختار کو لازم ہوگا کہ حضرت کو اپنا فرمانروا
اور شہنشاہ تسلیم کرین لیکن اگر کوئی صوبہ بدچلن یا مرتکب کسی جرم خلاف عہد نامہ
شاہان یوروپ کا ہوگا تو سلطان المعظم اوسکی اس حرکت کے ذمہ
دار ہونگے - سیوم کوئی خود مختار صوبہ خراجگذار دولت عثمانیہ حضرت
سلطان کے حکم سے عدول نہین کرسکیگا - چہارم عام رعایا کی بہبودی کے
لیئے یکسان قوانین ملک مین جاری ہونگے جنکی ضمانت خود سلطان ترکی
کرتے ہین پانچوین اگرچہ حضرت سلطان ترکی مذہب محمدی کے پابند ہین لیکن
یہہ پابندی اونکو دوسرے مذہب والون کی حقوق کی نگرانی اور عطای آزادی
سے باز نرکھہ سکیگی - سلطنت کے اندر جہان جہان غیر مذہب والی رہتے ہین
اون سبکو اپنے اپنے مذہب کی رسومات ادا کرنے کی آزادی دیجائیگی - اور
تاوقتیکہ اون پر کوئی خاص جرم نافرمانی یا سلطنت سے بغاوت کرنے کا ثابت
نہوجائے تب تک اونکے حقوق کی برابر سلطنت علیہ کی طرف سے محافظت کی جائیگی
چہٹے تمام اخبارات کے وقایع نگارون کو (خواہ وہ کسی زبان مین شایع ہوتے
ہون) آزادی عطا کی جائیگی تا کہ معاملات سلطنت ور عایا مین بلا رد و رعایت
جو امر سچ ہو اوسکے ظاہر کرنے مین خوف نکرین - ساتوین جب تک شرارت
کے ساتھہ سلطنت سے بدخواہی اور خیانت کا جرم اخبار کے ذمہ ثابت نہوگا
آزادی اوسکی نہین چہینی جائیگی آٹھوین تعلیم و تدریس کے بارہ مین دولت
علیہ اپنے تمام رعایا کی سے ایکسان کوشش کریگی - ترکون اور عیسائیونکو

سلطان المعظم اس کانفرنس کی نشست کو خاص قسطنطنیہ مین منظور فرما چکے
تھے لہذا آخر کار طوعاً و کرہاً بائیس ۲۲ تاریخ دسمبر ۷۶ء کو اول اجلاس سفیران سلاطین
غیر کا ہو ہی گیا یہہ اجلاس مکان ایڈمیرلٹی (دریاے فوج کے جنرل کی کوٹھی)
مین ہوا اور جب ایلچیان انگلستان جرمنی فرانس اسٹریا اطالیا
امریکا روس وغیرہ درجہ بدرجہ حسب مراتب سلطنت خود کرسیون پر بیٹھ
گئی تو مفصلہ ذیل کارروائی شروع ہوئی قصر مذکور کے متصل جو توپخانہ
سلطانی تہا اوس سے سلامی سر ہوئی - دولت العالیہ عثمانیہ کی طرف سے
اس کانفرنس مین اوسوقت دولت مآب صفوت پاشا شریک تھے اونہون
باآواز بلند کہا کہ یہہ سلامی گویا اس وقت اوس نئے انتظام کی خوشخبری دے
رہی ہے جو عنقریب بہ تمام دوست سلطنتوں کے مشورہ سے حضرت سلطان المعظم
اپنی رعایا کے لیئے کرنے والے ہین - یہی آواز خبر دی رہی ہے کہ حضرت نے
سلاطین یوروپ کی مجوزہ تجویزون کو کمال خوشی کے ساتہہ منظور فرمایا
جنکی اجرا کے لیئے یہہ توپین چہوڑی گئین - چنانچہ وہ انتظام اس طرح پر کیا
جائیگا اول نئے تجویزون کے مطابق جو دلائین اور خود مختار صوبے سلطنت
عثمانیہ کی حدود مین واقع ہین اونکو باتفاق راے جملہ سلاطین یوروپ دولت
علیہ مستحکم بنائینگے اور اون کے آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کرتی ہینگی
کبہی اون صوبون کی ایک چپہ بہر زمین بہی چہین کر خالصہ مین نہین ملائی جا
دوئم حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ ایک آنا در عایا کے افسر اعظم

طرف سے گروہ وزرامین کی؛ وکلار مقرر کئیے جاینگے جو پارلیمنٹ سلطنت
کے حضور مین رعایا کی عرایضات کو پیش کرینگے اٹھارہوین[18] اگر کسی وکیل
رعایا سے کوئی جرم سرزد ہوگا تو اوسکی تحقیقات عدالت ہائے کورٹ
مین ہوگی اور ثبوت جرم ہونے پر جسطرح سے عام رعایا کی کثرت راے
سے وہ مقرر کیا گیا تہا اوسی طرح رائے ہی کے اعتبار پر موقوف ہوکر
زمرہ وکلا مین سے خارج کیا جائیگا - اونیسوین[19] جو کوئی الیمنٹ ممبر پارلیمنٹ
کا ہوکر عدالت کی گستاخی کریگا تو حضرت سلطان المعظم کو اوسکے بدلنے یا
برخاست کرنے کا اختیار ہوگا - بیسوین[20] ضروری باعث کے سیواسے
کسی عہدہ دار کو معطل نہ کیا جاے اور نہ ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ پر بدلا جاے
اکیسوین[21] اگر کوئی ممبر یا عہدہ دار عدالت اپنے لوازم کار منصبی کے ادا کرنے
مین غلطی کرے یا لیاقت نرکہتا ہو تو تاوقتیکہ وہ لیاقت حاصل نکرے کسی
اعلی افسر کی ماتحتی مین کام کیا کرے - بائیسوین[22] سلطنت کے قواینن
مرتب کرنے کے لیئے ایک خاص کمیٹی رؤسا کی مقرر کیجاے جسمین سرکاری افسر
بہی اچھے قانون دان اور لایق وفایق تیسرے حصے کے ہون تئیسوین[23]
جسطرح سے اس کمیٹی واضع قواینن مین سرکاری افسر شریک ہون اوسی طرح
رعایا کے وکلا کو بہی اس کونسل مین شریک ہوکر اپنی راے ظاہر کرنیکا
اختیار دیا جاے - چوبیسوین[24] پچاس ہزار مردان رعایا مین سے ایک شخص پارلیمنٹ
کی ممبری کے لیئے منتخب کیا جاے - اور ایسے وکیل رعایا کی کثرت راے کے باعث

برابر تعلیم دلوائیگی - قصبات - دیہات مین سرکار کی طرف سے ہر ایک علم کے مدارس جاری کیے جائینگے جنکی اخراجات اہل اسلام اور عیسائیون سے برابر وصول ہونگی - نوین[۹] حضرت سلطان کی تمام رعایا (عیسائی ہو خواہ موسائی یا اہل اسلام) برابر اور مساوی رتبہ رکھینگے کوئی کسیکو بہ نظر حقارت نہ دیکھہ سکیگا - اور تمام سرکاری عہدون کے دینے مین اہل اسلام کی خصوصیت نہین ہوگی بلکہ عیسائیون اور ترکون کو برابر سرکاری عہدے ملینگی - دسوین[۱۰] سلطنت کی حکومت ہر ایک مذہب وملت والے پر ایک ہی سان رہیگی یہہ نہین کہ اہل اسلام کو آرام دیا جائے اور رعایا کے دوسرے فرقون کو مثل غلامون کی مانند لیا جائے - گیارھوین[۱۱] رعایا کی جایداد اور موروثی ملکیت کے قایم رکھنے کے لیئے حضرت سلطان سے ضمانت معقول لی جائیگی - بارھوین[۱۲] رعایا عثمانی قوم عیسوی کے حقوق دنیاوی اور دینی کی حفاظت کیواسطے بھی سلطان سے کسی غیر سلطنت کی ضمانت لیجائے - تیرھوین[۱۳] کوئی سرکاری افسر کسی شخص رعایا کو اپنے ذاتی فایدہ کے لیئے تکلیف نہ دیگا - چودھوین[۱۴] عدالتوں مین ہر ایک اہل مقدمہ کو بلا تکلف حاضر ہونے کی اجازت دیجائیگی اور ایسے مقام پر عدالت مقرر ہوگی کہ خاص وعام اوسکی کارروائیان دیکھہ سکین - پندرھوین[۱۵] ہر ایک مجرم کو اپنی بریت پیش کرنیکی لیئے پوری آزادی دیجائیگی - اور جو وہ تقریر کریگا یا بریت اپنی پیش کریگا تو حاکم کو لازم ہوگا بلا حجت قبول کرے سولھوین[۱۶] کوئی جج عام اور بیہودہ شکایت پر تا وقتیکہ کافی ثبوت نہو - نوکری سے معطل یا برخاست نہین کیا جائیگا - سترھوین[۱۷] سلطنت انگلینڈ کے مانند رعایا ترکی کو

جب یہ قواعد مشورہ کانفرس مرتب ہوئی تو سب کا یہہ خیال تہا کہ ملک مغربی کے رہنے والے ان کو بسر و چشم منظور کرینگے کیونکہ وہ ایسے قاعدون سے نہایت خوش ہوتے ہین مگر البتہ مشرقی حصہ ملک کے رہنے والون کی نسبت جنمین زیادہ تر باشندے اہل اسلام خصوصاً ترک تھے شک تہا کہ عجب نہین جو وہ انکے منظور کرنے مین حیلہ و حوالہ کرین - کیونکہ ایک تو ترکی قوم ایک مدت دراز سے خودمختار سلطنت اور حکومت کرتی چلی آتی ہے اس لئے اون کے دلمین حکمرانی کا غرہ بہرا ہے دوسرے کے بنائی ہوئے قواعد کو تسلیم کرنے مین اپنی حقارت سمجھتے ہین گذشتہ زمانہ کی فتحیابیان اور خودمختاری کا زعم ترکون کے دلون مین موجود ہے اسی خیال سے شبہ کیا جاتا تہا کہ بہت سے ترک ان نئے قاعدون کو تسلیم نہین کرینگے اسکے سیواے بڑا غضب یہہ تہا کہ ترکی قوم تمام شاہان یوروپ کی طرف سے بدگمان ہو گئے تھے اور اونکے دلپر یہہ بات اچھی طرح جم گئی تہی کہ کل سلاطین یوروپ نے جو مسیحی مذہب رکھتے ہین اور ظاہر مین جیسے دوستانہ برتاؤ رکھتے ہین دربردہ متفق ہو کر ہمارے موروثی اختیارات کو چھین لینے اور یوروپ سے نکال دینے کا مصمم قصد کر لیا ہے - پہر ان قواعد کے اجراسے ترکون کے اختیارات بہی سلب ہوتے تھے انہین وجوہات کے باعث ترکون کے دلونمین یہہ نیا قانون کہٹکتا تہا - ترکی قوم اگرچہ غیر مذہب والون کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنے والی مشہور ہو گئی ہے اور اپنے فوائد کے خلاف کسی قوانین کی پابندی جایز نہین سمجھتے اور ظلم و جبر کو روا رکہتی ہے تو بہی ترکون مین بہت سی

وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہینگے - پچیسوین ۲۵ رعایا کے وکلا کو تاوقتیکہ وہ اپنی خوشی سے اس پارلیمنٹ مین بہتی نہون قانونی زبردستی سے داخل کیٹی نہ کیا جاے - چہبیسوین ۲۶ تمام نئے قاعدے ملک مین کونسلرون کے ذریعہ سے رایج کیے جائینگے ہر ایک قانون کے نسبت وہان کا کانسلر حکم مناسب دیگا - اور یہہ کونسلر اور امر الکمیٹے منجانب رئیس حضرت سلطان کی منظوری سے مقرر کیے جائینگے ستائیسوین ۲۷ جب تک خاص سلطان المعظم کسی رعایا کے وکیل یا امرائے کمیٹی مین سے کسیکو موقوف یا تبدیل نہ کرین تب تک وہ اپنی خدمت سے کسی طرح علحدہ نہین کیا جائیگا - اٹھائیسوین ۲۸ جب کوئی نیا قانون سلطنت کے بارہ مین مرتب کیا جاے تو ایک مناسب عرصہ سے پہلے اوسکا اعلان رعایا مین کیا جاے تاکہ وہ خاص وعام اوس قانون کی نسبت بخوبی غور کر سکین -

ان تمام نئے قواعد کے اجرا سے حضرت سلطان المعظم کو اور اونکی رعایا برایا کو بہی بہت کچہہ فواید حاصل تھے مگر خیال یہی تہا کہ دیکہا ہی چاہئے سلطان المعظم ان پر قایم رہتے ہین یا نہین اور اگر سلطان ان قاعدون کو منظور فرمادین تو اونکی رعایا بہی قبول کرتی ہے یا انکار کریگی - کیونکہ اس سے پیشتر بہی جسقدر سلاطین ترک روم مین گزرے ہین علی الخصوص سترہوین صدی سے اسطرف جو گذرے ہین اون سبہون نے بارہا شاہان یوروپ کے روبرو اپنی عملداری مین عمدہ اصلاحین کرنیکا وعدہ کیا مگر کبہی اوسپر قایم نہین رہی اسی لئے تمام یوروپ کے دل سے ترکی سلطانون کے وعدون کا اعتبار جاتا رہا تہا

باعث یقین ہوتا ہے کہ وہ ان قاعدون کو بشرطیکہ اونکا اجرا حضرت
سلطان المعظم کی جانب سے مشتہر کیا جا رفتہ رفتہ ماا،، لگنگے - اور جب
جاتی ہین

تصویر دولتمآب ادہم پاشا سفیر ترکی متعلقہ صفحہ (۲۷۱)

ور روس اور اطالیا کی جانب سے صرف ایک ہی سفیر اس کانفر
مین نشست کرنے کے لیئے مقرر ہوا تھا مگر انگلستان و فرانس

خوبیان پائی جاتی ہین جسکا اعتراف اکثر انگلش سیاحون نے بہی کیا ہے
مثلاً وہ لوگ بہادر ہین - مضبوط ہین - عمدہ چال و چلن رکہتے ہین - وقت
پڑے پر ہمت نہین ہارتے - دلاورانہ صفت اونمین موروثی ہے - سادہ وضع
کے پابند رہتے ہین - معذوری کو پاس نہین پہٹکنے دیتے - متحمل اور بردبار ہوتے
ہین - اپنے بازو کی قوت پر بہروسہ رکہتے ہین - دوستون اور بعض مرتبہ
دشمنون سے بہی مہربانی کے ساتہہ پیش آتے ہین پس ترکی پاشاؤن اور
عہدہ دارون کی برائیون ہی پر غور کرنا نہین چاہیے بلکہ دوسری طرف اونکی
خوبیان بہی معائنہ کی جائین - سرکاری عمال کی تعریف رعایا ترکی کی زبان سے
سنی چاہیے - جو اوصاف ترکون مین پائے جاتے ہین وہ ایک قدیم اور
فاتح خاندان مین ہوا ہی کرتے ہین زار روس ترکون پر یہہ الزام لگاتا ہے
کہ وہ چہوٹے دل کے لوگ ہین اور ظلم کو پسند کرتے ہین کیونکہ اونکی خیالات
پست ہین لیکن اس الزام کے ساتہہ ترکون کے نسبت یہہ بہی کہنا لازم ہے
کہ وہ بہادر اور مشہور فاتح قوم کے آدمی ہین - خداوند تعالے پر پورہ اعتقاد
رکہتے ہین - سخاوت کو عزیز جانتے ہین - اپنے دوستون اور ہمسایون کی
مدد کرنے کیواسطے ہاتہہ بڑہاتے ہین - یہہ ساری خوبیان ترکون مین اسی
وجہ سے ہین کہ وہ سچے مذہب کے پیرو ہین اور خدا کا خوف اون کے دلون مین
ہر وقت سمایا ہوا رہتا ہے - الغرض چاہے بہت سے ترک ان نئے قاعدون
کو منظور نہ کرین تو بہی ترکون کی قدیم دانشمندی اور خاندانی علمیت کے

شہنشاہ نپولین سیوم کے عہد مین ترکی سفیر ہو کر بہت دنون تک دربار فرانس مین رہ آئے ہین اسی طرح اودم پاشا سلطانی افسرون مین معزز شمار کیئے جاتے تھے اور ممالک یوروپ واقع گوشہ مغربی سے بخوبی واقفیت رکھتے تھے فرانس کیطرف سے کونٹ دی برگواون اس کانفرنس مین نشست کرتے تھے جو قسطنطنیہ مین پہلی ہی سے فرانس کے ایلچی کی حیثیت سے مقیم تھے - دوسرا انکی ہمراہی کونٹ ڈی مودورڈی تھے یہہ بہی مشہور شخص تھے اور سلطنت فرانس کے انقلاب کے زمانے مین جمہوری سلطنت چاہنے والون کے طرفدار رہے بلکہ ایک مدت تک طرفداران سلطنت جمہوری کے طرف سے وکیل ہو کر فرانس کے جلسہ وزرا مین شامل رہے تھے - اور سلاطین کے ساتھ اکثر معاہدے فرانس کی طرف سے جو ہوئے اونمین بہی یہہ صاحب شریک رہے سلطنت جرمن کی طرف سے بیرن ورتھر صاحب کانفرنس مین شریک تھے جو بحیثیت ایلچی پہلے ہی سے دربار عثمانیہ مین متعین تھے - یہہ شخص بڑا پرانا خرانٹ مدبر تھا اور پولیٹکل چالون مین اسنے اکثر موقعون پر دوسری سلطنتون کے ایلچیون کو مات دی تہین آسٹریا اور جرمنی مین جنگ شروع ہونے سے پہلے مشہور وائنیا پایتخت آسٹریا مین جرمن کی طرف سے سفیر تہا اور ڈینش فرقہ کی جنگ سے پیشتر کوپن ہیگن مین بہی ایلچی رہچکا تہا - اور جرمنی کی مٹ بھیڑ جرمن دونون فرانس سے ہوئی تب یہہ حضرت فرانس کے دربار مین جرمن کی طرف سے بحیثیت سفیر موجود تھے جرمن اور فرانس کی جنگ مین ان صاحب کو دہی
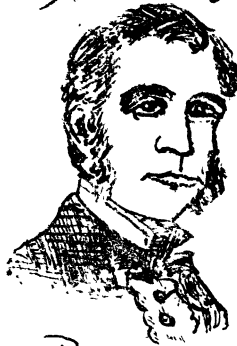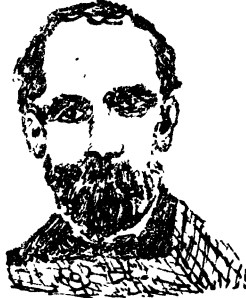
اسٹریا و ترکی کی طرف سے جدا جدا ایلچی بلکہ ایک ایک کی طرف سے دو دو اور تین تین تھے - چنانچہ صرف گورنمنٹ عثمانیہ کی جانب سے دولتمآب صفوت پاشا اور اودم پاشا مقرر ہوئے تھے - صفوت پاشا دولت علیہ کے وزیر دو لخارجہ مدتوں رہچکی ہین - پھر سلطنت فرانس نین

صدمہ پہونچیگا کہ جسکا علاج کرنا انگلنڈ کے حیطہ اقتدار سے باہر ہوگا۔ اسی لیئے
ادنے ترک سے لیکر خاص سلطان المعظم تک اونکی عزت کرتے تھے اور چاہتے تھے
کہ ہمیشہ یہی صاحب ہمارے شہر مین ایلچی ہو کر رہین۔ رہی لارڈ سالسبری
یہہ اگر ترکون کے دوست نہ تھے تو دشمنی بہی نہین رکھتے تھے بلکہ حتی الوسع لارڈ بیکنس
فیلڈکی نصیحتون کا جو ترکون کے بارہ مین اوہون نے فرمائی تہین خیال رکھتے تھے

کانفرنس کی مختلف کارروائیان

۲۳ - دسمبر ۱۸۷۶ء کو تمام ممبران مذکورۃ الصدر کا اجلاس ہوا اوس
موقع پر دوسری سلطنتون کے ایلچیون نے ترکی وکلا کی پس غیبت مین صوبہ ہائے
بوسینا - بلگیریا - ہرزی گوئینا کے معاملات اور اونکی آزادی کے لیئے
بحث شروع کی (یہہ عجب پنچایت تہی کہ گہر کا مالک یا اوسکا کوئی نوکر موجود نہ
تہا بہی آپ ہی آپ اوسکے گہر بار اور مال اسباب کا تصفیہ چکانے لگین) اور
جن امور کی نسبت کانفرنس نے ترکی وکلا کے موجودگی مین اول اجلاس کے
دن انکار کر دیا تہا اونہین باتون کی اس روز منظوری کی گئی۔ جسکی خبر ترکی
کے فرشتون کو بہی نہ تہی بلکہ ترکی تو اون باتون کے لیئے یقین کر چکے تھے کہ اول اجلاس
مین کانفرنس نے اونکو نامنظور کر لیا ہے (جائے غور ہے کہ کتنی بڑی دغابازی
سلاطین عیسوی کے ایلچیون نے کی) جب ترکی وکلا کو اس امر کی خبر پہونچی تو وہ
بہی کانفرنس کے اجلاس مین حاضر ہوئے اور اس ناجائز اور رد ہو کہے کے کار
روائی کے بارہ مین بحث ہوئی یہان تک کہ وکلا کے مابین تکرار بڑہ گئی۔

مناسبت ہے جو جنرل اغناٹف روسی سفیر متعینہ سفارت استنبول کو ترکی اور
روسی لڑائی سے نسبت ہے۔ گویا بانی مبانی اوس لڑائی کے یہی صاحب تھے۔ غضب کا
حکمت عملی کے اودھیڑ بن مین یہہ بہی اپنے وزیر اعظم پرنس بسمارک سے کچھہ کم نہ تھے
سلطنت اطالیا کی طرف سے کونٹ کورتی صاحب ایلچی تھے۔ جو کچھہ بڑے مدبرون
مین نہین ہے لیکن پہر بہی اطالیا کے وزیرون مین چیدہ عقلمند ہے۔ دولت
اسٹریا کی جانب سے روہانیا کا قنسل جنرل بیرن کالیس موجود تھا
یہہ بہی یوروپ کی اکثر پنچایتون مین اپنی سلطنت کی طرف سے شریک ہوتا
رہا ہے۔ اسٹریا اور ہنگری کی ملی ہوئی سلطنت کی طرف سے کونٹ زچی
صاحب نامی سفیر آیا ہتا۔ جسکا نام سلاطین یوروپ کے مشورون مین اکثر
پایا جاتا ہے۔ دولت روس کی طرف سے وہی مکار اور غدار بظاہرہ بہادر
(مگر باطن مین گیدڑ) جنرل اغناٹف ایلچی روس مقیم استنبول کانفرنس
مین شریک ہتا جسکی بوئے ہوئے یہہ بیج تھے اور جو اپنی لمبی چوڑی محنت کا مزا
اوٹھانے کے لیئے جو دغا بازی کی آڑ مین کی گئی تھی (حالانکہ پہر اس مردک پر ہر طرف سے تف تف
دیوانہ بنا ہوا ہتا اور جسنے گویا ترکی کا نوالہ موہنہ کے قریب ہے لیا تھا۔
انگلستان کی طرف سے مارکوئیس آف سالسبری صاحب اور سر ہنری الیٹ
صاحب ایلچی انگلشیہ حاضر باش دربار عثمانیہ تشریف لائے تھے۔ ان مین سے
سر ہنری الیٹ صاحب تو ترکون کے قدیم سے دوست ہین اور اونکی
ہمیشہ سے یہی رائے ہے کہ ترکون کے بگاڑنے مین انگلستان کو ایسا سخت

کل کارروائی کانفرنس کی دیکھتے ہین یہانتک کہ ہماری عدم موجودگی مین بہت سے باتین خود بخود کانفرنس مین پیش ہوکر پاس ہوگئے - ایسے اختیارات اس کانفرنس کو کب حاصل ہین کہ قسطنطنیہ مین آکر خود مختار بن جاے اور تحکمانہ کارروائی حضرت سلطان المعظم کی سلطنت مین بلا منظوری ادکی کرے - یہ عجیب طریقہ ترکی معاملات کی اصلاح کا ہے کانفرنس کو یہ چاہئیے کہ ہماری موجودگی مین ایک معاملہ کی بحث کرین اور پھر باتفاق جملہ ممبران اوس معاملہ کے منظوری حضرت سلطان المعظم کی بارگاہ سے چاہے - غرضیکہ دیر تک ایسی ہی بحث ہوکر اجلاس برخاست ہوا - پھر ۳۰ ردسمبر کو کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا جسمین ترکی ایلچیون نے اپنے جانب سے کانفرنس کے روبرو یہ درخواست پیش کی کہ سلاطین یوروپ کے سفیرون نے ماتحت صوبہاے ترکی کی عملداریون مین وہان کے باشندون کی کونسلین مقرر کرنے اور اونکو کل اختیارات کاروبار سرکاری مین عطا کرنے کی نسبت جو تجویز باب عالی کے روبرو پیش کی ہے اوسکو باب عالی بوجوہات چند در چند اکیبارگی منظور نہین کرسکتی - یہ مانا کہ ایسے کمٹیون کے ذریعہ سے بہت سے امور کی اصلاح ہونی قرین قیاس ہے لیکن اختیارات سلطانی ایک لخت ایسے لوکل کمیٹیون کو فوراً نہین دیجاسکتے - اس معاملہ پر بہت کچھ بحث ہوئی اور سلاطین یوروپ کے ایلچیون نے ہرچند ترکی وکلا پر زور دیا مگر اونہون نے اخیر تک اس درخواست کو نہ مانا - اسی حیص بحث مین جلسہ برخاست ہوگیا - دوسرے دن لارڈ سالسبری صاحب نے حضرت سلطان المعظم سے ملاقات

اور تو تڑاک کی نوبت پہونچی - لیکن خاطر خواہ کسی امر کا تصفیہ نہین ہوا -
وکلاء سلاطین غیر اپنی ہٹ دہرمی پر اڑے رہے - حتیٰ کہ وقت معینہ پر جلسہ
برخاست ہو گیا اوسکے بعد ۲۰ دسمبر کو پھر کانفرنس کا اجلاس ہوا جسمین سرویہ
اور مونٹونیگرو کے معاملات کی بحث شروع ہوئی - اور جنرل اغناٹف کے
سفارش سے جنگ کی مہلت دو مہینہ تک قرار پائی یعنے دولت عثمانیہ پر زور
ڈالا گیا کہ آپ دو مہینہ کی مہلت منظور کرین اور اس عرصہ مین شرائط صلح
تجویز کیجائین - اس معاملہ مین چار گھنٹہ تک برابر بحث رہی - ترکی وکلاء جس
امر کا سوال ممبران کانفرنس سے کرتے تھے اوسکا کوئی معقول جواب نہین ملتا تھا
اور سلاطین غیر کے ایلچیون کی طرف سے جو سوال ترکی وکلا سے پوچھا جاتا تھا
اوسکا جواب وہ فی الفور اونسے لیتے تھے ان کارروائیون کو دیکھہ دیکھہ کر
رعایا ترکی اور اہلکار بھی نہایت حیران تھے کہ یہہ عجب کانفرنس ہے جو بظاہر
دوستانہ طور پر ترکی سلطنت کے معاملات کی اصلاح کرنے کے لئے جمع ہوئی ہے
تو بھی جو کام کرتی ہے حکماً کرتی ہے - وکلاء ترکی نے ناچار ہو کر کانفرنس مین
یہہ سوال پیش کیا کہ آپ لوگ اس شہر مین جو پایہ تخت سلطان روم کا ہے
دوستانہ وارد ہین اور یہہ پنچایت بھی اس شرط سے جمع ہوئی ہے کہ ہمارے
موجودگی مین جن جن باتون کی اصلاح منظور ہو پیش کیجائین -
اور ہمارا جواب ہر ایک معاملہ مین مفصل سنکر اوسکی تردید کی جاوے اور
تاوقتیکہ ہم اوسکو قایل ہو کر منظور نہ کرین یا بس نہو سکے مگر ہم اسکے برخلاف

آئندہ کے لئے ایسی باتون کا اقرار چاہتے تھے جن کے منظور کرنے مین ٹرکی کا ستیاناس اور روسیکے گہرے ہو جائین اور اس دلالی مین ادنگل دعد ادنگل کا تکرہ لارڈ صاحب ہی سے مرین لیکن حضرت سلطان المعظم پہلے ہی سے لارڈ صاحب کی چال پہچان چکے تھے۔ کچھ کچی گولیون سے تو کھیلے ہی نہ تھے ٹرا بات کا سو کا اور ٹکا سا جواب دیتے رہے جس سے لارڈ صاحب کی دال نہ گلی اور جلکر کولہو گئے۔ بس یہی وجہ ترکی اور انگلنڈ کی دوستی مین بہنگ ٹرنے کی ہوئی۔ ادہر تو لارڈ صاحب اپنے ارادون مین ناکامیاب رہے ادہر کانفرنس کی گپ شپ غیر مکمل تھے کہ اسی عرصہ مین ۱۸۷۶ع کا اختتام ہوا۔

معاملات مشرقی اور ۱۸۷۷ عیسوی

سچ پوچھو تو اس خونخوار جنگ کے آغاز کے سوا اور بہی صدہا امور معاملات مشرقی کی متعلق ۱۸۷۷ع ہی مین واقع ہوئی۔ ۱۸۷۷ع ہی مین سلاطین مسیحی نے باہم ملکر ترکی ملک کے حصے تقسیم کرنے اور ترکون کو مار کر یوروپ سے نکال دینے پر اتفاق کیا ۱۸۷۷ع ہی مین سلاطین یوروپ نے اپنے ارادہ مین کامیابی حاصل کرنے کے لیئے مذکورہ کانفرنس کے بہانہ سے قسطنطنیہ مین اپنے سفیرون کو جمع کیا تاکہ جس بات کا قصد کیا ہے اوسکو شروع کرین ۱۸۷۷ع ہی مین روس نے چپکے چپکے سلطنت روم پر حملہ اوری کی تیاریان کین اور اسی سنہ مین ترکون نے بہی روس کے مقابلہ کے واسطے اپنی مردانہ ہمت کا اظہار کیا ۱۸۷۷ع ہی مین انگلستان کی

خاص مین ملاقات کی اور اثنار گفتگو مین یہہ ظاہر کیا کہ صوبہ بلغاریہ مین پچھلے دنون جو قتل عام عیسائیون کا ہوا اور جسکے مرتکب ترکی فوج کے سپاہی تھے ایسے سخت جرم کی سزا حضور نے اپنی فوج کو نہین دی بلکہ اولٹا اون قاتلون کو انعام و اکرام دیا گیا اور افسرون کے رتبے بڑہائے گئے ہاین وجوہات کے باعث انگلستان کے باشندے ترکون سے نہایت ناراض ہوگئی ہین ورنہ آپ خوب جانتے ہین کہ انگلنڈ قدیم سے ترکی سلطنت کا دوست اور محب صادق ہے حضرت سلطان المعظم نے لارڈ صاحب موصوف کو اسکا جواب دیا کہ صوبہ ہمارے ترکی مین جو مفسدہ پردازی ہوئی تھی اوسکے فرو کرنے مین جسقدر تدبیرین دولت علیہ نے کی ہین اونکی جائز یا ناجائز ہونیکی ذمہ دار ترکی ہی ہے روسیہ کا بیچ مین پڑکر خواہ مخواہ جھوٹے الزام لگانا اور طوفان کھڑے کرنا اور اس سرکار کی شایستہ تدبیرون کو ناقص خیال کرنا ان ساری باتون کا جوابدہ روس ہے اوسپر لازم ہے کہ جو طوفان ترکی پر باندہا ہے اوسکو ثابت کرے۔ لارڈ سالسبری صاحب اور حضرت سلطان المعظم کی گفتگو کی نسبت بعض سلطنتون کو امید تھی کہ باہم تصفیہ ہوکر وہ امور قایم ہونگے جنسے دوستی بنی رہیگی لیکن معاملہ برعکس ہوا۔ اس ملاقات مین جسقدر باتین ہوئین اون سبکا نتیجہ یہہ ہوا کہ جسقدر دوستی انگلنڈ اور ترکی مین تھی وہ بہی گاؤ خورد ہوگئے کیونکر ہوتے لارڈ صاحب تو روس کی شہ سے حضرت سلطان المعظم کو قصوروار ثابت کرکے اون سے

شروع سال ۱۸۷۷ء مین کانفرنس کا چوتہا اجلاس

یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو چوتہا اجلاس شاہان یوروپ کے ایلچیون کا بڑی
دہوم دہام سے ہوا جس مین لارڈ سالسبری صاحب سفیر برطانیہ نے نہایت
افسوس کے ساتہہ ظاہر کیا کہ بڑی ہی رنج کا مقام ہے کہ جو جو درخواستین
شاہان یوروپ کے وکلا نے ترکی گورنمنٹ سے کی ہتین اونکو ایک
لخت ترکی گورنمنٹ نے نامنظور کیا اسکے بعد لارڈ صاحب موصوف نے ایسے
تقریر کی جس مین نا امیدی کی تاثیر پائی جاتی ہتی اور کہا کہ ترکی سلطنت
کی حالت مجہے خوفناک نظر آتی ہی - جن درخواستون کو شاہان یوروپ نے
ترکی سلطنت کے حضور مین پیش کیا ہے اونپر سلاطین یوروپ کے وکلا بحث
کرنے کے واسطے موجود ہین بشرطیکہ ترکی گورنمنٹ بہی سرگرمی ظاہر کرے -
اسکے جواب مین ترکی سفیرون نے کانفرنس مین ظاہر کیا کہ سفراے یوروپ کے
پچھلے تمام درخواستون کے منظور کرنے مین ترکی گورنمنٹ کو کوئی پس وپیش
نہین مگر اخیر نو درخواستون کے بارہ مین بحث وتکرار کرنیکی کبہی اجازت
نہین دیگئی اور نہ وہ منظور کیجا سکتی ہین - وہ نو درخواستین جنکو ترکی سفرا
نامنظور کرتے تہے یہہ ہین اول کاروبار سلطنت کی نگرانی کے لیئے ایک
کمیشن افسران سلاطین غیر کی مقرر کرنا جو ترکی عملداری مین سرکاری کام
کو انجام دے دویم ترکی عملداری مین امن وامان قایم رکہنے کے واسطے
سلاطین یوروپ کی فوج کو عملداری ترکی مین رکہنا - سیوم ترکی لشکر

والا پالیسی جو دولت علیہ کی نسبت تہی صاف صاف ظاہر ہو گئی لوگوں
کو بہی خیال تہا کہ انگلنڈ ترکون کا دلی دوست ہی وہ کبہی روس کو اوسپر
حملہ نہ کرنے دیگا لیکن یہہ وہو کہا ہی نکلا وزرا وانگلشیہ نے کچہہ ایسے
چال چلی کہ جس سے ترکی کو نامیدی اور روس کے ارادون کو تقویت
ہو گئی۔ سنہ ۱۸۷۶ہی مین سلاطین یوروپ کی مت بہنگ ہو گئی اور اس
معرز گروہ کے نئیے ارادے ہو گئے۔ بعض سلاطین تو یہی دیکہہ رہی تہے
کہ فصلے کوّے کی طرح بہاری بلڑے کے ساتہہ ہو رہینگے اور بعض روس
کی فتحیابی کی دعائین مانگ رہی تہی کیونکہ روس نے اونکو سبز باغ دکہلا
دیا تہا اور بعض ایسے تھے کہ دونون طرف سے جدا رہنے مین اپنا بہلا سمجہتے تھے
غرض کوئی ایسا نہ تہا جسنے کچہہ نہ کچہہ اپنا فائدہ اس مخمصہ مین نہ سوچ لیا ہو
تمام شاہان کی اوسوقت ایسی کیفیت تہی جیسے ہندوستان مین کسی
امیر کے مرجانے پر کنگلون اور چوہڑون کی ہوا کرتی ہے جسطرح سے یہہ کنگلے
مردہ کی اوچہال (وہ روپیہ پیسے جو بعض امیرون کی نعش کے آگے آگے بطور
خیرات اچہالے جاتے ہین) کے منتظر رہتے ہین اوسی طرح سلاطین یوروپ
ترکی مریض کے ملک پر دانت لگائے بیٹہے تھے کہ کب یہہ مریض فوت ہو
اور ہم اوچہال لوٹین مگر وہان قدرت نے اور ہی تماشا دکہلایا مریض بجے
بستر غم سے اچانک اوٹہہ کر سبکی وہ خبر لی کہ ساری خدائی مین دہائی
ہندہ گئی جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا۔

دوسرا کوئی سلطان کو اتنی بڑی سلطنت کے تخت پر قایم نہین رکھہ سکتا
اسکے علاوہ آجکی روز ہر ایک ترک اپنی عزت قومی کے بچانے کے واسطے اپنی
جان کو ہتیلی پر لیئے پہرتا ہے آپ خوب سمجھہ لیجیئے اگر کوئی معرکہ آپڑا تو ترکی
اپنی جان دینے مین کبہی دریغ نہ کرینگے - اور آپ خوب یقین فرمائی کہ ترک
کبہی اون نو شرطون کو جو شاہان یوروپ نے پیش کی ہین قبول نہ
کرینگے لارڈ سالسبری صاحب نے اوسوقت ذرا نرمی کے ساتہہ کہا کہ
اگر ترکی گورنمنٹ شاہان غیر کے لشکری افسرون کو اندرونی انتظام
کے لیئے بطور کمیشن مقرر نہ کریگی تو عیسائی قوم اپنے ہمقوم کو سرکار ترکی
کے فوج مین ہرگز بہرتی ہونے دیگی اس صورت مین ترکی سرکار کو بڑا صدمہ
پہونچیگا کیونکہ اوسکی فوج مین آدہی سے زیادہ عیسائی قوم کے لوگ
بھرتی ہین اور یہہ یقین ہے کہ عیسوی لوگ خواہ وہ رعایا ترکی ہی ہون
اپنے دینی بہائیون کے کہنے کو دل و جان سے مان لینگے - غرضکہ لارڈ
صاحب موصوف نے اشارون اور کنایون مین اپنے مطلب کو بسط
ظاہر کیا مگر مدحت پاشا اخیر دم تک انکار ہی کرتے رہے اور اخیر مین پاشا
موصوف نے لارڈ صاحب سے کہا کہ شاہان یوروپ کو لازم ہے کہ سلطنت
ترکی کو اپنے ملک کا انتظام کرنے کے لیئے ایک برس کی مہلت دین تاکہ باب
عالی نماطرخواہ اپنے اندرونی ملک کا انتظام کرسکے اگر عرصہ انکے مابین
اندر گورنمنٹ ترکی معقول بندولبست نہ کرسکے تو شاہان یوروپ کو اختیار

کو قلعون یا شہر بڑے شہرون مین رکہا جاے - چوتہے صوبہ کا ماتحت ترکی کے فرمان روائون کی تقرری شاہان یوروپ کے صلاح سے عمل مین آی پانچوین ماتحت صوبون اور اضلاع کے حصے کرنا اور اونکی سرحد کو تقسیم کرنا - چہٹے ولایت اینا مین بود وباش رکہنے واسطے قوم سرکیشن کا اپنی ساتوین محاصلات ممالک ترکی کی نسبت عمدہ انتظام کرنا آٹہوین صوبہ کا ماتحت کی خودمختاری کو تسلیم کرنا - نوین ترکی اور عیسوی رعایا کو ایکسان تصور کرنا - ان امور پر دیر تک کانفرنس مین بحث ہوتی رہی مگر کوئی بات طے نہین ہوئی لہذا باتفاق راے جملہ ممبران کانفرنس ۱۴ جنوری ۱۸۷۷ء تک کانفرنس کا اجلاس ملتوی رہا اور جلسہ برخاست ہوا دوسرے روز مارکوئیس آف سالسبری صاحب نے سلطنت ترکی کے وزیر اعظم دولت مآب مدحت پاشا سے ملاقات کی اور اثنا گفتگو مین ظاہر کیا کہ جو راستہ ترکی نے اختیار کیا ہے وہ نہایت خراب ہے کیونکہ وہ خوفناک نظر آتا ہے - ترکی کے ایک پچہلے سلطان محمد نامی نے بہی سلطان حال کی مانند ضد کر کے قوم گریس کو جو اونکی رعایا تہی سرکش ہو کر علحدہ ہونے کا موقع دیا تہا پس میری راے مین سلطنت ترکی کی یہہ چال درست نہین ہے - اسکے جواب مین مدحت پاشا نے لارڈ صاحب سے یہہ کہا کہ خیر صاحب جو کچہہ ہونا ہے ہو رہیگا - ترکی سلطنت کا سلطان تو خداوند کریم شہنشاہ حقیقی کی رضا پر سلطنت کرتا ہے اگر اوسکی رضامندی نہین ہے تو

وجہ یہہ تہی کہ روس کی تو خاص الخاص نیت یہہ تہے کہ کسی نہ کسی طرح ترکی سے بگاڑ پیدا کرے تا کہ مت بہیڑ کا موقع ملجاے اور پہر ترکی ملک کو ہضم کر لینے مین سلاطین غیر کی مداخلت کا جو بیجا بدہضمی نظر آتے ہین موقع ہی نرہے اوسے کچہہ انتظام یا بے انتظامی سے سروکار نہتہا وہ تو دیدہ ودانستہ ترکی کے روبرو ایسے ہی درخواستین پیش کراتا اور کرتا تہا جنکو وہ جانتا تہا کہ ترکی ہرگز منظور نہ کریگی اور اس سے روسیہ کی یہی مراد تہی کہ ترکی گورنمنٹ کی خود مختاری کو شکست دیکر اوسکے بہت سے ملک کو نگل جاے - یہہ ارادہ روس کا اگرچہ مدتون سے تہے لیکن شاہان یوروپ علی الخصوص انگلستان سے ڈرتا تہا مگر اس موقع پر شاہان یوروپ کے علاوہ انگلستان نے بہی روس کے انصاف اور بے ایمانی سے بہرے ہوے ارادہ کی تائید کی - اب باقی تہا ہی کون جو ترکی کی درخواستون پر لحاظ کرتا یا اوسکے حالت زار پر رحم کہاتا -

سفیران ترکی کا لنڈن مین پہونچنا

اس موقع پر ایک اور بات کا ذکر کیا جاتا ہے جسطرح سے قسطنطنیہ مین کانفرنس کا اجلاس ملتوی رکہا گیا اوسی طرح مین بہی کانفرنس کی کارروائی کو یہان ملتوی رکہکر یہ ہی مین ایک مختصر سا ذکر سفیران ترکی کا کرتا ہون جو حضرت سلطان المعظم کے حکم سے ان تعطیل کے دنون مین لنڈن کو گئے تہے - جب باب عالی نے شاہان یوروپ کے تمام ایلچیون کی نیتین بدلی ہوئی دیکہین تو کانفرنس کے اجلاس کی تعطیل کے دنون مین یعنے یکم جنوری ۱۸۷۷ء

کہ اپنے وکلا کی ایک کمیشن ترکی ممالک کے انتظام کی لیئے مقرر کرے اس
صورت مین امید ہے کہ شاہان یوروپ کی مرضی کے مطابق ترکی مین
عمدہ انتظام ہو سکیگا ورنہ یون شاہون کو اختیار ہے جسقدر چاہین
گہر ہی مین بیٹہے بیٹہے ترکی کی خوفناک حالت بتلایا کرین اور ڈرایا کرین۔
انصاف پسند اشخاص جنکے دل مین خدا کا خوف بہی کسیقدر ہے بخوبی کہہ
سکتے ہین کہ لارڈ صاحب کے روبرو اوسوقت مدحت پاشا کی گفتگو
نہایت ایمانداری کے ساتہہ اور مناسب طور پر تہی ایک حرف بیجا نہ تہا
اونہون نے شاہان یوروپ کی یہان تک خاطر رکہی کہ ایک سال کی مہلت
عمدہ انتظام کے لیئے مانگی اور یہی کہا کہ اس عرصہ مین اگر حضرت سلطان خاطر
خواہ بندوبست اپنی مملکت کا نہ کرسکین تو پہر سلاطین یوروپ کو اختیار ہے
جو جی مین آئی فتوی لگائین۔ یہان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر سلاطین
عیسوی کے دلین دغابازی اور بے ایمانی نہوتی صرف ترکی مملکت مین عمدہ
انتظام ہے وہ (علی الخصوص اپنے قوم کے لیئے) چاہنے والے ہوتے جیساکہ وہ
ظاہر مین کہتے تہے تو ضرور اس موقع پر ترکی گورنمنٹ کی درخواست کو منظور
کرلیتے اور فوراً ایک سال کی اور مہلت دیتے کیونکہ اونکی منشا تو عمدہ
انتظام اور امن وامان وانصاف سے نہ تہی لیکن وہ تو اس تشتی کی آڑ مین
کچہہ اور ہی شکار کہیل رہے تہے اس لیئے مدحت کی اس درخواست کا
[illegible] اب تک نہنہ دبا ملکہ سنا ہے یہنن کہ کیا کہتے ہین۔

دیکھنا کہ یہان ہمارا کوئی ہمدرد نہین تو چلتے چلتے لارڈ ڈربی کے کان ہی کھول آئی - چنانچہ عندالملاقات سفران ترکی نے لارڈ صاحب موصوف سے کہا کہ حضرت دہی کے بھروسہ کیا سن رکھا جانا ترکی مملکت مین اب بھی ۶ لاکھ آدمی میدان کارزار مین اوتر کر مرنے مارنے کے لیئے تیار ہین حملہ آورون کے دانت کھٹے کر دینگے جو پرائے مال پر بارے خوشی کے تیلون سے باہر ہوئے پھرتے ہین ترکی سلطنت کا لے لینا خالہ جیکا گھر نہین ہے قوم ترکی شیرخوار بچہ سے لیکر پیر فرتوت تک اپنی عزت اور قومی حمیت کے لیئے جان ہتیلی پر لیئے ہوئے تیار ہے - وہ کبھی سلاطین غیر کے اون درخواستون کو جنکے منظور کرنے سے ترکی قوم کی آبروریزی ہو قبول نہ کریگی - بلاشبہ جسکا جی چاہے آزمالے - یہہ باتین سنکر ڈربی صاحب چونکے تو ہوگئے مگر جواب کچھہ نہین دیا اور ترکی وکلا جسطرح سے گئے تھے اوسی طرح قسطنطنیہ مین واپس آئے -

کانفرنس کا آخری جلسہ

حسب قرارداد آٹھوین جنوری ۱۸۷۷ع کو قسطنطنیہ مین سب سے پچھلا اجلاس سلاطین یورپ کے ایلچیون کا ہوا - اوسمین سفران دولت علیہ نے کہا کہ جو جو شرایط انتظام مملکت کے لیئے سلاطین یورپ نے حضرت سلطان ترکی کے حضور مین پیش کیئے ہین وہ ایسی بہنگم ہین کہ خود پیش کرنے والی اونکی نسبت کہہ سکتے ہین کہ رد نا واجب ہین اور نتیجہ کہ

اپنے دو ایلچی مسورس پاشا اور ادوم پاشا کو لنڈن مین بہیجا تا کہ ان سفیرون
سلاطین غیر کی بیجا کار روائیون کا ذکر حلیہ وزراے برٹانیہ کے حضور مین
کرین اور اونسے داد خواہ ہون کیونکہ حضرت سلطان ترکی انگلستان کو
اپنا سچا دوست اور خیر خواہ جانتے تھے اونکو لارڈ سالسبری کی کارروائی سے
نہایت تعجب پیدا ہو گیا تہا - مختصر یہہ کہ دونون پاشایان مذکورنے لنڈن
مین پہونچکر فی الفور سب سے پہلے لارڈ ڈربی صاحب وزیر دو المخارجہ سے
ملاقات کی اور سارا رونا رویا مگر یہہ نہین سمجھے سارے بیچ انہین کے بوئے
ہوئے ہین بقول شخصے ہ جسے ہم مہربان سمجھے وہی نامہربان نکلا - چنانچہ ڈربی
صاحب نے موہنہ بگاڑ کر ٹکا سا جواب دیدیا اور کہا کہ جو جو درخواستین سلاطین
یورپ نے کی ہین ترکی کا بہلا اسی مین ہے کہ اونکو بلا تامل منظور کرے
چلیئے فیصلہ ہوا وہان سے ناامید ہو کر ہر دو ایلچی لارڈ بیکنس فیلڈ صاحب
وزیر اعظم کے حضور مین پہونچے اور دیر تک اپنی مظلومی کا احوال بیان کرتے
رہے جسکے جواب مین لارڈ صاحب نے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور دلسوزی کے
ساتھہ تسلی و تسکین کی باتین کین اور یہہ بہی فرمایا کہ بیشک ترکی گورنمنٹ سچی
اور سبہ علانیہ سلاطین یورپ زیادتی کرنا چاہتے ہین جو کسی طرح سے جائز
نہین مگر کسی قسم کی امداد دینے سے قطعی انکار کیا اور کچھہ ایسے باتین کین
جنسے پایا جاتا تہا کہ لارڈ صاحب ترکون کو مدد دینا تو چاہتے ہین الا مجبور ہین
الغرض ترکی کے ایلچیون کو لنڈن مین بالکل ناکامی ہوئی مگر جب اونہون نے

سرگرمی کے ساتھ جواب دیا کہ ترکی سے اس قسم کی ضمانت طلب کرنے کا سلاطین
یوروپ کو کہان سے اختیار ملا بلکہ ایسے ضمانت عہدنامہ پیرس سنہ ۱۸۵۶ع کے بالکل
خلاف ہے جسپر تمام شاہان یوروپ کے جنکے سفیر اس وقت حاضر ہین دستخط موجود
ہین۔ جب ترکی کے ایلچیون نے بدلایل قوی شاہان یوروپ کے ایلچیون کی اس
درخواست کا جواب دیا تو سب کے سب لگے بغلین جہانکنے اور لارڈ سالسبری یا اور
کسی صاحب سے ترکی سفیرون کی تقریر کا کچھہ بھی جواب بنانہ آیا بلکہ بتجاہل عارفانہ
سے اس خاص بحث کو ٹال کر بعضون نے یون کہا کہ سنہ ۱۸۷۶ع مین آسٹریا کے وزیر
اعظم کونٹ انڈراسی صاحب نے جو سرکیولر شایع کیا تہا اور جس مین
ہرزیگوینا و بوسنیا اور صوبہ بلگیریا کے انتظام کے واسطے ایک کمیشن کے
تقرر کی درخواست کی تہی اوسکو خود حضرت سلطان المعظم نے منظور
فرمایا تہا۔ پس کانفرنس کی درخواست بابت تقرری کمیشن کوئی نئی
بات نہین جبکہ کمیشن مندرجہ سرکیولر کونٹ انیدراسی صاحب کی تقرری
کو حضرت سلطان نے منظور کر لیا تہا تو کانفرنس جس کمیشن کی تقرری اصلاح
انتظام کے لیئے چاہتی ہے اوسکے مقرر کرنے مین باب عالی کو کیا حجت ہے
جو کچھہ وہ کمیشن کرتی وہی کاروبار یہہ کمیشن انجام دیگی اور جبکہ سلاطین یوروپ
کے معتمدون کی کمیشن ترکی مملکت مین اصلاح انتظام کے لیئے مقرر ہوگی تو ہم
ضمانت کی ضرورت کہان ہے جو سلاطین اسوقت سلطنت ترکی سے ضمانت طلب کرتے ہین
اونہین کے وزراپر انتظام کا بار پڑجایگا عمدہ ہو یا خراب وہی اسکے

حضرت سلطان اونکو کسی صورت سے منظور نہین کر سکتے اور اونکے منظور
کرنے یا نہ کرنے مین انتظام سلطنت پر کوئی طرح کا اثر نہین پڑ سکتا طرہ
اوسپر یہہ کہ جو جو شرطین گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے پہلے باب عالی کے
حضور مین پیش کی گئین تہین یہہ نئی شرطین جو فی الحال کانفرنس نے گڑی
ہین اونسے بہی بڑہ چڑہ کر ہین اور کسی طرح اونسے مطابقت نہین رکہتین ان
ساری انوکہی باتون کے سیوا یہہ درخواست سب سے بڑہ کر ہے جو دی گئی
کی ہے کہ جو جو شرائط شاہان یوروپ ترکی سے پورہ کرانا چاہتے ہین اونکے
پورہ کرنیکی خاطر ترکی سے غیر کی ضمانت طلب کرتے ہین حالانکہ اول تو خود
ترکی سلطنت نے نئے قاعدے اجرا کرنے اور اپنی رعایا کا معقول انتظام
کرنیکی خواہش ظاہر کی ہے دوسرے اگر وہ اپنی ہی قبول کیئے ہوئے شرطون
کے مطابق انتظام کرنے مین تاہل کریگی تو خود معلوم ہو جائیگا۔ پہر ضمانت
کس بات کی طلب کی جاتی ہے۔ باب عالی کی طرف سے یہی امر ضمانت
ہے کہ وہ بخوشی خود نئے انتظام کو اپنے ملک مین رائج کرنے کے واسطے
آمادہ ہے۔ ترکی وکلا کی اسقدر گفتگو سنکر ممبران کانفرنس سفیران
سلاطین غیر نے یہہ جواب دیا کہ جب اول ہی اول سرکار انگریزی نے
کچہہ شرطین نئے انتظام کے واسطے گورنمنٹ ترکی کے روبرو پیش کی
تہین تب ضمانت کا کوئی ذکر البتہ نہ تہا مگر اب شاہان یوروپ بالا
تفاق اس قسم کی ضمانت چاہتے ہین۔ اسپر ترکی وکلا نے نہایت

اب دیکھئے کہ جب ایسے کمیشن ترکی عملداری مین سلاطین غیر کے معتمد وکیل مقرر ہوتی اور ترکی عملداری مین من مانتے کام کرتے تو پھر حضرت سلطان کا اپنی رعایا پر اختیار ہی کیا رہتا یہ تو علانیہ شاہان یورپ عملداری ترکی مین دوسرا سلطان کہڑا کرنا چاہتے تھے - کمیشن مندرجہ سرکیولر کونٹ انیڈراسی وزیر اسٹریا اور اس سے کیا نسبت - اسی امر پر غور کرکے کانفرنس کے ممبرون نے ترکی وکیلون کے روبرو اس بارہ مین زیادہ تقریر نہین کی اگر کچھہ بولتے تو اسکا ہی معقول جواب پاتے - الغرض جب ممبران کانفرنس ترکی وکلا کے پر جوش اور مدلل تقریرون کے روبرو مات ہوئی تو اس بحث کو ملتوی رکھا اور دو منٹ تک سبکے سب چپ ہو گئے بعدہ جنرل اغناتف ایلچی روس نے اپنی مکاری سے بظاہر نرمی اختیار کرکے اول تو شاہان یورپ کے وکلا سے کچھہ باتین کین جنسے پایا جاتا تھا کہ جنرل صاحب بڑے ایماندار ہین ترکی کو تباہ کرنا ہرگز نہین چاہتے بلکہ انصاف کے ساتھہ عمدہ بندوبست چاہتے ہین - اور بعد تجاہل عارفانہ سے کہا خیر اور شرائط تو فروگذاشت بھی ہوسکتی ہین الا مفصلہ ذیل تجویزین تو ترکی گورنمنٹ کو ضرور ہے قبول کرنی چاہئین اول ترکی عملداری مین رعایا عیسوی کی حفاظت کے لیئے سلاطین غیر کے لشکر کو رکھنا - دویم ترکی لشکر کے تمام سپاہی علی العموم پرگنات مین سے اوٹھا کر بڑے بڑے شہرون اور قلعون مین رکھنا - تیسرے صوبہ بلغاریہ کی سرحد مطابق جغرافیہ مجوزہ شاہان یورپ قایم کرنا - چوتھے ضلع کے ممبرٹیٹیون کو

جوابدہ ہون گے - کانفرنس کے ممبرون نے اس بحث مین خوب ہی نمک مرچ لگا کر تقریرین کین اور تقرری کمیشن کے لیئے بڑے بڑے زور لگائے تاکہ کسی طرح ڈرسے چاپلوسی سے باب عالی سلاطین غیر کے ایلچیون کی کمیشن کا تقرر اپنی ملک کے انتظام کے واسطے منظور کرلی اور یہہ بہی دہمکی دیتے رہے کہ اگر سلطان ایسے کمیشن کا تقرر منظور نہ کرینگے تو اونکو ضرور ضمانت دینی پڑیگی لیکن ترکی دلاور نے کیسی گیدڑ بہبکیون مین تادم اخیر نہ آئے - اگر انصاف کی نظرون سے دیکہا جائے تو کونٹ انیڈراسی والے کمیشن کا حوالہ دیکر جسکی منظوری حضرت سلطان نے کی تہی ممبران کانفرنس کا کمیشن کی تقرری کے لیئے ترکی پر زور ڈالنا بے اسر دہو کہا تہا - کہان وہ کمیشن کجا یہہ کمیٹی - جس کمیشن کا کونٹ صاحب نے اپنے سرکیولر مین ذکر کیا تہا اوسکی ممبر تو خاص ترکی ہی رعایا کے بڑے بڑے معزز اشخاص مقرر ہوتے جنمین آدہے اہل اسلام اور آدہی عیسائی تجویز کی گیئے تہے اور اوس کمیشن کا تقرر یا تنزل حضرت سلطان ہی کی مرضی پر رکہا گیا تہا - برخلاف اسکے جس کمیشن کا تقرر کانفرنس چاہتی تہی اوسکی ممبر معہ میر مجلس سلاطین غیر کے فوجی اور سیویلین عہدہ دار مقرر ہوتے جنکو بلا مرضی حضرت سلطان المعظم ترکی عملداری مین سیاہ اور سفید کرنیکا اختیار دیا جاتا اگر وہ کیسا ہی ظلم کرتے یا ترکی ملک کو اوجاڑ دیتے تب بہی اونکا موقوف کرنا یا کمیٹی سے نکال دینا باب عالی کے اختیار مین نہ تہا بلکہ یہہ تجویز تہی کہ اگر کوئی شکایت اس کمیشن کی ہو تو وہ سلاطین یورپ کے حضور مین پیش کیجاے

پیش ہے کہ کامل طور پر منظور رہونگے اس عرصہ مین اگر کسی ممبر کانفرنس کو ان شرایط
کی نسبت کچھ اور غور کرنا ہے تو کرے بعد انقضاے میعاد مذکورہ یہہ شرطین
گویا منظور شدہ تصور ہونگے اسکے بعد تمام ممبران کانفرنس اپنی اپنی گورنمنٹون کی
ہدایت کے مطابق قسطنطنیہ خالی کردینگے اور بعد منظوری ان شرطون کے اور
درخواستین جنکو تمام سلاطین یورپ مین باہم متفق ہو کر تجویز کیا ہے گورنمنٹ
ترکی کے روبرو پیش کیجائینگی یعنے اور ترکی درخواستین تو خاص انگلستان کی
طرف سے ہی اور مفصلہ ذیل شرایط کل سلاطین یورپ کی جانب سے گورنمنٹ
ترکی کے حضور مین بغرض منظوری پیش کی گئی تہین جنکی تفصیل یہہ ہے اول
صوبہ مانٹونیگرو سرحد بڑہانا دویم ترکی عملداری مین رعایاے عیسوی کے عمدہ انتظام
کے لیئے سلاطین غیر کی طرف سے ایک کمیشن کا منظور کرنا۔ تیسرے دریاے
ڈینوب مین آزادی کے ساتھ تمام سلاطین کو تجارت کرنیکا اختیار دینا اور
جسقدر قلعجات دریاے مذکور پر واقع ہین اونمین سے ترکی حکومت کو اوٹھا لینا
پانچوین صوبہ بوسینیا کی سرحد کے تقسیم کرنے مین جو مشکلات واقع ہوئی
ہین اون کے تصفیہ کرنیکے واسطے سلاطین غیر کی ایک کمیشن مقرر کرنا اور جو کچھ
وہ کمیشن فیصلہ کردے اوسکی منظوری خواہ مخواہ کرنا چاہیئے چھٹے صوبہ
ہاے سرویہ یا بوسینیا وغیرہ مین جسقدر جائداد و مکانات ترکی فوج کے ہاتہوں سے
حاصل کیئے ہین وہ سب اون سے واپس لیکر عیسائیون کو دیدینا ساتوین
لڑائی مین جسقدر مجرم اور قیدی طرفین نے گرفتار کیئے ہین اونکو بدلنا یعنے رہائی بخشنا

ترکون کے پاس مقرر کرنا یہہ شرائط تمام شرائط مذکورہ مین سے گویا مغز گنی ہین
اور سارا دارو مدار انہین پر ہے جب ترکی گورنمنٹ انکو قبول کریگی تو اور امور بہی
با احسن طریق ہو جاینگے جنرل مذکور جب اسقدر تقریر کرچکا تو لارڈ سالسبری صاحب
اپنی تقریر سنانیکے لیے کانفرنس کے روبرو کہڑے ہوئے اور کہا کہ مجہکو میری
سرکار دولت انگلستان کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ باب اعلی کو صاف
طور جتلا دون کہ اگر ترکی عملداری مین ظلم یا نااتفاقی یا غارتگری وغیرہ امور قبایح
سرزد ہونگے جیسا کہ ہو چکے ہین تو انگریزی سرکار ہرگز اونکو نہ دیکہہ سکیگی گو کہ تمام
شاہان یورپ اور دربار انگلستان بہی ترکی سلطنت کی خودمختاری اور عزت
کو تسلیم کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ اوسکے مراتب مین فرق آوے اور اسوقت
جبکہ دولت انگلستان بصلاح دیگر سلاطین یورپ ترکی مملکت کا عمدہ انتظام
کرنا چاہتا ہے سلطنت علیہ ضد کریگی یا سستی کو عمل مین لائیگی تو اون خرابیون کے جو اس
ضد اور سستی سے پیدا ہون ذمہ دار وہ خود ہوگی اور تمام خوفناک نتایج کا بار
حضرت سلطان المعظم اور اون کے وزرا کے گردن پر ہوگا اسکے بعد لارڈ صاحب
موصوف نے اور بہی بڑہ کر کہا کہ اسوقت تمام شاہان یورپ کے اون ایلچیون نے
جو کانفرنس مین حاضر ہین مجہے یہہ اختیار دیا ہے کہ مین اونکی طرف سے دولت
علیہ کو جتلا دون کہ جو آخری درخواستین جو بہت سی بحث کی بعد ترکی وکلا کے حضور
مین پیش کی گئی ہین وہ ہی آخری شرائط تصور کیجائینگی آیندہ اونمین سے کسیطرح کی
کمی بیشی ہونے پائیگی اور وہ تجویزین ۱۸ جنوری کے اجلاس کانفرنس مین

منظور کرنے مین دولت علیہ کی تمام گذشتہ کارروائیان خاک مین ملتی
تہین - اس موقع پر یہہ امر بہی غور کرنیکے قابل ہے کہ شاہان یوروپ کی
اوندنونمین کیسی عجیب وغریب چالین ترکی سلطنت کی نسبت تہین - اول
تو سب نے روس سے سٹ لڑاکر اسٹریا کے وزیراعظم کونٹ انڈریسی کی
زبان سے ایک سرکلر جاری کرایا جسکا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں اوسمین بہی
ایسی خواہشین تو تہین کہ جنکے قبول کرنے سے ترکی عظمت وشان مین
کسی طرح کا بٹہ نہین لگتا تہا مگر چہہ مہینے ہی نہین گذرے تہے کہ جب حضرت
سلطان المعظم نے کونٹ مذکور کے سرکیولر کو بشرط تغیر وتبدل بعض شرائط
بخوشی منظور فرمانے کا وعدہ کیا تو تمام شاہان یورپ کے موںہہ مین پانی
بہر آیا اور سمجہے کہ اب ترکی مین کچہہ دم باقی نہین رہی تو کونٹ انڈراسی کے
سرکیولر کو خوف کے مارے منظور کرلیا - حالانکہ خوف کسی کا نہ تہا خود
حضرت سلطان اپنی رعایا برایا خصوصاً عیسوی قوم کا انتظام معقول کرنا
چاہتے تہے مگر جب شاہان یورپ نے دولت موصوفہ کے مزاج مین ذرا نرمی دیکہی
تو جہٹ سرکیولر مذکور مین جو خواہشین ظاہر کی گئی تہین اون سے بہی بڑہکر
اور کہڑلین اور ترکی گورنمنٹ کے حضور مین بغرض منظوری پیش کین - انمین سے
بہی اکثر کو حضرت سلطان نے بعد ترمیم نرمی کے ساتہہ منظور فرمانے کا
منشا ظاہر کیا تو تیسرے مرتبہ سلاطین یورپ نے گذشتہ تمام تجاویز کو بالاے طاق
رکہکر کانفرنس مین روسی سفیر کے منہ سے ایسے انوکہے درخواستین پیش کرائین

آٹھوین ۸ ایام جنگ مین ترکی رعایا ہو کر جن لوگون نے مخالف صوبون کے مدد کی تھی اونکی قصور معاف کرنا نوین ۹ صوبہ ہاے بوسنیا وہرزی گونا کا گورنر جنرل سلاطین یورپ کے صلاح سے مقرر ہوگا اور کم سے کم پانچ سال تک یہہ گورنر جنرل عہد حکومت پر رہیگا اگر سلطان روم درمیان مین اوسکو موقوف کرنا یا بدلنا چاہین تو ہرگز نہ کر سکین گے۔ دسوین ۱۰ اضلاع اور پرگنات واقع عملداری ترکی مین ٹھیکہ دینے کا جو دستور رہے وہ ایک لخت موقوف کیا جاے کوئی حکومت آئندہ ٹھیکہ پر نہ دی جاے گیا رہوین ۱۱ معاملات مذہبی مین ہر قوم کو عیسائی ہو خواہ موسائی یا مسلمان سب کو یکسان آزادی دنیا۔ بارہوین ۱۲ زراعت کی ترقی کے لئے عمدہ عمدہ سامان مہیا کرنیکی ہر ایک قوم کو ترغیب دنیا واضح ہو کہ یہہ شرطین جو پیچھے بیان کی گئین ہین تمام شاہان یورپ کی طرف سے مرتب ہو کر حضرت سلطان ترکی کے خدمت مین اجلاس کانفرنس سے پہلے ہی پیشتر پیش ہو چکی تھی جنکو خود باب اعلی نے بخوشی منظور فرمایا تھا لیکن پیچھے سے شاہان یورپ نے کچھ ایسی چال چلی اور وہ وہ نئے قاعدہ گھڑے جنکو ہم جنرل اغنا ٹف سفیر روسی کی زبان سے اوپر بیان کر آئے ہین کہ گھڑھنے والے خود جانتے تھے کہ ادنی سے ادنی سلطنت ایسے قاعدون کو جنکے منظور کرنے مین اوسکے لی عزتی اور خود مختاری چھن جاے قبول نکریگی کجا کہ دولت عالیہ ترکی ایسے اولی العزم سلطنت سے اس قسم کی پوچ اور لچر خواہشون کے منظور کرنے کی توقع رکھی جاے جن

سلاطین غیر کی درخواستون پر دولت عالیہ کا مشورہ

اگرچہ لارڈ سالسبری کے قول کے مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۷۷ء کو اخیر اجلاس کانفرنس کا قرار پایا تہا اور تجویز ہو چکی تہی کہ اس اجلاس مین پیش کردہ درخواستون کی منظوری کا ترکی گورنمنٹ کی طرف سے پورا تصفیہ ہونا چاہئیے کیونکہ یہی اجلاس کانفرنس کا اخیر اجلاس قرار پایا تہا اور لارڈ موصوف نے صاف کہدیا تھا کہ اس تاریخ کے اجلاس کانفرنس مین ترکی گورنمنٹ کے وکلا نے سلاطین یوروپ کے درخواستون کا کافی جواب نہین دیا تو ممبران کانفرنس قسطنطنیہ چہوڑ کر اپنے ملکون کو فوراً چلے جائینگے لیکن لارڈ صاحب کے اِس دہمکی کا ترکون پر کچہہ بہی اثر نہوا ۱۸ تاریخ چہوڑ کر ۲۰ وین تاریخ جنوری ہو گئی تو بہی کانفرنس کا اجلاس منعقد نہین ہوا وجہہ یہہ کہ ترکی سفرا اپنی سلطنت کے جانب سے معقول جواب دینے کے لئے تیار نہ تھے ہوتے کہان سے ادہر تو سلاطین غیر کے وکیلون نے اپنی درخواستین پیش کین اور ۲۰ تاریخ جنوری تک اونکی منظوری یا غیر منظوری کا جواب طلب کیا اودہر ترکی سلطنت کے مشیرون کا ایک عظیم الشان جلسہ وزیر اعظم کی ماتحتی مین منعقد ہوا اس جلسہ مین ۲۰۰ آدمی ہر ملت و مذہب کے شریک تھے جو خاص دولت عالیہ کی رعایا تھے ان لوگون کے روبرو وزیر اعظم نے سلاطین غیر کی تجویز ونکو پیش کیا کہ بعد غور خوض اپنی اپنی رای کا اظہار کرین دو تین روز تک جلسہ مذکور کے ممبر تجاویز شاہان یوروپ پر غور کرتے رہے اخیر مین سب کی یہی راے قایم ہوی کہ شاہان یوروپ کی ا

کہ اگر خدا نخواستہ اونکو ترکی سرکار قبول کرے (ہرگز نہین کرتی) تو اوسکا کچھہ بہی اختیار اپنی ہی ملک مین نہین رہتا۔ بلکہ تمام اختیارات سلطانی سلاطین یوروپ کی کمیشنونکے ہاتہہ مین چلے جاتے حضرت سلطان اور اونکے وزرا کا وہی حال ہوتا کہ۔ شکر نکردیم وطے وم نکشیدم اور جو ناچار ہوکر ترکی کچھہ اپنا اختیار جتلاتے تو پہر کیا تہا یون ہی ساری شاہون کا غصہ اوسپر بہڑک اوٹھتا اور ایک دوسرے کا حامی بنکر ترکی کے دعوئین بگہیڑ کو تیار ہوجاتے غرضکہ ہر طرح سے ترکی گورنمنٹ ہی کا نقصان تہا اسکے علاوہ جو لوگ دل سے ترکی شان وشوکت اور اوسکے شہنشاہی مراتب کی تخریب کے درپے تھے اور سالہا سال سے دلی بخارات نکالنے کا موقع دیکہہ رہے تھے اونکی ذات سے مملکت ترکی مین انتظام معقول ہونیکی کیا امید ہوسکتی ہتی۔ ایسی کمیشنون کے ممبر جنکے تقرر کے لیئے سلاطین یوروپ نے ترکی پر زور ڈالا تہا خود مختار ہوکر اور بہی رہا سہا انتظام ترکی عملداری کا تماشا دیکہنے کے لیئے لگا رہ دیتے کیونکہ اونکو تو ترکی عملداری مین فتنہ وفساد پہیلانے سے غرض تھی اور عدوان چاہتے تھے کہ ترکی سلطنت کے اختیارات جس طرح بنے چہین لیئے جائین۔ اور اوسکو بے دست وپا کردیا جاے۔ چنانچہ ہر ایک غبی شعور ان چالون کو سمجھہ سکتا ہے کہ ایک طرف تو ترکی مملکت کا شاہان یوروپ انتظام کرتے تھے دوسری طرف رعایاے ترکی قوم عیسوی کو آزادی دلواتے تھے تدبیر جانب صوبہاے عیسوی ماتحت ترکی کو خود مختار بنانے پر بٹھے ہوے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایک امر دوسرے سے نقیض تہا پہر بہلا کیونکر یقین ہوکہ شاہان یوروپ ترکی ملکت کا عمدہ انتظام سچائی کے ساتھہ چاہتے تھے

اتفاق کا کچھہ خیال نہین کرتے اس لئے آئندہ ترکی عملداری کے اندر سرویہ
یا [illegible] دیگر وغیرہ کے ایک عیسائی کا بھی خون ہوا تو روس یہی سمجھے گا
کہ ترکی سلطنت نے تمام شاہان یوروپ کے روبرو جنگ کا اشتہار دیا ہے
ہرچند اعنالف نے ان باتون کو موںہہ پھاڑ پھاڑ کر بڑے غصہ کے ساتھہ
ترکی وکلا کے روبرو بیان کیا لیکن دولت مآب صفوت پاشا سفیر دولت
عالیہ نے جو کانفرنس مین حاضر تھے کچھہ بھی جواب اس مجذوبانہ بڑ کا نہین
دیا بلکہ خیال بھی نہین کیا کہ وہ کیا بکتا ہے دولت عالیہ کے وزرا کی یہہ بندبوقی
دیکھکر ممبران کانفرنس ناامید ہو گئے اور اپنا سا موںہہ لیکر اوٹھہ کھڑے ہو گئے
کوئی امر طے نہین ہوا یہی اجلاس کانفرنس کا آخری جلسہ تھا یہان تک تو شاہان
یوروپ کو امید تھی کہ ترکی بیمار ہمارے دباؤ مین آکر تمام شرائط کو منظور کرلیگا
مگر اوسی روز سب کے کان کھلے اور جان گئے کہ یہہ وہ بیمار نہین ہے جو ہمارے
علاج کا محتاج ہو۔ غرضکہ جب سفیران سلاطین یوروپ نے کسی طرح
اپنی مطلب براری نہ دیکھی تو فضول طور پر ناحق کانفرنس کا قایم رہنا مناسب
نہ سمجھا اور ناچار یہہ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے اختتام ہونے سے پہلے صفوت پاشا نے
من جانب ترکی گورنمنٹ سلاطین یوروپ کی خواہشون کے انکار مین جو کاغذ کانفرنس کے
روبرو پیش کیا ہے اوسوقت کی تصویر ہم یہان دکھلاتے ہین۔ (دیکھو علحدہ تصویر)
جلسہ برخاست ہونے کی بعد تھوڑے ہی عرصہ مین سفیران سلاطین یوروپ نے
شہر قسطنطنیہ کو خالی کر دیا سب اپنے اپنے سلطنتون کو بوریا بندھنا باندھکر چلدئے

تجویزون کو جنکے قبول کرنے مین دولت عالیہ کی بربادی مقصور ہے ہرگز منظور نکیا
جاوے البتہ مملکت ترکی مین نیا انتظام رعایا کی بہبودی کے لیئے قایم کرنے کے
واسطے جلسہ مذکور نے یہہ تجویز پاس کی کہ عملداری ترکی کے ہرایک پرگنہ مین
ایک ایک نیا منتظم جو لیاقت انتظام کی رکھتا ہو بلا امتیاز قومیت مقرر کیا جاوے
اور ایسے منتظمون کے نگرانی ایک خاص کمیشن کے سپرد کیجاوے جسمین ہرایک
قوم اور ملت کے ممبر بہرتی ہون بشرطیکہ وہ سب کے سب رعایا سلطانی مین سے
ہون اسکے سوا اور کوئی تجویز سلاطین غیر کی منظور نکی جاوے جب یہہ رائے
سب کے ہوچکی تو ترکی وزرا ۲۰ تاریخ جنوری کو کانفرنس کے اجلاس مین داخل
ہوئے جہان تمام شاہان یوروپ کے سفیر موجود تھے ان کے ہوتے ہی معاملات
ترکی کانفرنس کے روبرو پیش ہوئے اور تجاویز پیش کردہ کے نسبت ممبران
کانفرنس نے ترکی وزرا سے آخری جواب طلب کیا وزرای ترکی نے تجزاون
تجویزون کے جنکو رعایا عثمانیہ کونسل نے منظور کیا تہا اور سب تجویزون کے
قبول کرنے سے صاف انکار کردیا تب جنرل اغناٹف سفیر روس نے غصہ مین
آکر بڑی لمبی چوڑی باتین بنائین اور کہا کہ ترکی سلطنت جو اندنون سرویا
اور مانٹونیگرو سے جنگ کررہی ہے یہہ روس کی مرضی کے بالکل خلاف ہے
اسی لیئے روس بالاتفاق شاہان یوروپ ترکی سے چاہتا ہے کہ اس جنگ کو
موقوف کرے اور شرائط صلح مناسب طور پر رعایت کے ساتھہ منظور کیجا
مگر چونکہ ترکی گورنمنٹ اپنی ضد سے باز نہین آتے اور شاہان یوروپ

فکر کرنی پڑی - تو بھی بقول مشہور جو لڑتا ہے اپنے قوت کا اندازہ پہلے کرلیتا ہے
روس نے ادہر اودہر سے سامان جنگ فراہم کرہی لیا - ادہر ترکون نے بہی سات
ہزار لشکر کی بہرتی صوبہ بلغاریا مین شروع کردی - مگر روس کی چالاکی فوج کے
تیار کرنے مین کچھ بڑہ چڑہ کر تہی اوس نے اوہنین دنون مین جبکہ کانفرنس جمع
ہورہی تہی اور صلح کے لیئے تجویزین کررہی تہی اپنا بہت سامان چپکے چپکے تیار کرلیا تہا
حالانکہ ترک بیچارے اپنی راست بازی کی قید مین پہنسکر صلح ہوجانے کی امید
مین بالکل خاموش پڑے تھے - روس نے یہان تک سرگرمی ظاہر کی کہ کانفرنس
برخاست ہونے کے دوسری ہی دن بندر اوڈیسہ واقع بحر اسود مین جسقدر
اسکول اور شفاخانہ و خیرات خانے تھے اون سبکو فوجی کامون کے لیئے خالی کرالیا
اور سپاہ و سامان جنگ ان مقامات مین رکھے گئے ایسی صورتون کے واقع ہونے سے
تمام براعظم یورپ مین ایک کہلبلی مچ گئی ہر ایک خورد و کلان کے منہ پر اوداسی
اور گہبراہٹ پائی جاتی تہی اشیا ضروری کا نرخ یورپ کے بازارون مین گران
ہوگیا ان وجوہات سے سب کو معلوم ہوتا تہا کہ دوسری جنگ جسکے خوف سے تمام یورپ
کانپ رہا ہے عنقریب برپا ہونے والی ہے تجارت کے بند ہوجانے سے عام لوگون کو تو کچھ
صدمہ پہونچا تہا وہ پہونچا ہی تہا مگر بڑے بڑے سوداگرون کا حال ابتر ہوگیا بہت سے کوٹھی والون
نے دیوالا نکال دیا بند رہنے مین دساورون کا مال آنا بند ہوگیا تہا ایسے مشکل وقت مین
روسی گورنمنٹ کو اپنی فوج کی تیاری مین بڑے بڑے مشکل حائل ہونے کا پورا اندیشہ تہا

چنانچہ ہماری سرکار کے سفیر لارڈ سالسبری صاحب نے بھی ۲۳ تاریخ کو وہانسے شہر اتھنیس کی جانب کوچ کیا - بہت سے ایلچی روانہ ہونے سے پہلے حضرت سلطان المعظم سے نیاز حاصل کرنا چاہتے تھے مگر حضرت نے بیماری کا عذر کر دیا اور کسی سے بھی ملاقات نہین فرمائی - خاص وجہ یہہ تھی کہ حضرت سلطان ان سفیرون کی انوکھی باتون کو سن سن کر اپنی دل کو رنج پہونچانا نہین چاہتے تھے - علاوہ برین ایسی ملاقاتون مین ناحق کی تکرار اور بیفائدہ ضد کے بڑہ جانیکا بھی خیال تہا - کانفرنس کے بے نیل مرام برخاست ہونے اور سفیران سلاطین یوروپ کے چلے جانے سے ترک نہایت خوش ہوئے کیونکہ وہ اپنی خود مختار اور آزادانہ حکومت مین کسی غیر کے مشورہ یا مداخلت کو بہت ہی برا سمجھے تھے - اور ممالک غیر کے ایلچیون کا اپنے پایہ تخت مین جمع ہوکر صلاح کرنا اون کے دلون مین کہٹکتا تہا اور کانفرنس کے منعقد ہونے سے ترکون کو اور بہی بدگمانی ہو گئی تھی - برخاستگی کانفرنس کے بعد طرفین سے جنگ کی تیاریان ہونے لگین ادہر کانفرنس مذکورہ برخاست ہوئی اودہر ترکون اور روسیون نے فی الفور اپنے اپنے ممالک مین لڑائی کی تیاریان شروع کردین کیونکہ اس شدنی امر کے واقع ہونے کا تو پہلے ہی سے ان کو خیال تہا - ترکون سے پہلے روس نے بڑی زور شور کے ساتہہ جنگ کی تیاری شروع کی مگر روپیہ کے نہونے سے بڑی مشکل کا سامنا پیش آیا - روسیہ کا خزانہ بہی کچہہ خالی نہ تہا بلکہ یوروپ کے بازارون مین بہی اوسکی بقیہ (اعتبار) نہ تھی - جسکی باعث خرچہ جنگ کے لئیے روپیہ بہم پہونچانیمیں روسیہ کو تنگی ہوئی

سوچتے تھے مگر کوئی کارگر نہوتی تھی یہی وجہ تھی کہ ترکی گورنمنٹ جنگ کی تیاری مین
غافل پائے جاتے تھے مگر خداوند کریم مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب ان کے
ارادہ کو پورا کرنے کے لیے بشرطیکہ سچائی کے ساتھ ہو پیدا کر ہی دیتا ہے چنانچہ ماہ
جنوری کے اوایل مین شہر اوڈریانوپل کے بشمار مسلمانون اور قوم گریک کے عیسائیون نے
جو رعایا ترکی تھے حضرت سلطان المعظم کے حضور مین اچانک یہہ درخواست
پیش کی کہ اگر روس جو سرکار ترکی کا قدیم دشمن ہے مملکت ترکی پر حملہ آور ہو تو
باب عالی اول ہم لوگون کو اوسکے مقابلہ مین بھیجے اوڈریانوپل کے باشندون کی
اس درخواست سے گورنمنٹ ترکی کے حوصلہ کو بہت کچھہ تقویت ہوئی ابھی یہہ درخواست
باب عالی کے حضور مین پیش ہوئی ہی تھی کہ دوسری جانب سے شہر فلیپاپولس کے چالیس
ہزار باشندون نے بذریعہ تاربرقی حضرت سلطان المعظم کے حضور مین یہہ جتلایا
کہ فی الحال سلاطین یورپ کے سفیرون کی جو کانفرنس قسطنطنیہ مین منعقد ہوئی تھی اور
اوسمین یورپ کے بادشاہون نے ہمارے شہر کے باشندون کو قوم بلگیریا کے ساتھہ ایک حیثیت سے
رہنے سہنے کی تجویز کی تھی اوسکے جواب مین ہم لوگ گذارش کرتے ہین کہ کانفرنس کی
اس تجویز کو ہم ہرگز منظور نہین کرتے کیونکہ بلگیریا کے رہنے والے قدیم سے ہمارے مقابلہ مین کم
حیثیت اور جاہل ہین بلاوجہ ہمارے برابر کب ہو سکتے ہین اس درخواست سے بھی صاف
معلوم ہو گیا تھا کہ فلیپاپولس کے رہنے والے بھی کانفرنس سلاطین یورپ کی تجویز سے
ناراض ہین اور یہہ بھی پایا جاتا تھا کہ لڑائی کے وقت باشندگان مذکور حضرت سلطان المعظم کا
ساتھہ دینگے ادہین دنون مین یہہ افواہ بھی بڑے زور وشور کے ساتھہ ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی

کیونکہ قطع نظر ان باتون کے روسی فوج مین بہی بیماری پہیلی ہوئی تہی بخار اور طاعون مین
بہت سے فوج مبتلا تہی طوفان باران اور بہونچال وغیرہ آفتین بہی اونہین دنون مین
اکثر مقامات متعلقہ روس مین برپا ہوئین خاصکر برسات تو ایسے زور شور سے
شروع ہوئی کہ کیچڑ اور پانی کے باعث تمام راستے بند ہو گئے تھے ان باعثون نے روس کو
اور بہی مشکلات مین ڈالدیا تہا بڑا غضب تو یہہ ہوا کہ برسات نے دریاے ڈنیوب کا
راستہ جسکے ذریعہ سے روسی لشکر عبور کرنا چاہتا بالکل بند کردیا تہا راہ مین غلیظ کیچڑ
اور متعفن چیزون کے باعث مہلک بخارات نے اوس ملک کے تمام باشندون کو بیمار کر رکہا
تہا اگر ایسے وقت مین روس اپنے لشکر کو ان راستون سے لیجاتا تو بہت بڑا نقصان اوٹہاتا
تو بہی روسی گورنمنٹ فوج کی تیاری سے ایکدم غافل نہ تھے برخلاف اسکے ترکی سلطنت
کو ان باتونکا اوس وقت تک خیال بہی نہ تہا وجہ یہہ کہ گورنمنٹ ترکی حتی المقدور
اس ناگہانی آفت کو جسمین روس بامداد سلاطین یورپ اوسکو پہسانا چاہتا تہا حتی الامکان
اپنے اوپر سے ٹالنا ہی چاہتی تہی اور اس ٹالنے کا بڑا سبب تو یہہ تہا کہ ترکی کا خزانہ بہی
خالی ہی تہا حالانکہ ایسے عظیم الشان جنگ مین روپیہ بغیر کچہہ نہین ہو سکتا اگر
دوسری جگہہ سے قرضہ ملنے کی بہی امید ہوتی تب بہی ترکی گورنمنٹ جنگ کی
تیاریون سے گریز نکرتے مگر اوسکا تو اعتبار روس سے بہی بڑہ کر یورپ کے بازار دنیز
جاتا رہا تہا حتی کہ ترکی کے نوٹون کو کوئی بنک اوس زمانہ مین مفت بہی قبول
نہین کرتا تہا لہذا خاص شہر استنبول (قسطنطنیہ اور تمام مملکت مین بہی ہر مستحق
منتہ پر اوداسی چہائی ہوئی تہی حضرت سلطان المعظم اور اونکی وزرا روز طرح طرح کی تدبیر

قربان کردینگے اور نہین تو نام تو باقی رہجائیگا۔

فصل دوم برخاستگی جلسۂ کانفرنس سے جنگ شروع ہونیتک کا بیان

اہل ہینگری کی حضرتِ سلطان المعظم سے استدعا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ سلاطین یورپ کی خواہشون پر غور کرنے کے واسطے قسطنطنیہ مین رعایا برایا ترکی کی ایک بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی تھی جسمین سرغنایانِ رعایا کے علاوہ ہر قوم و ملت کے بڑے بڑے معززاشخاص موجود تھے۔ اس مجلس مین ترکی دٔوالخارجہ کے وزیر نے پورے تین گھنٹہ تک ہرزیگوینا اور بلگیریا وغیرہ صوبہ ہاے ماتحت ترکی کی بغاوت کا حال ابتدا سے انتہا تک بیان کرنے کے بعد سلاطین یورپ کی خواہشون کا ذکر کیا۔ علی الخصوص دولت مآب **مدحت پاشا** نے کہا کہ یہ جنگ جو شُدنی ہے کسی طرح ٹلتی ہوئی نظر نہین آتی اگر سلاطین یورپ کی خواہشون کو قبول کرتے ہین تو عزت جاتی ہے اور اگر برخلاف اسکے جنگ پر ترکی آمادہ ہو تو اُسکے پاس روپیہ ہے نہ سامان جسکے ذریعہ سے اسکو اپنی کامیابی کی اُمید ہوسکے۔ اسکے علاوہ کوئی سلطنت آج کے روز ترکی گورنمنٹ کی دوست نہین جس سے کسی قسم کی امداد ملنے کی توقع ہو۔ اگر یہ لڑائی واقع ہوئی تو ترکی مملکت کو بہت بڑا صدمہ پہونچیگا اُسکی اندرونی حالت نہایت خوفناک حالت مین ہے۔ مگر کیا کیا جائے ابتو اپنی عزت اور مرتبت کے لیے لڑنا ہی پڑیگا۔ اس **مجلس** مین سب سے بڑھکر اور پُرتاثیر تقریر ایک آرمینیہ کے پادری صاحب نے کی تھی جو رعایا سلطانی مین سے تھا اور اپنی قوم کی جانب سے مشورہ مذکورہ مین شامل ہوا تھا۔ پادری صاحب

کہ اگر سلطنت ترکی کی طرف سے قوم سلاؤ کو کوئی خاص مرتبہ عطا ہو تو گریک اور مانیا
اور ہیریس وغیرہ کے باشندہ بہی ترکی گورنمنٹ کے مقابلہ مین سرکشی اختیار کرینگے
روس کے اوسکانے سے یورپ کے چہہ سلاطین نے قوم گریک کو جو رومانیا کی سرحد
مین آباد ہے بلگیریا کے باشندون سے ملا دینے کی تجویز کانفرنس مین پیش کی تھی
جس کے باعث گریک کے لوگ روس اور اون بادشاہون سے بہی جنہون نے اس
تجویز کو منظور کرلیا تہا نہایت ناراض ہو گئے تھے کیونکہ گریک والے اپنے آپکو
قوم بلگیر کے سامنے بہت بڑا اور مہذب سمجھتے ہین اور ہمیشہ بلگیریا کے رہنے والونکو
بنظر حقارت دیکھکر بیوقوف جانتے ہین ہم اپنے ناظرین کتاب کی تفریح طبع کے لئے
بلگیریا کے دہقانون کی تصویرین ذیل مین دکہلاتے ہین۔ (دیکھو علحدہ تصویر)
روپیہ کے نہونے سے قوم ترکی اگرچہ لاچار رہتی تو بہی اپنی جبلی عادت کے موافق مرنے
مارنے پر تلے ہوئے تھے روسیون سے ترکونکا جوش کسیطرح کم نتہا بلکہ ترک یہانتک خیال کرتے تھے
کہ اول تو دشمن پر فتح ہی پائینگے اگر خدانخواستہ شکست بہی کہائی تو میدان جنگ سے
بہاگ کر جیتے جی واپس نہ آئینگے اپنے حقوق واجبی اور عزت کے لئے وہین کٹکر مر جائینگے
ترکونکو اپنی قدیم بہادری کے لحاظ سے فتحیابی کا کامل یقین تہا اور سمجھتے تھے کہ جسوقت
ہم اپنی ننگ وناموس کی ابرو بچانے اور قدیم حقوق کو قایم رکہنے کے لئے روس منحوس سے
جو ناحق بد نیتی سے بناء جنگ قایم کرتا ہے لڑینگے تو ضرور شہنشاہ حقیقی ہماری مدد کریگا
اور بتائید غیبی رفتہ رفتہ روس کو میدان جنگ سے مار کر بہگا دینگے اگر دورکی لڑائیون سے کام
نچلا تو آخر کار دست بدست اور سینہ بسینہ ہو کر لڑینگے اور جان کو عزیز نہ سمجھکر اپنے ملک اور مذہب قوم کی عزت

کو زیر کیا تو بہت سے اعلیٰ افسر ہینگری کی افواج کے بھاگ کر دولت عَلِیّہ ترکی کے زیر سایہ پناہ گزین ہوئے تھے - آسٹریا اور رُوس دونوں نے ملکر سلطنت عَلِیّہ سے ان افسرون کو واپس مانگا تھا مگر ترکی نے اُنکے دینے سے قطعی انکار کیا جسکے باعث افسرانِ فوج ہینگری کی جانین بچ گئین اگر خدانخواستہ دولتِ عَلِیّہ اُنکو رُوس اور آسٹریا کے حوالہ کر دیتی تو وہ اُنکو کبھی زندہ نہ چھوڑتے - قصہ مختصر یہ کہ اُسی پُرانے احسان کی شکر گزاری ظاہر کرنے کے واسطے اِسوقت علانیہ اہل ہینگری ترکون کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے اور اپنی جانب سے شہر بُیٹ کے بارہ عالمون کو جو تمام قوم ہینگری کی نظرون مین معزز تھے ایلچیون کی حیثیت سے مع ایک قبضہ شمشیر دولت مآب عبد الکریم پاشا سپہ سالار افواج تُرک کی خدمت مین بھیجا تاکہ بعد اظہار ممنونیت اہل ہینگری کی طرف سے پاشا موصوف کے حضور مین تلوار بطریق نذر پیش کرین - یہ بارہ اکابر جنکی تصویرین مع شبیہ عبد الکریم پاشا ذیل مین دکھلائی گئی ہی اپنے مُلک کی قدیم پوشاک سے ملبس ہو کر پاشا موصوف کی خدمت مین حاضر ہوئے -

(تصویر [illegible])

یہ تصویر اُسوقت کی ہی جبکہ علما ہینگری نے عبد الکریم پاشا کو تلوار نذر دی تھی

اور آداب بجا لاکر برابر پاشا موصوف کے روبرو مؤدبانہ کھڑے رہے اُسوقت علما مذکورین مین سے ایک بزرگ جو حسب و نسب مین اعلیٰ تر ہونے کے علاوہ عمر مین بھی اپنے ہمراہیون سے زیادہ سن کا تھا آگے کو بڑھا - اور

نے کہا کہ یہ لڑائی جو عنقریب سلاطین یورپ اور ترکی سلطنت کے مابین ہونیوالی
ہی مذہبی لڑائی نہین ہی جیساکہ روس وغیرہ نے مشہور کیا ہی ترکی عملداری
مین آزادی کے ساتھ مسیحی رہتے ہین بلا روک ٹوک اپنے گرجا مین جاتے ہین
جسطرح سے اہل اسلام اپنی مسجد ون مین مذہبی رسومات کو ادا کرتے ہین پس اسکو
مذہبی جنگ کہنا سراسر غلط ہی - پادری صاحب نے یہ تقریر ایسی رقت آمیز الفاظ
مین بیان کی کہ حاضرین جلسہ کی آنکھون سے آنسو بہ نکلے - الغرض ترکی کے
دلی دوستون نے جو معاملات کی صورت کو دیکھ رہے تھے جب اچھی طرح معلوم
کرلیا کہ ترکی سلطنت کبھی اپنی شان وشوکت کو مٹانے کا قصد نہ کریگی تو ہرطرف
سے مدد دہی کے پیغام آنے لگے چنانچہ شہر فلیپا پولس کے کئی ہزار باشندگان
کی درخواست کا احوال ہم اوپر لکھ چکے ہین اب اہل ہنگری کی کیفیت لکھتے
ہین جنھون نے اُسی زمانہ مین سلطنت علیّہ کا ساتھ دیا تھا **صوبہ** ہینگری
کے باشندون نے جو سلطنت آسٹریا کا باجگذار ہی کانفرنس سلاطین غیر کے
برخاست ہوتے ہی اپنے تمام مُلک مین علانیہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم ضرور ترکون
کی طرف ہوکر روس سے جنگ کرینگے - ہینگری والے ترکون کے ممنون مُدت
سے ہین ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین آسٹریا نے مُلک ہینگری پر حملہ کیا تھا ہینگری والے
بھی مردانگی کے ساتھ فوج آسٹریا کا مقابلہ کرتے رہے اور قریب تھا کہ آسٹریا
کے لشکر کو شکست عظیم دیکر آزادی حاصل کرین اتنے مین روس نے آسٹریا
کی حمایت کی جسکی وجہ سے ہینگری والے مغلوب ہوکر دوبارہ دولت آسٹریا
کے پنجۂ ظلم مین پھنسگئے جسوقت آسٹریا نے روس کی حمایت سے ہینگری والون

کرنے کے لیے ہینگری اور قوم ترک کے مابین لڑائیاں کرائی تھین اُنکو ہم ابھی تک بد دُعا دیتے ہین - اگر ترک اور اہل ہینگری ابتدا سے میل جول کے ساتھ رہتے تو آج کے روز یورپ بھر مین کوئی اُنکی مانند نہوتا - مگر افسوس کہ باہمی نفاق نے اِس مضبوطی کو قائم نہین رکھا - ہمارے مذہب مین یہ بات ہرگز جائز نہین ہی کہ زبردستی کسی کو مسلمان بنا کر محمدی دین قبول کرایا جائے جیسا کہ فی زمانہ رُوس وغیرہ دشمنون نے بدنام کرنے کے لیے مشہور کر رکھا ہی - کیا آپ نہین جانتے کہ اگر ترکون کی ابتدا سے ایسی ہی خواہش ہوتی تو آج کے روز اکثر ممالک یورپ مسلمان دین ہی کے ماننے والے ہوتے اور ہینگری کا بھی وہی مذہب ہوتا جو ترکون کا ہی مگر حاشا وکلا ترکون کو اِس امر کا کبھی خیال نہین ہوا اور نہ ہوگا -

ہینگری کے علماء مذکور کے خبر سُنکر تمام قسطنطنیہ مین نہایت خوشی ہوئی - یہان تو یہ کارروائی ہوئی اُدھر سلاطین یورپ نے کانفرنس کی ناکامی پر خفا ہوکر ترکی سلطنت کے ذمہ وہی پُرانا الزام لگایا کہ دولت علیہ نے اپنی فوج کے اُن افسرون کو جو قتل عیسائیان بلگیریا مین شریک تھے سزا نہین دی بلکہ اُلٹا اُنکو انعامات اور عمدہ عمدہ خطابون سے سرفراز کیا - اِسی الزام کے بارہ مین اُنھین دنون مین مسٹر گلیڈ اسٹون نے (جو اب دولت برطانیہ کے وزیر اعظم ہین) بڑی دھوم دھام سے ایک رسالہ لکھکر شائع کیا جسکا نام قتل کا گھڑا رکھا اِس رسالہ مین مسٹر موصوف نے مسیحی مذہب کے لوگون کو ترکون کے خلاف اُبھارنے کے واسطے بڑی ہی جانفشانی کی اور دلی بخار کے نکالنے مین

مفصلۂ ذیل تقریر مختصر الفاظ مین بیان کی ۔

تقریر عالم ہینگری

جناب عالی ۱۸۴۹ء مین جبکہ افسرانِ فوج ہینگری رُوس اور آسٹریا کے ہاتھون سے شکست کھاکر اپنی جان بچانے کے لیے بھاگے تھے تو تمام یورپ مین اُنکو ترکی سلطنت کے سواے کسی نے بھی پناہ نہین دی ۔ وہ سلطنتِ عظمی ترکی ہی ہی جسنے اکابرین ہینگری کی جانبین مُلک پولینڈ پر ناگفتہ بہ اور فی الحال صوبہ ہاے کارپھتین اور بالکن کے باشندون پر وحشیانہ ظلم اور جبر کرنے والے روسیون کے پنجۂ ظلم سے چھڑائی تھین اُسی احسان اور مہربانی کی وجہ سے آج کے روز ہینگری بھی اپنی موجودہ تاب وطاقت کے مطابق سلطنت علیہ کو مدد دینے کے واسطے دل وجان سے تیار ہی اور اپنے اقرار کی صداقت کے لیے یہ تلوار آپکے حضور مین پیش کرتے ہین ۔ فقط ۔

یہ تلوار جسکو علماء ہینگری نے عبدالکریم پاشا کی نذر کی ایک زمانہ مین مُلک آسٹریا کی مشہور فرمان روا ملکۂ میراپا اتھریسیا کے پاس تھی اسکے نیام پر ایک تصویر اس قسم کی بنی ہی کہ گویا ترک اور ہینگری کے باشندے دونون ملکر رُوس کو پاؤن کے نیچے کچل رہے ہین ۔

عبدالکریم پاشا نے نہایت تپاک سے اس تلوار کو قبول کیا اور بجواب تقریر عالم ہینگری یون گویا ہوئے کہ آپ صاحبون پر ترکون کی قدیم بہادری اور اولی العزمی بخوبی روشن ہی اور یہ بھی فرمایا کہ ہینگری والے اور ترک ایک ہی باپ کی اولاد ہین ۔ جن چالاکون نے اپنے اغراض پورے

لکھے اور اثر نہو۔ ضرور ہو (بلکہ ہُوا) غرضکہ جس عیسائی نے مسٹر گلیڈاسٹون کے اِس رسالہ کو پڑھا گھر بیٹھے تُرکون کا دشمن جانی بنگیا۔ ہمارے نزدیک مسٹر گلیڈاسٹون جیسے عقلمند وزیر کو ایسے نازک وقت مین اِس چنگاری کا چھوڑنا لازم نہ تھا۔ کیونکہ اوّل تو مسٹر مذکور سرکار انگریزی کا ایک معتبر وزیر تھا جو تُرکون سے بظاہر دوستی رکھتی ہے۔ دُوم مسٹر مذکور کو لازم تھا کہ تُرکون کی زیادتی کا اظہار کرنے سے پہلے بلغار کے باغیون کی ناجائز فتنہ انگیزی پر بھی غور کر لیتے۔ تیسرے رسالہ لکھنے کے وقت اِس امر کو بھی پیش نظر رکھتے کہ ایسی بغاوت کے زمانہ مین جیسا کہ بلگیریا کے باغی عیسائیون نے اپنے آقا سلطان سے کی تھی دوسرے سلاطین نے کیا کیا کام کیے ہین۔ بالفرض اگر ہم اِس امر کو بھی تسلیم کرین کہ دولت ترکی نے اپنی اُس فوج کے سردارون کو جنھون نے بلگیریا کے مسیحون پر ظلم کیا سزا نہین دی بلکہ اُلٹے اُنکے مراتب اور عہدے بڑھائے مگر بنا ظالمون کی حمایت کی جب ہم باغیان مذکور کی خونریز بغاوت اور مفسدہ پردازی پر بنظر انصاف غور کرتے ہین تو ناچار ہوکر یہی کہنا پڑتا ہے کہ ایسے وقت مین اگر باغیون کو کامل سزا سلطنت کی طرف سے نہ ملے تو دوسرے مفسدون کے دلون پر کبھی عبرت نہو۔ اور شہنشاہی رُعب کو کوئی قبول نہ کرے۔ بھلا صاحب ترکون نے تو [illegible] اور انکے ہمزبان مسٹر گلیڈاسٹون بلگیریا کے عیسائیون کو مفسدہ [illegible] کی سزا دینے مین ظلم ہی کیا لیکن ہم مسٹر موصوف [illegible] کہ خود [illegible] عیسائیون سے (جواب تو سوچیے کہا کہ [illegible] کے مصداق بنتے ہین) جب پولینڈ اور

کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا - جسنے اس رسالہ کو پڑھا خواہ مخواہ قوم ترکی سے عداوت رکھنے لگا خیر اُس سے تو ہمکو کچھ سر وکار نہین کہ مسٹر موصوف نے اس رسالہ کی چنگاری کو یورپ مین آگ لگانے کے واسطے چھوڑا ہان افسوس یہ ہی کہ گلیڈ اسٹون جیسا مدبر اور عقلمند وزیر آدمی تعصب اور ہٹ دھرمی سے کام لے اور اپنے اعتبار کو یون کھو بیٹھے - افسوس - یہان اُن حضرات کی کی سمجھ پر بھی افسوس کرنا چاہیے جنھون نے صرف مسٹر مذکور کے رسالہ ہی کو دیکھ کر یکطرفی ڈگری ترکون کے حق مین صادر کر دی معاملات کی جانچ نہ کی - دانشمندون کے نزدیک یہ کب جائز ہی کہ فقط مسٹر مذکور کے رسالہ ہی پر تمام کارروائیون کا دار و مدار قائم رکھین اُنکا رسالہ کوئی کلام الہامی تو تھا ہی نہین جسمین ایک شوشہ بھی جھوٹھ نہو بلکہ سچ پوچھو تو جسطرح سے شعراء مشرقی شعراء فرضی معشوقون کی خیالی زلف ورخسارون کی جھوٹی تعریف وتوصیف کرنے مین مہذب شاعرون کے نزدیک انگشت نمائی کے قائل ہین اُسی طرح رسالہ مذکور مین ترکون کے فرضی ظلم اور خیالی سنگدلی کو مذہبی جوش کے پیرایہ مین اپنے دینی بھائیون کو ترکون کے خلاف غصہ دلانے کے لیے مسٹر گلیڈاسٹون نے بھی بیان کیا تھا اور شعراے مشرقی کے قدم بقدم اور جھوٹھی اور صرف افواہی باتون کو ایسے پرجوش الفاظ مین لکھا کہ ناظرین رسالہ خواہ مخواہ بھی ترکون کے فرضی ظلم پر ایمان لے آئے - خصوصًا جاہل عیسائی تو غصہ کے مارے کوٹ پتلون سے باہر ہو گئے - کیونکر نہوتے مسٹر گلیڈاسٹون جیسا معتبر شخص ترکون کے ظلمون کی جو خیالی عیسائیون پر کیے گئے تھے کیفیت نمک مرچ لگا کر

جو بلوائیان صوبہ جمیکا کے ساتھ فوج انگریزی نے کی تھین مسٹر مذکور کے سامنے کیا گیا تو حضرت نے ایک افسر کو بھی تنبیہ نہین کی اور نہ فوج سے اُن ظلمون کی باز پُرس ہوئی بلکہ برخلاف اسکے مسٹر مذکور نے خاص اپنے مُنھ سے فوج مذکورہ اور اُسکے افسرون کی تعریف کی اور اُنکی بہادری کے بیان مین ایک کتاب لکھی - ہم تو مسٹر موصوف کی خداترسی اور رحمدلی کے قائل جب ہوتے کہ اپنی فوج کے بیشمار ظلمون پر بھی جو جمیکا مین کیے گئے تھے نکتہ چینی کرتے -

سلطنت ہاے روم و روس کے جاری کیے ہوئے اشتہارون کا بیان

جب سلاطین یورپ کے تمام ایلچی کانفرنس کی برخاستگی کے بعد اپنے اپنے شہرون مین جا پہونچے تو پرنس گارٹسچکاف روس کے مشہور وزیر دول الخارجہ نے ایک خاص سرکیولر کے ذریعہ سے تمام روسی ایلچیون کو جو یورپ کے دربارون مین متعین تھے یہ اطلاع دی کہ کانفرنس نے جو شرائط دولت ترکی کے روبرو پیش کی تھین اُنکو ترکی نے بالکل نامنظور کیا جس سے معلوم ہوا کہ ترکی یورپ کے سلاطین عظام کو کچھ بھی خیال مین نہین لاتی - اُن شرائط کے نامنظور کرنے سے یورپ کی حالت بدستور ہی - ترکی کی اس ہکڑی پر تمام یورپ متعجب ہی - اب جو حالت یورپ کی ہو رہی ہی اُس سے تمام دنیا کے عیسائیون کو بہت بڑا نقصان پہونچ رہا ہی - اگر یہی حالت قائم رہی تو مسیحی قوم کی ترقی بالکل ماری جائیگی اور بڑی خرابی عیسائیون پر آئیگی - لہذا اسکا علاج ضرور کرنا چاہیے - ہمارے شہنشاہ زار روس تمام سلاطین یورپ سے اس مراسلہ کا جواب چاہتے ہین

سر کیشیا اور قوقند مین غدر کو فرو کیا تو کیا کیا غضب کئے تھے کیا آپکو معلوم
نہین - بیچارے ترکون نے تو اُسکا بیسوان حصہ بھی ظلم نہین کیا - رسیون
نے تو مقامات مذکور مین کسی بھلے (یا بُرے) مانس کی بہو بیٹی کی آبرو کو نہین
چھوڑا - بچون - اندھون - لولے لنگڑون - عورتون اور بیگناہون کو
ایک سرے سے تہ تیغ کیا - اور ایسی بیرحمی سے لوگون کی جانین لین کہ دشتی
سے وحشی بھی ایسی حرکت نہ کریگا - پھر جب فرانس نے الجیریا کے عربون پر
حملہ کیا تو کیسے کیسے ظلم ڈھائے تھے - قطع نظر ان سب کے خاص انگلستان کی
سرکار نے جمیکا اور ائرلینڈ کے باغیون سے کیا کیا سلوک کیے تھے اُنھین پر
ذرا مسٹر مذکور غور فرمائین - کیا وہ ظلم ترکون کے بلگیریا والے خیالی ظلم سے
بھی کچھ کم تھے - اور جو کم نہ تھے (بلکہ سَو درجہ اُنسے زیادہ تھے) تو کیا وجہ ہے
کہ مسٹر مذکور یا اور کسی سچے عیسائی اور رحمدل پادری نے اِن ظلمون کے
خلاف رسالہ نہین لکھا - اِس سے صاف ظاہر ہے کہ ؎

ہر کسے ناصح برائے دیگران ناصح خود کم بہ بینم در جہان

حضرت ایسے ایسے خونریز ہنگامون کے وقت سلطنت اعلیٰ کی طرف سے
بغاوت فرو کرنے اور باغیون کو سزا دینے مین تدابیر سنگین کا عمل مین لانا
ایک قدرتی امر ہے جو قدیم سے دُنیا مین چلا آتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو دُنیا مین کوئی
ماتحت اپنی اعلیٰ بادشاہت کو ایک روز بھی تسلیم نہ کرے - یہی حضرت مسٹر
گلیڈ اسٹون جمیکا مین غدر ہونے کے وقت انگلستان مین ایک بہت بڑے
عہدہ پر تھے - جب انگریزی فوج کے ظلمون اور وحشت انگیز حرکتون کا ذکر

ہر چند کہ ترکی وکلا نے امور متنازعہ فیہ پر خوب خوب بحثین کین اور ہر موقع پر نرمی اور تحمل سے کام لیا بلکہ بہت سے امور کو بُردباری سے منظور بھی کر لیا تو بھی کانفرنس کے ممبر اپنی ہی گاتے رہے۔ جس سے ظاہر ہوا کہ اُنکی نیت خاطر خواہ فیصلہ کرنے کی نہین ہے۔ بلکہ وہ لوگ کچھ اور ہی سوچکر یہان آئے تھے اور چونکہ اُنکی دلی مُرادین پوری نہو سکین لہذا اپنا سا مُنھ لیکر چلتے بنے۔ جا ئین یہان اُنکے آنے کی خوشی نہ جانیکا غم۔ غرضکہ ترکی نے بھی یہ اشتہار یا مُراسلہ کُل سلاطین یورپ کے پاس اپنے وکلا کی معرفت بھیجدیا۔ ترکی کا یہ مُراسلہ نہایت سچائی کیساتھ لکھا گیا تھا جسکے واجب ہونے مین کوئی شُبہ نہین مگر چونکہ ترکی اس زمانہ مین تنہا تھی اسلیے اُسکے اس اشتہار یا مُراسلہ کا کسی نے بھی خیال نہین کیا۔ لیکن ترکی کو بھی اسکی کچھ پرواہ نہ تھی۔ سچ ہے سلطنت چاہے کیسی ہی چھوٹی ہو مگر اپنی شان و شوکت کی مٹانے والی باتین کبھی قبول نہ کریگی بشرطیکہ عزت اور ہمت بھی رکھتی ہو

قُسطنطنیہ کے ایک اخبار کا احوال

کانفرنس کی برخاستگی کے بعد خاص شہر قُسطنطنیہ مین ایک اخبار فرنچ زبان مین جاری ہوا جسکا نام (آنیوالا خوف) رکھا تھا۔ مشہور ہے کہ یہ پرچہ مدحت پاشا کی سرپرستی سے جاری ہوا تھا اسمین جو جو مضامین وقتاً فوقتاً لکھے گئے اُنسے لوگون کے دلون مین خوف سما گیا تھا۔ مضامین کے علاوہ اس پرچہ مین بعض کاغذات کی نقلین بھی درج ہوئی تھین ازانجملہ جنرل اغناطیف روسی سفیر متعینہ روم کے ایک خط کی نقل بھی چھپی تھی جو نوویکاف سفیر روس مقیم وائنا پایتخت آسٹریا کے نام لکھا گیا تھا۔ علاوہ برین یہ خط جنرل مذکور نے

اور دریافت کرتے ہین کہ اب ان باتون کا کیا علاج کیا جائے -
دولت روس کی طرف سے مذکورۃ الصدر سرکیولر تمام سلاطین یورپ کے دربارون مین پہونچا - اس سرکیولر کو دیکھ کر سلطنت علیہ روم نے بھی ایک مراسلہ اپنی طرف سے شاہان یورپ کے پاس بھیجا جسکا مضمون یہ تھا - کہ "جو جو معاملات مملکت ترکی مین امن وانصاف کے قائم رکھنے کے سلاطین یورپ کے ایلچیون نے دولت علیہ کے حضور مین پیش کی تھین اُن سب کو وکلاء ترکی نے بسر وچشم منظور کر لیا - لیکن ترکی کو یہ شکایت ہے کہ اوّل تو جب انگلینڈ نے قسطنطنیہ مین سلاطین غیر کی کانفرنس کا منعقد ہونا بیان کیا تو یہ جتلایا کہ بموجب عہد نامہ شہر پیرس ۱۸۵۶ء ترکی کی آزادی کے بارہ مین کوئی بحث نہ کیجائیگی - بلکہ دوسرے معاملات کی نسبت اتفاق باہمی سے مباحثہ ہوگا اسی وجہ سے ترکی سلطنت نے اس کانفرنس کا ہونا منظور کیا تھا - دوّم مگر افسوس کہ برعکس اسکے اوّل تو جو مجلس کانفرنس مذکورہ کی منعقد ہوئی اُسمین ترکی وکلاء کو شریک ہی نہین کیا گیا خود ہی سلاطین غیر کے وکلاء نے کلھیا مین گڑھ جوڑ لیا - سوّم تمام سلاطین یورپ نے باہم متفق ہوکر ترکی سرکار کے خلاف مشورہ کیا اور جب کانفرنس مین ترکی وکلاء سے بحث شروع ہوئی تو سب نے اپنے اپنی تجاویز پیش کردہ سابق کے برخلاف ایک نہی اصول پر قائم ہوکر ترکی وکلاء کو غیر تصور کیا اور بہت سی بے ہنگم شرائط زبردستی قبول کرانے کے واسطے پیش کین - جنکو دولت علیہ تو کیا ایک ادنی رئیس منظور نہین کر سکتا" - پس یہی وجوہات ہین جنکے باعث کانفرنس کے انعقاد کا کچھ بھی نتیجہ نہین نکلا - کوئی دانشمند ایسی خود غرض مجلس کو عام کانفرنس نہین کہ سکتا -

سے جنگ کریں۔ اسی اخبار مین اُس روپیہ کا بھی ذکر تھا جو روس نے سرویا وغیرہ کو بطور مدد دیا تھا۔ صاحب اخبار مذکور نے اِن تحریرون کی نسبت جو مضامین لکھے تھے اُنمین اشارۃً وکنایۃً یہ امر جتلایا کہ روس کی ان شازشون مین مدحت پاشا اور محمد رشدی پاشا جو کہ ینگ قوم کے بڑے ہی طرفدار تھے بلا شُبہ شریک ہین۔ اور یہ بھی صاحب اخبار مذکور نے لکھا کہ کانفرنس کے اجلاس مین سلاطین غیر کے بعض ایلچیون نے ترکی عظمت وشان کے خلاف گستاخانہ تقریرین کین وہ سب پاشایان مذکور ہی کی شرارت اور حمایت کے باعث کی تھین ورنہ کسی ایلچی کی مجال ہی کہ ترکی کے حق مین بیہودہ الفاظ مُنھہ سے نکالے۔ اسی اخبار نے اِس امر کو جسکی کسی کو خبر نہ تھی ظاہر کیا کہ ۱۸۷۱ء مین جنرل اغناتف روسی سفیر حاضر باش دربار سلطانی نے خدیو مصر محمد اسمٰعیل پاشا کو جو خط خُفیہ طور پر بھیجا تھا اُسکا مضمون یہ تھا۔ کہ جب تک آپکی اور ہماری دلی مُرادین پوری ہون تب تک ایجنٹ کو جو دربار سلطانی مین آپکی طرف سے حاضر ہی خاموش بیٹھنا لازم نہین۔ آپ ذخیرہ جنگ یعنی ہتھیارون کے فراہم کرنے مین توقف نہ کرین اور ہر طرح سے لڑائی کے لیے جو ضرور ہونیوالی ہی تیار رہین۔ کیونکہ ایک بہت بڑی جنگ کا سامنا درپیش ہی جو عنقریب واقع ہوگی۔ اِسکے علاوہ آپکو مناسب ہی کہ گریس اور سرویہ اور رومانیا سے محبت کا برتاو کرین اِس معاملہ مین ہم بھی آپکو ہر طرح سے مدد دینے کو تیار ہین۔ سلطان سے آہستہ آہستہ اپنا تعلق جُدا کر لیجیے۔ اور رفتہ رفتہ حکومت سلطانی کے بار سے سُبکدوش ہو جائے اگر آپ ان

خدیو مصر کے نام انھین دنون مین بھیجا تھا اسکی بھی نقل اس اخبار مین درج ہوئی تھی - مختصر یہ کہ ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۳ء تک کی کل کارروائیونکا ذکر جنرل مذکور نے ان تحریرون مین لکھا تھا جو سلطنت ترکی مین واقع ہو چکی تھین - ان تحریرون مین عقب سے روسی سفیر کی مکاری اور شرارت بخوبی ظاہر ہوتی تھی جو ترکی مین انقلاب ڈالنے کے لیے کی گئی تھین - پھر اسی اخبار مین اکثر مضامین ایسے بھی طبع ہوئے جنکے مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ روسی ایجنٹون نے ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۵ء تک مقامات سرویہ - بوسنیا - مونٹونیگرو اور بلگیریا وغیرہ مین ترکی کے خلاف کس کس طرح سے لوگون کو بہکایا تھا اور مفسدہ پردازی کے لیے قوم مسیحی کو ابھارا تھا - روسی خفیہ ایجنٹون نے ترکون کے خلاف جو کارروائیان مقامات مذکورہ واقع عملداری ترک کے عیسائیون مین کی تھین اُن سب کا کچا چٹھا اخبار مذکور مین بڑی بڑی مستند تحریرون کے حوالہ سے کھولا گیا تھا جسکو پڑھ پڑھ تمام براعظم یورپ مین تہلکہ عظیم مچگیا - اور ہر کس و ناکس کو معلوم ہوگیا کہ روسی دل و جان سے ترکی کے برباد کرنے مین مصروف ہین - اور صوبجات ماتحت ترکی کو روسیون نے کس کس طرح سے ترکون سے سرتابی کرنے کے لیے اُکسایا اور کیا کیا مدد دینے کا وعدہ کیا تھا حتی کہ بیشمار ہتھیارون سے خفیہ طور پر ان باغی صوبون کو مدد پہونچائی اور جسقدر کہ روسی فوج کے پنشن یافتہ سپاہی اور افسر ممالک روس مین اپنے اپنے گھرون پر موجود تھے اُن سب کو سرویہ وغیرہ کی فوجون مین نوکری کے واسطے بھیجا تاکہ اُنکے ساتھ ہوکر ترکون

روس کے سبز باغ پر دھوکا کھا کر سرکار انگریزی سے بگاڑ کیا اور روسی سفارت کو اپنے یہان بڑی خاطر سے بُلایا سرکار انگریزی نے خبر پا کر شیر علی خان کو لتاڑا اور تین طرف سے فوجین انگریزی سرحد کابل مین جا گھسین اور بہت سا ملک فتح کر لیا تب شیر علی خان نے روس سے فوجی مدد مانگی جسکے بھروسہ پر اُسنے اپنی قدیم محسن سرکار انگلشیہ سے بگاڑ کیا تھا مگر روس منحوس عین وقت پر صاف ٹکر گیا اور سردی کا بہانہ کر لیا۔ اسی غم کے صدمہ سے شیر علی خان بیچارہ شہر مزار شریف مین جو سرحد کابل پر واقع ہی پاؤن رگڑ رگڑ کر مر گیا جنرل رابرٹ صاحب نے کابل فتح کرنے کے بعد یہ تمام تحریرین دفتر امیر سے برآمد کی تھین جس سے روس کی مکاری بخوبی ظاہر ہی)۔

دولت علیہ اور سرویہ کی مصالحت کا بیان

دولت العالیہ ترکی نے تجاویز صلح پر غور کرنے کے لیے سرویہ اور مونٹونیگرو کو جو مہلت دی تھی اُسکی میعاد یکم مارچ ۱۸۷۷ء کو پوری ہونیوالی تھی لہذا میعاد مذکورہ کے پورا ہونے سے پیشتر ہی سرویہ اور مونٹونیگرو نے دولت علیہ کے ساتھ صلح کر لی۔ جن شرائط پر یہ صلح ہوتی تھی وہ یہ ہین۔

اوّل جو حالت سرویہ کی آزادی وغیرہ امور مین جنگ حال سے پہلے تھی وہی اب بھی رہیگی کوئی نئی تبدیلی معاملات سرویہ مین نہ کیجائیگی۔

دوم سرویہ کی اُس رعایا کا جسنے اپنے آقا کی طرفدار ہو کر ترکی سے جنگ کی تھی قصور معاف کیا گیا اور حکم ہوا کہ بارہ روز کے عرصہ مین ترکی فوج مقامات سرویہ کو خالی کر کے واپس چلی آئے۔

ساری باتون کا خیال رکھو گے اور ہمت کی کمر باندھ کر مردانہ وار سلطان کی ماتحتی سے اپنے آپکو نکالنا چاہو گے تو ضرور اس زمانہ مین کامیابی حاصل کر لو گے۔ جسقدر نافرمانی کا اظہار کرو گے اُسی قدر تمکو فائدہ حاصل ہوگا۔ سلطان کا خوف ہرگز نہ کرو۔ وہ تمکو اس زمانہ مین ذرا بھی نقصان نہین پہونچا سکتے۔ کیونکہ ہم آپکے مددگار ہین۔ یہ مانا کہ جتنی سلطان سے تم نافرمانی جتلاؤ گے اُتنے ہی تم ترکی سفیرون کی نظرون مین موردِ عتاب ہوگے لیکن اسکا کچھ خیال نہ کرو۔ کیونکہ جو چنگاری اسوقت سُلگ رہی ہے جب تک وہ بھڑک کر اپنے مخالف کا کام تمام نہ کرے بجھائی نہین جائیگی۔ اور ہماری ان دوستانہ باتون کی پیچھے سے آپکو قدر معلوم ہوگی" تحقیقات سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ خط جسکی نقل اخبار مذکور نے طبع کی تھی جعلی نہین تھا بلکہ واقع مین جنرل مذکور نے خدیو مصر کو یہ خط بھیجا تھا۔ اب ناظرین بانصاف غور فرمائین کہ روسی براہِ شرارت ترکی صوبون کے ورغلانے مین لڑائی سے بھی پہلے کیسی کچھ کوششین کر رہے تھے۔ یہی ایک خط روسیون کی بے ایمانی اور مکاری کو بخوبی ثابت کرتا ہے۔ (اسی قسم کے خطوط جنرل کافمین روسی گورنر جنرل ترکستان نے امیر شیر علی خان سابق والی کابل کو ۱۸۶۷ء سے ۱۸۷۸ء تک بھیجے جنمین روپیہ اور ہتھیارون بلکہ فوج سے بھی جسکی تعداد ان خطون مین ۳۰ ہزار لکھی گئی تھی امیر صاحب کو مدد دینے کا وعدہ کیا گیا تھا ان خطون مین صاف طور پر ہدایت تھی کہ تم سرکار انگریزی سے سرتابی کرو اور بالکل اُسکے حکم کو نہ مانو جب لڑائی شروع ہوگی تو ہم تمکو برابر مدد دینگے۔ شیر علی خان بے خوف نے

پیش آئین۔ کئی صوبہ ہاے ماتحت نے جلسۂ مذکور مین شریک ہونے سے
انکار کیا چنانچہ امیر جزیرہ کریٹ نے لکھ بھیجا کہ ہم ہرگز اپنا ایلچی اِس جلسہ
مین نہین بھیجینگے کیونکہ دولت علیہ نے جو خاص حقوق ہمکو عطا کرنے کا
وعدہ کیا تھا وہ آج تک پورا نہین ہوا۔ اسکے علاوہ جو قواعد مہرپاشا نے
ہمارے واسطے مرتب کیے تھے اُنپر بھی ہمکو یقین نہین آتا کہ دولت علیہ
کاربند ہوگی۔ اِسی طرح امیر رومانیا نے لکھ بھیجا کہ جس حالت مین کہ ہماری
مملکت کے واسطے پہلے قانون موجود ہی اور اُسپر وقتاً فوقتاً غور کرنے پر
ہم آمادہ ہین تو اب نئے قوانین کی ہمکو کیا ضرورت ہی اور اِسی وجہ سے
اِس کونسل مین ہمارا شریک ہونا بیفائدہ ہی۔ امیر سردیہ نے کچھ ایسا ہی پھیکا
جواب دیا ناچار باب عالی نے بھی بعد مشورہ اِن صوبون پر زیادہ زور
دیکر اُنکو بلانا مناسب نہین سمجھا۔ مگر ۱۹ تاریخ مارچ ۱۸۷۷ع کو دولت العالیہ
ترکی کے تمام ارکان دولت اور مع اُنیس ایسے اشخاص کے جو بڑے بڑے
محکمون کے اعلیٰ افسر تھے کونسل کے شاہی کمرہ مین جمع ہوئے اور تمام
بڑے بڑے شہرون کے نامی گرامی رؤساء وامراء اور ایلچیان سلاطین غیر جو
دربار سلطانی پر متعین تھے اِس مجمع مین شریک ہوئے۔ جب تمام کونسل
جمع ہوچکی تو حضرت سلطان عبد الحمید خان بھی بڑے تزک اور احتشام
کے ساتھ تشریف لائے اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اُسوقت حضرت
سلطان کا میر منشی کھڑا ہوا اور سلطان المعظم کی طرف سے حاضرین دربار کو
یک تقریر پڑھ سُنائی جسکا خلاصہ یہ ہی۔

اور سروِیہ نے بھی ایک اقرار نامہ اپنی طرف سے اس مضمون کا لکھ کر ترکی کے حضور مین پیش کر دیا کہ اوّل تو سرویہ اپنی عملداری مین کوئی جدید قلعہ تعمیر نہ کریگا اور نہ سامانِ جنگ جمع کریگا۔ دوسرے جسقدر قلعہ جات قدیم سے عملداری سرویہ مین موجود ہین اُن سب پر ترکی نشان ہمیشہ اُڑتا رہیگا۔ تیسرے یہودیون کو جو سرویہ کی حد مین آباد ہین عیسائیون کی مانند حقوق حاصل رہینگے اور سرویہ اِن دونون قومون کو ایک ہی نظر سے دیکھیگا۔ چوتھے کوئی سرویہ کا سپاہی ہتھیار باندھکر اپنی عملداری کے باہر نہ جاسکیگا۔ شرائط مذکورہ پر صرف سرویہ ہی نے دولت عَلِیہ سے صلح کی تھی۔ مونٹونیگرو نے ہنوز ترکی کی اطاعت نہین قبول کی تھی جسکی وجہ یہ تھی کہ مونٹونیگرو اپنی عملداری کی حد کو دریاے اڈریاٹک تک بڑھانا چاہتا تھا جسکو ترکی نے نامنظور کیا تو بھی دولتِ عَلِیہ نے مونٹونیگرو سے بھی مصالحت کرنے کے لیے تجاویز شرائط کے واسطے کسی قدر مہلت کی معیاد اَور بڑھادی تاکہ اس عرصہ مین امیر مونٹونیگرو بھی نشیب و فراز پر غور کرکے صلح کرلین اور بغاوت سے باز آئین۔

قسطنطنیہ مین عظیم الشّان جلسۂ پارلیمنٹ کا مُنعقد ہونا

اُنھین دنون مین حضور سُلطان المعظم کے حکم سے شہر اِستنبول پایۂ تخت ترکی مین ایک عظیم الشّان امرا و وزرا کے جلسہ منعقد ہونے کی تجویز کی گئی تاکہ حاضرین جلسہ کی راے کے مطابق مملکت ترکی مین نئے اور عمدہ انتظام کی بنیاد ڈالی جاے اِس جلسہ مین شامل ہونے کے لیے تمام صوبہ ہاے مختلفہ و ارکانِ دولت کے نام حکم سلطانی بھیجا گیا۔ پہلے پہلے تو اِس مجمع کے انعقاد مین بڑی بڑی مشکلین

کی رو سے ترکی کی تمام رعایا کو خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی ایک ہی طور پر آزادی کے حقوق عطا کیے جائینگے اور سب کا انصاف بلا رو و رعایت یکسان ہوگا - اِسکے بعد حضرت نے جن مہاجنون سے قرض لیا تھا انکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمام کوٹھی والون کا روپیہ مع سود کے ترکی گورنمنٹ بلا تکرار ادا کریگی اور اپنے وعدے کی صداقت مین معتبر ضمانت آپ لوگون کو دیگی اور ہر صوبہ مین تعلیم کے اسباب دل وجان سے فراہم کیے جائینگے تاکہ لوگون کو جہالت کے چھوڑنے کا موقع ملے - سلاطین یورپ کے ساتھ تا امکان صلح رکھنے کی کوشش کی جائیگی -

ہر چند یہ باتین حضرت سلطان المعظم نے کمال دانائی کے ساتھ بیان کین جنپر یقین لانا ایک لازمی امر تھا مگر چونکہ یہ پارلیمنٹ کا جلسہ ہی ایک ایسے طوفانی وقت مین منعقد ہوا تھا (خصوصًا ایسے وقت مین جبکہ ترکی کی تمام باتون کو لاپروائی کے ساتھ لوگ ہوا مین اُڑا دیتے تھے) جبکہ مملکت ترکی کے اندرونی حصون مین کئی جگہ جنگ وجدل کا بازار گرم تھا - دس برس پہلے گریٹ کے صوبہ نے جو بغاوت کی تھی اُسکے آثار اب بھی صوبہ مذکور کے باشندون مین پائے جاتے تھے صوبہ گریس بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا تھا اور ایسے ہی نامبارک وقت کا منتظر تھا - سرویہ بھی اگرچہ اپنی خواہشون مین روس کی حمایت سے کامیاب ہوچکا تھا مگر اب بھی اُسکے ہوس کا کاسہ لبریز نہین ہوا تھا لہذا درپردہ خار کھائے ہوئے موقع کو تاک رہا تھا رہا مونٹونیگرو کا صوبہ سوا اِسکے کہ ابھی تک اطاعت

"اے حاضرین جلسہ۔ آپکو معلوم ہے کہ گذشتہ زمانہ مین ترکی سلطنت کی عظمت وشان کیسی تھی وہ سب اتفاقانہ کارروائیون کی برکت تھی رفتہ رفتہ سرکار ترکی کا زور نا انصافی اور بیجا حرکتون کے باعث کم ہوتا گیا جسکا ترکی اور ہوا خواہان ترکی کو بھی بہت کچھ رنج ہے۔ ترکی نے انصاف اور اپنی شان و شوکت کو قائم رکھنے کے واسطے عمدہ عمدہ قوانین جنسے ہر ایک قوم و ملت کے لوگون کا تعلق تھا سلطان محمد دوم اور اُنکے بیٹے عبد المجید کے زمانہ مین مرتب کیے ہنوز انکا خاطرخواہ اجراء ملک مین نہوا تھا کہ کریمیا کی لڑائی پیش آئی جسکے اخراجات بیشمار نے دولت علیہ کو بے انتہا قرض لینے پر مجبور کیا۔ خیر جون تون کرکے یہ جنگ بھی بہت سا نقصان دیکر تمام ہوئی اور صلح ہونے کے بعد امید تھی کہ ترکی اپنی حالت اصلی پر عود کرے لیکن چارون طرف سے باغیان ناہنجار نے سرکشی کے آثار ظاہر کیے جسکی وجہ سے دولت علیہ کو زائد فوجین رکھنے کی خواہ مخواہ ضرورت ہوئی اور ان فوجون کے رکھنے مین لڑائی کے اخراجات کے قریب قریب سلطنت عالیہ کو زیر بار ہونا پڑا۔ کیونکہ فوج مذکورہ کے واسطے یورپ کے شہرون سے عمدہ عمدہ ہتھیار اور آلات جنگی مع دیگر ساز و سامان کے خریدنے کی ضرورت ہوئی اس ضرورت نے ترکی کو اور بھی قرضہ لینے پر مجبور کیا چنانچہ آپ لوگون پر اچھی طرح سے ظاہر ہے"

اِسکے بعد حضرت سلطان المعظم نے اُن جدید قوانین کی تشریح کی جو حال مین رعایاے ترکی کے لیے مرتب کیے گئے تھے اور فرمایا کہ ان جنکے قاعدون

مین یہ لکھا تھا کہ ترکی نے سرویہ کے ساتھ صلح کرنے مین ناحق اپنی آبرو کھوئی۔ غرضکہ روز ایسے ہی اشتہار لوگون کی طرف سے شائع ہوتے تھے
آدہم پاشا سے جو بجائے مدحت پاشا کے وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔
(جنکی تصویر بھی ناظرین کتاب کی تفریح کے لیے ذیل مین درج کیجاتی ہے)
قسطنطنیہ کے باشندے بہت ناراض معلوم ہوتے تھے اسی وجہ سے اُسپر اور اُسکے ماتحت افسرون پر تہمتین لگانے کے لیے مذکورہ بالا اشتہارون کو لوگون نے خفیہ طور پر شائع کرنا شروع کیا تھا جب آدہم پاشا کو یہ خبر پہونچی تو اُنھون نے بہت سے اشتہار چسپان کرنے والون کو گرفتار کرایا اور اسی الزام مین اکثر لوگون کے گھرون کی تلاشیان لی گئین اور بہتیرے آدمیون نے سخت سزائین پائین۔ حالانکہ ان اشتہارون مین راقم کا نام نہ تھا گو کہ بہت سے لوگون کو اشتباہ مین سزا ملی تو بھی ایسے اشتہارون کا شہر کی فصیل پر ملنا موقوف نہین ہوا دروازون اور سلاطین غیر کے ایلچیون کی کوٹھیون کے پھاٹکون پر ہر روز گمنام اشتہار ملتے تھے جنمین ادہم پاشا نے وزیر اعظم اور اُنکے ماتحت افسرون کی بہت کچھ شکایتین ہوتی تھین۔ ادہم پاشا نے خفا ہوکر صدہا اُچکون اور آوارہ گرد مشتبہ لوگون کو شہر بدر کرا دیا۔ خفیہ پولیس اشتہار چسپان کرنے والون کی گرفتاری کے واسطے مقرر ہوئی۔ اِدھر تو یہ سزائین ہو رہی تھین اُدھر اچانک حضرت سلطان عبد الحمید خان کی تندرستی مین روزمرہ کے رنج والم اور تفکرات کی وجہ سے فرق آنے لگا جو حالت خراب صحت کے باعث اُنکے بھائی مُراد خان کی ہوئی تھی وہی

ہی قبول نہین کی تھی یہ تو قدیم سے بلوائی اور فتنہ انگیز مشہور ہی بھلا وہ کب ایسے وقت مین سلطان المعظم کو خیال مین لانے لگا تھا۔ ان تمام خوفناک باتون کے سوا روس کے ساتھ جنگ چھڑ جانے کا بہت بڑا اندیشہ لگا ہوا تھا جسکے واقع ہونے کا یقین تمام یورپ کے باشندون کو ہو چکا تھا۔

پس انھین وجوہات کے باعث حضرت سلطان نے قسطنطنیہ مین جو مجلس مشاورت جمع کی اور اسکے روبرو مذکورۃ الصدر تقریر فرمائی اسکا کسی نے بھی خیال نہین کیا بلکہ سلاطین غیر اور انکی رعایا تو سبھی حضرت سلطان اور انکے ارکان دولت کو بنظر حقارت دیکھتے تھے۔ اور جو نزاع ٹرکی کے اندرونی صوبون مین قائم تھی انکو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ یہ ایسا وقت تھا کہ ہر کس و ناکس بلکہ خاص رعایا ٹرکی کے لوگ بھی سلطان کی باتون پر قہقہے اڑاتے تھے چنانچہ ہر روز شہر قسطنطنیہ کی دیوارون پر سیکڑون اشتہارات چھپے ہوئے ملتے تھے جنکو رات کے وقت چپکانے والے خفیہ آکر دیوارون پر لگا جاتے تھے ان اشتہارون کے مضامین بھی عجیب وغریب ہوتے تھے ایک مین لکھا تھا کہ حضرت سلطان نے مدحت پاشا جیسے عقلمند وزیر کو جلاوطن کرنے مین بڑی نادانی کی اس اشتہار کے چسپان کرنے والے جانتے تھے کہ ٹرکی پر روس یا کسی اور دشمن کی طرف سے جب کبھی کوئی آفت نازل ہوگی تو مدحت پاشا ہی اسکا دفعیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہی۔ دوسرا کوئی اس لیاقت کا وزیر دولت علیہ کے دربار مین نہین ہی۔ دوسرے اشتہار کا یہ مضمون تھا کہ ایسے وقت مین ٹرکی کو صوبہ مونٹونیگرو سے جنگ کرنی مناسب نہین ہی۔ تیسرے اشتہار

دولت علیّہ کے بارہ مین جاری کیا ہی اُسپر شاہان یوروپ کے بھی دستخط کرا دیے
چنانچہ یہ مکار جنرل ترکی کا دلی دشمن بحیلۂ رخصت وسیر سفر قسطنطنیہ سے چل نکلا
اور ہر ایک عیسوی بادشاہ کے دربار مین پہونچکر وہ چکنی چپڑی باتین بنائین
کہ تمام سلاطین مسیحی اسکے دام فریب مین آگئے اور آخرکار یورپ کے بادشاہون
نے اسکے کہنے سُننے سے ۳۱ مارچ ۱۸۷۷ء کو روس کے اشتہار مذکور پر
اپنے اپنے دستخط کردیے جسکے باعث جنرل مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوا۔
اس موقع پر ہم مناسب سمجھتے ہین کہ روس کے اُس اشتہار کو بھی جو ترکی کے
بارہ مین اُسنے شائع کیا تھا اور جسپر جنرل اغناٹیف نے سلاطین یورپ کے
دستخط کرائے تھے درج کتاب کیا جاے تاکہ ناظرین کتاب کو روس اور اُسکے
مددگارون کی ایمانداری اور عیاری کا پورا پورا حال معلوم ہوجاے۔

وہ اشتہار یہ ہی

صاحبو! پچھلے دنون جو کانفرنس قسطنطنیہ مین سلاطین یورپ کی صلاح
باہمی سے مغربی ملکون مین امن و امان قائم رکھنے اور آپسمین صلح کا برتاؤ
رکھنے کے واسطے منعقد ہوئی تھی اُسمین شریک ہونیوالے شاہان یورپ اس
امر کو قبول کرتے ہین کہ جو مطالب کانفرنس کے ہین اُسمین کامیابی حاصل کرنا
کوئی دشوار امر نہین ہی۔ دولت ترکی نے جن شرائط پر سرویہ سے صلح کرلی
ہی اُنسے تمام شاہان یورپ آگاہ ہین۔ مونٹینگرو کی حدود وسعت کے ساتھ
قائم کرنا اور بوسنیا سے تجارتی جہازون کو بلا روک ٹوک ہر مقام پر
جانے دینا اور ہر ایک دریا مین اُسکے جہازون کا بارادۂ تجارت پہونچنا ضروری

اُنکی ہوگئی شکل پر ہر دم آثار پژمُردگی چھائی ہوئی پائی جاتی تھی جسکو دیکھکر ممالک غیر کے باشندون نے شراب خوری اور عیاشی کی تہمت اُنپر لگائی اور یوُرپ کے اخبارات مین بڑی شد و مد سے یہ رائین شائع ہونے لگین کہ عبدالحمید خان کو بھی تخت سے اُتار دینا چاہیے۔ اِسنے مملکت کا انتظام نہوسکیگا۔ چنانچہ تمام یوُرپ مین اس امر کا چرچا ہونے لگا اور اخبارون کے پڑھنے والے اس بات پر یقین کرنے لگے یہ کیفیت دیکھکر دولت مآب ہوبارٹ پاشا سپہ سالار فوج بحری دولتِ علیہ نے (جو لارڈ ہوبارٹ صاحب مرحوم سابق گورنر بمبئی کے حقیقی بھائی ہین اور عرصہ دراز سے ملازم سلطانی ہین) فی الفور یوُرپ کے اخبارون مین اس افواہ کی تردید چھپوائی اور لکھا کہ حضرت سلطان المعظم خدا کے فضل و کرم سے صحیح و سالم ہین اُنکی تندرستی مین خدا نہ کرے کیون فرق آنے لگا ہے یہ افواہ حاسدون نے بالکل غلط اُڑائی ہے اسکے علاوہ حضرت شب و روز کار و بار سلطنت مین مصروف رہتے ہین اُنکو ہر دم اپنی مملکت کے عمدہ انتظام کی لَو لگی ہے غرضکہ پاشائے ممدوح نے مفسدون کی تحریرون کا وہ دندان شکن جواب اخبارات یوُرپ مین چھپوایا کہ دانت کھٹے ہوگئے۔ اور پھر کسی نے حضرت سلطان کی نسبت نالائقی یا بیماری کا اتّہام نہین لگایا۔

روس کے گشتی اشتہار کا بیان

جب یہ کیفیت ہو رہی تھی تو جنرل اغناطف روسی ایلچی حاضر باش دربار سلطانی نے سلاطین یوُرپ کی ملاقات کا قصد کیا تاکہ جو اشتہار روسی گورنمنٹ نے

حق مین بہتر نہو گا۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ جب ایسی صورت واقع ہوگی تو شاہان
یورپ کو لاچار ہوکر خواہ مخواہ وہ انتظام کرنا پڑیگا جس سے یورپ کے امن مین
آیندہ خلل نہ پڑے اور نہ عیسائی لوگون کو تکلیفین پہونچین۔ اس اشتہار
کے ساتھ ایک اور کاغذ کونٹ **شیولاف** روسی سفیر متعینہ لندن نے دکھلایا
جسکا مضمون یہ تھا کہ اگر ترکی مونٹو نگرو کے ساتھ صلح کرنے مین راضی ہو
اور یورپ کے بادشاہون کا کہنا قبول کرے۔ اور اپنے لشکر کا انتظام اچھا
رکھے اور تمام شرائط مندرجہ اشتہار ہذا کو منظور کرے تو مناسب ہے کہ
باب عالی اپنے لشکر کی رہائی کے لیے ایک خاص ایلچی اپنا شہنشاہ روس
کے حضور مین بمقام سینٹ پیٹرسبرگ بھیجے۔ اور یہ بھی اخیر مین روس دولت علیہ
کو جتلاتا ہے کہ حال کی جنگ مین جو صوبہ ہاے سرویہ وغیرہ سے ترکی کر رہی
ہے بلگیریا کی طرح قتل ہوا تو روسی بھی ترکون کے ایک آدمی کو جیتا نہ چھوڑینگے
ان اشتہارون کے لندن مین پہونچنے پر لارڈ **ڈربی** صاحب وزیر
دول خارجہ انگلستان نے کونٹ شیولاف سے کہا کہ مین اشتہار ہذا پر صلح
قائم رہنے ہی کی حالت مین دستخط کرتا ہون اگر خدانخواستہ یہ صلح نہوئی
اور آپسمین لڑائی چھڑ گئی تو انگلستان کسی کے بیچ مین نہین بولیگا سلطنت
اٹلی کے روبرو جب یہ اشتہار پیش ہوا تو اُسنے بھی ایسا ہی لکھا کیونکہ اگرچہ
اشتہار کی عبارت بہت کچھ نمک مرچ لگا کر روس نے گڑھی تھی اور
شاہانِ یورپ کے حضور مین پوری چاپلوسی کا اظہار کیا تھا مگر روسیون
کا دلی ارادہ سب کو معلوم تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس اشتہار کی شرطین ایسی

شرائط ہین جنکو ترکی سے مضبوط کرانا چاہیے - شاہان یورپ کا خیال ہے کہ
جو شرائط دولت علیہ نے سرویہ اور بوسنیا سے کی ہین وہ درست نہین
ہین اسلیے سلطنت ترکی کی خدمت مین سلاطین غیر کی یہ گزارش ہے کہ شہرون
مین امن قائم رکھنے کے واسطے زیادہ فوجین رکھنے کا تو مضائقہ نہین
الا خاص ترکی اپنی فوج کو ہر دم مسلح رکھنے نہ پاوے اور اپنی مملکت مین
انصاف اور عمدہ انتظام ہونے کے واسطے جو جو باتین ترکی نے جلسہ
کانفرنس کے روبرو منظور کی تھین اُنکو فی الفور عمل مین لایا جاے - اپنی
عملداری مین معقول انتظام کرنے کے لیے جو اشتہار باب عالی نے ۱۲ فروری
۱۸۷۶ء کو جاری کیا تھا اُسپر شاہان یورپ کا خیال رجوع ہے اور نیز جن جن
شرطون کو وکلاء ترکی نے جلسہ کانفرنس کے روبرو قبول کیا اُنپر شاہان مذکور
نے اچھی طرح غور کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ باب عالی اپنی عیسائی رعایا کے
حق مین ہمیشہ انصاف کریگی اور اُسکی موجودہ حالت کو درست کرنے کے لیے
کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریگی - ترکی ان ساری باتون کو قبول کرے تو ہمیشہ
امن سے رہیگی - ہر ایک یورپ کا بادشاہ ترکی سے قسطنطنیہ مین اپنا اپنا ایلچی
خاص طور پر متعین کرنے کی خواہش رکھتا ہے تاکہ وہ بچشم خود دیکھے کہ جن جن باتون
کو ترکی نے قبول کیا ہے اُسکا عمل درآمد ہوتا ہے یا نہین - اگر ترکی نے اپنے وعدون
کے پورا کرنے مین حیلہ و حجت کی اور اپنی مسیحی رعایا کے حق مین انصاف نہ کیا جسکے
باعث یورپ کے شاہون مین ہمیشہ جنگ وجدل کے قائم رہنے کا اندیشہ ہے
تو ایسی صورتون مین ہم شاہان یورپ دولت علیہ کو یقین دلاتے ہین کہ اُسکے

صوبہ کی حدود بڑھائی جائین" ترکی نے قطعی نامنظور کیا جسکے باعث ترکی
اور مانٹی نیگرو مین ازسر نو لڑائی شروع ہوگئی - اور یہی لڑائی آخرکار
روم وروس کی جنگ کا باعث ٹھہری -

دولت العالیہ ترکی کا جواب

ادھر تو ترکی لشکر نے مونٹونیگرو پر حملہ شروع کیا اور اُدھر روس کے
اشتہارات مذکورہ کا جواب لکھکر جملہ سلاطین یورپ کے درباروں مین بھیجدیا -
دولت علیہ نے باوجودیکہ اس جواب کے لکھنے مین عبارت آرائی کو ذرا بھی دخل
نہین دیا تو بھی جسنے اس جواب کو پڑھا آنسو بھر لایا - دل ہاتھ سے جاتا رہا
روسیون کی بے ایمانی پر ایمان لے آیا - چنانچہ وہ جواب یہ ہے -

حضرات ! سُنئے تو خاص ہمارے پایہ تخت مین اگر یورپ کے چھ بادشاہون
نے کانفرنس جمع کی اور خود بخود بلا اطلاع ہمارے جو جی مین آیا اپنے
ذاتی فائدون کے لیے تجویزین گڑھ لین حتّٰی کہ ہمارے ایلچی تک کو کانفرنس
مین نہین آنے دیا کیون یہ کیسی نامناسب بات تھی -

ترکی کو اس امر کی بہت بڑی شکایت ہر ایک یورپین شاہ سے ہے اور ایسی
ہی خودغرضانہ باتون کا نتیجہ آخرکار خراب نکلتا ہے جن شرطون پر سرویہ کے
ساتھ صلح کی ہے انھین شرائط پر باب عالی مونٹی نیگرو سے مصالحت کرنا قبول
کرتی ہے بلکہ بشرط موقع مناسب اس سے بھی زیادہ آزادی مونٹونیگرو کو دینا چاہتی
ہے بشرطیکہ وہ اپنی شرارت سے باز رہ کر باب عالی کی اطاعت قبول کرے اور ترکی کے
دشمنون کے بہکانے مین نہ آئے - روس کا مونٹونیگرو کی ایسے وقت مین حمایت کرنا

نہ تھین جنکو دولت عَلیّہ روس کی دھمکی سے قبول کرلیتی - اور اپنی قدیم شان وشوکت مین بٹہ لگاتی - اِس اشتہار کے شائع کرنے مین روس کا ایک یہ بھی مطلب تھا کہ جتنے دنون مین ترکی کی جانب سے اِس اشتہار کا جواب آئیگا اُتنے عرصہ مین روسی لشکر کی تیاری بخوبی ہو جائیگی - اور جنگ کے لیے موسم بھی عمدہ آجائیگا - الغرض اشتہار مذکور کے اخیر مین روس نے لکھا کہ اِسکا جواب ۱۴ اپریل ۱۸۷۷ء تک آجانا چاہیے - ہرچند اِن مراسلون کے شیوع مین روس نے باِمداد سلاطین یورپ بڑی سرگرمی دکھلائی مگر ترکی نے اُنکے ٹلکون پر ذرا بھی توجہ نہین کی بلکہ اشتہار کے پہونچنے کی رسید تک نہ دی - یہ کیفیت دیکھکر روسی زیچھ کو بڑا غصہ آیا اور بے تماشا آخری مراسلہ ترکی کے نام پر بھیجدیا اسمین لکھا تھا کہ اگر ۱۳ اپریل ۱۸۷۷ء تک ہمارے اشتہار کا جواب ترکی نے نہ دیا تو پھر ہم جواب کے منتظر نہ رہینگے جو جی مین آئیگی کر گزرینگے جس روز روس نے یہ آخری خط ترکی کے پاس بھیجا اُسی دن صوبہ مونٹونیگرو کی مہلت جو شرائط صلح پر غور کرنے کے لیے ترکی سے اُسکو دی گئی تھی پوری ہوئی - مونٹونیگرو بلکہ شاہان یورپ تک کو خیال تھا کہ روس کی مذکورہ دھمکی سے ڈرکر ترکی اپنی لشکر کو صوبہ ہاے مونٹونیگرو کی طرف سے واپس ہٹالیگی لیکن یہان معاملہ برعکس نظر آیا ترکی نے اور بھی خفا ہوکر لشکر کا بڑھانا شروع کردیا اور اشتہار پر دستخط بھی نہین کیے - پھر کیا تھا سمند ناز پہ ایک اَور تازیانہ ہوا - جنگ کے کاروبار مین اَور بھی گرما گرمی نظر آنے لگی - مونٹونیگرو کی اِس درخواست کو کہ میرے

کے قواعد کا جاری کرنا روس یا کسی اَور بادشاہ کے روبرو کبھی منظور نہین کیا۔ ہان اِس امر سے بھی ترکی کو انکار نہین کہ صوبہ ہاے مذکور یا اَور کسیہ مقام متعلقہ مُملکت ترکی مین (علی الخصوص جہان اہلِ اسلام اور تُرک دونون آباد ہین) حتیٰ المقدور ایسا قانون جاری کیا جائیگا کہ ہر قوم و ملت کے آدمیون کا یکسان انصاف ہوتا رہے اور آزادی کے ساتھ ہر کس و ناکس رہین۔ اِن معاملات مین روس کی دھمکی بتلانے یا تقاضا کرنے کی ضرورت ہی کیا ہی۔ دولت عَلیّہ خود ان باتون کو اپنا فرض سمجھتی ہی۔ اور مسلمان ہون خواہ عیسائی سب کو ایک ہی نظر سے دیکھنا چاہتی ہی۔ البتہ جو رعاتین تعدیم سے دولت عَلیّہ اپنی مسلمان رعایا کے ساتھ بھی نہین کرتی وہ عیسائیون کے ساتھ کب اور کیونکر کرسکتی ہی۔ سلاطین ترکی کا ہمیشہ سے یہی شیوہ رہا ہی کہ انصاف کرین اور ہر متنفس کو چاہے وہ کسی قوم اور ملت کا ہو ایک ہی نگاہ سے دیکھین۔ کیا شاہان یورپ اِن امور سے واقفیت نہین رکھتے مملکت ترکی مین خاطر خواہ انصاف ہوتا ہی یا نہین۔ اِس امر کے معائنہ کے لیے شاہان یورپ جو اپنے خاص ایلچیون کو قسطنطنیہ مین بھیجنا چاہتے ہین ترکی کبھی ایسی درخواست کو قبول نہین کریگی۔ کیونکہ جب سلاطین غیر کے افسرون کی حکومت مملکت ترکی مین قائم ہے اور اُنھین کے اچھا کہنے سے اچھا اور بُرا کہنے سے بُرا انتظام تصور کیا گیا تو ترکی سلطنت کی وقعت ہی گیا رہی۔ بلکہ دولت عَلیّہ سلاطین یورپ کی اِس بیجا اور خود غرضانہ دھمکی سے جسمین یہ ظاہر کیا گیا ہی کہ اگر ترکی شاہانِ یورپ کی مرضی کے مطابق اپنی عیسائی رعایا کا خاطر خواہ

کیسی بیجا بات ہی - دولت عَلیّہ نے اپنی اندرونی مملکت کے عیسائیون کے لیے جو رعایتی قواعد منظور کیے تھے اُنسے انکار ہی کب کیا - روس کی یہ کتنی بڑی ہٹ دھرمی ہی کہ اپنے لشکر کو مسلح رکھنا چاہتا ہی اور ترکی فوج سے ہتھیار رکھوانے کی خواہش ظاہر کرتا ہی - بھلا یہ کیونکر ممکن ہی - ہان روسی اگر اپنے لشکر کو غیر مسلح کردے تو ترکی بھی اپنے اقرارون کے پورا کرنے کے واسطے موجود ہی - ترکی نے ان دنون مین جو جو تیاریان اپنی فوج مین کی ہین اُنسے خدا نخواستہ یہ منشا نہین کہ رعایا رعیسوی کو تکلیف دیجاے بلکہ مُراد یہ ہی کہ بیرونی دشمنون کے ناجائز حملون سے اپنے مُلک کی آبرو اور جان و مال کو بچائے ترکی کو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی ہی کہ جسقدر رفتنہ پردازی ہوتی ہی وہ شاہانِ یورپ ہی کی کانا پھوسی کا نتیجہ ہی - اور یہ کہ اُنھین کی بیجا کارروائیون نے ترکی کو اِس ناشائستہ ہنگامہ کی جس سے مُلک مین بے امنی پھیلیگی اشتعالک دی ہی - باغیون کے روکنے کے واسطے دولت عَلیّہ کو کثیر التعداد لشکر رکھنے کی ضرورت ہی - علی ہذا انتظامِ مملکت کے لیے بھی فوج کا ہونا ضروری امر ہی - ایسے وقت مین روس کی اِس خواہش کو کہ فوج کم کیجائے ہم کب قبول کرسکتے ہین - بار بار روس کا ترکی فوج کے کم کرنے یا اُسکے ہتھیار لے لینے کی خواہش ظاہر کرنا اور دوسری جانب خُفیہ اور علانیہ اپنے لشکر کو ہر طرح سے آراستہ کرنا کیسے دھوکے کی بات ہی - پھر روس نے جو دیگر صوبہ ہاے **بوسنیا و ہرزیگوینا و بلگیریا** مین عمدہ انتظام کرنے کی دولت عَلیّہ سے خواہش کی ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ ترکی نے ان صوبون مین کسی خاص طور

یورپ سے بہت کچھ ہی ضرور شریک کیا جائیگا مگر افسوس کہ بتیس ہی برس کے
عرصہ مین شاہانِ یورپ اپنے عہد و پیمان سے منحرف ہوگی۔ اور مملکت ترکی
اور اسکے سلطان کی عظمت مین خلل ڈالنے کے لیے جیساجی مین آیا اناپ
شناپ مغروری اور خود غرضی سے اشتہار جاری کر دیا۔ کرتے بھون
ترکی کو ایسے مراسلون کی کیا پرواہ ہی اور وہ کب اِنمین لکھی ہوئی باتون کو
منظور کرسکتا ہی؟ اِس دھمکی کے فقرہ نے کہ ترکی اگر شاہان یورپ کی مرضی
پر نہ چلیگی تو ناچار وہ دوسرا بندوبست کرینگے ترکی کو صاف یقین دلادیا کہ
سلاطین یورپ دوستانہ طور پر مملکت سلطنت علیہ کے انتظام مین مشورہ
نہین دیتے بلکہ زور سے ڈراکر اپنے من مانتا انتظام کرانا چاہتے ہین اور ایسے
ارادون سے صاف پایاگیا کہ ان بادشاہون کی نظرون مین سلطان ترکی کی
کچھ بھی وقعت نہین۔ افسوس کہ سلاطین یورپ کی یہی ناشایستہ باتین آخرالامر
صلح مین خلل ڈلنے والی ہونگی۔ آخر مین سرکار ترکی نہایت ایمانداری کے
ساتھ ظاہر کرتی ہی کہ اشتہار مذکور مین ایک بات بھی ایمان اور سچائی کی
قلم سے نہین لکھی گئی۔ بلکہ ایسی تجویزین جو اس اشتہار مین ترکی کو بتلائی گئی
ہین کوئی دوست کسی دوست کو نہین بتلاتا۔ ہان دشمن ہی اپنے دلی مطالب
کی برآری کے لیے بتلائے تو بتلائے۔ تحریر مندرجۂ اشتہار مذکور پر غور کرنے
سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ شاہان یورپ (جو ظاہر مین دوستی کا دم بھرتے ہین)
در پردہ ترکی کے دشمن ہین اور بنظرِ حقارت اسکو دیکھتے ہین۔ اور مجرمانہ
تہمت اُسپر لگاتے ہین کہ ترکی نے دوسرے ملکون کی تجارت مین خلل ڈالا ہی

بندوبست نہ کریگی تو ناچار ہو کر سلاطین مذکور اتفاق باہمی سے کوئی دوسرا
انتظام کرینگے" نہایت ناراض ہی - اور حیرت کے ساتھ سلاطین یورپ کی
مغرورانہ چال ڈھال کو دیکھ رہی ہی - ترکی ایک خودمختار سلطنت ہی
پھر بھلا وہ ایسی ناممکن خواہش کو کب منظور کریگی کہ دوسرا شخص حاکم
بنکر اُسکی عملداری مین آئے اور اُسکے انتظامون کی نگرانی رکھے -
انصاف تو کرو کبھی پیشتر بھی دُنیا مین ایسی باتین ہوئی تھین جو آج کے
روز شاہان یورپ دولت علیہ سے کرانا چاہتے ہین - انھین حرکتون سے
شاہان یورپ کی نالائقی ظاہر ہی - عہدنامہ پیرس سنہ ۱۸۵۶ء مین صاف
لکھا ہی کہ ترکی سلطنت کے اختیارات شہنشاہی مین کسی کو مداخلت کرنے
مجاز نہین ہی عہدنامہ مذکور کی رو سے کسی بادشاہ کو ترکی کے اختیارات
جائز مین مداخلت کرنے کا استحقاق حاصل نہین ہی - خود ترکی ہی نے آجتک
شرائط عہدنامہ مذکور کی حد سے قدم باہر نہین رکھا تو اَور کوئی کیونکر اُسکے
برخلاف کرسکتا ہی اِسکے علاوہ جو اشتہار روس نے شاہان یورپ کے
اتفاق سے دولت علیہ کے نام بھیجا ہی اُسکے لکھنے مین بھی چونکہ عہدنامہ
پیرس کے مطابق ترکی کو شامل نہین کیا گیا تو پھر اب آپ ہی کہیے کہ ترکی اسے
مجذوبانہ بڑکو (روس کا اشتہار) کب خیال مین لاسکتی ہی - عہدنامہ پیرس
کا حوالہ دولت علیہ اس لیے دیتی ہی کہ روسی عہدنامہ مین جسکو بیس برس
ہی گزرے ہین تمام شاہان یورپ نے یہ اقرار کیا تھا کہ یورپ کے ہر ایک
معاملہ مین جنگی ہو خواہ مالی مثل اَور بادشاہون کے ترکی کو بھی جسکا تعلق

روسی فوج کی تیاریان

زارِ روس نے ترکون سے لڑنے کے واسطے جہانتک تیاری کی تھی کہ اگر وہ بعد
اس تیاری کے لڑائی سے مُنھ موڑتا تو ضرور اپنی ہی فوج کے ہاتھون سے کسی نہ کسی
مقام پر مارا جاتا ۔ فوج کے سوا روس کے تمام باشندے جنکے دلون مین سالہا
سال سے تُرکون کے خلاف مذہبی پیرایہ مین دشمنی کا بیج بویا جاتا تھا ترکون سے لڑنے کے
واسطے اُدھار کھائے بیٹھے تھے ۔ غرضکہ فوجی تیاریون کے دیکھنے کو شہنشاہ الکزنڈر
بذاتِ خاص ۲۰ تاریخ اپریل ۱۸۷۷ء کی صبح کو شہر سینٹ پیٹرسبرگ پایۂ تخت روس
سے چھاونی **کیچنیف** کی جانب جہان لشکر روس کا ہیڈکوارٹر تھا روانہ ہوا ۔ اور
۲۲ اپریل کو مقامات **اُمیرن** اور **بیرسلا** کی فوج کا معائنہ کیا ۔ بیرسلا کی فوج کے
روبرو سردارون اور فوج کی طرف مخاطب ہوکر زار نے ایک اسپیچ کی ۔ وہ بھی سُننے
کے قابل ہی ۔ چنانچہ لفظ بلفظ ترجمہ اُسکا ذیل مین درج کیا جاتا ہی ۔

میرے بہادر سردارو اور سپاہیو ! مین تمکو مقامات جنگ مین روانہ ہونے سے پیشتر
دُعا دیتا ہون ۔ دشمن کو جسکے مقابلہ ہو تم جانتے ہو یہ بتادینا کہ تم پورے بہادر ہو
اور جہانتک ہوسکے اپنی قوم اور مُلک کی آبرو قایم رکھنے مین پہلوتہی نہ کرنا ۔ تم
مین سے بہت سے جوان ایسے بھی ہین جو ابھی تک توپ کی مار کے سامنے نہین گئے تو
بھی مین اُنکی ذات سے امید قوی رکھتا ہون کہ دشمن کے مقابلہ سے مُنھ نہ موڑینگے
مجھے بھروسا ہی کہ تم فتح پاکر جلد اپنے وطن کو واپس آؤگے ۔ لڑائی او ... ... کو دور
کرنے کے واسطے مین نے ہرچند کوشش کی ۔ چنانچہ اس جنگ کا الزام ہم پر کوئی نہین لگا سکتا

شاہان یورپ کی ان بیجا باتون سے تنگ آگئی ہی اور ناچار ہوکر جان پر کھیلنے کو تیار ہی اب خداوند کریم کی ذات بابرکات پر بھروسہ رکھکر (کیونکہ دولت علیہ نے آج تک کوئی بات ناانصافی کی نہین کی) ترکی نے مصمم ارادہ کرلیا ہی کہ سلاطین یورپ کی ان تحریرون کو جو بغیر شمول ترکی آپس کے مشورون سے اُنھون نے گڑھ لیے ہین ذرا بھی خیال مین نہ لائے۔ اور اُنکے ایسا بیہودہ مشورون پر کان نہ دھرے۔ چنانچہ یورپ کا یہی قاعدہ ہی کہ کوئی غیرواجبی بات جو فریقین مین سے ایک کو ناحق نقصان پہونچائے کبھی منظور نہین کیجاتی اسی پر ترکی بھی عملدرآمد کریگا اور اپنی مملکت کو غیرون کی شر سے بچانے واسطے پوری کوشش کرتا رہیگا۔ باب عالی کی یہ تحریر واجبی ہی یا ناواجبی اسکا اندازہ خود شاہان یورپ کرسکتے ہین چنانچہ دولت علیہ کو اُنکی ذات سے پورا بھروسا ہی کہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ اس اشتہار یا مراسلہ کے اخیر مین ترکی نے یہ بھی لکھا کہ اگر یورپ مین صلح رکھنی منظور ہو تو روس اور ترکی کے لشکر سے ایک ہی وقت مین ہتھیار لیے جائین۔ یہ کبھی نہو گا کہ ترکی اپنے لشکر کے ہتھیار رکھوالے اور روس کی فوج باندھے پھرے۔ ترکی کے اس مراسلہ کے جاری ہونے پر جو شاہان یورپ بلکہ تمام یورپ کے نام پر تھا صاف ظاہر ہوگیا کہ یورپ مین جس صلح کی لوگون کو امید تھی اُسکا نام ونشان بھی مٹ گیا اور خونخوار جنگ کے برپا ہونیکا جس سے لوگ ڈرتے تھے ہر ایک کو خواہ مخواہ یقین ہوگیا۔

قائم رکھنے اور سلاطین غیر سے صلح رہنے کی مجھے جسقدر فکر ہی اُسکی شہادت میرے وزرا دے سکتے ہین۔ بلگیریا اور ہرزے گونیا مین جو ناشایستہ کام بیشتر ہوئے تھے اُنپر بھی ہم اپنے غصہ کو پی کر رہ گئے۔ اور جسقدر معاملات کا سلجھاؤ ہم چاہتے رہے صلح ہی کے ذریعہ سے چاہتے رہے۔ اور عیسائیون کی موجودہ حالت درست کرنے کے واسطے ہمیشہ شاہان یورپ کے مشورہ سے کام کرتے رہے۔ ان تمام کوششون سے صرف ہمارا یہی مطلب تھا کہ عیسائیان بلگیریا اور **بوسینا و ہرزگوینا** پر جو ظلم ہوتے ہین اُنسے بیچارون کو نجات دلائی جائے۔ ترکی گورنمنٹ نے بیشتر جو تجویزین سلاطین یورپ کے سامنے منظور کی تھین اُنکے مطابق کارروائی ہونے سے یقین تھا کہ عیسائیان مذکور ظلم اور زیادتی سے بچ جائینگے۔ چنانچہ ہر چند ہمنے کوشش کی کہ ترکی اُن شرائط پر قائم رہے اور شاہان یورپ نے بھی اس ضروری معاملہ مین ہماری مدد خاطر خواہ کی لیکن نتیجہ برعکس نکلا کوئی اقرار ترکی نے پورا نہین کیا جب اُس سے شرائط مجوزہ کے پورا پورا عملدرآمد کرانے کی جنکو خود ترکی نے منظور کیا تھا ضمانت طلب کی گئی تو صاف انکار کیا بلکہ اُسکے بعد قسطنطنیہ مین جو کانفرنس شاہان یورپ کی جانب سے منعقد ہوئی تھی اُسکی تجویز کی ہوئی شرطون کو بھی ایک لخت نامنظور کیا۔ پھر بھی باب عالی کا دل سمجھانے کے لیے میمبران کانفرنس کی ایک خاص مجلس منعقد ہوئی اُسمین جملہ میمبران کے اتفاق سے یہ صلاح ٹھہری کہ ایک خاص اشتہار دولت علیہ کی خدمت مین بھیجا جائے اور اُسمین وہی باتین درج ہون جو کانفرنس کے روبرو پیش ہوئی تھین اور پاس ہوکر دولت علیہ کو منظوری کے لیے دی گئی تھین۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جہانتک ہوسکا اس معاملہ کو صلح کے ساتھ نمٹرنا چاہا

ہمنے بہتیرا صبر کیا لیکن آخر صبر کی بھی کوئی انتہا ہونی چاہیے۔
اس اسپیچ کے وقت شہنشاہ کا بڑا بھائی گرینڈ ڈیوک نکولیس اور اُنکا ولیعہد اور جنرل اغنا ٹف اور جنگون کا منتظم جنرل منوٹین موجود تھے۔ اس اسپیچ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ جنگ ضرور ہوگی لیکن ہنوز کوئی دن لڑائی کے شروع ہونے کا مقرر نہین ہوا تھا تو بھی روسی سفیر حاضر باش قسطنطنیہ نے اپنے تمام کاغذات و دیگر معاملات سفیر جرمنی کے سپرد کر دیے اور خود مع متعلقین ۲۳ اپریل ۱۸۷۷ء کو قسطنطنیہ سے سینٹ پیٹرسبرگ کی طرف چلدیا۔ اسکے چلے جانے سے ہر کس و ناکس کو یقین کُلی ہو گیا کہ روس اور روم مین عنقریب خونخوار جنگ واقع ہوگی۔

شہنشاہ روس کا اشتہار جنگ دینا

زار روس نے لڑائی شروع کرنے سے پہلے ایک اشتہار خاص شائع کیا (جیساکہ یورپ کے سلاطین مین قاعدہ ہی) اُسکا مضمون یہ تھا۔
ترکی سلطنت مین جو عیسائی رعایا آباد ہی اُسکی بہبودی کے لیے مَین ہمیشہ جیسا کچھ فکرمند رہتا ہون اُس سے تمام یورپ کے سلاطین اور عوام الناس آگاہ ہین اور میری رعایا بھی خوب واقف ہی۔ یہ کم نصیب عیسائی مدّتون سے مصیبتون مین مبتلا ہین اور جیسی چاہیے ویسی آزادی اُنکو نہین ملتی۔ اِسلیے میری رعایا نے اور مَین نے بھی یہ خیال کیا ہی کہ غلامی کا بار اُس مسیحیون کے سر سے اُتارا جاے۔ مجکو میری رعایا کی وفاداری اور جان نثاری پر ناز ہی (جی ہان کیون نہ ہو اسی رعیت نے جسپر حضور کو ناز تھا آخر کار حضور کے باپ کی موت آپکو مارا اب بھی پنجے جھاڑ کے پیچھے پڑی ہوئی ہی) اُسکا خون مجھے بہت ہی پیارا ہی۔ اسمین امن و امان

بلد یے اور بعض بدستور وہین بنے رہے۔ ۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء کو ایک خاص سرکیولر پرنس
گارٹسچیکاف نے روسی ایلچیون کے نام جو دوسری سلطنتون کے دربارون مین متعین تھے
بھیجا۔ اس سرکیولر مین تمام الزام ترکی ہی کے سر منڈھے گئے تھے اور لکھا تھا کہ روس
کا ہرگز ارادہ جنگ کرنے کا نہ تھا مگر ترکی نے اسکو ضد پر ضد کر کے اشتعالک دی اب تمام خرابیون
کی ذمہ دار ترکی ہی ہی زار روس پر اس خونخوار جنگ کی تہمت کوئی نہین لگا سکتا۔
الغرض جب روس کی طرف سے مذکورۃ الصدر اشتہارات دعوت جنگ شائع ہو چکے تو
دولت عالیہ عثمانیہ نے بھی ایک خاص سرکیولر اپنے تمام سفیرون کے نام جو سلاطین یورپ کے
دربارون مین متعینات تھے اور جملہ اہلکاران ماتحت کے نام بھیجا جسکا مضمون حسب تفصیل ذیل تھا
مین سلطان ترکی اپنے ہوش و حواس کی درستی مین یہ سرکیولر جو ضروری ہی جاری کرتا ہون
اور اسمین جو عبارت لکھی گئی ہی اس سے پڑھنے والون کو مترشح ہو گا کہ اپنی آزادی اور
ہرطرح کے واجبی حقوق کو خواہ دین سے یا دنیا کسی سے متعلق ہون قائم رکھنے اور ایسے
امور کے بنے رہنے کی خاطر جنسے سلطنت کی شان و شوکت مین فرق نہ آئے یہ سرکیولر جاری
کیا گیا ہی۔ آپ لوگون کو معلوم ہوا ہو گا کہ کل (۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء) صبح کو روس کے
شہنشاہ نے ایک لڑائی کا اشتہار پرنس گورٹسچیکاف اپنے وزیر کی معرفت ہمارے ایلچی
متعینہ شہر سینٹ پیٹرسبرگ کو دیا تھا جو آج اسی وقت ہمارے پاس پہونچا ہی۔ اس اشتہار
کے ہمارے ہاتھ مین پہونچنے ہی سے پہلے روس نے ہماری سرحد ایشیا پر حملہ آور ہو کر
جنگ شروع کر دی ہی۔ جس بادشاہ کے دربار مین تم ہماری جانب سے ایلچی مقرر ہو
اسکو مہربانی کر کے یہ بات سمجھا دینا کہ زار روس نے یہ حرکت خلاف قاعدہ سلاطین یورپ

مگر ہماری ایک بھی امید برنہ آئی جو اشتہار سلاطین یورپ نے ملکر ترکی کے پاس بھیجا تھا اُسکی ترکی نے ذرا بھی عزت نہین کی چونکہ ہماری دوستانہ اور نرمی سے بھری کارروائیون سے ترکی کا دل نہین پسیجا اور اُسنے اپنی ضد کو نہین چھوڑا لہذا اب ہمکو بھی سخت کارروائی کرنے کی ضرورت ہوئی۔ ترکی نے اپنی نادانی سے بہت سے دشمن بنائے۔ ہماری یہ باتین جائز ہین یا ناجائز اسپر خوب غور کرنے کے بعد خدا کے بھروسہ پر مین اپنی جان نثار اور وفادار رعایا پر ظاہر کرتا ہون کہ **ماسکو** مین (یہ ایک بڑا شہر روسی عملداری مین ہی جو قدیم سے روسیون کا پایہ تخت رہا ہی اور اب بھی اگرچہ شہنشاہ روس سینٹ پیٹرسبرگ مین رہتے ہین مگر تاج پوشی کی رسم ماسکو ہی مین ادا کی جاتی ہی) روسیون نے جسوقت کا بیان کیا تھا وہ وقت آ پہونچا ہی لہذا آج سے مین اپنی بہادر فوج کو اُسکے واسطے خدا سے دُعا مانگنے کے بعد اپنی عملداری سے باہر جانے کا حکم دیتا ہون۔ اس اشتہار کی ذیل مین اسقدر عبارت اور لکھی تھی کہ "یہ اشتہار شہنشاہ الکزنڈر نے اپنے جلوس کے تیئیسوین ۲۳ سال مین مطابق ۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء جاری کیا"۔ فقط۔ اسی روز پرنس گورٹسچکاف وزیر دول خارجہ سلطنت روس نے سلطانی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو اس اشتہار اور جنگ کی خبر دی اور سفیر موصوف سے اُنکے متعلقین کی جو ہمراہ سفیر موصوف کے رہتے تھے فہرست بھی مانگی تاکہ اُنکو اس لڑائی مین کوئی روسی ضرر نہ پہونچا سکے اُسکے سوائے جسقدر ترک روسی عملداری یا خاص شہر سینٹ پیٹرسبرگ مین رہتے تھے اُن سب کو پرنس مذکور نے کہا کہ اگر تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو جانا چاہتے ہو تو خوشی سے بلا روک ٹوک جا سکتے ہو اور جو ترک یہان رہینگے اُنکو بھی کسی طرح کی تکلیف نہین دیجایگی۔ اس حکم کو سُنکر اکثر ترک تو اپنے وطن کو

کون ہی ہوگی تو وہ الضافاً اُسی کو اسکی بُنیاد سمجھینگے جو حقیقت مین ہی۔ اگرچہ ترکی کا یہ
اشتہار ہر طرح سے عمدہ اور واجبی تھا مگر ایسے وقت مین جبکہ گیدڑ کی طرح سے تمام
سلاطین یورُپ ایمان داری سے کوسون دور رہ کر ترکی (ترکی نام ایک جانور کا بھی ہی
جو لمبی گردن اور سُرخ چونچ والا سفید رنگ کا بط کی مانند ہوتا ہی اور جسکے حلق کے نیچے
ایک بڑا سا سُرخ خول یا پوٹا غذا سے بھرا ہوا رہتا ہی یہ جانور اکثر آدمی کے پیچھے کاٹنے
کو دوڑتا ہی صاحب لوگ نہایت خواہش کے ساتھ اسکا گوشت کھاتے ہین) شکار پر رال
ٹپکا رہے تھے داد دینے والا اور اُسکو واجبی یا غیر واجبی بتلانے والا کون تھا؟ روس
کی لڑائی شروع کر دینے کی خبر سُنکر انگلستان کو نہایت رنج ہوا اور فی الفور ایک
گشتی سرکیولر کے ذریعہ سے اعتراض چھپوا کر تمام شاہون کے نام بھیجدیا اور اپنی
رعایا مین بھی تقسیم کیا مگر چونکہ روس کے غرور و نخوت کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا اور
گھمنڈ کا خمار اُسکی آنکھون مین سما رہا تھا اسلیے اُسنے انگلینڈ کے اس اعتراض کا بھی کچھ
خیال نہین کیا۔ روس کے اس غرور کو دیکھکر دولت مآب صفوت پاشا وزیر اعظم ترکی
کو ایسا غصہ آیا کہ اُسنے پھر ایک دوسرا اشتہار دولت علیّہ کی طرف سے جملہ سلاطین
یورُپ کے نام بھیجا اُسمین لکھا تھا کہ آج تک جسقدر رخنہ پردازی اور بغاوت رعایا عیسوی
یا صوبہ ہاے مسیحی نے دولت علیّہ کے مقابلہ مین کی تھین اُن سب کا بانی مبانی زار روس ہی۔
اور یہ کہ وہ جیسا زبان سے امن و امان قائم رکھنے کا دعوی کرتا ہی ویسا دل سے نہین چاہتا
اور ہمیشہ ترکی مین فساد کھڑے کرواتا ہی ترکی سرکار عہدنامہ پیرس پر آجتک قائم ہی اور
اسوقت شاہان یورُپ کے روبرو اگر وہ کچھ انصاف رکھتے ہون تو عہدنامہ مذکور کی آنکھون

کے کی تہی - اور جو قواعد دُنیا کے تمام بادشاہوں مین ایسے کامون کے شروع کرنے کے واسطے قدیم سے مقرر ہین روس نے اُنمین سے ایک پر بھی خیال نہین کیا - لہذا ہم تمکو جتلاتے ہین کہ عالی شان ترکی روس کی ان ساری حرکتون پر معترض ہی خصوصًا عہد نامہ پیرس کی روسے - اِس عہد نامہ مین جو شہر پیرس پایہ تخت فرانس مین ۱۸۵۶ء مین لکھا گیا اور جسپر تمام شاہان یورپ کے دستخط ہین صاف لکھا ہی کہ جب کبھی یورپ کے کسی دو بادشاہون مین بگاڑ ہو جاے تو جنگ کرنے سے پیشتر شاہانِ یورپ مین سے دو کو ثالث کے طور پر صلح کے لیے مقرر کرین اور یہ معاملہ اُسکے ہاتھ مین سونپ دین اور جبتک ثالث صلح کرانے سے مُنھ نہ موڑین جنگ کو ملتوی رکھین روس کے زار کو لازم تھا کہ اِس لڑائی کے شروع سے پہلے عہد نامہ کے مطابق اِسی تجویز پر عمل کرتا مگر ظاہر ہی کہ اُسنے اِس عہدنامہ پر عمل نہین کیا اِسلیے انصافًا تمام شاہانِ یورپ کے خلاف کارروائی کی اور سلاطین یورپ کے ضروری قاعدہ سے جسکی روسے ہمیشہ دو شاہون مین اَن بَن ہونے کی حالت مین دوسرے دو کو صلح کرانے کے واسطے مقرر کیا جاتا ہی انحراف کیا - اِس انحراف کی روس کو سزا دینے اور اپنی رعایا برایا کو امن مین رکھنے اور یورپ مین صلح قائم رہنے کے واسطے ہمنے بھی ناچار اِس لڑائی کو قبول کیا ہی تاہم مُٹ بھیڑ ہونے سے پیشتر ہم شاہانِ یورپ سے اِس امر کی درخواست کرتے ہین کہ وہ ہو سکے تو عہدنامہ پیرس کے مطابق جسپر ہم مثل شاہانِ یورپ قائم ہین روس مین اور ہم مین صلح کرادین ہماری اِس درخواست کی کُل شاہانِ یورپ قدر کرینگے - ہمکو قوی امید ہی کہ اخیر مین جبکہ سلاطین موصوف کے روبرو اِس امر کی تحقیقات کہ اِس فضول جنگ کا بانی مبانی

ساتھ واجبانہ طور پر تھی مگر روس جبکہ کسی طرح لڑائی کیے بغیر مانتا ہی نہ تھا تو وہ شاہان یورپ
جو اس ترکی کے سرکیولر کو واجبی خیال کرتے تھے کیا کر سکتے تھے - جبکہ ترکی نے اس امر کا
یقین کر لیا کہ ہماری مندرجۂ بالا درخواست پر کسی بادشاہ نے خیال نہین کیا اور
اس جنگ کا ٹلنا غیر ممکن ہی تو ناچار ہو کر اُسنے مندرجۂ ذیل اشتہار جنگ روس کے
اشتہار جنگ کے جواب مین بڑے زور و شور سے شایع کیا اور وہ یہ ہی -

اشتہار منجانب دولت العالیہ عثمانیہ

آج پورے دو برس ہوئے کہ تمام یورپ مین اندرونی عداوت اور گڑ بڑ پھیل رہی ہی
اُسکا اخیر مین یہ نتیجہ نکلا کہ روس نے ترکی سے خواہ مخواہ جنگ شروع کر دی چنانچہ ملک
ایشیا مین جو ملک ہمارے تابع ہین اُنپر روس نے حملہ کیا - یورپ کی جسنے آدمیون کی
جانین بچانے مین سقدر کوششین کی ہین اس موقع پر ایک پیش نہ گئی - جو حالت اسوقت
ترکی سلطنت کی ہی اُسکا ظاہر کرنا ترکی مناسب سمجھتی ہی - ۱۸۷۶ء مین ترکی نے سرویہ سے
صلح کی - اور اہالیان مونٹی نیگرو سے بھی صلح کی خواہش ظاہر کی لیکن اُنھون نے روس
کی حمایت کے گھمنڈ سے منظور نہین کیا - تسپر بھی بعوض اسکے کہ مانٹی نیگرو کا غرور لڑائی
کر کے توڑا جاے اُسکو صلح کے لیے کہ بعد غور منظور کرے کافی مہلت دی گئی - کیونکہ ترکی
دوسرون کا ملک فتح کر کے اُنکو آفت مین ڈالنے کی نیت نہین رکھتی - ترکی سلطنت کا مدت
سے یہی ارادہ ہی کہ اپنے مسلح لشکر کے ہتھیار لیوے تاکہ وہ ناجائز طور پر استعمال مین
نہ لائے جائین مگر اندرونی ایک عرصہ سے جو جھگڑے اِدھر اُدھر برپا ہو رہے ہین اُنکے
انتظام مین لگے رہنے کے باعث دولت علیہ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہ ہو سکی - ترکی

شرط کو پیش کرتی ہے جس [illegible] شرط آٹھوین بلند ترکی اور دوسرے با[illegible]
جنکے اس عہد نامہ پر دستخط ہین اقرار کرتے ہین کہ شاہانِ یورپ مین سے کسی شاہ کے سا[illegible]
ایک دوسرے سے کسی معاملہ مین تنازع وا[illegible] سے صلح باہمی مین خلل واقع [illegible]
پیشتر اس سے کہ وہ دونون [illegible]نگ کرین یورپ [illegible] بادشاہون کو اپنے بیچ مین پڑ[illegible]
تصفیہ کرا دینے کی درخواست شا[illegible]ن یورپ سے [illegible] اور جہانتک دوسرے بادشا[illegible]
کے ذریعہ سے معاملہ کا فیصلہ ہو لڑائی [illegible]ے دور [illegible] ہینگے [illegible]

اگرچہ ہمنے اس جنگ کو نہین چھیڑا [illegible] ہم عہدنامہ پیرس کی دفعہ مذکورہ کے مطابق [illegible]
یورپ سے درخواست کرتے ہین کہ اُنمین سے دو یا زیادہ جسطرح سے وہ مناسب سمجھین متف[illegible]
ہوکر روس کا اور ہمارا فیصلہ کرا دین اور روس نے عہدنامہ پیرس کو بالاے طاق رکھ[illegible]
غیر واجبی طور پر جو لڑائی دولت علیّہ سے شروع کی ہے اُسپر بھی سلاطین یورپ بنظر انصا[illegible]
غور کرین تاکہ جملہ شاہون کو ہمارے اور روس کے بیچ مین پڑنے کے لیے انصاف [illegible]
مجبور کرے - اگر ہماری یہ درخواست شاہان یورپ نے قبول کی تو نتیجہ نہایت عمدہ ہ[illegible]
کُشت و خون سے بندگانِ خدا بچینگے - ورنہ ظاہر ہے کہ اس جنگ کے واقع ہونے کی حا[illegible]
مین علاوہ کُشت و خون کے ہر ایک بادشاہ کو تشویش ہوگی اور کچھ نہ کچھ نقصان بھی پہونچ[illegible]
شاہانِ یورپ یقین کرین کہ خدا نخواستہ جنگ ہوئی تو دولت العالیہ ترکی روس کے ایسے
دانت کھٹے کریگی کہ پھر کبھی اُسکو ایسی شرارت کا حوصلہ نہو -

القصہ دولت علیّہ کی یہ تحریر جب شاہانِ یورپ کے دربار مین پہونچی تو بعض نے اُسکو وا[illegible]
اور بعض نے کچھ یونہین سا (جو روس کے گرگے تھے) خیال کیا - گو کہ یہ تحریر ترکی کی سچائی [illegible]

جھکڑے - ہزارون بنکر تیار تھے - چھاونیون کے ڈالنے کا سامان - لوہا - لکڑی - بانس - اور رسی جگہ بجگہ جمع تھا - فوجی شفاخانون کے واسطے دوائین اور ڈاکٹر مع دوسرے سامان کے جمع کر لیے تھے - جہان جہان لڑائی کرنے کا قصد تھا اُن میدانون مین تار برقی کا ذخیرہ ڈلوایا تھا - اسکے علاوہ روس کے پاس پیشتر بھی جنگ کا سامان بکثرت تھا چنانچہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین بیشمار میکمہیو اور کروپ گن قسم کی توپین خرید کی تھین جنسے اس لڑائی کے شروع ہی مین کام لیا گیا - سامان جنگ کی فراہمی اور درستی کے واسطے زار کے حکم سے جنرل ملوٹین تعینات ہوا تھا جسکی تصویر بھی ذیل مین دکھلائی جاتی ہے -

تصویر جنرل ملوٹین

جنگ شروع کرنے سے پیشتر ہی روس نے مقامات کچنیف - برا پول اور زانیف - وغیرہ مین اپنا لشکر جمع کر رکھا تھا - چنانچہ مقامات مذکور مین روس کا جو لشکر جمع تھا اُسکا شمار ۱۳۰۰۰۰ ایک لاکھ تیس ہزار پیدل اور تیس ہزار گھوڑ چڑھے سوار اور چار سو پچاس توپون کا تھا اس لشکر پر گرینڈ ڈیوک نکولس برادر شاہ حکومت کرتا تھا - فوج مذکور کے سوا دو حصے اور لشکر کے نئے سرے سے تیار کیے گئے تھے منجملہ انکے ایک حصہ تو اُڈیسہ کو اور دوسرا حصہ سیباسٹوپول کو بھیجا گیا - ان آخری دو حصون کی فوج کا ہیڈ کوارٹر خاص اُڈیسہ مین قائم کیا گیا اور نام اس لشکر کا کوسٹا کا لشکر رکھا گیا

(روس کا جو لشکر ایشیا مین بھیجا گیا اُسکا احوال)

زار روس کا ارادہ ایشیا مین بھی ترکی کو پریشان کرنے کا تھا - چنانچہ آرمینیا - ایشیائے کوچک کی طرف سے بھی حملہ آور ہونے کی تیاریان کی گئین - اس سمت بڑے بڑے

تصویر جنرل ملویٹن روسی کمانیر متعلقہ صفحہ (۳۴۹)

لب پر نہین لاتے۔ بہت سا بوجھ اپنے اوپر لادکر لمبے چوڑے سفر کو طی کرسکتے ہین کبھی تھکتے نہین۔ روسی لشکر کا کوئی سپاہی اگر کسی امر کا شاکی ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُسکو بہت ہی بڑی تکلیف ہی۔ یہ سپاہی محض جاہل ہوتے ہین۔ اسلیے ہر ایک مصیبت کو جو پڑتی ہی جھیلتے ہین اور اپنے بادشاہ کو بمنزلہ خدا سمجھتے ہین یہ لوگ بہت بڑے بہادر نہین ہین اسلیے جب تک اُنکا کمان افسر لئیق نہو کچھ نہین کرسکتے۔ غیر واجبی اور واجبی امر مین تمیز نہین کرسکتے۔ جہان کہین عقل کے خرچنے کی ضرورت ہو وہان ہمیشہ اپنے سردار کے محتاج ہوتے ہین۔ بذات خود کسی امر کا تصفیہ نہین کرسکتے۔ جنگ مین سے اور خوفناک حادثہ کو دیکھکر انکے چھکے چھوٹ جاتے ہین اگر سردار نہ سنبھالے تو لوگ دُم بھاگتے نظر آتے ہین۔ اسی وجہ سے باوجود کثیر المقدار لشکر ہونے کے جیسا چاہیے ویسا روسی لشکر کا انتظام نہین ہی اُسکے اور بھی کئی سبب ہین۔ **اوّل** تو روس مین تمام نالائق اور خراب باتون نے رواج پکڑ لیا ہی۔ دھڑلے سے رشوت کا لینا یہ ایک سبب ہی۔ اپنے اپنے آور دون یا آدمیون کی بیجا طرفداری کرنا یہ **دوسرا** نقص ہی۔ کوئی فوجی سردار کسی قصور کو اپنے ذمہ نہین لیتا یہ **تیسرا** عیب ہی۔ ہر ایک چھوٹے بڑے کام مین رشوت لیکر اُس کام کو انجام دینا اہل روس کے ملک مین یہانتک رائج ہوگیا ہی کہ رشوت کو عیب نہین سمجھا جاتا گویا یہ تو ایک معمولی طریقہ ہی۔ چنانچہ ادنی اہلکار اور کارداروں سے اعلی افسرون تک اس بلا مین پھنسے ہین۔ لشکر مین بڑے بڑے عہدے انھین لوگون کو ملتے ہین جو کچھ سفارش رکھتے ہون یا مالدار ہون لیاقت پر کوئی غور نہین کرتا۔ اور ایسے سفارشی اور زر کی بدولت سردار بنے ہوئے لوگ بالکل جاہل ہوتے ہین۔ بیچارے اچھے اچھے تعلیم یافتہ زر نہونے کے باعث مدتون ادنی درجہ

شہر اور عمدہ عمدہ قلعہ جات ہین - قدرتی حالت اس ملک کی ایسی ہی کہ ہر موسم مین جنگ ہو سکتی ہی
سنہ ۱۸۵۳ء روس نے ترکی سے جنگ شروع کی تھی تو اوّل دوبرودشا کی طرف سے اسکی
فوج بڑھی تھی مگر کامیابی حاصل نہوئی آخرکار جارجیا کی جانب سے حملہ کیا اور فتح پائی
تھی انھین وجوہات پر خیال کرکے زار روس نے سنہ ۱۸۷۷ء مین کوہ بالکن اور جارجیا کی طرف سے
اپنے لشکر کے بڑھانے کا قصد کیا - اور ۵۵ ہزار فوج پیادہ اور بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار سواروں کو تین ۳۰۰ سو
توپ سمیت بڑھنے کا حکم دیا - اس حصہ لشکر کا نام کاکیزس کا لشکر رکھا گیا اور کمان اسکی
جنرل میلیکوف کے سپرد کی گئی - یہ جنرل آرمینین قوم کا آدمی ہی - جس ملک مین سے ہوکر
یہ فوج بڑھنے والی تھی اسکے تمام فراز و نشیب سے جنرل مذکور بخوبی واقف تھا - کیونکہ
سنہ ۱۸۵۴ء کی جنگ مین اسنے بڑی ناموری حاصل کی تھی - ان تمام فوجوں کی اعلی
کمان گرینڈ ڈیوک نکلولس برادر زار روس کو دی گئی تھی مگر یہ شخص کچھ بہت بڑا عقلمند
نہین ہی اور نہ فوجی فن مین اسنے تعلیم پائی تھی - بلکہ اسکی تندرستی مین بھی فتور پڑا ہوا تھا
مگر باوجود اسکے اسکو ترکی پر حملہ آور ہونے والی تمام فوجوں کی اعلی کمان کا ملنا صرف اسی
باعث سے تھا کہ وہ شہنشاہ روس کا بھائی تھا - فقط اپنے خاندان کی ناموری کے لیے برائے
نام اسکو سپہ سالار مقرر کردیا تھا -

(روسی لشکر کے سپاہیون مین کیا کیا عیب اور کیا کیا ہنر ہاین)

یہ بات پوشیدہ نہین ہی کہ روس مین کام پڑے پر بہت جلد بیشمار لشکر فراہم ہو سکتا ہی
اور شہنشاہ کو اپنے سپاہیون پر پورا بھروسہ ہی کیونکہ جنگ کے وقت وہ بڑی بڑی تکلیفون
کی برداشت خوشی کے ساتھ کرسکتے ہین کئی روز تک بھوکے پیاسے رہ سکتے ہین اسکا یقین کبھی

وقت کو غنیمت سمجھ کر سلطان کی حکومت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتارنے کے واسطے
اکثر عیسوی صوبون نے بغاوت شروع کی اسوجہ سے علی العموم ترکی عملداری خصوصاً مغربی
حصون مین جہان عیسائی رعایا آباد تہی بڑی کھل بلی مچ گئی تھی ادھر جب ترکی کی یہ نازک حالت
دیکھی تو روس بھی جو ترکی سلطنت کے لیے ہمیشہ سے منہ پھیلائے بیٹھا رہتا ہی لڑائی کے لیے
مستعد ہو گیا۔ اگرچہ یہ ساری باتین ترکی سلطنت کے حق مین بری اور ہولناک اثر کی پیدا
کرنیوالی تھین مگر سلطان ترکی نے ان باتون کی ذرا بھی پرواہ نہ کی اور خدا پر بھروسا رکھکر
بلا خوف وخطر اپنے لشکر مین نیا انتظام شروع کر دیا لیکن ترکون نے علی العموم اس بندوبست
کو ناپسند کیا۔ ناچار سلطان نے فوج کی سرداری دوسرے شہرون کے رہنے والون کو
بخشی اور ایسے ایسے سخت قاعدے جاری کیے کہ ترکی قوم کے سوائے دوسرا کوئی انکو
منظور نہین کر سکتا تھا۔ چونکہ سلطان موصوف نے اپنی ہمت کو نہین چھوڑا اسلیے آخرکار
وہ سارے مرحلون کو طی کرنے کے بعد اپنے ارادہ مین کامیاب ہوا۔ فوج نے طوعاً وکرہاً
یورپین طریقہ سے رہنا اور قواعد سیکھنا منظور کیا۔ اور یہی ترکی فوج جسنے اوّل ہی اوّل
یوروپین طریقہ کو اختیار کیا تھا سنہ ۱۸۲۹ع مین روس کی فوج سے لڑی مگر شکست کھائی
اس شکست نے ترکی فوج کو ایسا سبق پڑھایا کہ خود اسکو یوروپین قواعد سیکھنے اور
یورپ کے قاعدون پر چلنے کا شوق ہوا چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین سبھی لشکر تعلیم پا گئے
اور کچھ عرصہ کے بعد روس سے دوبارہ مٹ بھیڑ ہوئی تو روس کو ایسی شکست دی
کہ تمام فوج اسکی میدان جنگ مین سے نو دو گیارہ ہو کر بھاگ نکلی۔ اسوقت تک ترکی لشکر مین
مسلمانون کے سوائے دوسری قوم کا کوئی آدمی نہ تھا کیونکہ فوجی آرڈر کے مطابق کوئی

خواہ مخواہ برخلاف ہونے چاہئین - ترکی کا لشکر بھی مغربی قاعدون کا پابند ہے چنانچہ عرصۂ
دراز تک اُسکی وہی حالت رہی جو قدیم سے چلی آتی تھی مگر سلطان محمد دوم کے عہد مین
ترکی لشکر کو انگریزی لشکر کے ڈھنگ پر آراستہ کیا گیا - لشکر کو اس طرح سے آراستہ کرنیکی
تجویز تو سلیم تیسرے ہی کے زمانہ سے ہو رہی تھی مگر ترکی سپاہی کب مانتے تھے جب
اُنھون نے دیکھا کہ نئے نئے قاعدے جاری ہونے سے ہماری قدیم آزادی مین فرق
آجائیگا تو ترکی کے جانیزاری سپاہیون نے بالاتفاق غدر کر دیا اور سنہ ١٨٠٧ء مین سلطان
مذکور کو تخت سے اُتار دیا جسکو سنہ ١٨٠٨ء مین سلطان مصطفی چہارم جان سے مار ڈالا اور
خود لشکر کی حمایت سے تخت نشین ہوا - ترکی قوم ہمیشہ سے لڑاکی اور بہادر مشہور ہے -
اپنے مذہب کی ترقی اور اپنے شہنشاہ کی آبرو کو بڑھانا چاہتی ہے ایک تو اُسکے دل مین
مذہبی جوش کا ولولہ دوسرے بدن طاقتور بس انھین وجوہات سے ترکون کے دل مین
ہر دم بہادری کا جوش مارتا رہتا ہے سنہ ١٨٢٦ء مین ترکی فوج جانیزاری نے جب
بلوہ کیا تو سلطان محمود نے اُسکی کچھ پروا نہین کی اور یورپ کے انداز پر اپنے
لشکر کو آراستہ کرنے اور قدیم طریقہ کو ترک کرنے پر دل وجان سے مستعد ہو گیا -
یہ وقت ترکی سلطان کے لیے نہایت خوفناک تھا کیونکہ تمام فوج متفق تھی اور اپنے
قدیم قاعدون اور پوشاک وہتھیارون کو چھوڑ کر یورپین طریقہ سے آراستہ ہو کر قواعد
سیکھنے سے قطعی انکار کرتی تھی - ایسے نازک وقت مین صوبہ گریس نے جو ترکی سلطنت
کا خراج گزار ہے غدر کر دیا اور کچھ گریس کی مدد بھی اور کچھ اسوجہ سے بھی کہ جو
ماتحتون کو خبر پہونچ رہی تھی کہ ترکی لشکر بالاتفاق سلطان سے منحرف ہو رہا ہے اسیے

طرح کے نہین ہو سکتے - ہر ایک قوم کے آدمی کے خواص جدا جدا ہوتے ہین - روس کی تمام
ترکی فوج کے افسرون مین بھی علم کا چرچا بہت کم ہے - اکثر اشخاص تو سپاہی کے عہدے
سے ترقی پاتے پاتے سرداری کے عہدے تک پہونچتے ہین - اِسکے علاوہ اِن عملدارون
کی تربیت کے واسطے کئی ایک شاہی اِسکول بھی ہین جنمین کل فوجی افسرون کو فوجی تعلیم
دیجاتی ہے - اس کام کے واسطے اوّل مدرسہ شہر قسطنطنیہ کے متصل واقع ہے - اسمین خاصکر
انجنیری اور توپخانہ کا کام سکھایا جاتا ہے - دوسرا مدرسہ سلطانی کہلاتا ہے - اور تیسرے
اِسکول کا نام پان کیلدی مشہور ہے - اس مدرسہ مین وہ طالب العلم داخل ہو سکتا ہے
جو ابتدائی آٹھ مدرسون مین تعلیم پا کر امتحان دے چکا ہو - مذکورہ آٹھ مدرسون مین چار سال
تک تعلیم دیجاتی ہے مگر ساتھ ہی اِسکے یہ بھی شرط ہے کہ سولہ برس کی عمر تک طالب علم اِن
آٹھون مدرسون کی تعلیم کو طے کر لے - جہان لڑکے کی عمر پوری سولہ برس کی ہوئی کہ اِن
مدرسون سے اُسکا تعلق قطع کر لیا جاتا ہے - اِن مدرسون مین خاصکر زبانہاے ترکی -
عربی - اور فرنچ کے علاوہ تواریخ اور علم ہندسہ و جغرافیہ وغیرہ علوم کی بھی
تعلیم دیجاتی ہے - اِن اِسکولون کے سواے علم طب کے درس کا بھی ایک مدرسہ ہے اسمین
ترکون کے سواے کچھ عیسائیون کو بھی درس پڑھایا جاتا ہے - فوج مین بڑے بڑے عہدے
تو حضرت سلطان کی عنایت یا بڑے بڑے اہلکارون اور سردارون کی سفارش سے ملتے
ہین باقی ہر شخص کو اُسکی لیاقت کے مطابق عہدہ دیا جاتا ہے - ترکی فوج کے سردار
علی العموم بہادر اور دلاور ہوتے ہین لیکن فوجی تعلیم مین جیسا چاہیے ترقی نہین کرتے -
صلح اور امن کے زمانہ مین ترکی لشکر کا شمار ۹۰۰۰۰ کے قریب ہوتا ہے - یہ سارا لشکر قواعد دان

عمدہ اور لڑاکے سپاہی ہوتے ہین۔ اُنکے سوا نے کچھ کُرد اور عرب تھے وہ بھی باتی
بُزدق سے کم نہ تھے۔ اسی طرح سے دوسری جنگلی قوم کے جتنے سپاہی اس فوج مین تھے
تمام تکلیفون کی برداشت کرتے تھے مگر اپنی بہادری اور عمدگی کو نہین کھویا۔ یہ لوگ اپنے
افسرون کی دل و جان سے اطاعت کرتے ہین۔ جو ملجائے اُسی پر قانع رہتے ہین۔ تو بھی انکی
قدر بہت ہی کم ہوتی ہی۔ البتہ ایشیا کے اہل اسلام جو کئی قومون مین بھرے ہین سارا کام
کاج کرتے ہین۔ یہ لوگ بہت عرصہ گزرا جب یورپ سے اُٹھکر ایشیا مین جا بسے تھے اُسی زمانہ
سے ترکی فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور انپر سلطان کو پورا بھروسا ہی۔ اکیس برس کی عمر سے
چوبیس برس تک کا آدمی فوج مین بھرتی ہوتا ہی۔ فوجی قاعدون سے مولوی۔ علماء۔
قانون مرتب کرنے والے۔ حافظِ قرآن اور ہر قسم کے مریض مستثنیٰ ہین۔ ان لوگون پر
کوئی دفعہ فوجی قانون کی عائد نہین ہو سکتی۔ اِسکے علاوہ والدین جسکے ضعیف ہون اور
اکلوتا بیٹا رکھتے ہون۔ اُسکو بھی فوج مین داخل نہین کیا جاتا والدین کی خدمت کے لیے
چھوڑ دیا جاتا ہی۔

فوج ترکی کے عیب و ہنر کا بیان

یہ بات تو ظاہر ہی کہ چاہے کسی کی فوج ہو ہر ایک سپاہی ایک ہی طرح کا نہین ہوتا کسی
پلٹن مین عمدہ اور طاقتور سپاہی ہوتے ہین اور کسی مین کمزور اور غیر قواعد دان
ہین۔ اِسکی بڑی وجہ یہ ہی کہ جسطرح سے ترکی سلطنت کی رعایا مختلف الاقوام ہی اُسی
طرح سے اُسکی فوج کے سپاہی بھی اپنی اپنی قومی حالت کے مطابق زوردار اور یا کمزور ہین
ترکی مین صدہا قسم کی قومین آباد ہین اِسی وجہ سے اُن قومون کے آدمی سارے ایک ہی

ترکی لشکر کے کام کاج کی تفصیل

ترکی فوج مین کام و کاج کرنے کا طریقہ تو پہلے ہی سے خراب ہی - اُسپر بعض رشوتون نے اُور بھی خراب کر دیا ہی - سپاہیون کو عمدہ خوراک ملنے کا حکم ہی مگر ٹھیکہ دارون کی لوٹ کے باعث بیچارے سپاہی اچھی خوراک پانے سے محروم ہین - ٹھیکہ دار بعض افسرون سے ملکر خوب سرکار کو لوٹتے ہین خزانہ کی کمی کے باعث بعض دفعہ دو دو مہینے تک سپاہیون کی تنخواہ نہین ملتی تسپر بھی ترکی سپاہی ایسے صابر اور شاکر ہوتے ہین کہ کبھی لب شکایت کو نہین کھولتے - بلکہ اپنی خدمات کو بڑی خوشی کے ساتھ انجام دیتے ہین انکی چالاکی اور بہادری اور تحمل کی تعریف نہین ہوسکتی - ترکی سپاہی اپنے ہتھیارون کو ہر دم صاف وشفاف رکھتے ہین اور خوفناک حالت کے وقت گھبراتے نہین بلکہ نہایت دوراندیشی سے کام کرتے ہین - بہ نسبت عہدہ دارون کے اکثر سپاہی عقلمند ہوتے ہین - ترکی کے پیدل سپاہیون کی تعریف نہین ہوسکتی تمام مورخ اور یورپ کے عقلمند انکی ہوشیاری اور چالاکی اور صبر کی تعریف کرتے ہین - دہشت کے وقت سوچ سمجھ کر کام کرنا اور نہ گھبرانا خاص انکا حصہ ہی - پیدلون کی برابر سوارون مین ہوشیاری نہین پائی جاتی تو بھی وہ عمدہ اور صابر و چالاک ہوتے ہین - توپخانہ کی فوج بھی قابل تعریف ہی - توپخانون کے سپاہیون کو اکثر کام مین لگا رہنا پڑتا ہی کبھی کبھی گولہ بارود کے کم ہوجانے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان جنگ لیجانے کے باعث انکو تکلیف رہتی ہی گاڑیان اسباب لیجانے والی مہیا نہین ہوتین تب یہ لوگ بڑی تکلیف اٹھاتے ہین - سلطانی فوج کے بعض انتظام نہایت ناقص ہین جو ذرا سی توجہ سے (بشرطیکہ ہو) درست ہوسکتے ہین - اول شفاخانجات فوجی کا بندوبست مکمل نہین ہی جسکا نتیجہ یہ ہی کہ جنگ

اور تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہے - مگر جنگ کے دلون مین قواعددان فوج دو لاکھ مہیا ہو سکتی ہے تو بھی ناظرین کتاب [illegible] پر تعجب کرینگے کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے پاس جسکی سلطنت دُنیا مین دور دور تک پھیلی ہوئی ہے دو لاکھ فوج بہت ہی کم ہے - یہ خیال کتاب ہذا کے پڑھنے والون کا بیشک صحیح ہے لیکن جنگ کے وقت حضرت سلطان ترکی کو غیر قواعددان فوج سے جو اُنکی رعایا مین سے فوراً بھرتی کیجاتی ہے اسقدر مدد ملتی ہے کہ وہ دوسری فوج کی پرواہ نہین کرتے - چنانچہ جب ضرورت ہوتی ہے کئی لاکھ آدمی لڑائی کے جمع ہوجاتے ہین - تو بھی ہم دولت علیہ کو اِس الزام سے کہ اتنی بڑی سلطنت کے پاس اسقدر کم فوج ہے جسکے باعث اُسکی حیثیت کو بٹہ لگتا ہے بری نہین کرسکتے - ترکی فوج کے لیے ایک یہ بھی قاعدہ ہے کہ ہر سال ۳۸۵۰۰ نئے سپاہی بھرتی کیے جائین مگر بمشکل تمام پچیس (۲۵) ہزار آدمی دستیاب ہوتے ہین - لشکر مین سے نکلنے اور بھرتی ہونے کے واسطے بھی تین سو یا ساڑھے چار سو روپیہ دینا پڑتا ہے - یہ قاعدہ ۱۸۶۹ع تک رائج تھا - بعدہ جب اِس قاعدہ مین تخفیف کی گئی تو موناسیٹر مین جو لشکر تھا - اُسمین سے چار ہزار سپاہی نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے - جب اِن سپاہیون سے دریافت کیا گیا کہ یہ روپیہ تم کہان سے لائے تو اُنھون نے یہ جواب دیا کہ ہمنے لشکری ملازمت سے پیچھا چھوڑانے کے واسطے اپنی اپنی زمین اور جائداد بیچکر روپیہ لائے ہین - اِس موقع پر تعجب ہوتا ہے کہ ترکی سپاہیون کو ایسی کیا تکلیف تھی جو گھر بار بیچکر روپیہ لائے اور فوج سے اپنے آپکو نکالنا چاہا - اِسکا جواب سوائے اِسکے کہ ترکون مین اگلی سی حمیت باقی نہین رہی - اور کیا دیا جاوے -

جرمنی کی لڑائی ہی - جسقدر گھوڑے توپون مین جوتے جاتے ہین وہ ملک ہنگری سے
منگوائے جاتے ہین - باربرداری کے لیے ہمیشہ گھوڑون کی قلت رہتی ہی - روس کے
ساتھ لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی چھ لاکھ ہنری مارٹنی بندوقین دولت علیہ نے دوسرے
کارخانون سے خرید لی تھین - اور اسی قدر سنائیڈر بندوقین اُسوقت سپاہ
ترک کے پاس موجود تھین - ۱۸۷۵ء مین ترکی میگزین مین سنائیڈر بندوقون کے
آٹھ کروڑ کارتوس موجود تھے - توبھی اور کارتوسون کے خریدنے کا حکم محکمہ جنگ نے
پاس کر دیا تھا اور اسی سنہ مین سوارون کی کاربینین پچاس ہزار سے زیادہ تھین انکے
علاوہ ریمنگٹن بندوقون کا بہت بڑا ذخیرہ ترکون کے پاس تھا - اگرچہ سالہا سال
پیشتر سے خزانہ مین کمی آجانے کے باعث ترکی سرکار سامانِ جنگ کی فراہمی کا خاطرخواہ
انتظام نہین کرسکتی تھی توبھی وہ اپنی شان وشوکت کا ہر دم خیال رکھتی تھی اور چپکے
چپکے بہت سا سامان جمع کرلیا تھا - جنگ حال کے شروع ہونے کے وقت روس کی
نسبت ترکی کی حالت بدرجہا بہتر تھی - ترکی مین صرف ضروری فوج تھی اور سامان
بھی بہت کم تھا حالانکہ روس نے کئی برس پیشتر ہی سے اس لڑائی کے واسطے بشمار
فوج جمع کر رکھی تھی اور کل سامان آراستہ تھا - لڑائی شروع ہونے سے پیشتر ترکی
فوج کی مفصلہ ذیل مقامات مین جو تعداد تھی اسکی تفصیل یہ ہی - کوہ بالکن کے شمالی
حصہ مین ۵۵۰۰۰ - رسچک مین ۱۰۰۰۰ - سلیبریا مین ۱۵۰۰۰ - دوبردشا مین
۱۷۰۵۵ - شمله مین ۱۸۰۰۰ - اور وارنا مین ۱۵۰۰۰ یہ سب ملکر ایک لاکھ اٹھائیس
ہزار آدمی ہوتے ہین - بالکن کے جنوبی حصہ مین شو ملک کے متصل سکلم ۳۰۰۰۰ آدمی

حال مین بھی انگلستان نے [illegible] کی فوج کے لیے صدہا ڈاکٹر اور ہزارون دوائین
اور سامان بھیجا تب کہین ترکی زخمیون کو دوائین نصیب ہوئین اور ہزارون کی جانین
بچین - خاص شہر قسطنطنیہ مین البتہ آٹھ ہسپتال ہین جنمین دو ہزار بیمارون سے زیادہ
سما سکتے ہین - اِنکے علاوہ ماتحت عملداری کے بڑے بڑے شہرون مین بھی ہسپتال سرکاری
موجود ہین جنمین کُل دوائین اور دوسرا سامان قسطنطنیہ کے شفاخانون سے بھیجا جاتا ہے
صلح کے زمانہ مین اِن شفاخانون کا موجودہ انتظام نہایت عمدگی کی حالت مین ہوتا ہے اور
اِسی قدر شفاخانے ساری فوجون کو کافی ہین اِلّا جنگ کے وقت ایسی عمدہ حالت نہین رہتی
جسکی وجہ سے فوج کو بڑی تکلیف پہونچتی ہے - جو سپاہی زخمی ہو جاتے ہین اُنکو میدان جنگ
سے اٹھالانے کے واسطے ڈولیون کی ہمیشہ پکار رہتی ہے - جب نہین ملتین تو خچرون پر
یا گاڑیون مین لاد کر اُنکو لاتے ہین جو زخمیون کی نہایت درجہ تکلیف کا باعث ہے - ترکی فوج
کے سپاہی کسی خاص قاعدہ کے مطابق قواعد نہین سیکھتے - پہرا چوکی دینے اور جنگ کے
دنون مین دشمن کا سُراغ لگانے مین ترکی سپاہی تمام یورپ کے جوان مردون سے
نامور ہین - دست بدست اور کلّہ بہ کلّہ دشمن سے لڑنا ترکی سپاہیون ہی کا کام ہے -
ترکی فوج کے پیدل سپاہیون کو برتچ لوڈنگ رئفل قسم کی بندوقین ملی ہین -
کئی ایک آدمیون کو ریمنگٹن اور بعض کو سنائیڈر بندوقین بھی ملی ہین اِسکے
سوا اُنے بہت سی پلٹنون مین ہنری مارٹینی بندوقین بھی تقسیم کی گئی ہین - ماہ اپریل
سنہ ۱۸۷۷ء تک ترکون نے خاص اپنے کارخانون مین بہت سی توپین کرپ گن قسم کی تیار
کر رکھین تھین جنمین چار رطل سے چھ رطل تک کا گولا سما سکتا تھا - توپخانہ کے قواعد ترکون نے

فوج مین کمی واقع ہوتی تھی تو بیرونجات مین سے رنگروٹ اور شہرون کی پولیس کے جوان
بھرتی کر لیے جاتے تھے۔ اسوقت پولیس کی فوج کا شمار ۵۰۰۰، ہزار کا تھا پولیس کے
سپاہیون کو بھی فوج کی مانند قواعد سکھائی جاتی ہی۔ ۱۸۸۲ء کو کل فوج پولیس کا افسر
کرنل والن ٹاین بیکر کو بنایا گیا تھا جو ایک انگریزی فوج کا کرنل تھا اور پرنس آف ویلز
کی اردلی کا افسر تھا اور کچھ عرصہ پہلے ایک ناگفتہ بہ علت مین انگریزی فوج مین سے
نکالا گیا تھا۔ جسنے قسطنطنیہ مین آکر سلطان المعظم کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔
غرضکہ کرنل صاحب موصوف کو پولیس کا افسر بناکر اس پولیس کو شہر قسطنطنیہ کی حفاظت
سپرد کی گئی اس پولیس کے سپاہی سارے مسلمان ہین۔ اسی لیے انکو خاص حفاظت کا
کام سپرد کیا گیا۔

مصری لشکر کا بیان

عہدنامہ کی رو سے جو حضرت سلطان روم اور خدیو مصر کے مابین منعقد ہو چکا ہی جنگ
کے وقت مصر کو بھی ایک حصہ فوج سے ترکی کی بھی مدد کرنی پڑتی ہی۔ مصری فوج
مین اکثر کاشتکار بھرتی ہین یہ کاشتکار سب کے سب صوبہ مصر کے رہنے والے ہین جہان ہمیشہ
گرمی پڑتی ہی اسلیے ممالک بلگیریا اور آرمینیا کی سردی کو جو برف گرنے سے پیدا
ہوتی ہی برداشت نہین کر سکتے۔ مصری سپاہی بڑے بڑے سفر طی کر سکتے ہین۔ اور
خوراک کا خرچ بہت کم رکھتے ہین انکا لباس سیدھا سادہ ہوتا ہی اسی وجہ سے یہ سپاہی
سردی مین کام نہین کر سکتے۔ پیدل سپاہیون کو رمنگٹن قسم کی بندوقین دیجاتی
ہین جنکو وہ عمدہ طور پر استعمال مین لاتے ہین۔ توپخانہ کے جوانون اور سوارون کو عمدہ

لشکر تھا۔ ایشیا کے اُن مُلکون مین جہان جہان ترکی عملداری ہی بیچاسی ہزار فوج کا مجمع تھا ۳۲۵۵۰ توپا توم مین اور ۲۲۵۵۰ کارس مین اور ۱۲۰۰۰ اردہان مین اور تخمینًا ۲۰۵۵۵ ارض روم مین تھی۔ اسکے سوا کسی قدر فوج بایزید مین بھی رہتی تھی۔ اگرچہ ترکی کے سارے لشکر نے قواعد کی تعلیم نہین پائی تھی تو بھی تمام ترکون کو اپنی اور اپنے سلطان کی آبرو کا اسقدر خیال تھا کہ وہ ہر قسم کی سختیون کو خوشی کے ساتھ جھیلنے کے لیے تیار تھے۔ اور قومی محبت اُنکے جی مین اسقدر جوش زن تھی کہ سب سے آگے ہوکر جان دینے پر مٹے ہوئے تھے۔ ترکی فوج مین سرکیشین سپاہی بہت ہین چنانچہ جنگ حال کی ابتدا مین بتیس ہزار سرکیشین سپاہیون کی تعداد کا پتہ لشکر مین ملتا ہی۔ یہ بڑے بہادر اور جفاکش ہوتے ہین۔ مذکورۃ الصدر لشکر کے سواے ہرزیگوینا اور البانیا و قسطنطنیہ مین بھی کچھ خاص طور کی فوج موجود تھی پھر جزائر ماتحت ترکی مین جسقدر فوجین تھین اُنکو بھی شمار کرنا چاہیے۔ الغرض ان ساری فوجون کو ملائین تو یورپ مین ترکی پیدل فوج کا شمار دو لاکھ نوّے ہزار کا ہوتا ہی اور بارہ ہزار سوارون کی تعداد ہی۔ ترکی عملداری واقع یورپ مین جس قدر فوج تھی اُسکی سرداری عبد الکریم پاشا کے سپرد تھی۔ جنکی پوری تصویر ذیل مین دکھلائی جاتی ہی۔

تصویر عبد الکریم پاشا سپہ سالار افواج ترک متعینہ یورپ مین ترکی

اِنکے لشکر کا ہیڈ کوارٹر شمنی مین قایم کیا گیا تھا۔ جو ترکی فوج مُلک ایشیا مین تھی اُسکے سپہ سالار دولت مآب احمد مختار پاشا تھے اِنکے حکم مین ۹۳۰۰۰ پیدل اور ۳۶۰۰ سوار ۹۶ توپین تھین۔ غیر قواعددان فوج بھی اِنکے ماتحت بہت سی تھی۔ اگر

باپ دادا نے اپنا خون نہ بہایا ہو - بھلا پھر تم ہی خیال کرو کہ اُس زمین کو جیسی ہمارے باپ دادا نے اپنی جان دیکر حاصل کی اور ہمکو دی ہم کسطرح سے سیدھے ہاتھون دشمن کے حوالے کر دین - جب ہم بچے تھے تو ہماری مائین دُعا مانگتی تھین کہ بارخدایا ہمارے پاس اپنے مُلک کی خدمت کے لیے سوائے اِن بچّون کے جنکی صرف امید ہی ہی اور کچھ بھی نہین ہی - یاخدا اِن بچّون کو صحیح وسالم رکھ تاکہ بڑے ہوکر اپنے مُلک کی حفاظت کرین اور رعایا برایا مین امن قائم رکھنے کے واسطے اپنی جان تک لڑا دین - اور پالنا جھولاتے وقت ہماری مائین یہ گیت گاتی تھین سے مین نے جنا ہی تجھے پہلوان - خدا جلائے تجھے جوان وطن سے تجکو رہے پیار - ہاتھ مین تیرے رہے تلوار - تو ہم اور وطن کا محافظ رہے - چاہے تکلیفین بھی سہے - تیرے باپ نے اپنی جان مُلک کی خاطر کی قُربان - دشمن پر تو قادر ہو - باپ کی طرح بہادر ہو - باپ کا بدلا دشمن سے - لے تو اللہ حامی ہی -
الغرض جب ایسے ایسے پُر تاثیر وعظ سُنائی جاتی ہی تو لوگون کے دلون مین جوش پیدا ہو جاتا ہی - اور بڑی خوشی کے ساتھ لڑائی کے لیے آمادہ ہو جاتے ہین -

ترکی کے بحری فوج کا حال

یورپ کی تمام بحری فوجون مین ترکی کی بحری فوج نہایت عمدہ حالت مین ہی - ترکی کے پاس اکیس (۲۱) جہاز آہنی چادر سے جڑے ہوئے ہین جو بکتر کے کہلاتے ہین - اِنکے علاوہ پانچ گن بوٹ اور ایک سو لکڑی کے جہاز ہین - جنکے بیڑہ جہازات مین تیس (۳۰) ہزار ملاح ہین - اور چار ہزار آدمی ہین جو بہت عمدہ سپاہی ہین - لیکن کسی وقت اُنکو اچھے افسر نہونے کے باعث عمدہ تعلیم نہین دیجاتی - ترکی کے آہنی جنگی جہاز تین حصّون مین منقسم ہین - جنکی تفصیل ذیل مین ہی

قواعد نہین سکھائی جاتی - اِس فوج کے اکثر سردار جنوبی امریکہ کے باشندے ہین -
مصری سوارون کا جنرل [illegible] اس جنگ کے زمانہ مین تھا جسنے اِن سوارون
کو بہت کچھ درست کیا تھا - دوسرے افسرون کو تعلیم دینے کے واسطے ایک فوجی مدرسہ بھی
اسمٰعیل پاشا سابق خدیو مصرنے جاری کیا تھا - حبش کے ساتھ چونکہ مصر کی ہمیشہ جنگ
رہتی ہی اِسلیے مصرنے اپنے لوگو جنگی کامون مین بہت کچھ ترقی دی ہی تو بھی سپاہی عمدہ
نہین ہوتے - اور دشمن سے مقابلہ نہین کرسکتے - مصر کے مسلمانون مین دشمن سے لڑنے کے
زمانہ مین کچھ سرکاری فوج ہی پر لڑنا فرض نہین بلکہ مذہبی لڑائی مین ہر ایک اہل اسلام پر
دشمن سے لڑنا فرض ہی - چنانچہ ہر ایک مصری مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہی - اور ایسے وقت
مین خود خدیو یا فوج کا سپہ سالار ایک پرجوش وعظ سب کو سناتا ہی - چنانچہ ایک وعظ
کی مختصر نقل ذیل مین کیجاتی ہی - وہ یہ ہی - اَی بھائیو! ہم عنقریب لڑنے والے ہین
ہمارے باپ دادا بھی اسی کام کو پسند کرتے تھے - خدانے ہمکو یہی کام بتلایا ہی - اور انشاءاللہ
تعالیٰ ہم ہمیشہ ایسے ہی رہینگے - جب سلطان ہمکو بلائیگا تو ہم مسلح ہوکر خوشی کے ساتھ اُسکے
روبرو حاضر ہونگے - اور ایک جان کیا ہزار جان سے اُسپر قربان ہو جائینگے ہمارے واسطے
دُنیا کے لوگون کا یہ بیان ہی - کہ زنجیر سے شیر کو چھوٹنے دو اور پھر اُسکی طاقت آزماؤ - ڈرپوک
آدمی کے سر پر ہمیشہ کلنک کا ٹیکا لگا رہتا ہی مگر بہادر اور پہلوان اپنی تلوارون کو ہمیشہ
خون مین آلودہ رکھتے ہین - جو کوئی خدا کو چاہتا ہی وہ تلوار کو پیار کرتا ہی - ہم اپنا شہر اور
ملک دوسرے کے حوالہ کرین اس سے یہ بہتر ہی کہ اُس زمین مین اپنا خون بہاکر اُسکو
لال کردین - اس ملک مین ایک حبّہ بھر زمین ایسی نہین جسکے حاصل کرنے مین ہمارے

تمام خراب حالت معلوم ہوگئی تھی۔ سنہ ۱۸۷۰ء سے روسی لشکر کی خراب حالت بدستور رہی تھی مگر جرمنی
کی فتحیابی دیکھکر روس کے زار کی آنکھین کھل گئین اور اُسی روز سے اپنی فوج کی درستی کا
خیال اُسکو ہوا علی الخصوص اسوجہ سے کہ روس تمام یورپ کے بادشاہون سے اپنے آپکو
بڑا اور زبردست شہنشاہ سمجھتا تھا چنانچہ زار روس نے اُسی زمانہ مین ایک نیا قانون
جاری کیا جس سے کُل لشکر مین نیا بندوبست ہونے لگا۔ پُرانے قاعدہ کی رو سے تو
بیوپاریون۔ اور کاشتکارون اور سپاہیون ہی کی اولاد فوج مین بھرتی کیجاتی تھی مگر
نئے قاعدہ کے مطابق ہر ایک آدمی (رعایا روس) جہان اکیس [۲۱] برس کی عمر کا ہوا بشرطیکہ
تندرست اور توانا ہو زبردستی فوج مین بھرتی کرلیا جاتا تھا۔ اگر کوئی شخص روپیہ خرچ کر
اپنی عوض دوسرے آدمی کو بھرتی کرانا چاہتا تو یہ امر غیر ممکن تھا۔ ہر شخص کو پندرہ [۱۵] سال تک
خواہ مخواہ فوج مین ملازمت کرنی پڑتی تھی۔ منجملہ اسکے چھ [۶] برس تو سختی اُٹھانیوالے لشکر مین
اور نو [۹] برس فالتو فوج مین اُس شخص کو کام کرنا پڑتا تھا۔ مگر پہلے چھ [۶] برس تک سخت
نوکری لیجاتی ہے بعدہٗ نو [۹] برس تک فالتو فوج مین بھیجدیا جاتا ہے۔ فالتو لشکر مین رہنے
کے دنون مین اگر کوئی لڑائی شروع ہوجاے تو فالتو فوج مین سے بھی نوجوان سپاہیون
کو چھانٹکر میدان جنگ مین سخت خدمت لینے کے واسطے بھیجدیتے ہین۔ اور عمر رسیدہ سپاہیون
سے قلعون اور شہر کی حفاظت کا کام لیتے ہین۔ کبھی کبھی یہ فالتو فوج اپنے گانوٗن مین
قواعد بھی سیکھتی ہے۔ پادری۔ ڈاکٹر۔ تجار۔ جہازون کے ناخدا۔ علما و فضلا اس قاعدہ
سے مستثنیٰ ہین۔ انکے علاوہ جس لڑکے کے مان باپ کی عمر پچپن [۵۵] برس کی ہوگئی ہو اُسکو بھی
اس قاعدہ کے مطابق فوج مین بھرتی نہین کرتے۔ عہدہ داران و افسران فوج کے واسطے
یہ قاعدہ ہے کہ جہان سترہ برس کا لڑکا ہوا فی الفور اُسکو والنٹیرون مین بھرتی کرلیا جاتا ہے

نام جہاز	چادر آہنی کی موٹائی	[illegible] توپ	وزن التوپ	جہاز کی طاقت کہ کتنے گھوڑون کی ہی
مسعودی	۱۲ - انچ	[illegible]	۱۸/۲۴ ٹن	۵۵۰۰
میذولی	۱۲ - انچ	[illegible]	۱۸/۲۴ ٹن	۵۵۰۰
نصرتی	۱۲ - انچ	[illegible]	۱۸/۲۴ ٹن	۵۵۰۰
عزیزی	۱۰ - انچ	۱۵	۱۲/۲۴ ٹن	۴۸۰۰
اورکانی	۱۰ - انچ	[illegible]	۱۲/۲۴ ٹن	۴۸۰۰
محمودی	۱۰ - انچ	[illegible]	۱۲/۲۴ ٹن	۴۸۰۰
عثمانی	۱۰ - انچ	[illegible]	۱۲/۲۴ ٹن	۳۰۰۰
اتھار توفیق	۹ - انچ	۸	۱۲ ٹن	۳۰۰۰
فیھتی پولینڈ	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰
مکادم ہیر	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰
اوزلانی	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰
اتھار شکست	۷ - انچ	۱/۵	۱۲/۶ ٹن	۱۶۵۰
بنت زلی شفقت	۰۵ - انچ	۱/۵	۱۲/۲۴ ٹن	۱۵۰۰
آب فی آلہ	۰۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰
مؤمنین ظفر	۰۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰

جس لشکر کو بیرونجات یا ممالک غیر مین بھیجدیا جاتا تھا تو وہ لشکر ساری عمر جلاوطنی کی حالت مین باہر ہی رہتا ہی گویا شہر بدر کردیا گیا۔ سب سے بڑھکر یہ پیچ روسی فوج مین لگ رہی ہی کہ ہر ایک فوج کے سپاہی کو اپنے گاؤن مین کھیتی باڑی کا کام بھی کرنا پڑتا ہی۔ عمدہ عمدہ اشخاص کو تو کھیتون اور زمینون کا مالک بناکر شہر مین رہنے دیتے ہین اور غریبون اور دیہاتی آدمیون کو سر کٹانے کے لیے لڑائی مین بھیجدیتے ہین۔ اس نوکری کی طول و طویل مدت مین شہنشاہ نکولس نے کسی قدر کمی کی تھی تو بھی لڑنے والے اور بہادر آدمی بہت ہی کم ملے۔ چنانچہ جنگ کریمیا مین سلاطین یورپ کو روس کے سپاہیون کی

کے وقت دیتا ہی زیادہ نہین دیتا وجہ یہ کہ فن لاینڈ اپنے لشکر کی تنخواہ آپ دیتا ہی مگر اسکے
ساتھ یہ بھی ہی کہ جنگ مین جسقدر اخراجات اس فوج کے ہوتے ہین انکو سلطنت روس ادا کر

روس کے کاسک سپاہیون کا احوال

روسی لشکر کے اُس حصہ مین سے جو قواعد نہین جانتا (کیونکہ اُنپر قواعد سیکھنے کی قید نہین لگائی گئی
سب سے عمدہ اور بہادر کاسک سپاہی ہین - ان کاسکون کی بہت بڑی آبادی مُلک روس مین ہی
چنانچہ صرف ڈون ہی کے صوبہ مین سات لاکھ کاسک بستے ہین اور اِس مُلک کے باشندے
ساٹھ برس تک فوج مین نوکری کرتے ہین - چنانچہ ہر ایک صوبہ کے کاسکون کی تفصیل اسطرح ہی

بلیک سی پر کے باشندے کاسک	۱۸۰۰
صوبہ کوکیشس کے باشندے کاسک	۱۸۰۰
ڈون ندی کے گرد رہنے والے کاسک	۴۶۰۰۰
دریاے یورال کے کنارون پر آباد ہونے والے کاسک	۸۰۰۰
صوبہ اورنبرگ کے رہنے والے کاسک	۱۰۰۰۰
مُلک سیبیریا مین رہنے والے کاسک	۹۰۰۰
میزان کُل قوم کاسک باشندگانِ مُلک روس	۱۲۹۰۰۰

اِس حساب سے ناظرین کتاب معلوم کر سکتے ہین کہ ایک لاکھ اُنتیس[۲۹] ہزار کاسک سپاہیون کا
لشکر جسوقت روس کو ضرورت ہو تیار اور موجود کر سکتا ہی - یہ لشکر صرف حکم پہونچنے پر دس روز
کے عرصہ مین تیار ہوکر میدان جنگ مین آسکتا ہی - کاسک ایک آزاد قوم ہی وہ روس کو کسی قسم کا
خراج نہین دیتی - البتہ لڑائی کے وقت ہر طرح کی مدد دینے کو تیار رہتی ہی - تحقیقات سے معلوم
ہوا کہ در اصل یہ قوم روسی نہین ہی - ترکی - تاتاری - اور چین و منگولیا کی سرحدون پر قدیم

جہان وہ تھوڑے ہی عرصہ تک کام سیکھ کر ایک ابتدائی امتحان دیکر فوج مین عہدہ دار مقرر ہوجاتا ہی۔ جس فوج مین ایسے لڑکے سردار [illegible] ہوتے ہین اُسکے ہمراہ اُنکو چھتیس ۳۶ برس تک رہنا پڑتا ہی۔ اِسی قاعدہ کے مطابق اٹلی کے ملک مین ہرکس وناکس کو چاہے وہ سرکاری نوکر ہو یا نہو البتہ تندرست اور جوان ہونا شرط ہی زبردستی فوج مین بھرتی کرلیا جاتا ہی۔ کاسک قوم کے لوگون اور فین لینڈ کے باشندون کو خاص قاعدون کے مطابق فوجی ملازمت دیجاتی ہی۔ جو کاسک وحشی خصلت اور پستہ قد ہوتے ہین اُنکو فوج مین بھرتی نہین کیا جاتا۔ اِس نئے قاعدہ کی روسے تمام لشکر کو قواعد جنگی سکھاکر ہر وقت تیار رکھنا چاہیے۔ تاکہ جنگ مین بلاتامل کام دے سکے ۱۸۷۵ء مین روسی لشکر حسب تفصیل ذیل تھا۔

	امن کے زمانہ مین جسقدر لشکر تیار رہتا ہی اُسکی تفصیل یہ ہی	جنگ کے زمانہ مین جسقدر لشکر تیار رہسکتا ہی اُسکا شمار
پیدل لشکر	٣٦٤٤٢٢	٦٩٤٥١١
سوار (گھوڑچڑھے)	٣٨٣٠٦	٤٩١٨٣
توپخانہ کی فوج	٤١٧٣١	٤٨٧٧٣
انجنیرون کی فوج	١٣٤١٣	١٦٢٠٣
ریزرو (فالتو لشکر) حصہ اوّل	١٨٧٤٠	١٢٧٩٢٣
ایضًا ایضًا حصہ دوم	١٢٩٨٠٢٥	١٢٧٩٢٣
میزان کل	٧٦٨٤٢٧	١٢١٣٢٥٩

حساب مندرجہ صدر سے روسی لشکر کی تعداد بیس ۲۰ لاکھ کے قریب معلوم ہوتی ہی۔ فن لاینڈ کا لشکر بھی اِس شمار مین شامل ہی۔ مگر فن لاینڈ کے ساتھ یہ شرط ہی کہ جنگ کے وقت اسقدر لشکر مدد کے واسطے دینا چاہیے چنانچہ جسقدر فوج کے لیے شرط ہی اُسی قدر فن لاینڈ لڑائی

اور شہر سے نکالدیا - اُن جلاوطنون مین سے تھوڑے سے کاسک ترکی عملداری مین بھی آ بسے تھے چنانچہ
آجتک اُنکی اولاد ترکی رعایا ہی - کسی قدر کاسک کو کیشس کے مغربی اطراف مین کوبان ندی کے کنارون
پر جا رہے تھے - وہ ابتک وہان آباد ہین اور مسلمانون سے ہمیشہ لڑائی بھڑائی رکھتے ہین کچھ عرصہ سے
یہ لوگ کاشتکاری کا پیشہ بھی کرنے لگے ہین - صلح کے زمانہ مین سارے کاسک اپنے اپنے گھرون مین
چین سے رہتے ہین البتہ موسم سرما مین کچھ قواعد انکو سکھائی جاتی ہی - روس کو اس قوم سے جنگ
کے زمانہ مین بڑی مدد ملتی ہی - یہ لوگ ہر قسم کی سختی کو جھیلتے ہین کئی روز تک بھوکے پیاسے رہکر لڑتے
رہتے ہین جس جگہ رہنے کا حکم ملتا ہی بغیر عذر گھر بار چھوڑکر وہین رہنا اختیار کرتے ہین انھین
وجوہات کے باعث کاسک لوگ اپنی برابر دُنیا مین کسی قوم کو لڑنیوالا اور بہادر نہین سمجھتے - اور
یہ گھمنڈ رکھتے ہین کہ بری اور بحری دونون قسم کے جنگون مین ہم تمام دنیا کے سپاہیون سے عمدہ لڑنیوالے
ہین - کبھی کبھی اُنکو شہنشاہی گارڈس مین بھرتی کر لیا جاتا ہی - یہ لوگ پیدل فوج مین ایسا عمدہ کام
نہین دیتے جیسا کہ سوارون مین دیتے ہین - صلح کے زمانہ مین صرف تین سال تک ہر ایک کاسک
کو روس کی نوکری کرنی پڑتی ہی - لیکن جنگ کے زمانہ مین جبتک کام رہے اُنسے مدد لیجاتی ہی
صلح کے وقت اپنا اور اپنے گھوڑون کا بھی خرچ اپنے ہی پاس سے صرف کرتے ہین مگر جنگ مین اُنکا خرچ
اور اُنکے گھوڑون کا خرچ سرکار روس ادا کرتی ہی - بلکہ دوسری تمام ضروری چیزین بھی دیتی
ہی - اُنکی پوشاک ہمیشہ ایک طرح کی نہین ہوتی - مگر اکثر وہ ایک چھوٹا کرتا اور لمبا جُبّا پہنتے ہین گھوڑے
اُنکے پستہ قد اور مضبوط ہوتے ہین - کاسکون کے خاص ہتھیار ایک لمبا بھالا (یا برچھی) اور
بندوق قسم روالور اور بانکی تلوار اور ایک ہاتھ مین چابک ہوتے ہین انھین سے اُنکی پہچان
بدن کسا ہوا صورت بیڈھنگی جسپر وحشت برستی ہوئی - دہقان کیسی چال اکڑکر چال
تمام خواص جنگلی جانور کے سے ہوتے ہین مگر اوّل درجہ کے وفادار اور آقا کے پاسدار ہی - یہ

بسے یہ قوم آباد ہی جسطرح سے یہ قوم [illegible] اسی طرح اُسکی بول چال اور رسم و رواج
مین بھی ترقی ہوتی گئی۔ قدیم زمانہ مین کاسک پول والون کے ساتھ ملکر رہتے تھے اور اُنھین
کی تابعداری کرتے تھے اِسلیے کاسکون کی زبان آج تک پول والون سے ملتی ہی۔ کاسکون
مین کسیقدر رخون سرکیشین لوگون کا بھی ملا ہوا ہی جسکی وجہ یہ ہی کہ ایک زمانہ مین یہ قوم ملک
کوکینرس مین آباد تھی جو سرکیشین کا مسکن ہی۔ جب کبھی یہ قوم ترکی سے بغاوت کرتی اور عملداری
ترک مین لوٹ مار کرتی اُسوقت ترکی گورنمنٹ روس سے اُنکی [illegible]ت کرتی تھی جسکے جواب مین
حضرت زار یہ کہدیتے کہ یہ لوگ کسی کی رعایا نہین جنگلی اور وحشی خصائل ہین میرے قابو سے بھی باہر
ہین روسیہ کی چال بازی کو دیکھیے کہ ایک طرف تو ترکی کو مذکورۃ الصدر جواب دیتا تھا اور
دوسری جانب کاسکون کو ترکی سے لڑنے کے لیے سامان دیا کرتا تھا۔ زیادہ تر کاسک دریاے
ڈون اور نِدا کے کنارون پر آباد ہین۔ یہ دونون دریا آخر کار اوزاف کے دریا مین بہکر گرتے
ہین۔ نِدا کے کنارون پر سارے کاسک مل جل کر رہتے ہین جہان سے مچھلی پکڑنے اور شکار مارنے
اور لوٹنے کے واسطے گروہ کے گروہ باہر جاتے ہین۔ ڈون۔ وُلگا اور دریاے یورال پر جو
کاسک رہتے ہین اُنکا اکثر چال چلن تاتاری لوگون کا سا ہی۔ اِنمین ہر ایک آدمی لڑنے اور زخم مارنیوالا
پیدا ہوتا ہی اور بچپن ہی سے اِنکو جنگ و جدل کے شغل مین لگاتے ہین۔ تاتار جیسے بہادر قوم سے
یہ لوگ اُلجھتے ہوئے دیر نہین لگاتے۔ بلکہ روس ہی کے ملک مین جب چاہتے ہین لوٹ مچا دیتے
ہین حتّٰی کہ دو چار مرتبہ سلطنت روس سے بغاوت بھی کر چکے ہین۔ کاسکون مین جو معزز
آدمی ہوتے ہین اُنکو ہیت مان بولتے ہین پہلے تو صرف ہیت مان ہی کو یہ لوگ اپنا سردار جانتے
تھے مگر اب زارِ روس کو بھی اپنا بڑا افسر سمجھنے لگے ہین۔ ۱۷۷۳ء مین لعہد ملکہ کیتھرائن دریاے نِدا کے
کاسکون نے عظیم الشان بلوہ مچایا تھا اِسپر ملکہ نے ناراض ہوکر ان سب کے ہتھیار چھین لیے

الونس بھی ملتا ہی۔ روسی لشکر کثیر التعداد ہونے کی حالت مین دشمن سے دل کھول کر لڑتا ہی
مگر تھوڑا لشکر ہو تو ہمت ہار کر لوک دُم بھاگ پڑتا ہی۔

ترکی کے جنگی جہازات کا بیان

بیڑہ جہازات جنگی ترکی رہیں کے جنگی جہازون سے سبک اور عمدہ تر ہین جنگ کے
وقت آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے گھوم کر گولہ اندازی کرتے ہین - اِن جہازون کا
نمونہ تو خود احمد مختار پاشا نے اپنے ہاتھ سے ایجاد کیا ہی۔ سارے جہازون مین بڑا جنگی جہاز
مسعودی نامی ہی جو ۱۸۷۴ء سمندر مین اُتارا گیا تھا - اِس جہاز کی درمیانی باٹری پر جو
۱۸۴ فٹ لمبی ہی بارہ توپین چڑھی ہوئی ہین - ہر ایک توپ مین چار سو رطل تک کا گولا سماتا
ہی - اِسکے سوا ے جہاز مذکور کے دو حصّون مین بھی نو توپین چڑھی ہوئی ہین - جہاز مینڈوہیر
نامی بھی مسعودی ہی کی برابر ہی - دونون کی طاقت برابر ہی - ان دونون کے علاوہ تیسرا آہنی
جنگی جہاز عثمانی نام کا ہی اسکی لمبائی ۳۵۸ فٹ کی ہی - اور چوڑائی ۵۶ فیٹ کی - دریا بلیک ہی
مین روس کا جو بیڑہ جہازات ہی اُس سے ترکی جنگی قافلہ کی طاقت دُگنی ہی حتّٰی کہ برخلاف روسی
قافلہ کے ترکی جنگی قافلہ جس دریا مین متعلّق ہی اُسپر پورہ قبضہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہی - اگر روم
اور روس دونون سلطنت کا دریائی جنگی قافلہ ایک ہو جائے تو تمام یورپ کے جنگی دریائی قافلے
اُنکے روبرو مات ہو جائین ترکی کی بحری فوج مین اکثر آدمی اپنی خوشی سے ملازم ہوتے ہین انکی ملازمت
کی میعاد آٹھ برس تک مقرر ہی - بہتیرے گریک قوم کے لوگ اِس فوج مین بھرتی ہین جزیرہ ہلکی
مین گورنمنٹ ترکی کی طرف سے ایک مدرسہ بھی دریائی فوج کی تعلیم دہی کے لیے قائم ہی - یہان بہت
عمدہ تعلیم دیجاتی ہی سچ تو یہ ہی کہ ترکی کی بحری فوج بہت ہی عمدہ ہی -

ہوبارٹ پاشا

ترکی سلطنت کی تمام بحری فوجون کا سپہ سالار (یا انسپکٹر جنرل) ہوبارٹ پاشا ہی - یہ

چوکیداری اور پولیس کی نوکری کرنے کے واسطے [illegible]ن سے بہتر کوئی قوم نہین ہے ۱۸۵۷ء سے انکو زار
نے جدا جدا پلٹنون مین [illegible] کیا ہے اور قواعد بھی [illegible]ی جاتی ہے تاہم وہ بدستور جنگلی کے جنگلی ہین۔
لوٹ مار کرنے مین بڑے مشتاق ہوتے ہین آدمی کو مارے بغیر نہین چھوڑتے۔ جو شخص انکی لوٹ مین خلل انداز
کرے اسکو تو بڑی ہی بیرحمی سے قتل کرتے ہین شہنشاہ روس کو انپر بہت بڑا بھروسہ ہے اور اسی
لیے چاہے جیسا سنگین بہ قصور کرین معاف کر دیا جاتا ہے۔

روس کے لشکر کے قواعد کا احوال

روس کے لشکر کو بہت سخت قواعد سکھائی جاتی ہے تو بھی ساری فوج ایسی لائق و فائق نہین ہے
جیسی کہ چاہیے۔ فوج کے لیے سخت قاعدے جاری ہین چنانچہ چند سال پیشتر یہ قاعدہ جاری تھا
کہ جو لشکری سپاہی فوجی قاعدہ کے خلاف کوئی قصور کرتا تو اسکو پچاس ضرب بید اور آٹھ دن کی
قید ایک اندھیری کوٹھری مین رکھ کر دیجاتی تھی۔ روس کی فوج کے سپاہی اکثر فرمان بردار
ہوتے ہین لیکن فوج کے سردار نکمے اور نالائق ہین۔ اگرچہ ان سردارون کو لائق بنانے کے واسطے
زار نے ایک مدرسہ بھی بنایا ہے۔ مگر وہ اپنی جہالت کو نہین چھوڑتے۔ جسقدر سردار ایشیا مین
ملازمت کرتے ہین وہ عیاش اور بے شرم اور شرابی ہو جاتے ہین۔ ایک مدت بعد مدرسہ مذکور
مین سے تعلیم پاکر یہ سردار نکلتے ہین۔ اور محنت اور وفاداری کی خصلت انمین آجاتی ہے
[illegible] جہالت اور وحشت نہین جاتی۔ جرمنی لشکر کی حالت سے روسی فوج کی حالت بدرجہا
بدتر ہے۔ کیونکہ روسی فوج مین شراب خواری کا چرچہ بڑے زور و شور سے پھیلا ہے۔ جسطرح
ہین [illegible]س کے لشکری سپاہیون کی تنخواہ کم ہے اسی طرح لشکر کے سردارون کی تنخواہین بھی بہت کم
آدمی ہو[illegible] بڑے سے بڑے افسر کو تین ہزار روپیہ سالانہ ملتے ہین۔ جس سے انکا پورا نہین پڑتا اور
تھے مگر اب زار ر[illegible] رہتے ہین۔ جنگ کے زمانہ مین انکی ڈیوڑھی تنخواہ کر دی جاتی ہے اور کسی قدر
کا سکون نے عظیم الشان

کوہ بالکن کا بیان

کوہ بالکن اڈریاٹک کی دلدل سے میکرا ہین تک لمبا ہی اسکی اکثر زمین ویران اور پتھریلی نظر آتی ہی جسپر برف کثرت سے جمی رہتی ہی اس پہاڑ مین جا بجا عمیق دلدل اور گڑھے موجود ہین اور زمین سے ہولناک آوازین آیا کرتی ہین۔ علی ہذ القیاس بیشمار جنگل کوسون تک کھڑا ہی جسمین ہزارون قسم کے درندے اور جانور پھرتے ہین اسکے جنوبی حصّہ کی آب و ہوا بہت عمدہ ہی اور دریاے بلیک سی کے متّصل ان پہاڑون کی اونچائی تین ہزار فٹ کی ہی اور بعض بعض چوٹی چار ہزار چار سو فٹ تک اونچی پائی جاتی ہی۔ ان پہاڑون کے بیچ مین ہوکر لشکر کے لیے رستہ بنا ہی مگر ہر ایک راستہ جو ان پہاڑون کے اندر ہوکر نکلا ہی کیچڑ اور پتّھرون سے بھرے ہین اور بعض موقع پر عین راستہ مین پتّھر کے بڑے بڑے پہاڑ حائل ہین جنکی وجہ سے گزرنیوالی فوج کو بڑی دقّت پیش آتی ہی۔ اور دشمن کو بھی ایکبارگی ان رستون سے گزرنا دشوار ہوتا ہی۔ ہمیشہ ان پہاڑون مین آندھی۔ ہوا۔ اور بارش۔ برف کے طوفان آتے رہتے ہین۔ جنکے باعث اسطرف سے گزرنیوالے کو بڑی سخت مشکلین اُٹھانی پڑتی ہین روس نے سنہ ۱۸۲۹ء مین اوّل مرتبہ بڑی بڑی سختیان جھیل کر اسی پہاڑ کے راستہ سے اپنے لشکر کو نکالا تھا۔

ممالک ایشیاے ترکی کا جغرافیہ

ایشیا مین سلطنت ترکی کا جو مُلک ہی اُسکو ترک اس آسانی کے ساتھ دشمن کے حملہ سے نہین بچا سکتے جسطرح اپنے مُلک واقع یورپ کو بچا سکتے ہین۔ گذشتہ زمانہ مین کوہ قیس پہاڑ کی آڑ سے ترکی اپنے مُلک کی حفاظت کر سکتے تھے لیکن جب سے ممالک سرکیشیا اور جارجیا روس کے قبضہ مین آگئے ترکی کا زور کم ہوگیا اور چونکہ فی زمانہ آرمینیا کے ایک حصّہ پر بھی روسی قابض ہین اسلیے ترکی اپنے مُلک ایشیائی کے بچانے مین بہت کچھ عاجز ہی۔ ایشیا مین جسقدر شہر

تو بڑا بھاری نقصان اٹھائے۔ خصوصاً موسم سرما مین تو کسی طرح اس مقام پر لڑائی کرنا ممکن نہین۔ ان تمام قلعون مین سیلسٹریا کا قلعہ نہایت عمدہ او مضبوط ہی جو دریا بہتا شہر کے کنارہ پر واقع ہی اسکی ایک طرف نالی بہتی ہی اور دوسری جانب دریاے بلیک ہی پڑتا ہی دوسرے قلعہ جات جو عمدہ او مضبوط ہین شوملہ (یا شملہ) اور وارنا کے ہین جو ڈانیوب کے کنارہ پر ہین اگرچہ ان قلعون سے ندی کے پار اُترنیوالا دشمن نہین رک سکتا مگر البتہ جو دشمن کا لشکر کوہ بالکن کی طرف سے جانا چاہے اُسکو ان دونون قلعون کی فوج بخوبی روک سکتی ہی بڑے بڑے تجربہ کار انجنیرون کا قول ہی کہ وارنا کا قلعہ بہت ہی عمدہ اور محفوظ مقام پر بنا ہی یہ بلیک سی کے قریب ہی اور مشرقی اور جنوبی رُخ اسکا پہاڑون کے واقع ہونے سے نہایت عمدہ طور پر محفوظ ہی۔ جو پہاڑ اسکے گرد واقع ہین اُنپر جنگ کی حالت مین اچھے اچھے بچاو کی تدبیرین لی جاسکتی ہین۔ علی ہذالقیاس شملہ کا قلعہ بھی ایسا ہی ہی۔ نیز تو وا ڈانیوب سے تخمیناً پچاس میل کے فاصلہ پر ہی اور نیکو پولیس اور سسٹوا اور رسچک کے قلعے بھی اسی قدر دور ہین۔ شملہ کے نزدیک جسقدر پہاڑ تھے اور اُنمین سے جہان جہان ہو کر راستے گزرتے تھے ان سب پر بچاو کے لیے عمدہ عمدہ انتظام ترکی جنرلون نے کیا تھا۔ ان مقامات کی کمان کرنیل جیمس بیکر کو سپرد تھی اُنکا یہ قیاس تھا کہ اس ملک کے چالیس ہزار آدمی دشمن کے ستر ہزار آدمیون کو روک سکتے ہین۔ مگر خوراک وغیرہ ضروری سامان مہیا ہونا چاہیے۔ وارنا کے قلعہ کا بندوبست پہلے ہی کر رکھا تھا اور ایسی تدبیرین کی گئی تھین کہ اگر دشمن ایک جگہ سے گزر بھی جاے تو دوسری جگہ فوراً ہی روک لیا جاے۔ مثلاً فرض کیا کہ دشمن دریاے ڈانیوب کے پار چلے آئین تب بھی بالکن کی پہاڑون والی فوج اُسکو روک سکتی ہی۔ اب مین یہ بیان کرونگا کہ دشمن ان پہاڑون کو کسطرح سے فتح کرسکتا ہی۔

ہان کی تھی روس کی اِس انوکھی حرکت سے جسمین دغابازی بھری تھی ناراض ہوئے - ۲۲ اپریل
۱۸۷۷ء کو دولت العالیہ کے وزیر اعظم نے شہزادہ چارلس والیِ رومانیا کو بذریعہ تار برقی یہ
پیغام بھیجا کہ روسی لشکر عنقریب تمھارے ملک [illegible] پر حملہ آور ہوگا لہذا تمکو مناسب ہی کہ
بہت جلد دولتِ علیہ سے مشورہ کرکے اُسکے [illegible] کا بندوبست کرو - اور عبد الکریم پاشا سے فوراً
مشورہ لین - اِسکے جواب مین شہزادہ مذکور نے یہ لکھا کہ آپکی درخواست پر غور کرنے کے لیے ۲۶
تاریخ کو ایک مجلس ہم اپنے یہان منعقد کرینگے - لیکن ۲۴ تاریخ ہی کو ایک حصہ روسی لشکر کا شہر
بخارسٹ مین آپہونچا - پھر کیا تھا شہزادہ رومانیا کو بہانہ ہاتھ لگا - باب عالی کے حضور مین یہ
عذر لکھ بھیجا کہ روسی فوج زیادہ ہی جسکا مقابلہ ہمارے سپاہی کسی طرح نہین کرسکتے پس ہمنے یہ خیال
کرکے کہ ناحق شکست کھانا اور بیفائدہ اپنے آدمیون کی جانین ضائع کرنا کونسی دانشمندی ہی اپنے
سارے لشکر کو روسی فوج کے سامنے سے ہٹالیا - (حالانکہ یہ تحریر سراسر جھوٹھ تھی دربردہ ذات شریف
روسیون کے رنگ بنے ہوئے تھے) رومانیا کے شہزادہ کی یہ عذرخواہی سچ ہوتی تو کوئی الزام اُسکے
ذمہ نہ تھا لیکن اُسنے تو علانیہ باب عالی کے حضور مین جھوٹھ بولا - کیونکہ اُسنے اِس موقع سے ایکماہ
پیشتر ہی روس سے خفیہ طور پر میل جول کرلیا تھا - اور شہنشاہ روس کی خواہش کے مطابق ۱۶
اپریل کو شاہ رومانیا نے ایک اقرارنامہ روس کو لکھدیا تھا جسمین وعدہ کیا تھا کہ میری عملداری کے
تمام راستے اور تار برقی روسی ضرورتون کے لیے کھلے ہوئے موجود ہین - بلا تکلف روسی فوج آئے
اپنا کام نکالے - اور جبکہ میرے ملک مین سے روسی فوج کے لیے رسد اور سامانِ جنگ بارود گولی
وغیرہ کے چھکڑے گزرینگے تو مین اپنی فوج اُنکی حفاظت کے لیے دونگا - اگر روسی فوج کے لیے
میری عملداری مین ریلوے جانے کی ضرورت ہوگی تو زمین بھی مفت نذر کرونگا - اِس اقرارنامہ
کے مضمون سے شہزادہ رومانیا کی حماقت صاف ظاہر ہی - حضرت آدمی کیا ہین عقل کی تھیلی ہین [illegible]

ہین ان سب کی آب وہوا گرم ہی البتہ پہاڑون کے اندر کی ہوا معتدل پائی جاتی ہی۔ پانی کی قلت کے باعث [illegible] ویران پڑے ہین۔ کوہ کیترس پہاڑ کے دوسری طرف جسقدر ملک ہین [illegible] ہین [illegible] عمدہ عمدہ راستے نکالے ہین تاکہ جنگ و جدل کے زمانہ مین کام آئین [illegible] سوا دریائے [illegible] مین روس نے اپنا بہت سا بحری لشکر جمع کر رکھا ہی روس کے ان سارے ملکون مین تجارت کی آمد و رفت کے لیے کلہم تین راستے ہین۔ انمین سے ایک کو تو ترکی جسوقت چاہے اپنی بحری فوج کے زور سے مسدود کر سکتی ہی۔ رہے دو راستے سو موسم سرما مین برف باری کے باعث بند ہو جاتے ہین۔ آرمینیا کے قدرتی بچاؤ کے علاوہ تربی زانڈ اور باطوم کے دو قلعے ہین اسنے بھی بہت کچھ حفاظت ہو سکتی ہی۔ پھر ان دونون قلعون کے محافظ ارض روم اور قارص کے قلعے ہین یہ دونون جنگ کے وقت باطوم اور تربی زانڈ کی بخوبی حفاظت کر سکتے ہین۔ انکے سوا اور بھی کئی عمدہ عمدہ مسلح قلعے ترکی کے پاس ہین مگر تسپر بھی ترکی کو جنگ کے زمانہ مین ایشیائی ملک کے بچانے کا بڑا خوف لگا رہتا ہی۔ خصوصاً سنہ ۱۸۷۷ء سے جب ان قلعون پر لڑائی مین آفت آئی تھی۔ فقط

سلطنت علیہ سے صوبہ رومانیا کی شرارت

جبکہ زار روس نے ترکی کے ساتھ قطعی طور پر جنگ کا ارادہ کر لیا تو اسنے اپنے لشکرون کو یورپ اور ایشیا کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ اشتہار جنگ شایع کرنے اور لڑائی شروع کرنے سے پیشتر بغیر اطلاع کے روس کا لشکر ترکی ممالک مین جا گھسا اسلیے دولت علیہ نے فی الفور جملہ شاہان یورپ کو جنھون نے عہدنامہ پیرس سنہ ۱۸۵۶ء پر دستخط کیے تھے روس کی اس ناجائز حرکت کی اطلاع دی۔ اور لکھا کہ رشیا کی یہ حرکت قوانین اور آئین سلاطین کے بالکل خلاف ہی۔ اسپر تمام سلاطین یورپ بلکہ وہ بھی جو روس کے ہمدم تھے اور جنھون نے لڑائی کرنے کے لیے

فہرست مضامین
متعلقہ حصہ اول کتاب جنگنامہ روم و روس باتصاویر

دھندلا سا نظر آنے لگا - مین نے اسی حالت مین پھر اسکو لکھنا شروع کر دیا - جس دن اسکا مضمون لکھتا ہون آنکھون سے آشوب جاری ہو جاتا ہی - ناچار دو چار روز ٹھہر کر پھر ایک روز لکھتا ہون - غرض اسی طرح سے خدا خدا کر کے یہ حصہ پورا ہوا ہی اگر دم مین دم رہا تو دوسرا حصہ بھی عنقریب ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا - مین نہین جانتا اسمین کیا اسرار الٰہی ہی فقط

العبد

بندہ محمد مراد علی بیمار تخلص مالک و مہتمم مطبع
چراغ راجستان و راجپوتانہ گزٹ اجمیر
۳۰ مئی ۱۸۸۵ء